www.KitaboSunnat.com

تلخیص

سُبُلُ السَّلام

فی شرح

بلوغ المرام

مترجم: محمد سلیمان کیلانی

الناشر

ادارۃ احیاء السنۃ گھرجاکھ

گوجرانوالہ: پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تلخیص

سبل السلام

فی شرح

بلوغ المرام

مترجم: محمد سلیمان کیلانی

الناشر

ادارۃ۔ احیاء السنۃ۔ گھرجاکھ

گوجرانوالہ: پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	:	تلخیص سبل السلام فی شرح بلوغ المرام
ترجمہ و تحشیہ	:	مولانا محمد سلیمان کیلانیؒ
ناشر	:	ادارۂ احیاء السنہ گرجاکھ ۔ گوجرانوالہ
طابع	:	مولانا خالد بن نور حسین گرجاکھیؒ
صفحات	:	$\frac{۲۶ \times ۲۰}{۸} = ۵۲۸$
قیمت	:	مجلد دیدہ زیب ۔ / ۲۲۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری انتہائے نگارش یہی ہے
تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں
خالد سلفی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس

نمبر	عنوانات	صفحہ
۱		
۲	پیش لفظ	۳
۳	اصلاحات حدیث	۶
۴	محدثین کرام کے مختصر حالات زندگی	۸
۵	تاجدار اقلیم حدیث (حافظ ابن حجر عسقلانی)	۱۱
۶	مقدمہ	۱۷
	الجزء الاوّل	
(۱)	کتاب الطہارت	۱۸
۱	پانی کا بیان	۱۸
۲	برتنوں کا بیان	۲۳
۳	پلیدی اور اس کے صاف کرنے کا بیان	۲۵
۴	وضو کا بیان	۲۷
۵	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۳۳
۶	وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان	۳۶
۷	قضائے حاجت کے آداب کا بیان	۴۱
۸	غسل کا بیان اور جنابت کے احکام	۴۶
۹	تیمم کا بیان	۵۱
۱۰	حیض کا بیان	۵۴
(۲)	کتاب الصلوٰۃ	۵۸
۱	اوقات کا بیان	۵۸
۲	اذان کا بیان	۶۵

نمبر	عنوانات	صفحہ
۳	نماز کی شرائط کا بیان	۷۱
۴	نمازی کے سترہ کا بیان	۷۷
۵	نماز میں خشوع کی ترغیب کا بیان	۷۹
۶	مسجدوں کا بیان	۸۲
۷	نماز کا بیان	۸۶
۸	سجدہ سہو کا بیان	۱۱۱
۹	نفل نماز کا بیان	۱۱۸
۱۰	نماز باجماعت اور امامت کا بیان	۱۲۸
۱۱	مریض اور مسافر کی نماز کا بیان	۱۳۷
۱۲	جمعہ کی نماز کا بیان	۱۴۲
۱۳	خوف کی نماز کا بیان	۱۵۰
۱۴	عیدین کی نماز کا بیان	۱۵۳
۱۵	سورج گرہن کی نماز کا بیان	۱۵۷
۱۶	بارش کی نماز کا بیان	۱۶۰
۱۷	لباس کا بیان	۱۶۳
۱۸	نماز جنازہ	۱۶۶
(۳)	کتاب الزکوٰۃ	۱۸۳
۱	صدقہ فطر کا بیان	۱۹۱
۲	نفل صدقہ کا بیان	۱۹۳
۳	زکوٰۃ کی تقسیم کا بیان	۱۹۶
(۴)	کتاب الصیام - (روزہ)	۲۰۰
۱	نفل روزہ اور جن دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے	۲۰۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	عنوانات	صفحہ
۲	اعتکاف اور تراویح کا بیان	۲۱۳
(۵)	**کتاب الحج**	۲۱۵
۱	حج کی فضیلت اور جن لوگوں پر حج فرض ہے	″
۲	میقات کا بیان	۲۲۳
۳	احرام کا وجوب اور اس کی کیفیت	۲۲۱
۴	احرام اور اس کے متعلقات کا بیان	″
۵	کیفیت حج اور مکہ کا داخلہ	۲۲۵
۶	حج کے فوت ہونے اور اس کے رُک جانے کا بیان	″
	الجزء الثانی	
(۶)	**کتاب البیوع**	۲۳۹
۱	تجارت کی شرائط اور اس کے منہیات	″
۲	اختیار کا بیان	۲۵۳
۳	سود کا بیان	۲۵۴
۴	درختوں اور پھلوں کی تجارت اور اس کے تخمینے کی اجازت۔	۲۶۰
۵	رہن، قرض اور سوداگری میں شرکت	۲۶۲
۶	دیوالیہ اور قرقی کا بیان	۲۶۷
۷	صلح کا بیان	۲۶۸
۸	امانت اور ضمانت کا بیان	۲۶۹
۹	شرکت و وکالت کا بیان	۲۷۱
۱۰	اقرار کا بیان	۲۷۳
۱۱	مانگی ہوئی چیز کا بیان	″
۱۲	غصب کا بیان	۲۷۴
۱۳	شفعہ کا بیان	۲۷۷
۱۴	تجارت کے لیے حصہ پر قرض دینا	۲۷۸
۱۵	آبپاشی اور زمین کے ٹھیکہ کا بیان	۲۷۹
۱۶	بنجر زمین کا آباد کرنا	۲۸۳
۱۷	وقف کا بیان	۲۸۴
۱۸	ہبہ، عمری اور رقبی کا بیان	۲۸۶
۱۹	گری پڑی چیز کا بیان	۲۸۹
۲۰	وراثت کا بیان	۲۹۱
۲۱	وصیت کا بیان	۲۹۴
۲۲	امانت کا بیان	۲۹۶
(۷)	**کتاب النکاح**	۲۹۷
۱	کفو اور اختیار کا بیان	۳۰۷
۲	عورتوں کے ساتھ گھریلو زندگی	۳۱۱
۳	حق مہر کا بیان	۳۱۵
۴	ولیمہ کا بیان	۳۱۹
۵	عورتوں کی باری کا بیان	۳۲۲
۶	خلع کا بیان	۳۲۵
۷	طلاق کا بیان	۳۲۶
۸	رجوع کرنے کا بیان	۳۳۲
۹	ایلا، ظہار اور کفارہ کا بیان	۳۳۳
۱۰	لعان کا بیان	۳۳۵
۱۱	عدت وغیرہ کا بیان	۳۳۸
۱۲	دودھ پلانے کا بیان	۳۴۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	عنوانات	صفحہ
۱۳	نفقہ کا بیان	۳۴۶
۱۴	تربیت کا بیان	۳۵۰
(۸)	کتاب الجنایات	۳۵۲
۱	دیت کا بیان	۳۵۹
۲	خون کا دعویٰ اور اس کی قسمیں	۳۶۴
۳	باغیوں سے جہاد کا بیان	۳۶۵
۴	مجرم اور مرتد کے قتل کا بیان	۳۶۶
(۹)	کتاب الحدود	۳۶۹
۱	زانی کی حد کا بیان	〃
۲	تہمت کی حد کا بیان	۳۷۵
۳	چوری کی حد کا بیان	۳۷۶
۴	شرابی کی حد کا بیان اور منشیات کا بیان	۳۸۱
۵	تعزیر اور ڈاکوؤں کے احکام	۳۸۴
(۱۰)	کتاب الجہاد	۳۸۵
۱	جزیہ اور صلح کا بیان	۳۹۸
۲	گھڑ دوڑ اور تیر اندازی کا بیان	۴۰۰
(۱۱)	خورد و نوش	۴۰۲
۱	شکار اور ذبح کا بیان	۴۰۴
۲	قربانی کا بیان	۴۰۸
۳	عقیقہ کا بیان	۴۱۱
(۱۲)	کتاب الایمان والنذور	۴۱۲
(۱۳)	فیصلہ جات	۴۱۸
۱	گواہیوں کا بیان	۴۲۲
۲	دعویٰ اور دلیل کا بیان	۴۲۵
(۱۴)	آزادی	۴۲۸
۱	مدبر۔ مکاتب اور ام ولد کا بیان	۴۳۱
(۱۵)	کتاب الجامع	۴۳۳
۱	ادب کا بیان	〃
۲	نیکی اور صلہ رحمی کا بیان	۴۳۷
۳	زہد اور تقویٰ کا بیان	۴۴۱
۴	بڑے اخلاق سے ترتیب کا بیان	۴۴۴
۵	اچھے اخلاق کی ترغیب کا بیان	۴۵۲
	ذکر اور دعائیں	۴۵۷
	الاعلام	۴۶۹
	فہرست	۵۲۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ محدثین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے علم حدیث کی خدمت میں جو جو تکلیفیں برداشت کیں اور جو جو خدمات انجام دیں وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں ہیں بعض محدثین نے پوری سندوں سے احادیث کا ذخیرہ فراہم کیا اور بعض نے ان کتب سے ایک مضمون کے متعلق تمام حدیثیں جمع کر دیں۔ کسی نے کسی خاص موضوع کو پیش نظر رکھا۔ مثلاً علامہ منذری کی ترغیب وترہیب۔ اسی طرح علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بلوغ المرام کی تدوین میں ایک بڑا مقصد مدنظر رکھا۔ وہ یہ کہ آپ نے فقہی احکام کے ماخذ کتب احادیث سے جمع کر دیئے۔ یعنی بلوغ المرام میں وہ حدیثیں جمع کی گئی ہیں جن سے ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنے اپنے مذہب کے مطابق استنباط کیا ہے اور اس معاملہ میں حافظ صاحب نے کسی سے بخل نہیں کیا۔ ہر ایک حدیث جو احکام میں دلیل بن سکتی ہے۔ اسے بیان کر دیا ہے۔ خواہ وہ حدیث حنفیہ کے موافق ہو یا شافعیہ کے اور خواہ وہ امام مالک کی دلیل ہو یا امام احمد بن حنبل کی اور اسی طرح اس معاملہ میں کسی کے خلاف کی بھی پرواہ نہیں کی ہے۔ اس کتاب میں اسناد حدیث کو گو حذف کر دیا ہے تاہم اس سند کے لحاظ سے اس حدیث کی صحیح حیثیت کو واضح کر دیا ہے۔ اسی طرح کی اور بھی چند ایک کتابیں ہیں مثلاً مشکوۃ المصابیح اور مشارق الانوار وغیرہ لیکن بلوغ المرام میں جو اعلیٰ خوبیاں موجود ہیں وہ اور کسی کتاب میں نہیں ہیں۔ اس کتاب کی تالیف میں حافظ صاحب نے اپنا کمال علمی ظاہر فرمایا ہے اور اس کتاب کو مجموعہ کمالات کہنا چاہیے جن میں سے چند ایک بطور مثال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) اس کتاب میں مصنف نے کوشش کی ہے کہ صحیح حدیث کا انتخاب کیا جائے۔ اور ایسی حدیثیں جن پر محدثین نے کلام کیا ہے عمداً ترک کر دی ہیں۔

(۲) طویل احادیث کو حافظ صاحب نے اس خوبصورتی سے مختصر کیا ہے کہ مطالب میں کمی بیشی بھی نہیں ہونے دی اور ایجاز کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

(۳) الفاظ جرح وتعدیل کا نہایت مختصر طور پر تذکرہ کیا ہے۔

(۴) اگر بالفرض ایک حدیث پندرہ یا سولہ کتب حدیث میں مروی ہے تو آپ نے زیادہ سے زیادہ ماخذ ذکر کیے ہیں۔ تھوڑے پر اکتفا نہیں کیا تاکہ حدیث کی صحیح حیثیت رد وقبول واضح ہو جائے۔

(۵) زیادات کے سلسلہ کو کبھی نظر انداز نہیں کیا اس طرح اطراف حدیث کو جمع کر دینے سے حدیث کے صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب کی تعیین میں بڑی سہولت ہوگئی ہے اور پھر زیادات کی تصحیح یا تضعیف جو کچھ بھی ہو اس کو بھی علیحدہ بیان کیا ہے اور اس میں کسی قسم کے تعصب کو داخل نہیں ہونے دیا۔ اس کتاب میں جو سب سے بڑی خوبی ہے وہ یہ ہے اس کتاب کی ترتیب کتب حدیث کی ترتیب کی بجائے کتب فقہ کی ترتیب پر رکھی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس میں فقہی احکام کے اوّلہ کا تذکرہ ہے لہٰذا ان ہی کی ترتیب رکھ کر سہولت پیدا کر دی ہے اس کتاب میں بعض احادیث مکرر بیان کی گئی ہیں۔ لیکن ان کو ہر جگہ کسی الگ ہی مقصد کے لیے لایا گیا ہے۔ اور ان سے نئے نئے استنباط کیے ہیں جن سے حافظ صاحب کی غائت تفقہ معلوم ہوتی ہے اور اس کتاب کے آخر میں کتاب الجامع کو جوڑا گیا ہے۔ تو یہ صرف اسی کتاب کی جدت ہے اور کسی کتاب میں اس کا پتہ نہیں چلتا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حصول علم کا مقصد تہذیب اخلاق ہے اور وہ اخلاق یہ ہیں جو کہ کتاب الجامع میں ذکر کر دیے گئے ہیں۔

اس کتاب کی ان ہی خوبیوں کے باعث جو قبول اس کتاب کو ہوا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی تالیف کے زمانہ سے لے کر آج تک علمائے امت اس کی بہت سی شرحیں لکھی ہیں اور کئی ایک ترجمے کیے گئے ہیں اور شرحوں میں بھی ہر طرح کی شرحیں ملتی ہیں کوئی مختصر کوئی مطول۔ اس کی سب سے پہلی شرح بدر التمام لکھی گئی تھی جس کے مصنف قاضی امام شرف الدین حسین بن محمد مغربی ہیں یہ شرح بہت بڑی اور مفصل ہے۔ اس کے بعد سید علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر نے اس کی شرح لکھی اور اس میں بدر التمام کے مضامین کو اختصار سے نقل کیا اور چند ایک مقامات پر مناسب اضافے بھی کیے اور قطع و برید سے بھی کام لیا اور اس شرح کا نام سبل السلام رکھا گیا۔ اس کے بعد سرخیل جماعت اہل حدیث نواب صدیق الحسن خاں صاحب والیے بھوپال نے اس کی ایک مفصل شرح فارسی زبان میں لکھی اور اس کا نام مسک الختام رکھا اس کے بعد نواب صدیق الحسن خاں صاحب کے فرزند ارجمند مولانا نور الحسن خاں صاحب نے اس کی شرح لکھی۔ یہ شرح اصل میں سبل السلام کی تلخیص ہے۔ چنانچہ مصر کے سبل السلام کے ناشرین نے اس کا شکوہ بھی کیا اور اس شرح میں بعض مقامات پر اضافے بھی کیے گئے اس شرح کا نام فتح العلام ہے۔

عربی اور فارسی زبانوں میں اس کتاب کی شرحیں بقدر کفائت بہت تھیں۔ لیکن اردو زبان میں اس کی کوئی شرح آج تک نہیں لکھی گئی تھی۔ بلکہ تھوڑا عرصہ پیشتر اس کا ترجمہ بھی نہیں ملتا تھا۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اس کتاب کا غالباً ۱۹۳۵ء میں ترجمہ کیا جو کہ کچھ عرصہ بعد جا کر طبع ہوا۔ اس ترجمہ میں اطراف حدیث کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ زبان بالکل سلیس اور عام فہم رکھی گئی ہے اور اس کا نام "مسائل و احکام" رکھا گیا۔ الحمد للہ کہ اس ترجمہ سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ اس کے بعد خیال تھا کہ اس کی مفصل شرح لکھی جائے۔ تاکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو خواں طبقہ اس سے پورے طور پر مستفید ہو سکے لیکن بعض موانع کی بنا پر اس شرح کو پوری تفصیل سے نہ لکھ سکا۔ آخر ایک اوسط درجہ کی شرح لکھی گئی، جس میں اس کتاب کے اجتہادات اور مشکل مقامات و مغلق الفاظ کو اچھی طرح سے واضح کیا گیا۔ ضعیف حدیثوں کے وجہ ضعف پر اچھی طرح تبصرہ کیا گیا اور کوئی ایسا مقام جو حل طلب ہو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اس شرح کی تحریر کے دوران میں بلوغ المرام کی مختلف شرحیں خصوصاً سبل السلام اور مسک الختام میرے زیر نظر رہیں اور ان سب سے میں نے استفادہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام کتابوں کے مصنفین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس کتاب کی تالیف کے دوران میں کافی کتابیں میں نے زیر نظر رکھی ہیں۔ پھر بھی انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے اس سے ہر وقت غلطی کا امکان ہے اور خصوصاً میرے جیسے بے بضاعت آدمی سے قدم قدم پر اس کا احتمال ہے۔ اگر اس کتاب میں آپ کوئی خوبی دیکھیں تو اسے محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی خیال فرمادیں اور اگر کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں تو اسے میری خطا سمجھیں اور بطور خیر خواہی اس سے مطلع فرمانے کی کوشش کریں۔

احقر العباد

محمد سلیمان کیلانی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحات حدیث

چونکہ حدیث کی اس مختصر سی کتاب میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی ہر قسم سے استناد کیا ہے اور ہر حدیث کے آخر میں اس حدیث کے مقام اور مرتبہ کو محدثین کی اصطلاحی زبان فرما دیا ہے لہذا ضروری ہے کہ حدیث کی اصطلاحات کو مختصراً بیان کر دیا جائے تاکہ عوام اس سے مستفید ہو سکیں۔

جو کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کیا یا دیکھا ہو اور دیکھ کر اس سے منع نہ فرمایا ہو اس کو حدیث کہتے ہیں اس کی پہلی قسم کو حدیث قولی کہتے ہیں اور دوسری کو فعلی اور تیسری کو تقریری کہتے ہیں۔

حدیث کی دو قسمیں ہیں متواتر اور احاد۔ متواتر وہ ہے جس کو ہر زمانہ میں اتنے لوگوں نے روایت کیا ہو کہ ان کا جھوٹ پر اجتماع ناممکن ہو اور احاد وہ ہے۔ جس کے روایت کرنے والے متواتر سے کم ہوں۔ متواتر سے یقینی علم کا فایدہ ہوتا ہے اور احاد سے یقینی علم حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ ظنی علم حاصل ہوتا ہے۔ البتہ دوسرے قرائن کی وجہ سے بعض اوقات اہل علم کو اس سے یقینی علم بھی حاصل ہوتا ہے۔

احاد کی تین قسمیں ہیں۔ مشہور، عزیز، غریب۔ مشہور وہ ہے جس کو ہر زمانہ میں تین یا تین سے زیادہ آدمیوں نے روایت کیا ہو اور عزیز وہ ہے جس کے راوی کسی زمانہ میں بھی دو سے کم نہ رہے ہوں۔ اور غریب وہ ہے۔ جس کو روایت کرنے والا کسی زمانہ میں صرف ایک ہی راوی ہو۔

دوسرے اعتبار سے مجموعی طور پر احاد کی دو قسمیں ہیں مقبول اور مردود۔ مقبول وہ ہے جس کے راویوں کی دیانت اور سچائی معلوم ہو اور مردود وہ ہے جس کے راوی سچائی اور دیانت میں مشتبہ ہوں۔

مقبول کی پھر دو قسمیں ہیں۔ صحیح اور حسن۔ صحیح وہ ہے جس کے راوی متدین، ثقہ، پرہیزگار اور حافظہ کے قابل اعتماد ہوں۔ ان میں کوئی ظاہری یا باطنی عیب نہ ہو اور یہ اپنے برابر کے یا اپنے سے زیادہ ثقہ لوگوں کی مخالفت نہ کریں۔ صحیح حدیث بلحاظ مخرج سات قسم کی ہے سب سے اعلیٰ وہ حدیث ہے جس کو بخاری اور مسلم نے ایک ہی صحابی سے روایت کیا ہو دوسری وہ جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو تیسری وہ جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو۔ چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط پر ہو۔ پانچویں وہ جو صرف بخاری کی شرط پر ہو۔ چھٹی وہ جو صرف مسلم کی شرط پر ہو۔ ساتویں وہ جسے بخاری اور مسلم کے علاوہ اور محدثین نے صحیح سمجھا ہو اور حسن وہ ہے۔ جس کے راوی حافظے میں صحیح کے راویوں سے ذرا کم درجہ رکھتے ہوں اور باقی شرطیں صحیح کی ہیں اور حدیث حسن بھی مقبول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حادی مردود قسم کا نام ضعیف ہے اور ضعیف حدیث وہ ہے جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو یا اس کا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا کوئی راوی مطعون ہو اگر ابتدا سند سے کوئی راوی ساقط ہو تو اس حدیث کو معلق کہتے ہیں اور اگر آخر میں سقوط ہو یعنی صحابی کا ذکر نہ ہو تو اس کو مُرسل کہتے ہیں اور اگر سند کے درمیان سے کوئی راوی رہ گیا ہو۔ تو اگر ایک راوی رہ گیا ہو تو اس کو منقطع کہتے ہیں۔ اور اگر کئے دو راوی ساقط ہوں تو اس کو معضل کہتے ہیں اور راوی کے مطعون ہونے کی کئی صورتیں ہیں۔ اور اگر راوی حقیقتاً دروغ گو اور جھوٹا ہو تو اس کی حدیث کو موضوع کہا جاتا ہے۔ اور اگر اس پہ جھوٹ کی تہمت ہو لیکن جھوٹ ثابت نہ ہو سکے تو اس حدیث کو متروک کہتے ہیں۔ اور اگر راوی کثیر الوہم ہو یا اس کی روایت ثقہ لوگوں کے خلاف ہو یا فاسق اور بدعتی ہو یا غلطی بہت کرتا ہو تو اس حدیث کو منکر کہتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیے کہ ضعیف کی تمام قسمیں مردود نہیں ہیں۔ بلکہ ضعیف حدیث کثرت طرق کی بنا پر حسن لغیرہ کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔ جس سے وہ احتجاج کے قابل ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ بات قابل اور نا قابل کی بحث اوامر اور نواہی اور واجبات تک محدود ہے۔ نوافل اور فضائل اعمال میں ضعیف حدیث بہ تمام اقسام سوائے موضوع کے مقبول ہے۔ اور اگر صحابی اپنی طرف سے کوئی حدیث بیان کرے یا اپنے خیال کا اظہار کرے تو اس حدیث کو موقوف کہتے ہیں، اور اگر راوی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بیان کرے تو اس کو مرفوع کہتے ہیں۔ موقوف حدیث کا مضمون اگر قیاسی یا اجتہادی نہ ہو تو اس کو مرفوع کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اصطلاحات کی تفصیل بہت طویل ہے۔ مختصر بیان پہ اکتفا کیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر حالات محدثین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور اسم گرامی محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ہے۔ ۱۹۴ھ میں آپ پیدا ہوئے بخارا میں ہی دس برس کی عمر میں حدیث کو یاد کرنا شروع کیا۔ سولہ برس کی عمر تک عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات کو یاد کر لیا۔ آپ نے تلاش حدیث میں بڑے بڑے سفر کیے اور بالآخر علم حدیث میں امام المحدثین کا لقب حاصل کیا۔ آپ استاد المحدثین کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں علم حدیث میں آپ کی کتاب صحیح بخاری باتفاق علماء امت قرآن مجید کے بعد دنیا کی صحیح ترین کتاب ہے امام صاحب نے اس کتاب میں سات ہزار دو سو پچھتر حدیثیں جمع کی ہیں اور اگر مکرر احادیث کو شمار نہ کیا جائے تو کل چار ہزار حدیث ہے آپ نے اس کتاب کو چھ لاکھ حدیثوں سے انتخاب کیا تھا اس کتاب کی تالیف روضہ من ریاض الجنۃ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور روضہ اقدس کے درمیان کی گئی۔ اس کی تالیف سولہ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی کیونکہ آپ ایک ایک حدیث کو جہاں ظاہری شرائط پر پورا کرتے تھے وہاں بعد از استخارہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی دریافت فرما لیتے کہ آیا واقعی یہ روایت درست ہے امام صاحب کی یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس قدر مقبول ہوئی کہ خود امام بخاریؒ سے ستر ہزار آدمیوں نے اس کتاب کو پڑھا اور اس زمانہ سے اس وقت تک اس کی شہرت اور قبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ امام صاحب نے ۲۵۶ھ میں سمرقند میں وفات پائی۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابوالحسین اور نام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری ہے۔ نیشاپور کے رہنے والے ہیں ۲۰۴ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ تمام محدثین ان کی بزرگی اور قابلیت کے معترف ہیں اور بڑے بڑے محدثین ان کے شاگرد تھے امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم کو ایک لاکھ حدیث سے انتخاب کیا اس کتاب میں بارہ ہزار حدیث درج کی گئی ہیں۔ صحیح بخاری کے بعد صحیح مسلم کا مرتبہ ہے امام مسلم امام بخاری کے شاگرد ہیں ۲۶۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کا اسم گرامی مالک بن انس بن ابی عامر اصبحی ہے آپ کی ولادت ۹۳ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی آپ امام دار الہجرت کے نام سے مشہور ہیں آپ کے اساتذہ کی تعداد تو سو کے قریب ہے، علم حدیث میں آپ کی کتاب موطا حدیث کی بہت صحیح اور قدیم ترین کتاب ہے اس کی صحت کا یہ حال ہے کہ اس کی تمام حدیثیں صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ اس کتاب میں احادیث اور آثار کی تعداد ایک ہزار ستائیس ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰ ربیع الاول ۲۱۰ھ بروز اتوار آپ کی وفات ہوئی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور نام محمد بن ادریس ہے اور شافعی ان کی جدی نسبت ہے آپ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید اور دس سال کی عمر میں موطا حفظ کر لیا آپ بڑے کثیر التصنیف ہیں اصول اور فروع میں آپ کی تصانیف سوا سو کے قریب ہیں آپ بلا کے ذہین تھے رجب ۲۰۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور اسم گرامی احمد بن محمد بن حنبل ہے آپ حدیث، فقہ، زہد، ورع میں امام اور مقتدا تھے۔ امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابو زرعہ ان کے شاگرد ہیں۔ ان کی کتاب مسند احمد بڑی مشہور ہے۔ اس میں تیس ہزار حدیثیں ہیں آپ کا مولد اور مدفن بغداد ہے آپ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ نے خلق قرآن کے مسئلہ میں بہت سی تکالیف اٹھائی ہیں آپ کے جنازہ پر آٹھ لاکھ آدمی حاضر تھے۔ اور ساٹھ ہزار عورتیں تھیں۔ اس دن یہ کیفیت دیکھ کر بیس ہزار یہودی اور عیسائی مسلمان ہوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔ کنیت ابو عیسیٰ اور نام محمد بن عیسیٰ ہے آپ کی ولادت ۲۰۹ھ میں ہوئی حدیث شریف کے حافظ ہیں۔ امام بخاری کے شاگرد ہیں۔ آپ کی کتاب ترمذی آپ کی جلالت شان پر دلیل ہے ۲۷۹ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ۔ اسم گرامی سلیمان بن اشعث بن اسحاق ہے۔ آپ بلوچستان کے شہر سیستان میں پیدا ہوئے۔ آپ ۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے تعلیم کے لیے مصر، شام، حجاز، عراق اور خراسان میں گئے امام ابو داؤد کی کتاب سنن ابو داؤد میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں ہیں۔ جو کہ آپ نے پانچ لاکھ حدیثوں سے انتخاب کیں اس کتاب میں صحیح حسن اور ضعیف سب طرح کی حدیثیں ہیں ۲۷۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن اور نام احمد بن شعیب ہے آپ خراسان کے شہر نسا میں ۲۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تعلیم کے لیے بڑے بڑے شہر پھرے بالآخر امام فن ہوئے۔ آپ ساری زندگی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے رہے ۳۰۳ھ میں مکہ مکرمہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ علم حدیث میں آپ کی کتاب سنن نسائی کے نام سے مشہور ہے۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور نام محمد بن یزید بن ماجہ ہے۔ عراق عجم کے ایک شہر قزوین میں پیدا ہوئے۔ یہ امام مالک کے اصحاب کے شاگرد ہیں۔ ان کی سنن میں چار ہزار حدیثیں ہیں۔ ابن ماجہ میں ایک حدیث موضوع بھی آگئی ہے۔ جس سے بعض نے اس کو صحاح ستہ میں شمار نہیں کیا۔ آپ کی پیدائش ۲۰۹ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وفات ستائیس رمضان ۲۷۳ھ کو ہوئی۔

دارمی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے۔ یہ قوم دارم میں ۱۸۱ھ میں شہر سمرقند میں پیدا ہوئے یہ حدیث کے حافظ بھی ہیں۔ امام ترمذی اور امام مسلم نے ان سے روایت کی ہے آپ کی کتاب سنن دارمی کافی مشہور ہے آپ ۲۵۵ھ میں فوت ہوئے۔

دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام علی بن عمر ہے بغداد کے محلہ دار قطن "رومی منڈی" میں ۳۰۵ھ کو پیدا ہوئے یہ حدیث کے حافظ ہیں، جرح و تعدیل میں آپ بے مثال ہیں آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کوئی آدمی اس فن میں آپ جیسا پیدا ہوا ۳۸۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن حسین ہے۔ نیشاپور کے قریب بیہق نامی گاؤں میں پیدا ہوئے آپ حدیث کے امام اور پیشوا ہیں۔ آپ جتنا کثیر التصنیف شاید ہی کوئی ہوا ہو۔ آپ کی تصنیف سات ہزار جزو ہے ۳۸۴ھ میں آپ پیدا ہوئے، اور ۴۵۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

رزین رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام رزین بن معاویہ عبدری ہے عبدری قبیلہ عبدالدار کی نسبت ہے آپ قریشی ہیں ۵۳۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ ولادت کب ہوئی یہ معلوم نہیں ہو سکا۔

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کا نام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ہے آپ کی دو کتابیں۔ مسند ابن ابی شیبہ اور مصنف ابن ابی شیبہ بڑی مشہور ہیں۔ آپ امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ کے اساتذہ میں سے ہیں۔

ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کا نام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ ہے۔ خراسان کے علاقہ میں آپ کے زمانہ میں حدیث کی امامت آپ پر ختم ہو گئی۔ آپ نے بلا کا حافظہ پایا تھا آپ کی مشہور تصنیف "صحیح ابن خزیمہ" ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ۔ کنیت ابوحاتم اور نام محمد بن حبان ہے۔ "صحیح ابن حبان" آپ کی تصنیف ہے حاکم آپ کے شاگرد ہیں۔

حاکم رحمۃ اللہ علیہ۔ کنیت ابوعبداللہ اور نام محمد بن عبداللہ ہے نیشاپور کے رہنے والے ہیں۔ مستدرک آپ کی کتاب ہے۔ امام دار قطنی آپ کے شاگرد ہیں۔

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم اور نام سلیمان بن احمد ہے۔ آئمہ حدیث نے آپ کی بہت تعریف کی ہے محدث بزار ان ہی کے شاگرد ہیں۔

بزار رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن عمرو بن عبدالخالق ہے، بصرہ کے رہنے والے ہیں مسند کبیر آپکی قابل قدر تصنیف ہے، چونکہ آپ "بیجز فروش" تھے اسی لیے آپ کو بزار کہا جاتا ہے، بزار بمعنی "بیج فروش یا پنساری"۔ محمد سلیمان کیلانی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نویں صدی ہجری کا تاجدار اقلیم حدیث

حافظ ابن حجر عسقلانی رح

پروفیسر عبدالقیوم ایم اے

شمع سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پروانوں کی فہرست بڑی طویل ہے اور ان کے کارنامے آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن اور درخشاں۔ عرب و عجم اور مشرق و مغرب کا کوئی گوشہ ان مقدس اور پاکباز شخصیتوں سے خالی نہیں ان حاملان سنت کی ترکتازیوں سے آبادیاں بچ سکیں نہ ویرانے، انہوں نے جنگلوں اور صحراؤں میں پرچم حدیث لہرایا۔ آبادیوں اور شہروں میں سنت کا پھریرا اڑایا تحصیل علم حدیث کی خاطر محو آوردی کی، بیابانوں کی خاک چھانی، سمندروں کا سینہ چیرا، گرمی، سردی کی پرواہ نہ کی، بھوک پیاس کی تکلیفوں کو بخندہ پیشانی قبول کیا، شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھرے۔ غرض کہ جغرافیائی حدود اور وسائل و ذرائع کی قیود ان کے لیے سدراہ نہ ہو سکیں۔ ان بزرگان ملت اور قائدین امت نے صفحہ ہستی پر اتنے گہرے اور ابھرے ہوئے نقوش چھوڑے ہیں جو ہستی دنیا تک مٹ نہیں سکتے طالبان حدیث اور خادمان سنت کے اسی کاروان کی ایک ممتاز اور نامور شخصیت ابن حجر کی ذات گرامی ہے۔

نام و نسب حافظ ابن حجر کا نام احمد تھا۔ ابوالفضل کنیت اور شہاب الدین لقب۔ باپ کا نام شیخ نورالدین علی اور دادا کا نام شیخ قطب الدین محمد بن محمد بن علی تھا حافظ موصوف عام طور پر ابن حجر کے لقب سے مشہور و معروف ہوئے۔ سخاوی کہتا ہے کہ ابن حجر اس کے آباؤ اجداد میں سے بھی کسی کا لقب تھا ابن العماد حنبلی کے قول کے مطابق ابن حجر کی نسبت آل حجر کی جانب منسوب ہے آل حجر ایک قوم تھی جو بلاد الجرید کے جنوبی حصہ میں بستی تھی لیکن ان کا اصلی وطن قابس کا علاقہ تھا۔

ابن حجر کی نسبت العسقلانی ہے عسقلان سرزمین شام کا مشہور شہر ساحل سمندر پر واقع ہے یاقوت حموی اسے غزہ اور بیت صبرین کے درمیان بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے عروس الشام کے نام سے یاد کیا جاتا تھا نقشہ میں عسقلان کو شہر یافا کے جنوب مغرب میں پچاس کیلو میٹر کی مسافت پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر کے آباؤ اجداد کا اصلی وطن عسقلان تھا۔ اور اسی نسبت سے وہ عسقلانی مشہور ہوئے۔ چونکہ حافظ ابن حجر مصر میں پیدا ہوکر وہیں پروان چڑھے اور وہیں وفات پائی۔ اس وجہ سے المصری اور القاہری کہلائے۔ اور فقہیات میں آپ چونکہ بوجہ اقرب الی الحدیث ہونے کے امام شافعی کے مسلک کو ترجیح دیتے تھے اس لیے بعض لوگوں نے آپکو شافعی بھی کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن حجر کا خاندان علم وادب کا گہوارہ تھا اس کے آباؤ اجداد نے علوم ومعارف میں بڑا نام پیدا کیا علم وفضل میں سب ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ حافظ ابن حجر کے والد شیخ نورالدین علی کو ابن سید الناس سے شرف تلمذ حاصل کیا اور اس کے دادا شیخ قطب الدین محمد کو اکابر علمائے حدیث سے روایت کی اجازت ملی تھی۔ غرض کہ سارا خاندان "این خانہ ہمہ آفتاب است" کے مصداق تھا۔

پیدائش اور تعلیم وتربیت اکثر سیرت نگاروں کا اتفاق ہے کہ حافظ ابن حجر ۲۲ شعبان المکرم ۷۷۳ھ کو مصر قدیم میں پیدا ہوا۔ ابن حجر نے ابھی بمشکل عمر کی چار بہاریں دیکھی تھیں کہ ماہ رجب ۷۷۷ھ میں اس کے والد ماجد نے اس دار فانی کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ دیا۔ والد کا سایہ عاطفت اٹھ جانے کے بعد ابن حجر کی تربیت والد کے نام زد کردہ وصی شیخ زکی خروبی کے سپرد ہوئی چنانچہ ابن حجر نے شیخ موصوف کی زیر نگرانی مصر میں پرورش پائی پانچ برس کی عمر میں ابن حجر کو مدرسہ بھیجا گیا۔ قدرت نے ذہانت اور ذکاوت کے عطیے میں بڑی فراخ دلی سے کام لیا تھا۔ قوت حافظہ کی کرشمہ سازیوں کا یہ عالم تھا کہ سورۂ مریم ایک دن میں زبانی یاد کر لی۔ نو برس کی عمر میں صدر السقطی شارح مختصر التبریزی کی زیر تربیت قرآن مجید حفظ کر لیا کتاب الحاوی الصغیر کا ایک صفحہ دو مرتبہ پڑھ لینے سے زبانی یاد ہو جاتا اس کے علاوہ عمدہ، مختصر ابن الحاجب الفیہ عراقی وغیرہ حفظ کر لیں حسن اتفاق ملاحظہ ہو کہ ابن حجر اپنے نگران وکفیل شیخ زکی خروبی کے ساتھ ۷۸۴ھ میں مکہ مکرمہ جا پہنچے حج بیت اللہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد چند ے وہیں قیام رہا اور رمضان المبارک میں وہیں قرآن مجید محراب میں سنایا۔

پہلا استاد حدیث ۷۸۵ھ بھی مکہ معظمہ میں گزرے اس اثنا میں عفیف نشاوری سے صحیح بخاری سننے کا اتفاق ہوا یہ پہلا موقع تھا کہ ابن حجر نے کسی استاد سے حدیث سنی ابن حجر کے یہ استاد حدیث شیخ عفیف الدین عبداللہ بن محمد بن محمد بن سلیمان نیشاپور کے رہنے والے تھے مکہ مکرمہ میں سکونت کے باعث مکی کہلائے ان کی ولادت ۷۰۰ھ میں ہوئی اور انہوں نے رضی طبری سے حدیث سنی بڑی کثرت سے حدیث روایت کی اور آخر عمر میں قاہرہ چلے گئے تھے اور وہیں درس حدیث دیا کیے خدا کا کرنا دیکھیے کہ پھر مکہ مکرمہ واپس آگئے اور تھوڑے عرصے کے بعد وہیں ذی الحج ۷۸۹ھ میں سفر آخرت اختیار کیا۔

شعر وادب کا ذوق حافظ ابن حجر کو شعر وشاعری سے طبعی لگاؤ تھا ابتدا میں شعر وسخن اور تاریخ وادب میں بڑی دسترس حاصل کی اور ان علوم کو کمال تک پہنچایا۔ شعر وشاعری میں تو اتنا نام پایا کہ حافظ ابن فہد جیسا آدمی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ ابن حجر نے اتنے عمدہ اور اچھے شعر کہے ہیں کہ باد نسیم بھی رقت اور نزاکت میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ حافظ سیوطی نے لکھا ہے کہ ابن حجر شعر وادب میں اتنا نفیس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادبی صحیح ذوق رکھتا تھا کہ آسمان شعر و ادب پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکا اور اپنے زمانے کے بہترین شعرا کی صف اول میں شمار ہوا بڑی کثرت سے شعر کہے اور خوب کہے ابن العماد رقمطراز ہے کہ ابن حجر کے شعروں میں حسن و جمال اور ملاحت بدرجہ غایت موجود ہے حافظ سخاوی کا قول ہے کہ ابن حجر کی نظم و نثر بڑی فصیح و بلیغ تھی اس کے اشعار علمی محفلوں میں پڑھے جاتے اور اس کے خطبے سنائے جاتے تھے۔ ایک مستقل دیوان اشعار اپنی یادگار چھوڑا ہے۔

تحصیل علم حدیث

حافظ ابن حجر کی طالب علمی کا پہلا زمانہ تو شعر و ادب کی نذر ہو گیا جب جوانی انگڑائیاں لینے لگی۔ تو تحصیل حدیث کا شوق دامن گیر ہوا۔ حافظہ بلا کا تھا جس چیز کو ہاتھ ڈالا کمال کر دکھایا، شعر و ادب کے شوق و شغف نے بڑا اچھا علمی و ادبی ذوق پیدا کر کے علم حدیث کے لیے زمین ہموار کر دی تھی۔ جب حدیث پڑھنا اور لکھنا شروع کیا تو علم و عرفان کے دریچے کھل گئے۔ اور فصاحت و بلاغت کے دریا بہنے لگے۔

قدرت کی ایک اور فیاضی ملاحظہ ہو کہ ابن حجر کو ایسے اساتذہ میسر آئے جو کسی دوسرے ہمعصر کو نصیب نہ ہو سکے۔ اس کا ہر استاد اپنے علم و فن میں بڑا متبحر اور نادر روزگار تھا۔ التنوخی فن قرأت میں بے مثال اور العراقی علوم حدیث میں یکتائے زمانہ تھا حفظ متون میں الہیثمی کا استحضار اور مہارت کسی کو نصیب نہ ہوئی۔ البلقینی وسعت معلومات اور کثرت اطلاع میں اپنی نظیر نہ رکھتا تھا۔ ابن ملقن علم حدیث میں کثیر التصانیف تھا۔ اور مجد الدین فیروز آبادی لغت کا حافظ اور ماہر النماری اور المحب بن ہشام عربیات اور متعلقات میں یگانہ روزگار تصور کیے جاتے وسعت معلومات اور ہمہ دانی کے اعتبار سے الغرس جماعہ چلتا پھرتا دائرۃ المعارف تھا اس علم میں اس کا کوئی ہمسر و شریک نہ تھا وہ خود کہا کرتا تھا کہ میں نے پندرہ ایسے علوم پڑھے ہیں کہ میرے ہمعصر علماء ان کے نام تک سے آشنا نہیں ہیں۔

تحصیل حدیث کا زمانہ ۷۹۳ھ سے شروع ہوا ۸۰۲ھ میں شیفتگی و دلبستگی پیدا ہو گئی بس پھر کیا تھا حدیث سننے لکھنے تخریج و تعلیق اور تشریح و تصنیف میں ہمہ تن مشغول ہو گئے اور اتنا نام پیدا کیا کہ اساتذہ اور تلامذہ سب سے خراج تحسین وصول کیا حافظ ابن حجر کے اساتذہ کی فہرست میں سے ایک بڑی بات نمایاں ہے کہ اس صف میں صنف نازک کو بڑی ممتاز حیثیت حاصل تھی اور علم و فضل کے میدان میں اتنی دستگاہ اور اسلامی معاشرہ میں انہیں اتنا اونچا درجہ نصیب تھا کہ ایک محقق طالب علم بھی ان کے چشمہ صافی سے فیضیاب ہونا اپنے لیے انتہائی شرف اور فضیلت سمجھتا تھا۔

سلسلہ درس و تدریس اور افتا و املاء

حافظ ابن حجر کو جلیل القدر علمائے وقت اور فضلائے عصر سے درس و تدریس اور افتا و تحدیث کی اجازت مل چکی تھی۔ ذاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابلیت ذہنی استعداد اور فنی ہنرمندی کے ساتھ کامل اساتذہ کی رہنمائی و قیادت نے سونے پر سہاگے کا کام کیا حافظ موصوف کے علمی جوہر چمکنے شروع ہوئے۔ اور ہر صبح اپنے ساتھ نئی عزت اور شہرت لائی۔

حافظ ابن حجر نے بہت سی درسگاہوں میں تفسیر، حدیث اور فقہ کا درس دیا کئی ایک مدارس میں مشیخیت اور قضارت کے فرائض بھی انجام دیے دارالعدل میں اتقا کا ذمہ دار عہدہ بھی قبول کیا جامع ازہر اور جامع عمرو بن عاص میں خطابت بھی کرتے رہے، نیز المحمودیہ میں کتاب خانے کے نگران کی حیثیت میں ایک عرصہ تک کام کیا۔

تھوڑے ہی عرصے میں حافظ موصوف کی شہرت دور دراز علاقوں تک پھیل گئی اس کے علم و فضل کے چرچے مشرق و مغرب میں ہونے لگے۔ اس کی شہرت کا یہ حال تھا کہ ہر مدرسہ فکر کے اکابر علماء کو اس کے تلمذ اور شاگردی کا فخر حاصل تھا۔ اکثر و بیشتر علمائے مصر کو ابن حجر کے حلقہ درس میں شمولیت کا شرف نصیب ہوا عالم اسلامی سے لوگ دور دراز قطار اس کی مجالس املا میں شریک ہوتے خانقاہ میر سیہ میں تقریباً بیس سال تک املا لکھواتے رہے مجالس املا کی تعداد ایک ہزار سے زاید ہے۔ ایک مرتبہ حافظ ابن حجر دمشق گئے وہاں دو مہینے اور دس دن قیام کیا۔ اس عرصہ میں کم و بیش ایک سو مجالس املا کا انعقاد کیا۔ حافظ شمس الدین سخاوی لکھتا ہے کہ حافظ ابن حجر اکیس برس تک عہدۂ قضا پر فائز رہا بالآخر دل اکتا جانے کی وجہ سے خود بخود مستعفی ہو گئے۔

علمی موقف اور مقام

حافظ ابن حجر اپنے علم و فضل کے اعتبار سے بڑا بلند مرتبت انسان تھا۔ بالخصوص علم حدیث اور اس کے متعلقہ علوم و فنون میں اپنے تمام اقران و معاصر سے سبقت لے گئے۔ تمام سیرت نگاروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ علم حدیث میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے اس عہد کے تمام مورخین اور سوانح نگار ابن حجر کی ذہانت علم و فضل، وسعت معلومات اور عظمت و جلالت کے معترف ہیں۔ حافظ عراقی ابن حجر کو اپنے تمام معاصرین سے زیادہ حدیث جاننے والا قرار دیتا ہے۔ تقی فارسی اور برہان حلبی نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے علم و فضل میں اس کی مثال نہیں دیکھی ابن تغری ردی اسے امام، عالم، حافظ، شاعر، ادیب اور مصنف کے القاب سے یاد کرتے ہوئے اقلیم حدیث کا تاجدار اور اس فن میں مشرق و مغرب میں امیر المومنین قرار دیتا ہے۔ پھر لکھتا ہے کہ ابن حجر کی موت کے بعد مشرق و مغرب میں کوئی عالم اس کا جانشین نہ بن سکا اور زندگی بھر اسے علم حدیث میں اپنا کوئی ہم پلہ نظر نہ آیا۔ ابن ایاس حنفی مورخ مصر کو اعتراف ہے کہ ابن حجر اتنا بلند مرتبہ اور بے نظیر حافظ حدیث تھا کہ اس کی وفات کے بعد کوئی عالم اس کا جانشین بننے کے لائق نہ تھا۔ حافظ سیوطی رقم طراز ہیں کہ علم حدیث کے تمام شعبوں میں ابن حجر سب سے آگے نکل گئے۔ ابن العماد کا خیال ہے کہ حدیث میں تمام عالم اسلامی کا دارومدار اور انحصار ابن حجر پر تھا۔ حافظ ابن فہد مکی اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در نادر روزگار ٹھہراتے ہیں میر کیس کہتا ہے کہ ابن حجر کے زمانہ میں اس کے سوا کسی اور کو حدیث نہیں کہا گیا۔

تنقید نگاری

حافظ ابن حجرؒ کی تنقید بڑی کڑی ہوتی۔ محدثین کے اصول کے پیش نظر آپ کے نزدیک سیرت نگار کا فرض ہے کہ حالات وکردار لکھتے وقت انسانی کمزوریوں اور بشری خامیوں کو بھی اسی طرح اجاگر کر کے لکھا جائے جس طرح محاسن وحامد کو یہ اس لیے تھا کہ پڑھنے والا بخوبی اس امر کا اندازہ کر سکے کہ ایک آدمی علم ومعرفت اور عقل ودانش کے کتنے اونچے زینے پر پہنچ کر بھی لغزشوں اور کوتاہیوں کا کیوں کر شکار ہو سکتا ہے۔ اسی لیے جب آپ بحیثیت سیرت نگار سامنے آتے ہیں تو بڑے بڑوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ بعض لوگوں کو حافظ صاحب کا یہ انداز ناپسند ہے۔

حلیہ اور اخلاق وعادات

حافظ ابن حجرؒ کا چہرہ بڑا روشن اور تابناک تھا۔ قد ذرا پست، داڑھی اور سر کے بال سفید، دبلا پتلا جسم زبان بڑی فصیح وبلیغ، آواز بلند اور شخصیت بڑی باوقار تھی۔ امام موصوف بڑے متواضع اور حلیم تھے۔ کھانے پینے اور پہننے کے معاملات میں بڑے وضعدار۔ نماز روزے کی پابندی بڑی سختی سے کرتے، ہر شخص کے ساتھ بڑی خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ صاحب علم وفضل لوگوں کی طرف میلان زیادہ تھا۔ دیانت وامانت اور حفظ واعتبار میں مشہور تھے۔ زبان بڑی شیریں اور رس بھری گفتگو ہوتی، مذاق شستہ اور طبیعت سلجھی ہوئی تھی۔ ایسی بات کبھی منہ سے نہ نکالتے جسے سننے والا ناپسند کرے۔ برائی کرنے والے سے بھی نیکی کرتے۔ حافظ ابن حجر کی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر انگشت نمائی کی جا سکے سوائے اس کے کہ وہ اپنے نالائق اور بدکردار بیٹے سے محبت رکھتے تھے۔ اور اس کی نفسیاتی وجہ یہ تھی کہ آپ کا وہی ایک صلبی بیٹا تھا۔ اس کے سوا اور کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔

تصنیفات

ابن حجر کی تصنیفات میں بہت زیادہ تنوع ہے باوجود اس کے ان کی تصنیفی تگ ودو کا مرکزی نقطہ حدیث رہا ہے اور عمر بھر اسی مرکزی نقطہ کے گرد گھومتے رہے ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد دو سو سے کچھ اوپر ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں جن کے نام میں فراہم کر چکا ہوں۔ ان کی بلند پایہ تصانیف اپنے مصنف کی عظمت ورفعت اور علو مرتبت کا پتہ دیتی ہیں۔ حافظؒ کی تصنیفات سے ان کے معاصرین بالخصوص امام سیوطی نے بہت فائدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھایا۔ مضمون کی طوالت حافظ موصوف کی تصنیفات و تخریجات پر تبصرہ کرنے میں حارج ہے۔

آفتاب علم کا غروب

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات ہفتہ اور آیت کی درمیانی شب ۲۸/ ذی الحجہ ۸۵۲ھ کو نماز عشا سے ذرا بعد واقع ہوئی۔ دوسرے دن صبح سویرے نماز جنازہ مصلاۃ المومنین میں ادا کی گئی۔ اور القرافہ میں سپرد خاک کیے گئے۔ ابن تغری بردی رقم طراز ہے کہ پچاس ہزار انسان جنازہ کے ساتھ گئے۔ سلطان مصر الملک الظاہر جمق کے علاوہ امیر المومنین خلیفہ وقت بھی شریک جنازہ ہوا۔ کیوں نہ ہوتا آخر امیر المومنین فی الحدیث کا جنازہ تھا۔ آپ کی وفات پر اپنے پرائے سب آنسو بہا رہے تھے۔ مسلمانوں کے علاوہ اس موقع پر یہود و نصاری کو بھی روتے دیکھا گیا۔ سلطان مصر نے بہ نفس نفیس جنازہ کو کندھا دیا۔ مصر کے تمام شعراء نے ان کی وفات پر مرثیے لکھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلوغ المرام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ قَدِيْمًا وَحَدِيْثًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهِ وَرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ سَارُوْا فِيْ نُصْرَةِ دِيْنِهٖ سَيْرًا حَثِيْثًا وَّعَلٰى اَتْبَاعِهِمُ الَّذِيْنَ وَرِثُوْا عِلْمَهُمْ وَالْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اَكْرِمْ بِهِمْ وَارِثًا وَّمَوْرُوْثًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذَا مُخْتَصَرٌ يَّشْتَمِلُ عَلٰى اُصُوْلِ الْاَدِلَّةِ الَّتِيْ اَوْرَدَهَا الْحَدِيْثُ لِلْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ حَرَّرْتُهٗ تَحْرِيْرًا بَالِغًا لَّيْسَ يُصِيْرُ مَنْ يَّحْفَظُهٗ مِنْ بَيْنِ اَقْرَانِهٖ نَابِغًا وَيَسْتَعِيْنُ بِهِ الطَّالِبُ الْمُبْتَدِيْ وَلَا يَسْتَغْنِيْ عَنْهُ الرَّاغِبُ الْمُنْتَهِيْ وَقَدْ بَيَّنْتُ عَقِبَ كُلِّ حَدِيْثٍ مَّنْ اَخْرَجَهٗ مِنَ الْاَئِمَّةِ لِاِرَادَةِ نُصْحِ الْاُمَّةِ فَالْمُرَادُ بِالسَّبْعَةِ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَبِالسِّتَّةِ مَنْ عَدَا اَحْمَدَ وَبِالْخَمْسَةِ مَنْ عَدَا الْبُخَارِيَّ وَمُسْلِمًا وَقَدْ اَقُوْلُ الْاَرْبَعَةُ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا نہایت مہربان ہے
تمام تعریفیں اللہ کی ہیں اس کی ظاہری اور باطنی نئی اور پرانی[1] تمام نعمتوں پر اور درود اور سلام اللہ کے نبی پر اور رسول حضرت محمد پر اور آپ کی آل[2] اور اصحاب[3] پر ہو جو آپ کے دین کی مدد میں بہت تیزی سے چلے اور ان کے تابعداروں پر بھی جو آپ کے علم کے وارث ہوئے اور علماء ہی نبیوں کے وارث ہیں یہ کتنا اچھا ورثہ تھا اور کتنے اچھے وارث تھے۔

اس کے بعد جاننا چاہیئے کہ یہ ایک مختصر سا کتابچہ ہے جو شریعت کے احکام کی حدیثوں کے دلائل کے اصول پر مشتمل ہے۔ میں نے اس کو کمال درجہ کی کتاب بنا دیا ہے تاکہ جو اسے یاد کر لے وہ اپنے ساتھیوں سے ممتاز ہو جائے۔ اس سے اگر ایک طرف مبتدی مدد لے سکے گا تو دوسری طرف منتہی کے لیے بھی اس میں بہت سے فوائد ہیں اور میں نے ہر حدیث کے بعد لوگوں کی خیر خواہی کے لیے راوی امام کا نام بیان کر دیا تو ساتوں سے مراد احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ ہیں۔ اور چھ[4] سے مراد احمد کے سوا باقی کتابیں ہیں اور پانچ[5] سے مراد ہیں بخاری اور مسلم کے سوا اور کبھی میں چار

[1] اللہ کی قدیم نعمت یہ ہے کہ ہم کو انسان بنایا اور ہماری ضروریات پوری کرنے کا ذمہ لیا نئی نعمت یہ ہے کہ آسمان سے پانی برسایا زمین سے ہر وقت غلے، میوے، ترکاریاں، سبزیاں، پھل، پھول، پیدا کیے۔ ظاہری نعمتیں یہ کہ لذیذ کھانے ہمارے منہ میں پڑے اور باطنی یہ کہ اندر جا کر اس کی مہربانی سے ہضم ہو گئے۔ یا ظاہری نعمت اسلام ہے اور باطنی عیوب کی پردہ پوشی۔ ان نعمتوں کا حصر نہیں ہو سکتا۔ لطور مثال ذکر کی گئی ہیں۔ ۱۲۔ [2] اسلام کی اصطلاح میں ہر متقی اور فرمانبردار حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی آل ہے۔ فرعون کی آل اگر اس کے تابعدار ہو سکتے ہیں تو ہر مومن بھی نبی کی آل ضرور ہو سکتا ہے ۱۲۔ [3] صحابی کی تعریف میں کئی قول ہیں مختار یہ ہے کہ صحابی وہ ہے جس نے بحالت اسلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور اس کا خاتمہ بھی اسلام پر ہوا ہو ۱۲۔
[4] چھ سے مراد بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ ہیں ۱۲۔ [5] پانچ سے مراد احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَحْمَدُ وَبِالْاَرْبَعَةِ مَنْ عَدَا الثَّلَاثَةَ الْاُوَلَ وَبِالثَّلَاثَةِ مَنْ عَدَا هُمْ وَالْاَخِيْرَ وَبِالْمُتَّفَقِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَقَدْ لَا اَذْكُرُ مَعَهُمَا غَيْرَهُمَا وَمَا عَدَا ذٰلِكَ فَهُوَ مُبَيَّنٌ وَسَمَّيْتُهُ "بُلُوْغَ الْمَرَامِ" مِنْ اَدِلَّةِ الْاَحْكَامِ وَاللّٰهَ اَسْاَلُ اَنْ لَّا يَجْعَلَ مَا عَلَّمْنَاهُ عَلَيْنَا وَبَالًا وَّاَنْ يَّرْزُقَنَا الْعَمَلَ بِمَا يَرْضَاهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى

اور احمد بھی کہہ دیتا ہوں اور چار[1] سے پہلی تینوں کے سوا مراد ہیں اور تین[2] سے جو ان کے اور آخری کے علاوہ ہیں متفق علیہ[3] سے مراد بخاری اور مسلم ہیں اور کبھی صرف ان دونوں ہی کا نام لے جاتا ہوں اور ان کے علاوہ جو حدیثیں ہیں ان کو میں بیان کر دیا ہے اور میں نے اس کا نام بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام رکھا ہے اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے علم کو ہم پر وبال نہ بنائے اور ہمیں اپنے پسندیدہ اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت

بَابُ الْمِيَاهِ

پانیوں کا بیان

۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَحْرِ "هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ" اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ

ابوہریرہ[4] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے پانی کے متعلق فرمایا کہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مرا[5] ہوا جانور حلال ہے۔ اسے چاروں نے اور ابن شیبہ نے روایت کیا اور یہ لفظ ابن ابی شیبہ کے ہیں اور ابن خزیمہ اور ترمذی نے صحیح کہا اور مالک

[1] چار سے مراد ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ ہیں ۱۲ [2] تین سے مراد ابوداؤد، ترمذی اور نسائی ہیں ۱۲ [3] متفق علیہ سے وہ حدیث مراد ہے جسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہو ۱۲ فائدہ سب سے زیادہ قابل اعتماد وہ حدیث ہے جسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہو دوسرا درجہ اس حدیث کا ہے جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو تیسرا درجہ اس حدیث کا ہے جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو اس کے بعد نسائی ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ، موطا امام مالک کی حدیثوں کا درجہ ہے اور دوسری کتابوں کی روایتیں ان کے بعد ہیں بوقت تعارض اس ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے ۱۲ [4] ابوہریرہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ انکا نام عبدالرحمٰن ہے جاہلیت میں ان کا نام عبدالشمس تھا آپ نے ایک بلی پال رکھی تھی ان کو کسی موقعہ پر ابوہریرہ کہا گیا بعد میں اسی کنیت سے مشہور ہو گئے ۱۲ [5] یہ ارشاد آپ نے اس وقت فرمایا جبکہ ایک صحابی نے کہا کہ ہم سمندر یا دریا میں سوار ہوتے ہیں اور پینے کیلئے تھوڑا پانی اپنے ہمراہ لے جاتے ہیں۔ اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں کیا سمندر کے پانی سے وضو کرلینا جائز ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ دریا کا پانی پاک ہے۔ ۱۲ [6] دریا کا مردہ مچھلی ہے اور مچھلی کا پانی سے نکالنا اور پکڑنا اس کا ذبح کرنا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ۔

۲۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ" أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ أَحْمَدُ۔

شافعی اور احمد نے بھی روایت کیا۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک[1] ہے۔ اسے کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔ اسے تینوں نے روایت کیا اور احمد نے صحیح کہا۔

۳۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَطَعْمِهِ وَلَوْنِهِ" أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَضَعَّفَهُ أَبُو حَاتِمٍ۔

اور امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی مگر جو اس کی بو اور مزہ اور رنگ پر غالب[2] آجائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابو حاتم نے ضعیف کہا۔

۴۔ وَلِلْبَيْهَقِيِّ "الْمَاءُ طَهُورٌ إِلَّا أَنْ تَغَيَّرَ رِيحُهُ أَوْ طَعْمُهُ أَوْ لَوْنُهُ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ فِيهِ

اور بیہقی میں ہے کہ پانی پاک ہے مگر جبکہ اس کی بو یا مزہ یا رنگ کسی پلیدی کے گرنے سے بدل جائے۔

۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ" وَفِي لَفْظٍ "لَمْ يَنْجَسْ" أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پانی دو قلے[3] مٹکے ہو تو پلید نہیں[4] ہوتا۔ اور ایک روایت کے یہ لفظ ہیں کہ پانی نجس نہیں ہوتا اسے چاروں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور حاکم اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

---

[1] احمد ترمذی اور ابو داؤد میں ہے کہ یہ لفظ حضور نے یہ بضاعہ کے سوال کے جواب میں فرمائے تھے۔ یہ بضاعہ مدینہ طیبہ کے قریب ایک کنواں تھا اس میں ہر طرح کی گندگی پڑی رہتی۔ ویسے بھی یہ کنواں نشیب میں واقع تھا۔ بارش کے موقع پر ساری گندگی بہ کر اس میں گر پڑتی۔ اسی کنوئیں کے متعلق آپ نے یہ لفظ فرمائے۔ اس حدیث کی بنا پر کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ پانی کسی صورت میں پلید نہیں ہوتا خواہ تھوڑا ہو یا بہت بشرطیکہ اس کے رنگ و بو اور مزہ میں تغیر نہ ہو۔ ۱۲ [2] امام شافعی بیہقی اور ابن منذر نے اس بات پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ پانی خواہ تھوڑا ہو یا بہت جب نجاست کے گرنے سے اس کی تینوں صفتوں میں سے ایک صفت بھی بدل جائے تو پانی پلید ہو جاتا ہے ۱۲ [3] قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہیں جس میں قریباً اڑھائی مشک پانی آتا ہے۔ اور دلیل یہ ہے کہ ایک حدیث میں قلہ ہجر کے لفظ ہیں راوی حدیث کہتا ہے کہ میں نے ہجر کے مٹکے دیکھے ہیں ان میں دو مشک سے زیادہ پانی آتا تھا ۱۲ [4] بعض لوگوں نے اس حدیث پر اضطراب سند اور متن کا اعتراض کیا ہے۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے اس کا پورا پورا جواب دیا ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا یَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ" اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنابت کی حالت میں کوئی شخص کھڑے پانی میں غسل نہ کرے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۷۔ وَلِلْبُخَارِیِّ "لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ"

اور بخاری میں ہے کہ کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب کر کے پھر اس میں غسل نہ کرے۔

۸۔ وَلِمُسْلِمٍ مِنْهُ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ "وَلَا یَغْتَسِلُ فِیْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ"۔

اور مسلم اور ابوداؤد میں یہ لفظ ہیں کہ جنابت کا غسل نہ کرے۔

۹۔ وَعَنْ رَّجُلٍ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ اَوِ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَلْیَغْتَرِفَا جَمِیْعًا" اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ایک آدمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے ہاں اکٹھا چلو بھر لیں اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

۱۱۔ وَلِاَصْحَابِ السُّنَنِ: اِغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَفْنَةٍ فَجَآءَ لِیَغْتَسِلَ مِنْهَا فَقَالَتْ لَهٗ اِنِّیْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ

اور اصحاب سنن کے لیے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کسی نے ایک بڑے برتن میں غسل کیا۔ آپ اس سے غسل کرنے لگے تو اس نے کہا میں جنابت سے تھی آپ نے

۱؎ اگر کوئی شخص کھڑے پانی میں غسل کرنے کی نیت سے ہاتھ ڈالے تو پانی مستعمل نہیں ہوتا۔ اور اگر ہاتھ دھونے کی نیت سے ڈالے تو مستعمل ہو جاتا ہے ۱۲ ۲؎ لفظ دائم ذات الاضداد سے ہے پانی زیادہ اور جاری ہو تو یہ نہی تنزیہی ہے تھوڑا اور کھڑا ہو تو یہ نہی تحریمی ہے ۱۲ ۳؎ مراد اس سے تھوڑا پانی ہے اگر زیادہ ہو تو آب جاری کا حکم رکھتا ہے اور نجس نہیں ہوتا اور اس میں غسل کرنا جائز ہے باقی رہا پیشاب کے متعلق تو یہ نہی اس لیے ہے کہ ایسا نہ ہو کہ پیشاب کرنے کی عادت بنا لیں اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہو جائے اور نہ جاری ہونے کی قید اس لیے ہے کہ جاری پانی نجاست پڑنے سے پلید نہیں ہوتا ۱۲ ۴؎ یہ حدیث بظاہر پہلی حدیث کے مخالف معلوم ہوتی ہے تطبیق یہ ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَآءَ لَا يَجْنُبُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ

فرمایا پانی پلید نہیں ہوتا اسے ترمذی اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۱۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ" أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَفِي لَفْظٍ لَهُ: "فَلْيُرِقْهُ" وَلِلتِّرْمِذِيِّ "إِحْدَاهُنَّ أَوْ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ"

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی برتن میں کتا منہ ڈال جائے تو اس کو سات دفعہ دھونا چاہیئے اور پہلی دفعہ مٹی سے صاف کرنا چاہیئے اسے مسلم نے روایت کیا اور مسلم کے ایک لفظ یہ ہیں کہ اس چیز کو گرا دینا چاہیئے اور ترمذی کے یہ لفظ ہیں کہ پہلی مرتبہ یا پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ

۱۳- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْهِرَّةِ: "إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ" أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ

اور ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے متعلق فرمایا کہ یہ پلید نہیں کیونکہ یہ ہر وقت گھروں میں آنے جانے والی ہیں اسے چاروں نے روایت کیا۔ ترمذی اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۱۴- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِنْ مَاءٍ فَأُهْرِيقَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آیا اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ لوگوں نے اسے ڈانٹا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو منع فرمایا۔ پھر جب وہ پیشاب کر چکا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول لانے کا حکم دیا۔ وہ اس پر بہا دیا گیا۔ متفق علیہ۔

۱۲ حنفیہ کے نزدیک کتے کا جھوٹھا کیا ہوا برتن تین دفعہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اور ابوہریرہؓ کے قول سے جو کہ طحاوی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے دلیل لیتے ہیں کہ اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو تین بار دھونا چاہیئے مقام انصاف ہے کہ حدیث مرفوع اور صحیح کے مقابلہ میں ایک صحابی کے قول اور رائے کو ترجیح دینا کونسی عقلمندی ہے اور پھر صحابی بھی وہ جو حنفیوں کے نزدیک "غیر فقیہ" ہے اور دوسری طرف صحیح مسلم کی روایت کا طحاوی کی روایت سے مقابلہ کرنا بھی مقام غور ہے ایک اور روایت مرفوع بھی پیش کی جاتی ہے کہ تین یا پانچ یا سات بار دھونے کا اختیار ہے جو بہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبدالوہاب بن ضحاک ضعیف ہے پس فتویٰ اسی پر ہے کہ سات بار دھویا جائے ۱۲ ۵ ان کا نام حارث ہے اور باپ کا نام ربعی ہے ۱۲ ۵ ان کا نام ذرا الخویصرہ یمانی ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زمین جب خشک ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے جیسا کہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ خصوصاً جبکہ اس پر پانی بھی کرا دیا جائے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ: فَالْجَرَادُ وَالْحُوْتُ وَأَمَّا الدَّمَانِ: فَالطِّحَالُ وَالْكَبِدُ" أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْهِ ضَعْفٌ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال ہیں۔ مردار ٹڈی[1] اور مچھلی ہیں اور خون جگر اور تلی[2] ہیں۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا لیکن اس میں ضعف ہے۔

۱۶۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً" أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ: "وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءَ"۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی پینے کی چیز میں مکھی گر پڑے تو اسے ڈبو کر نکالنا چاہیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا[3] اسے بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اتنا زیادہ کہا کہ مکھی وہ پر ڈبوتی ہے جس میں بیماری ہے۔

۱۷۔ وَعَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ[4] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ" أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَاللَّفْظُ لَهُ۔

اور ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ جانور سے جو ٹکڑا گوشت کا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں

---

[1] اس حدیث میں دلیل ہے کہ ٹڈی جس حال میں بھی ہو خواہ زندہ ہو خواہ مردہ حلال ہے پھر خواہ اپنی موت مری ہو یا آدمی کے پکڑنے سے مری ہو اس میں کوئی فرق نہیں امام مالک کا فتویٰ ہے کہ اگر آدمی کے پکڑنے سے یا سر کے کھٹنے سے مرے تو حلال ہے ورنہ حرام اور یہ حدیث امام مالک کے قول کی تردید کرتی ہے اور اسی طرح مچھلی بھی حلال ہے جس طرح بھی پائی جائے خواہ الٹی ہو خواہ سیدھی عموم حدیث اس پر شاہد ہے جمہور کا یہی مذہب ہے حنفیہ کا خیال ہے کہ مچھلی اگر پکڑنے یا دریا میں پھینک دینے سے یا اور کسی سبب سے مر جائے تو حلال ہے اور اگر خود بخود مرے یا کسی حیوان کے مارنے سے مرے تو وہ حرام ہے۔ حنفیہ کا یہ قول اس حدیث کے خلاف ہے۔ حنفیہ نے ابوداؤد کی ایک روایت سے استنباط کیا ہے۔ لیکن وہ حدیث ضعیف ہے ۱۲ [2] بعض آدمی جو یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ "تلی شیطان کا نغمہ" ہے۔ اس حدیث کا کوئی نام و نشان نہیں۔ سبل السلام ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ مکھی کے پانی یا شربت وغیرہ میں گرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا اور ہر وہ جانور جس میں بہنے والا خون نہیں اس کے پانی میں گرنے یا مرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا۔ جیسے مکھی، مچھر، بھڑ، مکڑی وغیرہ ۱۲ [4] ان کا نام حارث بن عوف ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاٰنِيَةِ

برتنوں کا بیان

۱۸۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھایا پیا نہ کرو کیونکہ یہ کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں متفق علیہ۔

۱۹۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔ متفق علیہ۔

۲۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ" اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب چمڑے کو رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۲۱۔ وَعِنْدَ الْاَرْبَعَةِ "اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ"۔

اور چاروں کے یہ لفظ ہیں کہ جو چمڑہ بھی رنگ دیا جائے

---

۱۸ اس حدیث کو یہاں ذکر کرنے کا منشا یہ ہے کہ سونے، چاندی کے برتنوں میں اگر کھانا پینا منع ہے تو اس سے وضو کرنا بھی منع ہے ورنہ اس حدیث کے ذکر کرنے کا موقعہ کھانے پینے کا مقام تھا۔ اور جواہرات و یاقوت کے برتنوں میں کھانا پینا اور وضو کرنا جائز ہے۔ ۱۲

۲۰ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چمڑا رنگ دینے سے پاک ہو جاتا ہے خواہ حلال جانور کا ہو یا حرام کا اور خواہ جانور ذبح کیا ہو خواہ مرا ہو۔ لیکن بعض چمڑے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ خنزیر کتے اور آدمی کا چمڑا کسی حال میں بھی پاک نہیں ہوتا۔ انسان کا چمڑا بوجہ کرامت اور بزرگی کے حرام ٹھہرایا گیا ہے تاکہ اس کی بے قدری نہ ہو اور کتے اور خنزیر کا چمڑا بوجہ نجس العین ہونے کے ناپاک ہے اور کسی حالت میں بھی پاک نہیں ہوتا۔ خواہ یہ مردار ہوں خواہ ان کو ذبح کیا جائے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کتے اور خنزیر کو تکبیر پڑھ کر ذبح کیا جائے تو پھر اس کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ سو یہ بھی غلط ہے۔ حنفیہ کے نزدیک کتے کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ سو اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جس جانور کا چمڑا رنگ دینے سے پاک ہو جاتا ہے اس کے سینگ، بال، دانت اور ہڈیاں کام میں لانا جائز ہیں اور ان کی تجارت بھی جائز ہے۔ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دِبَاغُ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ طُهُوْرُهَا" صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کا چمڑا رنگ دینے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اسے ابن حبان نے صحیح کہا۔

۲۳۔ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ يَجُرُّوْنَهَا فَقَالَ "لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا" فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ "يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ" اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ آدمی ایک مُردہ بکری کو گھسیٹتے لے جا رہے تھے آپؐ نے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتار لیا انہوں نے کہا یہ مردار ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اسکو پانی اور کیکر کی چھال پاک کر دیتی ہے اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا

۲۴۔ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ اَفَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ؟ قَالَ "لَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا اِلَّا اَنْ لَّا تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا لیا کریں آپؐ نے فرمایا کہ اگر دوسرا برتن مل جائے تو نہ کھایا کرو۔ اگر نہ ملے تو دھو کر صاف کر کے اس میں کھا لو۔ متفق علیہ۔

۲۵۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ تَوَضَّؤُوْا مِنْ مَزَادَةِ امْرَاَةٍ مُشْرِكَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے ایک مشرک عورت کے مشکیزے سے وضو کیا تھا۔ متفق علیہ۔ یہ ٹکڑا ایک لمبی حدیث کا ہے۔

۲۶۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِّنْ فِضَّةٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے اس جگہ ایک چاندی کی تار لگوا دی۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

ف۱ اس سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں کے برتن مل جائیں تو غیر مسلم کے برتن استعمال نہ کئے جائیں۔ ابوداؤد میں ثعلبہ کی روایت میں ہے کہ وہ لوگ ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے اور برتنوں میں شراب پیتے تھے۔ اسی لیے آنحضرتؐ نے ان کے برتن استعمال کرنے سے منع فرما دیا تھا اگر اگر کسی غیر مسلم کے متعلق یقینی طور پر معلوم ہو کہ حرام نہیں کھاتا تو اس کا برتن استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن پھر بھی احتیاط بہتر ہے ۱۲ ۳ ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ مشرکوں کے وہ برتن جن میں نجاست وغیرہ کا احتمال نہ ہو ان کا استعمال کر لینا بلا تردد درست ہے ۱۲ ۳ ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانے پینے کے برتن میں اتنی مقدار سونے یا چاندی کی ہو تو اس میں کھانا پینا منع نہیں ہے ورنہ ہی اس سے وضو کرنا منع ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ إِزَالَةِ النَّجَاسَةِ وَبَيَانِهَا

نجاست کو دُور کرنے کا بیان

۲۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ: تُتَّخَذُ خَلًّا؟ قَالَ "لَا" أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کا سرکہ بنانے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ نہ بناؤ[1] اسے مسلم اور ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انہی سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ کو حکم دیا تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ اللہ اور اس کا رسول تم کو پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں۔ کیونکہ یہ پلید[2] ہے۔ متفق علیہ

۲۹۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَلُعَابُهَا يَسِيلُ عَلَى كَتِفَيَّ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

اور عمرو بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منیٰ میں اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ دیا اور اس کا لعاب میرے[3] کندھوں پر بہتا تھا اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا۔ اور صحیح کہا۔

۳۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی کو دھویا[4] کرتے تھے۔ پھر آپ اسی

---

[1] شراب میں اگر کوئی چیز ڈال کر سرکہ بنایا جائے تو منع ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر شراب کو دھوپ سے اٹھا کر سایہ میں رکھ دینے سے شراب کا سرکہ بن جائے تو اس کا بنانا درست ہے ۱۲ [2] گدھے کا گوشت سوائے ابن عباسؓ کے سب کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے۔ ابن عباس کی روایت کے مطابق امام مالک نے بھی اس کی حلت کا فتویٰ دیا تھا۔ الحمد للہ کہ معلوم ہونے پر دونوں نے اس سے رجوع کیا ہے۔ گدھے کا جوٹھا پانی آئمہ اربعہ کے نزدیک پاک ہے۔ سفیان ثوری اور اوزاعی کے قول کے مطابق ناپاک ہے۔ آئمہ اربعہ کا قول صحیح ہے ۱۲ [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا لعاب بھی پاک ہے۔ یہ حدیث تقریری ہے ۱۲۔

[4] انسان کی منی کی نجاست میں اختلاف ہے امام شافعیؒ، داؤد ظاہری، امام احمد، حضرت علیؓ، سعد بن ابی وقاص، ابن عمرؓ اور عائشہ صدیقہؓ اس کو طہارت میں آب بینی اور لعاب دہن کی طرح کہتے ہیں۔ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دھونا ضروری ہے لیکن حنیفہ کے نزدیک خشک منی کو کھرچ دینا بھی دھونے کے مترادف ہے۔ اول الذکر گروہ کی دلیل کھرچنے کی حدیث ہے اور آخر الذکر کی دلیل منی کے دھونے کی حدیث ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ فِي ذٰلِكَ الثَّوْبِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى أَثَرِ الْغَسْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اسی کپڑے میں نماز کے لیے تشریف لے جاتے حالانکہ دھونے کا اثر میں صاف دیکھتی ہوں۔ متفق علیہ۔

۳۱۔ وَلِمُسْلِمٍ: لَقَدْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا فَيُصَلِّي فِيْهِ.

اور مسلم میں روایت ہے کہ میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچ دیا کرتی تھی۔ پھر آپ اس میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

۳۲۔ وَفِيْ لَفْظٍ لَهُ: لَقَدْ كُنْتُ أَحُكُّهُ يَابِسًا بِظُفُرِيْ مِنْ ثَوْبِهِ.

اور ایک لفظ یہ ہیں کہ میں خشک منی کو اپنے ناخن سے ان کے کپڑے سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

۳۳۔ وَعَنْ أَبِي السَّمْحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ. أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ.

اور ابوالسمح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھو دیا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے دیئے[1] جائیں اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۳۴۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ: تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّيْ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کے خون کے متعلق جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا اس کو کھرچ[2] ڈال پھر پانی سے ملل کر دھو پھر اس پر پانی بہا کر اس میں نماز پڑھ لے۔ متفق علیہ

۳۵۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ خَوْلَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَذْهَبِ الدَّمُ؟ قَالَ: يَكْفِيْكِ الْمَاءُ وَلَا يَضُرُّكِ أَثَرُهُ. أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَسَنَدُهُ ضَعِيْفٌ.

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خولہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس کا نشان نہ جائے تو پھر؟ آپ نے فرمایا پانی بہانا کافی ہے اور اس کا نشان مضر نہیں اسے ترمذی نے ضعیف[3] سند سے روایت کیا۔

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ لڑکی اور لڑکے کے پیشاب میں فرق ہے۔ لڑکی کا پیشاب ایام شیر خوارگی میں بہ نسبت لڑکے کے زیادہ پلید ہے۔ شیر خوارگی کے بعد کوئی فرق نہیں۔ امام شافعیؒ، احمد ابن وہب، حضرت علی، عطاء حسن بصری اور اسحٰق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے۔ ان کے نزدیک لڑکے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے دے دینا کافی ہے۔ امام مالک اور ابوحنیفہ دھونا واجب کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ۱۲ [2] خون کو پہلے رگڑنے کا حکم دیا ہے تاکہ پانی اچھی طرح سرایت کر جائے۔ یہاں لفظ کے معنی غسل ہیں قرینہ کے سبب سے اصلی معنی اس کے "چھڑکنا" ہیں ۱۲ [3] اس لیے کہ اس کی سند میں ابن الہیعہ ہے جس کا سماع خولہ بنت یسار سے ثابت نہیں ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کا بیان

۳۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھ کو امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو میں ہر وضو کے ساتھ مسواک[1] کرنے کا حکم دیتا اسے مالک اور احمد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن خزیمہ صحیح کہا اور بخاری نے معلق روایت کیا۔

۳۷۔ وَعَنْ حُمْرَانَ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی اِلَی الْكَعْبَیْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

اور حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگایا آپ نے اپنی ہتھیلیاں تین دفعہ دھوئیں پھر کلی اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا پھر منہ کو تین دفعہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا پھر بایاں بھی اسی طرح۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو ٹخنے تک تین دفعہ دھویا[2] پھر بائیں کو بھی اسی طرح۔ پھر کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

(متفق علیہ)

۳۸۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاحِدَةً اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَ

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے اپنے سر کا مسح ایک[3] ہی دفعہ کیا۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی اور

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنا مسنون ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی مذہب ہے۔ مسلم کی حدیث میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر سابقہ وضو سے بھی کوئی نماز پڑھنا چاہے تو بھی مسواک کرلے۔ ان احادیث سے مسواک کی نہایت تاکید ثابت ہوتی ہے یہ سنت ہے واجب نہیں ۱۲ [2] اس حدیث سے منہ ہاتھ اور پاؤں کا تین تین مرتبہ دھونا بیان کیا گیا ہے بعض روایات میں دو دو مرتبہ اور بعض میں صرف ایک ایک مرتبہ بھی دھونے کو کافی ہے۔ امام نووی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ واجب ایک ہی دفعہ ہے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ سر کا مسح ایک ہی دفعہ فرض ہے۔ امام شافعیؒ کے سوا ساری امت کے علماء کا یہی مذہب ہے۔ لیکن امام شافعیؒ مسح کی مقدار کے قائل ہیں۔ ایک دفعہ واجب اور تین دفعہ سنت کہتے ہیں۔ امام شافعیؒ ابوداؤد کی ایک روایت سے استدلال کرتے ہیں لیکن یہ مذہب صحیح نہیں پہلا قول درست ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ بَلْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ "إِنَّهُ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي الْبَابِ".

نسائی نے صحیح سند سے روایت کیا بلکہ ترمذی نے کہا۔ کہ اس باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۳۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ: وَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وضو کے بیان میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا تو ایک دفعہ اپنے ہاتھ کو آگے لائے ایک دفعہ پیچھے لے گئے۔ متفق علیہ

۴۰۔ وَفِي لَفْظٍ لَهُمَا: بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ۔

اور ان کے ایک لفظ یہ ہیں کہ آپ شروع سر سے کرنے ملے یہاں تک کہ اپنی گردن تک لے گئے اسی جگہ واپس لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا

۴۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِهِ وَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وضو کے بیان میں روایت ہے کہ آپ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت انگلیوں کو کانوں میں داخل کیا اور اپنے انگوٹھوں کے باہر[1] کا مسح کیا اسے ابوداؤد اور نسائی نے رد اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۴۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے بیدار ہو تو اپنے ناک کو تین دفعہ صاف کرے کیونکہ اس کے ناک[2] پر رات گذارتا ہے۔ متفق علیہ۔

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ سر کا مسح آگے کی جانب سے شروع کرنا چاہیئے یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ، شافعیؒ، مالک احمد اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کا ترمذی کی ایک حسن حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر پچھلی جانب سے بھی شروع کرے بھی جائز ہے۔ چنانچہ بعض اہل کوفہ کا یہی مذہب ہے۔ جن میں سے ایک وکیع بن جراح بھی ہیں ۱۲ [2] اس حدیث سے کانوں کے ظاہر اور باطن دونوں پر مسح ثابت ہوتا ہے۔ ظاہر سے وہ جانب ہے جو سر کے متصل ہے اور باطن وہ جو منہ کے قریب ہے۔ ترمذی نے کانوں کے ظاہر اور باطن پر مسح کرنے کی حدیث ذکر کر کے کہا ہے کہ اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔ ۱۲ [3] آدمی کی ناک پر شیطان کا رات گذارنا ہے حقیقت لیکن اس کی کیفیت اللہ اور اس کے رسول کو بہتر معلوم ہے نیز سوتے میں ناک میں مواد فاسدہ رویہ جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کو اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۔ وَعَنْهُ "إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ جب کوئی تم سے نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ تین دفعہ دھوئے بغیر کسی برتن میں نہ ڈالے[1] اس لیے کہ کوئی پتہ نہیں کہ رات کو ہاتھ کہاں کہاں لگا متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۴۴۔ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا" أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور لقیط[2] بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اچھی طرح کر اور انگلیوں کا خلال[3] کر اور اگر روزہ دار نہ ہو تو ناک میں پانی اچھی طرح چڑھا اسے چاروں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۴۵۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ "إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ"

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جب تو وضو کرے تو کلی کر

۴۶۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ فِي الْوُضُوءِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو میں اپنی ڈاڑھی[4] کا خلال کیا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۴۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِثُلُثَيْ مُدٍّ فَجَعَلَ يَدْلُكُ ذِرَاعَيْهِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو تہائی[5] مد پانی لایا گیا تو آپ اپنے بازوؤں کو ملنے لگے اسے احمد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۴۸۔ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[1] یعنی وضو کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے چنانچہ بخاری کی بعض روایتوں میں وضو کا لفظ موجود ہے علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا ہے کہ گو ظاہراً اس حدیث کی خصوصیت وضو کے برتن کے ساتھ معلوم ہوتی ہے لیکن غسل کے برتن اور دوسرے برتن بھی اس کے ساتھ ملحق ہیں ہاں اگر کوئی بہت بڑا حوض یا تالاب ہو تو ہاتھ ڈالنا جائز ہے ۱۲ [2] ان کی کنیت ابو رزین ہے ۱۲ [3] یعنی ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کو دھیان سے اچھی طرح بھگونا چاہیئے۔ چنانچہ ترمذی میں عبداللہ بن عباس سے ایسا ہی مروی ہے ۱۲ [4] ڈاڑھی کا خلال سنت واجب نہیں ۱۲ [5] بعض احادیث میں پورے مد کا ذکر بھی آیا ہے۔ مد قریباً گیارہ چھٹانک ہوتا ہے اور صاع چار مد کا یعنی وضو میں گیارہ چھٹانک اور غسل میں پونے تین سیر پانی کافی ہے یہ کم از کم مقدار ہے اس سے بہر حال پانی کم نہ ہو کیونکہ پھر اچھی طرح وضو نہ ہوگا اور نہ غسل، باقی زیادہ کی کوئی مقدار مقرر نہیں جتنے پانی سے کرے گا وضو اور غسل ہو جائے گا لیکن پانی ضائع نہ کرے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَأْخُذُ لِأُذُنَيْهِ مَاءً خِلَافَ الْمَاءِ الَّذِي أَخَذَ لِرَأْسِهِ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ بِلَفْظِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَهُوَ الْمَحْفُوظُ

کانوں کے لیے سر کے علاوہ[1] دوسرا پانی لیتے میں نے دیکھا ہے اسے بیہقی نے روایت کیا اور مسلم میں اس طریق کے یہ لفظ ہیں کہ آپ نے سر کا مسح بھیگے ہوئے ہاتھوں کے علاوہ پانی سے کر کیا اور یہ لفظ زیادہ قابل اعتبار ہیں۔

۴۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میری امت کے ہاتھ پاؤں قیامت کے دن وضو کے سبب روشن ہونگے جو شخص تم میں سے روشنی زیادہ[2] کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ کرے۔ متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۵۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب کو تا پسند تھی جوتا پہننے میں کنگھی کرنے میں وضو کرنے میں غرض ہر کام میں زیادہ[3] پسند تھی۔ متفق علیہ۔

۵۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِمَيَامِنِكُمْ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو دائیں جانب سے شروع کیا کرو اسے چاروں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا

۵۲۔ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ

اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی پیشانی اور پگڑی اور

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کان سر سے الگ ایک عضو ہیں امام شافعی اسی کے قائل ہیں باقی آئمہ ثلاثہ کانوں کو سر میں شمار کرتے ہیں اور ان کے لیے علیحدہ پانی نہیں نتیجہ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے نیا پانی لینے کو عزیمت اور نہ لینے کو رخصت پر محمول کیا ہے۔ اور عزیمت کو اختیار کرنا بہتر ہے ۱۲ [2] اس سے کئی مطلب ہو سکتے ہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وضو میں اعضاء کو حد فرض سے زیادہ دھوئے مثلاً ہاتھوں کو کندھوں تک اور پاؤں کو گھٹنوں تک چنانچہ ابوہریرہؓ نے اس کا بھی مطلب لیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بجائے ایک ایک مرتبہ کے دھونے کے سنت کے مطابق تین تین دفعہ دھوئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وضو پر وضو کرے اور یہ بھی کہ باوضو رہا کرے ۱۲ [3] مثلاً شلوار پہننے میں مسجد میں پاؤں رکھنے میں مسواک کرنے میں سرمہ لگانے میں ناخن اور لبیں کٹوانے میں کنگھی کرنے میں نماز سے سلام پھیرنے میں وغیرہ وغیرہ ۱۲ لیکن یہ اچھے کاموں میں ہے دوسرے کام میں بائیں طرف سے شروع کرے مثلاً مسجد سے نکلتے، ٹٹی جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخُفَّيْنِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ

موزوں[1] پر مسح کیا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۵۳۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ صِفَةِ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْدَءُوْا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ هٰكَذَا بِلَفْظِ الْاَمْرِ وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ بِلَفْظِ الْخَبَرِ۔

اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بیان میں روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تھا جس سے اللہ نے شروع کیا ہے تم بھی اسی سے شروع[2] کرو نسائی نے اسی طرح امر کے لفظ سے روایت کیا ہے اور مسلم میں خبر[3] کے لفظ آئے ہیں۔

۵۴۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَدَارَ الْمَاءَ عَلٰى مِرْفَقَيْهِ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی کہنیوں پر پانی بہاتے اسے دارقطنی نے ضعیف[4] سند سے روایت کیا۔

۵۵۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بسم اللہ نہ پڑھے اسکا وضو[5] نہیں ہوتا۔ اسے احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۵۶۔ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوُهٗ قَالَ اَحْمَدُ: لَا يَثْبُتُ فِيْهِ شَيْءٌ۔

اور ترمذی میں سعید بن زید اور ابو سعید سے بھی اسی طرح مروی ہے احمد فرماتے ہیں کہ اس باب میں کوئی حدیث[6] ثابت نہیں

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ تمام سر کا مسح ضروری نہیں شافعیہ کا یہی مذہب ہے بخلاف مالکیہ کے کہ وہ تمام سر کا مسح واجب کہتے ہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پگڑی پر بھی مسح درست ہے پھر اس کی دو صورتیں ہیں پہلی یہ کہ کچھ مسح سر پر کیا جائے اور کچھ پگڑی پر اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے دوسری یہ کہ صرف پگڑی پر کیا جائے۔ ترمذی کی صحیح حدیث سے یہ بھی ثابت ہے۔ حضرت ابوبکر، عمر، انس، احمد اور اسحاق اور وکیع اس کے قائل ہیں۔ لیکن امام احمد عمامہ کی طرح پگڑی کو طہارت پر پہننا شرط قرار دیتے ہیں۔ ایک روایت میں یہ شرط بھی نہیں باقی آئمہ ثلاثہ صرف پگڑی پر مسح کافی نہیں سمجھتے ۱۲ منہ [2] قرآن مجید نے صفا اور مروہ میں سے صفا کا نام پہلے لیا ہے آنحضرت نے پہلے اسی سے سعی شروع کی اسی طرح وضو میں بھی کرو یعنی پہلے منہ اور پھر ہاتھ کہنیوں تک پھر سر کا مسح اور پھر پاؤں دھوؤ ۱۲ منہ یعنی اس میں بدأ ماضی کے لفظ میں "شروع کرو" کی بجائے "شروع کیا" ہے ۱۲ منہ [3] اس لیے کہ اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عقیل متروک الحدیث ہے ۱۲ منہ [4] دارقطنی کی ایک حدیث میں ہے کہ بسم اللہ پڑھنے سے سارا بدن پاک ہو جاتا ہے نہ پڑھے تو صرف وضو کے اعضاء پاک ہوتے ہیں امام احمد اور داؤد بسم اللہ کے وجوب کے قائل ہیں اسحاق کہتے ہیں کہ جان بوجھ کر چھوڑے تو وضو نہیں ہوتا باقی سارے آئمہ بسم اللہ کے سنت ہونے کے قائل ہیں ۱۲ منہ [5] بسم اللہ کے باب میں سب سے زیادہ صحیح حدیث کثیر بن زید بن ربیع کی ہے۔ ابن ابی شیبہ نے کہا کہ امام احمد کے یہ لفظ صحیح نہیں کہ اس باب میں کوئی حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ

اور طلحہ بن مصرف اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے وقت فرق کرتے دیکھا ہے اسے ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۵۸۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْثِرُ مِنَ الْكَفِّ الَّذِيْ يَاْخُذُ مِنْهُ الْمَاءَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وضو کے بیان میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پانی اسی ہاتھ سے لیتے تھے جس سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تھے اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

۵۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ ثُمَّ اَدْخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عبداللہ بن زید سے وضو کے متعلق روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پانی میں ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ ایک ہی چلو سے آپ نے ایسا تین مرتبہ کیا۔ متفق علیہ۔

۶۰۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَفِيْ قَدَمِهٖ مِثْلَ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاؤں میں ناخن جتنی جگہ خشک دیکھی تو آپ نے فرمایا واپس جا کر اچھی طرح وضو کر اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

۶۱۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ وَ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع یا پانچ مد سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۱) نہیں کیونکہ کثیر بن زید کی حدیث موجود ہے۔ ۱۲ یعنی کلی کرنے کے لیے اور ناک میں پانی ڈالنے کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لیتے مصنف نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے بخاری اور مسلم کی حدیثوں میں اس طرح ہے کہ ایک ہی چلو سے ناک میں بھی پانی ڈالتے اور کلی بھی کر لیتے امام نووی نے اس کی پانچ صورتیں نقل کی ہیں اور صحیح اسی کو کہا ہے جو بخاری اور مسلم میں ہے ۱۲ ۱۲ اس کے ضعف پر تمام محدثین کا اتفاق ہے ۱۲ ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ سارے پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جتنا پاؤں خشک رہے اس کیلئے آگ ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ ان حدیثوں کی بنا پر آئمہ اربعہ اور تمام مجتہدین نے فتویٰ دیا ہے کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے اس میں رد ہے ان لوگوں کا جو پاؤں کے مسح کے قائل ہیں یا جو مسح اور غسل دونوں واجب کہتے ہیں یا جو مسح اور غسل دونوں جائز سمجھتے ہیں ۱۲ ۱۲ بعض کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل ہے اور رطل آدھ سیر سے تو زیادہ سے زیادہ گیارہ چھٹانک اور صاع پونے چھ سیر ہوا اس سے معلوم ہوا کہ پانی کے استعمال میں بھی قناعت کرنا چاہیے ۱۲ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى الْخَمْسَةِ أَمْدَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

غسل کر لیا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔

۶۲۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔

اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی تم میں سے اچھی طرح وضو کرے پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ کہے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے اسے مسلم نے روایت کیا اور ترمذی میں اتنا زیادہ ہے کہ یا الٰہی مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے بنا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کا بیان

۶۳۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے وضو کیا میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے جھکا آپ نے فرمایا چھوڑ دے میں نے وضو کر کے انہیں پہنا تھا پھر آپ نے ان پر مسح کیا متفق علیہ

۶۴۔ وَلِلْأَرْبَعَةِ عَنْهُ إِلَّا النَّسَائِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ وَفِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ۔

اور نسائی کے سوا چاروں میں بہ لفظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزہ کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ اور اس کی سند ضعیف ہے۔[1]

۶۵۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اگر دین کی بنیاد عقل[2] پر ہوتی تو موزہ کا مسح اوپر کی بجائے نیچے زیادہ قرین قیاس تھا۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ

---

[1] موزوں پر مسح کرنے کے لیے شرط ہے کہ موزے وضو کر کے پہنے ہوں اگر بے وضو پہنے ہوں تو مسح جائز نہیں ۱۲ [2] اس لیے کہ قرین قیاس رجا و بن حیوۃ سے روایت کرتا ہے حالانکہ تو کا رجا سے سماع ثابت نہیں ۱۲ اسکا مطلب یہ ہے کہ دین کے احکام کی بنیاد وحی پر ہے عقل پر نہیں کہ جس کو اس کی مصلحت سمجھ میں آگئی اسے مان لیا جس کی سمجھ میں نہ آئی کہہ دیا کہ ہم نہیں مانتے کیونکہ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ مطلب نہیں کہ دین کے احکام معاذ اللہ عقل کے خلاف ہیں اس لیے یہ بھی ثابت ہوا کہ حدیث صحیح کے ہوتے عقل اور رائے پر فتویٰ دینا اور عمل کرنا جائز نہیں چنانچہ اصول فقہ میں اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو موزہ کے اوپر مسح کرتے دیکھا ہے اسے ابوداؤد نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

۶۶۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا "أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ" أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَصَحَّحَاهُ۔

اور صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سفر کی حالت میں تین دن رات جنابت کے سوا موزے پر مسح کا حکم دیتے تھے پاخانہ اور پیشاب اور نیند سے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا۔

۶۷۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن رات مسافر کے لیے اور ایک دن رات مقیم کے لیے موزوں کے مسح کی مدت مقرر کی ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۶۸۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ يَعْنِي

اور ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا ان کو حکم دیا کہ پگڑیوں اور موزوں پر مسح کر لیا کرنا اسے

البقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳ التصریح کی گئی ہے ۱۲ موزوں پر مسح درست اور جائز ہے۔ حدیث میں اس کی اجازت دی گئی ہے۔ مسح موزہ کے راوی انہتی سے زیادہ صحابہ ہیں جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں ابن عبدالبر نے اس کے ثبوت پر اجماع نقل کیا ہے امام کرخی نے کہا کہ مسح موزہ کی حدیثیں تواتر کی حد تک ہیں جو ان کا انکار کرے اس کے کفر کا خوف ہے ۱۲ ۳ یعنی مسافر تین دن رات اور مقیم ایک دن رات مسح کرے اور مدت مسح کی ابتداء وضو ٹوٹنے سے ہے موزہ پہننے سے نہیں مثلاً ایک آدمی دوپہر کو وضو کر کے موزے پہن کر اور اس کا وضو شام کو ٹوٹے تو مدت شام سے شمار کی جائے گی۔ مسح کا طریق یہ ہے کہ ہاتھ بھگو کر پاؤں کی انگلیوں سے لے کر پنڈلی تک کھینچ لے۔ مدت مسح گذرنے اور حدیث کے بعد موزہ اتارنے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اس کے علاوہ جس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ ۴ "عصائب" کا ترجمہ "پٹیاں" ہے۔ ثوبان رضی اللہ عنہ نے اس کا ترجمہ "پگڑیاں" کیا ہے۔ اور اسی طرح احمد وغیرہ نے بھی لیکن یہ اس امر کے مراد ی معنی ہیں حقیقی نہیں۔ اس حدیث سے اگر ایک طرف "پگڑی" پر مسح کرنے کا ثبوت ملتا ہے اور وہ بھی اس حالت میں کہ صرف پگڑی کا ذکر ہے کچھ حصہ سر کا یا کچھ بالوں کا کوئی ذکر تک نہیں تو دوسری طرف "پٹیوں" کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے پٹیوں سے مراد وہ پٹیاں ہیں جو زخمیوں کے زخموں پر باندھی جاتی ہیں یا بازو یا ٹانگ کے ٹوٹنے کے بعد لکڑی کی پٹھیاں رکھ کر باندھ دیتے ہیں ان کو "عصائب" کہا جاتا ہے۔ اور جنگ میں جاتے وقت یہ حکم دینا میرے نزدیک حضور کا منشا یہی معلوم ہوتا ہے کہ زخمی لوگ اعضاء دھونے کی بجائے زخم کی پٹیوں پر مسح کر لیا کریں واللہ اعلم بمرادہ رسولہ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَمَائِمِ وَالنَّوَاصِي يَعْنِي الْخِفَافَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

۶۹۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا وَعَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا وَلَا يَخْلَعْهُمَا إِنْ شَاءَ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ" أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ۔

اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف اور انس سے مرفوع روایت ہے کہ جب کوئی شخص وضو کر کے موزے پہنے اگر چاہے تو ان پر مسح کرے اور ان سے نماز پڑھ لے جنابت کے سوا انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں[1] اسے دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

۷۰۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ: أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مسافر کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات مسح کرنے کی رخصت دی ہے۔ بشرطیکہ اس نے وضو کر کے موزے پہنے ہوں۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۷۱۔ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ "نَعَمْ" قَالَ "يَوْمًا"؟ قَالَ "نَعَمْ" قَالَ "وَيَوْمَيْنِ"؟ قَالَ "نَعَمْ" قَالَ: "وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ"؟ قَالَ "نَعَمْ وَمَا شِئْتَ" أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

اور اُبی بن عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا میں موزوں پر مسح کر لیا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا ایک دن؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اور دو دن؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اور تین دن؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ جب تک تو چاہے[2] اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث قوی نہیں[3]

---

[1] اگر چاہے مدت مسح کے اندر اتارنا یا نہ اتارنا مراد ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ مدت مسح گذرنے کے بعد بھی چاہے تو اتارے بلکہ اس وقت لازمی طور پر موزے اتار کر وضو کرے اور پاؤں کو دھوئے تو موزے پہن لے۔ پھر نئے سرے سے مدت مسح شروع ہو جائے گی۔ [2] اس حدیث کی سند صحیح نہیں جس میں مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات کی قید ہے وہ صحیح ہے لیکن ضعیف قوی کے مقابلہ میں چھوڑی جاتی ہے۔ ہاں اس حدیث کا ایک مطلب درست ہو سکتا ہے وہ یہ کہ ابی کی مراد یہ ہو کہ اگر مدت مقررہ پر موزے اتار کر وضو کر لیا جائے تو پھر بھی مسح کی کوئی حد ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں خواہ کوئی ساری عمر مسح کرتا رہے بشرطیکہ ایک دن رات کے بعد اقامت کی حالت میں اور تین دن رات کے بعد سفر کی حالت میں موزے اتار کر وضو کر لیا کرے۔ ۱۲ [3] امام نووی نے شرح مہذب میں اس کے ضعف پر محدثین کا اجماع نقل کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

وضو توڑنے[1] والی چیزوں کا بیان

۷۲۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَهْدِهٖ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاَصْلُهُ فِيْ مُسْلِمٍ۔

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے زمانے میں عشاء کی نماز کا انتظار کرتے رہتے یہاں تک کہ ان کے سر جھک جاتے پھر نمازیں پڑھ لیتے اور نیا وضو[2] نہ کرتے اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور دارقطنی نے صحیح کہا اور اسکا اصل مسلم میں بھی ہے۔

۷۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے[3] استحاضہ کا خون آتا رہتا ہے کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ رگ کا خون ہے حیض[4] کا نہیں جب تیرے حیض[5] کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کر اور جب وہ گذر جائیں تو خون دھو کر نماز پڑھ لیا کر متفق علیہ

۷۴۔ وَلِلْبُخَارِيِّ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَاَشَارَ مُسْلِمٌ اِلٰى اَنَّهٗ حَذَفَهَا عَمَدًا۔

اور بخاری میں ہے کہ ہر نماز[6] کے لیے تازہ وضو کر لیا کرو اور مسلم نے کہا کہ میں نے بالقصد[7] چھوڑ دیئے ہیں

۷۵۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں جو بیان

---

[1] جو چیزیں وضو کی ناقض ہیں وہ قدیم کی بھی ناقض ہیں ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ اگر تکیہ لگائے بغیر آدمی سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲ [3] نیند ناقض وضو ہے یا نہیں، یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے جس میں قول فیصل یہ ہے کہ اگر تکیہ لگا کر سو جائے تو نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں ۱۲ [4] عورت کے اندام نہانی سے تین طرح کے خون جاری ہوتے ہیں حیض وہ خون ہے جو عورت کو ہر ماہ بلوغت سے لے کر مأیوسی یا حمل کے برابر آتا رہتا ہے۔ نفاس وہ خون ہے جو بچہ کی ولادت کے بعد آتا ہے اس کی مدت کم و بیش ہوتی ہے زیادہ سے زیادہ چالیس روز ہے۔ استحاضہ وہ خون ہے جو مذکورہ بالا دونوں خونوں کے علاوہ آ جائے اور یہاں یہی مراد ہے [5] مراد قبلت سے خون کا شروع ہونا ہے۔ پہلے پہل حیض کا خون جن دنوں میں آئے بیشتر تک وہی دن اس کے حیض کے شمار ہوں گے الفاظ حدیث سے معلوم ہوتا ہے وہ عورت علامت والی تھی ۱۲ [6] اس باب سے حدیث کی بھی زیادت مناسبت رکھتی ہے معلوم ہوا کہ استحاضہ ناقض وضو ہے اسی لیے حضور نے ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «فِيهِ الْوُضُوءُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

مذی کا مریض تھا۔ میں نے مقدادؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کرے تو اس نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس سے وضو کرنا پڑتا ہے متفق علیہ یہ لفظ بخاری کے ہیں

۷۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں میں سے کسی کا بوسہ لیا پھر آپ نماز کو چلے گئے اور آپ نے نیا وضو نہ کیا اسے احمد نے روایت کیا اور بخاری نے ضعیف کہا۔

۷۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا» أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے پیٹ میں سے شکایت محسوس کرے اور معلوم نہ ہو کہ ہوا نکلی ہے، یا نہیں تو جب تک ہوا کی بدبو یا آواز نہ سنے تو مسجد سے وضو کے لیے نہ جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۷۸۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: مَسَسْتُ ذَكَرِي أَوْ قَالَ: الرَّجُلُ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ أَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا، إِنَّمَا هُوَ بُضْعَةٌ مِنْكَ» أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ

اور طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا کہ میں اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا ہے یا شاید یہ کہا تھا کہ اگر آدمی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو کیا اُسے پھر وضو کرنا چاہیئے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں وہ بھی تو تیرے وجود کا ایک ٹکڑا ہے اسے پانچوں نے

لہ اس میں دلیل ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ شہوت سے ہو خواہ بے شہوت۔ حضرت علی، ابن عباس، امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے اور اس کی تائید بخاری کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرتؐ رات کو اندھیرے میں نماز پڑھ رہے تھے میں لیٹی ہوئی تھی میرے پاؤں سجدہ گاہ میں تھے آپ سجدہ کرتے تو میرے پاؤں کو چھوتے تو میں پاؤں سمیٹ لیتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا چھونا ناقض وضو نہیں۔ امام شافعی کے نزدیک عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۱۲۔

سلہ اس حدیث کے دس طرق ہیں جو سب کے سب ضعیف ہیں۔ یہ طریق دوسرے طریقوں سے بہتر ہے ۱۲ سلہ اس سے معلوم ہوا کہ شک سے وضو نہیں جاتا ۱۲ سلہ اس حدیث میں ایک بہت بڑے اصول کی طرف اشارہ ہے کہ ہر چیز اپنے حکم پر باقی رہتی ہے تاوقتیکہ اس کے خلاف پر یقین نہ ہو جائے۔ شک کا کچھ اعتبار نہیں نماز کی حالت میں ہو یا خارج نماز حکم برابر ہے بخلاف مالکیوں کے کہ وہ داخل نماز اور خارج نماز میں فرق کرتے ہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُوَ اَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ۔

روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا اور ابن مدینی نے کہا کہ یہ حدیث بسرہ کی حدیث سے بہتر ہے۔

۷۹۔ وَعَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ" اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فَقَالَ الْبُخَارِيُّ "هُوَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ"۔

اور بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ پھر[1] وضو کرے اسے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے صحیح کہا اور بخاری نے کہا کہ اس باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَصَابَهُ قَيْءٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلْسٌ اَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهُ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے نے یا نکسیر[2] یا پیٹ کا کھانا یا مذی آجائے وہ پھر وضو کرے اور وہ اپنی نماز پر بنا کرے[3] بشرطیکہ وہ اس دوران میں کلام نہ کرے اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اور احمد وغیرہ نے ضعیف کہا۔

۸۱۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ: اِنْ شِئْتَ" قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ؟ قَالَ "نَعَمْ" اَخْرَجَهُ

اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ کیا ہم بکری کے گوشت سے وضو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا کہ تیری مرضی پھر کہا کہ اونٹ کے گوشت سے[4] وضو کریں؟ آپ نے

---

[1] مطلق کی وہ حدیث جو پہلے گذری بظاہر اس کے معارض معلوم ہوتی ہے تطبیق یہ ہے کہ بے پردہ لگے یا شہوت سے لگے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں ٹوٹتا۔ بعض نے عزیمت اور رخصت میں فرق کیا ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ضعیف ہے اس سے حجت قائم نہیں ہوتی اس باب میں کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں ہوتی۔ قے اور نکسیر سے امام ابوحنیفہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹ جاتا ہے۔ امام مالک، امام شافعی، عبداللہ بن عمر، جابر بن یزید، عبداللہ بن عباس، ابن ابی اوفی، ابوہریرہ، ابن مسیب، مکحول اور ربیعہ یہ لوگ ہیں جو نکسیر یا قے یا خون کو ناقض وضو نہیں جانتے ۱۲ [3] امام مالک اور ابوحنیفہ بنا کے قائل ہیں اور امام شافعیؒ از سر نو پڑھنے کے قائل ہیں۔ ان کی دلیل باب شرائط الصلوٰۃ میں آئے گی۔ بنا یہ ہے کہ مثلاً دو رکعت پڑھ چکا تھا کہ وضو ٹوٹ گیا۔ تیسری رکعت میں اسی رکن میں وضو کرکے شامل ہو گیا جس سے نکلا تھا تو پہلی دو رکعتیں بھی شامل کرلے اور امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے ۱۲ [4] اس وضو سے اصطلاحی وضو مراد ہے یا لغوی یعنی صرف منہ صاف کرنا۔ امام احمد اسحٰق بن راہویہ، یحییٰ بن یحییٰ، ابن منذر اور ابن خزیمہ اس سے پورا وضو مراد لیتے ہیں۔ اور باقی صرف کلی کرنا اور صحیح یہ پچھلا مذہب ہے کیوں کہ اس کی وجہ آں حضرت نے فرمائی کہ چکنا ہٹ ہے اور وہ صرف منہ میں ہوتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْلِمٌ۔

۸۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَلْیَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْیَتَوَضَّأْ" اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهٗ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا یَصِحُّ فِیْ هٰذَا الْبَابِ شَیْءٌ۔

فرمایا ہاں، اسے مسلم نے روایت کیا۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میت کو غسل[1] دے وہ خود بھی غسل کرے اور جو اس کو اٹھائے وہ وضو کرے اسے احمد اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا اور احمد نے کہا کہ اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔

۸۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ فِی الْكِتَابِ الَّذِیْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا یَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَوَصَلَهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ۔

اور عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس تحریر میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لیے لکھوائی تھی یہ بھی درج تھا کہ قرآن کو پاک آدمی کے سوا کوئی ہاتھ نہ لگائے اسے مالک نے مرسل اور نسائی اور ابن حبان نے موصول روایت کیا اور یہ حدیث معلول[2] ہے

۸۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ اَحْیَانِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِیُّ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت[3] میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے اسے مسلم نے روایت کیا اور بخاری نے معلق کہا۔

۸۵۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَلَیَّنَهٗ

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی[4] اور نماز پڑھ لی اور نیا وضو نہ کیا اسے دار قطنی نے روایت کیا اور کمزور[5] کہا۔

---

[1] اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں لیکن بعض کے نزدیک میت کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہے بعض کے نزدیک مستحب بعض وضو واجب بتلاتے ہیں اور بعض کے نزدیک وہ بھی نہیں ۱۲ [2] حافظ ابن حجر نے اس مغالطہ میں اسے معلول کہا کہ شاید یہ سلیمان بن داؤد یمانی ہے اور وہ متروک ہے حالانکہ یہ روایت سلیمان خولانی کی ہے اور وہ ثقہ ہے اس لیے یہ حدیث معلول نہیں باقی رہا طہارت کا معاملہ تو طہارت ایک تو حدث اکبر سے ہوتی ہے اور دوسری حدث اصغر سے اگر جنابت کا حدث ہو تو قرآن کو ہاتھ بالاتفاق منع ہے اور اگر بے وضو ہو تو اس میں اختلاف ہے ۱۲ [3] پاخانہ پیشاب اور جماع کے وقت اس سے مستثنیٰ ہیں۔ بسنابت میں اللہ کا ذکر جائز ہے۔ قرآن پڑھنا اور اس کو ہاتھ لگانا منع ہے ۱۲ [4] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدن سے خون کا نکلنا (سوائے فرجین کے) ناقض وضو نہیں۔ ابن عمر، ابن عباس اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح احادیث مروی ہیں۔ امام شافعی اور مالک اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین کا یہی مذہب ہے ۱۲ [5] کیونکہ اس کی سند میں صالح بن مقاتل ہے اور وہ قوی نہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۶- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اِسْتُطْلِقَ الْوِكَاءُ" رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ۔

اور امیر معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھ سرین کا تسمہ ہے جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو تسمہ کھل جاتا ہے۔ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا۔

۸۷- وَزَادَ "وَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ" وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ دُوْنَ قَوْلِهٖ اِسْتُطْلِقَ الْوِكَاءُ وَفِيْ كِلَا الْاِسْنَادَيْنِ ضُعْفٌ۔

اور طبرانی میں اتنا زیادہ ہے کہ جو سو جائے وہ وضو کرلے اور اس حدیث میں یہ زیادت ابوداؤد میں علی کی حدیث میں ہے اس میں "تسمہ کھل جاتا ہے" کے لفظ نہیں ہیں اور ان دونوں کی سند ضعیف ہے۔

۸۸- وَلِاَبِيْ دَاوُدَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا "اِنَّمَا الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا" وَفِيْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ اَيْضًا

اور ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً بھی مروی ہے کہ وضو اس پر ہے جو چت لیٹ جائے[1] اور اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

۸۹- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فِي الصَّلٰوةِ فَيَنْفُخُ فِيْ مَقْعَدَتِهٖ فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ اَحْدَثَ وَلَمْ يُحْدِثْ فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا" اَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے۔ پھر اس کی دبر میں پھونکتا ہے۔ وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ میرا وضو ٹوٹ گیا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ جب ایسی صورت ہو تو جب تک آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے نماز نہ توڑے اسے بزار[2] نے روایت کیا۔

۹۰- وَاَصْلُهٗ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ حَدِيْثِ

اس کا اصل صحیحین میں عبداللہ بن زید کی حدیث

---

[1] کیونکہ ان دونوں کی سند میں بقیہ ہے اور وہ قوی نہیں ۱۲ [2] اس حدیث میں پہلو کے بل لیٹ کر سونے کو ناقض وضو کہا گیا ہے اور پہلی میں مطلق نیند کو ناقض وضو کہا گیا ہے۔ تطبیق یہ ہے کہ پہلو کے بل لیٹنا گہری نیند کی علامت ہے اور گہری نیند میں اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس وقت ہوا نکلنے کا گمان غالب ہوتا ہے۔ ہلکی نیند میں آدمی بے خبر نہیں ہوتا ۱۲۔ [3] آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن ابوبکر ہے۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ مسند کبیر ان کی مشہور تصنیف ہے۔ علامہ بکاری اور مسلم سے علم حاصل کیا تھا۔ علامہ طبرانی انہیں کے شاگرد ہیں۔ آخر عمر میں شام اور اصفہان میں حدیث کے مدرس مقرر ہوئے ۲۹۲ھ میں انتقال فرمایا۔ بزار دونوں زا کے ساتھ ایک دوسرے محدث ہیں ابوالحسن کنیت اور علی بن معروف نام ہے بمعنی پارچہ فروش ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ۔

۹۱۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوُهٗ۔

۹۲۔ وَلِلْحَاكِمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ مَرْفُوْعًا اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ وَاَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ فَلْيَقُلْ فِیْ نَفْسِهٖ۔

سے ہے۔

اور مسلم میں بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے

اور حاکم میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوع روایت ہے جب تمہارے پاس شیطان آئے اور کہے کہ تیرا وضو ٹوٹ گیا تو چاہیئے کہ کہے تو جھوٹ بولتا ہے اسے ابن حبان نے بھی روایت کیا۔ اسکے یہ لفظ ہیں کہ یہ اپنے دل میں کہے

بَابُ اٰدَابِ قَضَآءِ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے آداب کا بیان

۹۳۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَآءَ وَضَعَ خَاتَمَهٗ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کو جاتے تو اپنی انگوٹھی اُتار جاتے۔ اسے چاروں نے روایت کیا اور یہ حدیث معلول ہے۔

۹۴۔ وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَآءَ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ" اَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کو جاتے تو یہ دُعا پڑھتے یا اللہ میں خبیث مردوں اور خبیث عورتوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اسے ساتوں نے روایت کیا۔

۹۵۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَآءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِیْ اِدَاوَةً مِّنْ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کو جاتے تو میں اور میری عمر کا ایک اور لڑکا پانی کا لوٹا اور ایک برچھی اٹھا

لہ اس لیے کہ اس میں "محمد رسول اللہ" تین سطروں میں لکھا ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر اسمائے الٰہی یا قرآن مجید لکھا ہوا پاس ہو تو اُسے پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت ساتھ نہ لے جانا چاہیئے ۱۲ سہ ابو داؤد نے اس حدیث کے معلول ہونے کا فتویٰ اس لیے دیا ہے کہ وہ ہمام راوی کے وہم کے قائل ہیں۔ حالانکہ ہمام ثقہ ہیں (نائلہ ابن معین) نیز یہ روایت ہمام کے سوا دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ ۱۲ سہ ایسے گندے مقامات میں جن کا اکثر رہتے ہیں اس لیے اللہ سے پناہ مانگی۔ یا قاضی میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا بلند آواز سے پڑھے۔ حضرت انس کی حدیث میں اس طرح آیا ہے اگر جنگل میں ہو تو کپڑا اٹھانے سے پہلے پڑھ لے۔ خبث اور خبائث کا ترجمہ "دو پلیدی" اور "گندگی" بھی ہو سکتا ہے۔ یہ نیت بھی اپنے دل میں رکھے کہ یا الٰہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَاءٍ وَعَنَزَةٌ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اٹھا لیتے آپ پانی سے طہارت فرماتے۔ متفق علیہ۔

۹۶۔ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْإِدَاوَةَ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ پانی کا برتن اٹھا لے پھر [illegible] اتنے دور چلے گئے کہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے پھر آپ نے قضاء حاجت فرمائی۔ متفق علیہ۔

۹۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ، الَّذِي يَتَخَلّٰى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی دو جگہوں سے بچو ایک وہ جو لوگوں کے رستہ میں پاخانہ پھرتا ہے۔ دوسرا جو سایہ میں پاخانہ پھرتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۹۸۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "وَالْمَوَارِدَ" وَلَفْظُهُ: اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ: "الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ".

اور ابو داؤد نے معاذ رضی اللہ عنہ سے اتنا زیادہ کہا ہے کہ پانی کے گھاٹ پر پاخانہ نہ پھرو اور اس کے یہ لفظ ہیں کہ تین لعنت کی جگہ سے بچو پانی کے گھاٹ پر، شارع عام پر اور سایہ میں۔

۹۹۔ وَلِأَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَوْ نَقْعِ مَاءٍ" وَفِيهِمَا ضُعْفٌ.

اور احمد کے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ لفظ بھی ہیں یا صاف پانی کے کنارے۔ یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔

۱۰۰۔ وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ النَّهْيَ عَنْ قَضَاءِ الْحَاجَةِ تَحْتَ الْأَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ وَضِفَّةِ النَّهْرِ الْجَارِي مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ.

طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ضعیف سند سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ پھل دار درختوں کے نیچے اور جاری نہر کے کنارے پر پاخانہ نہ پھرو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ الم) پاخانہ پیشاب سے میرے کپڑے اور جسم کو دو نہ ہوں ۱۲ ا۔ جمہور کے نزدیک پانی اور ڈھیلے دونوں سے طہارت کرنا افضل ہے۔ شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک پانی سے استنجی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر صرف پانی سے طہارت کرے تو کافی ہے اور مالکیہ تو پانی سے طہارت کرنے کے قائل نہیں ۱۲ سلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قضاء حاجت کرنے والے کو ستر کا بندوبست کرنا چاہیئے اور ایسی جگہ بیٹھنا چاہیئے جہاں اسے کوئی نہ دیکھ سکے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اگر کھلا میدان ہو اور کوئی کسی قسم کی آڑ یا اوٹ نہ ہو تو لوہے یا لکڑی کا ٹکڑا یا پتھر بنا لے اور اس کی اوٹ میں قضائے حاجت کرے اگر ایسا نہ کرے گا تو شیطان اس کی مقعد کو تمسخر کرے گا۔ ۱۲ سلہ ایسے راستہ میں قضائے حاجت منع ہے جو شارع عام ہو۔ خصوصاً یہ ممانعت اس وقت زیادہ مؤکد ہو جاتی ہے جبکہ وہ راستہ آبادی کے زیادہ قریب ہو۔ وہ راستہ جو چھوٹ پکا ہو یا کبھی کوئی بھولا بھٹکا مسافر اس طرف آنکلتا ہو اس میں قضائے حاجت کرنا منع نہیں ۱۲ سلہ غرض یہ ساری چار جگہیں ہو ہیں ایک روایت میں مسجدوں کے دروازوں کے آگے پیشاب پاخانہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ علامہ ابن حجر نے احمد اور ابو داؤد دونوں کی حدیثوں کو ضعیف کہا ہے وجہ یہ ہے کہ ابو داؤد کی حدیث تو مرسل ہے اور احمد کی روایت میں ابن لہیعہ ہے ان کا کتب خانہ جل جانے کے بعد ان کی یادداشت اچھی نہیں رہی تھی ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَغَوَّطَ الرَّجُلَانِ فَلْيَتَوَارَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ وَلَا يَتَحَدَّثَا فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ" رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ السَّكَنِ وَابْنُ قَطَّانَ وَهُوَ مَعْلُولٌ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی قضائے حاجت کو جائیں تو ایک دوسرے سے اوجھل ہو کر بیٹھیں اور آپس میں باتیں نہ کریں۔ اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے اسے احمد نے روایت کیا اور ابن سکن اور ابن قطان نے اسے صحیح کہا لیکن یہ حدیث معلول[1] ہے

۱۰۲۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَمَسَّنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنا دایاں[2] ہاتھ پیشاب کرتے وقت اپنی شرمگاہ پر نہ لگائے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لے۔ متفق علیہ اور لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۰۳۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبلہ کی طرف منہ کر کے پاخانہ پیشاب کرنے یا اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے یا تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے یا ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۰۴۔ وَلِلسَّبْعَةِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا

اور ساتوں میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت قبلہ[3] کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کیا کرو۔ یا مشرق کو

---

[1] لیکن یہ دوسری مسند احادیث سے تائید ہو جاتی ہے اس لیے مسلم صحیح ہے ۱۲ [2] بائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا یا استنجا کرنا اور کوئی چیز پیتے وقت برتن میں سانس لینا اہل ظاہر اور شافعیہ کے نزدیک حرام ہے اور جمہور کے نزدیک مکروہ ہے۔ برتن میں سانس لینا نقصان دہ ہے کہ سانس کے ذریعہ اندر سے جراثیم نکلتے ہیں جن کا معدہ میں جانا مضر صحت ہے اور وہ حدیث جس میں پانی پینے میں تین سانس لینے کا ذکر ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ پانی ایک ہی دفعہ غٹ غٹ کر کے نہ پیئے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پیئے ۱۲ [3] قولہ لا تستقبلوا القبلۃ الخ نبی کا حکم میدان میں ہے جہاں کوئی اوٹ سامنے نہ ہو عمارتوں کے اندر جہاں آدمی کی اپنی آنکھوں کے سامنے دیوار ہو تو وہاں یہ ممانعت نہیں جیسا کہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں اپنی ہمشیرہ حضرت حفصہ کے مکان پر کسی ضرورت کو چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضائے حاجت فرماتے دیکھ لیا آپکا منہ شام کی طرف تھا یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے۔ باقی رہے یہ لفظ کہ مشرق کو منہ کر دیا مغرب کو اسکا مطلب یہ ہے کہ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو یہ حکم مدینہ والوں کو دیا تھا۔ انکا قبلہ جنوب کی طرف ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔"

کر دیا مغرب کو۔

۱۰۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قضائے حاجت کرنا چاہے وہ پردہ کر کے بیٹھے اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

۱۰۶۔ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ "غُفْرَانَكَ" اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ اَبُوْحَاتِمٍ وَالْحَاكِمُ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تو کہتے یا اللہ تیری بخشش چاہیئے اسے پانچوں نے روایت کیا اور ابوحاتم اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۰۷۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَلَمْ اَجِدْ ثَالِثًا فَاَتَيْتُهُ بِرَوْثَةٍ فَاَخَذَهُمَا وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ اَوْ رِكْسٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اِئْتِنِيْ بِغَيْرِهَا۔

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانہ جاتے وقت مجھ کو حکم دیا کہ تین ڈھیلے لے آؤ۔ مجھے دو ڈھیلے ملے لیکن تیسرا نہ ملا۔ اس کے بجائے میں گوبر کا ایک خشک ٹکڑا لے آیا آپ نے دونوں ڈھیلے لے لیے اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ خود پلید ہے اسے بخاری نے روایت کیا اور احمد اور دارقطنی میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا جاؤ اور لاؤ۔

۱۰۸۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ وَقَالَ اِنَّهُمَا لَا يُطَهِّرَانِ" رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور گوبر سے طہارت کرنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ان سے پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی اسے دارقطنی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

ف قولہ والقی الروثۃ الخ اس سے یہ معلوم ہوا کہ گوبر یا لید سے جانے مخصوص کی طہارت نہ کرنی چاہیئے اور اسی طرح ہڈی سے طہارت کرنا بھی منع ہے جیسا کہ آگے کی حدیث میں مذکور ہے ۱۲ ف سنن بیہقی میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہڈی اور گوبر سے کیوں استنجا کرنا جائز نہیں۔ تو آپ نے فرمایا نصیبین کے علاقہ کے جنوں کا وفد میرے پاس آیا۔ انہوں نے مجھ سے خوراک کا سوال کیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا الٰہی ان کو ہڈیوں اور لید سے اپنی خوراک ملتی ہے سو یہ جنوں کی خوراک ہے اسے گندا مت کر۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ لید اور ہڈی بذات خود جنوں کی خوراک ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ ہڈی پر کوئی غیر مرئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ جسے جن کھاتے ہیں گویا یہ ان کی خوراک پیدا ہونے کا مقام ہوتا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ" رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیشاب سے بچو۔ کہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا۔

۱۱۔ وَلِلْحَاکِمِ "اَکْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ" وَهُوَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ۔

اور حاکم کے یہ لفظ ہیں کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کے سبب سے ہوتا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

۱۱۔ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَلَاءِ "اَنْ نَّقْعُدَ عَلَی الْیُسْرٰی وَنَنْصِبَ الْیُمْنٰی" رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ۔

اور سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کا یہ طریقہ بتلایا کہ ہم بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھیں اور دائیں کو کھڑا رکھیں اسے بیہقی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۱۲۔ وَعَنْ عِیْسَی بْنِ یَزْدَادَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلْیَنْتُرْ ذَکَرَهٗ ثَلَاثًا" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ

اور عیسیٰ بن یزداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیشاب کر کے اپنی شرمگاہ کو تین دفعہ نچوڑا کرو اسے ابن ماجہ نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَئَلَ اَهْلَ قُبَاءٍ فَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ یُثْنِیْ عَلَیْکُمْ فَقَالُوْا اِنَّا نُتْبِعُ

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا والوں سے پوچھا کہ اللہ تمہاری تعریف کرتا ہے انہوں نے کہا کہ ہم ڈھیلوں کے بعد پانی سے بھی

---

۱۰ قولہ فقعد علی الیسریٰ الخ اسلام کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے خواہ وہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے آنحضرت نے جو یہ حکم دیا کہ بائیں پاؤں پر بیٹھا کرو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ معدہ بائیں جانب کو ہوتا ہے اور بائیں پاؤں پر بیٹھنے سے اخراج پاخانہ میں سہولت رہتی ہے اور قبض کی شکایت نہیں رہتی اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ قبض ام الامراض ہے۔ اگر اس سے آدمی کو نجات مل جائے تو بہت سی بیماریوں سے بچ جائے گا۔ ایک یہودی نے از راہ تمسخر مسلمانوں سے کہا تھا کہ تمہارا نبی تو چھوٹی چھوٹی اور معمولی چیزیں بھی تم کو بتلاتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ پاخانہ اور پیشاب کے متعلق بھی حکم دیتا ہے۔ اس پر صحابی نے کہا کہ خدا کی قسم تیرا یہ مذاق حقیقت میں بالکل صحیح ہے۔ ہم کو نبی کے بتائے بغیر پاخانہ اور پیشاب کی بھی تو حقیقت معلوم نہ تھی۔ پھر اس نے یہ حدیث بیان کی ۱۲ سلہ عیسیٰ بن یزداد اور ان کا باپ دونوں غیر معروف ہیں۔ اس کے علاوہ یہ حدیث مرسل بھی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحِجَارَةَ الْمَاءَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَأَصْلُهُ فِي أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ۔

طہارت کرتے ہیں۔ اسے بزار نے ضعیف[1] سند سے روایت کیا اور اس کا اصل ابوداؤد اور ترمذی میں بھی ہے۔

۱۱۴۔ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِدُونِ ذِكْرِ الْحِجَارَةِ۔

اور ابن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کو صحیح کہا۔ لیکن اس میں ڈھیلوں کا ذکر نہیں۔

بَابُ الْغُسْلِ وَحُكْمِ الْجُنُبِ

غسل کا بیان اور جنابت کے احکام

۱۱۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی[2] پانی سے ہے اسے مسلم نے روایت کیا اور اس کا اصل بخاری میں بھی ہے۔

۱۱۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ "وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ"۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد جب عورت کی چار[3] مخصوص میں بیٹھ کر عمل شروع[4] کردے تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔ متفق علیہ۔ اور مسلم میں اتنا زیادہ ہے کہ اگرچہ انزال نہ ہو۔

۱۱۷۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي

اور ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ ام سلیم ابوطلحہ کی بیوی نے کہا یا رسول اللہ حق سے حیا نہیں کرتا کیا جب عورت کو احتلام

---

[1] قولہ الماء من الماء یعنی "پانی پانی سے ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مرد کو انزال ہو جائے اس کا پانی نکل آئے تو پانی استعمال یعنی غسل لازم آتا ہے۔ اس حدیث کو احتلام کے بارہ میں سمجھا گیا ہے کہ اگر احتلام میں پانی نکل آئے تو غسل لازم ہوتا ہے۔ یہ حدیث جماع کے متعلق نہیں۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ شروع اسلام میں یہ حکم بھی تھا۔ کہ جماع سے اس وقت غسل فرض ہے جب کہ آدمی کو انزال ہو جائے لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ قاضی ابن عربی نے تمام مسلمانوں کا اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا ہے کہ جب عورت اور مرد عمل جماع شروع کر دیں تو غسل فرض ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو ۱۲ [2] یعنی جب مرد کا عضو مخصوص عورت کے مقام مخصوص میں چلا جائے تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔ خلفائے اربعہ آئمہ اربعہ اکثر صحابہ و تابعین کا یہی مذہب ہے اس حدیث کو پہلی حدیث کا ناسخ سمجھا گیا ہے بشرطیکہ اسے جماع پر محمول کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہو تو اس پر غسل فرض ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں جب پانی دیکھے۔ الحدیث۔ متفق علیہ۔

۱۱۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ تَغْتَسِلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے متعلق جبکہ وہ خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے فرمایا کہ وہ غسل کرے۔ متفق علیہ۔

۱۱۹۔ زَادَ مُسْلِمٌ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَهَلْ يَكُونُ هَذَا؟ قَالَ نَعَمْ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ؟

مسلم میں اتنا زیادہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا ایسا بھی ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہاں اگر ایسا نہ ہوتا تو بچے کی مشابہت ماں سے کیوں[1] ہوتی۔

۱۲۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں کے لیے غسل کرتے تھے۔ جنابت سے، اور جمعہ کے دن، اور پچھنے لگوانے سے اور میت کے غسل دینے سے[2]، اسے ابو داؤد نے روایت کیا۔ اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۱۲۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ عِنْدَمَا أَسْلَمَ وَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنْ يَغْتَسِلَ" رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَصْلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثمامہ بن اثال نے قصہ میں جب کہ وہ مسلمان ہوا روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے غسل[3] کرنے کا حکم دیا اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کا اصل متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن

---

[1] یعنی اگر عورت کو انزال نہ ہو تو بچہ کی شکل کبھی ماں پر نہ ہو حالانکہ بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے کبھی ماں کے۔ اگر مرد کا پانی غالب ہو تو شکل باپ کی ہوتی ہے اور اگر عورت کا منی غالب ہو تو بچہ کی شکل ماں پر ہوتی ہے ۱۲ [2] امام ترمذی نے میت کو غسل دینے پر غسل کے مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف نقل کیا ہے۔ امام مالک، امام شافعیؒ اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک غسل مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ باقی ان چاروں میں سے جنابت کا غسل فرض ہے۔ جمعہ کا سنت اور باقی دو مستحب ۱۲ [3] کافر جب اسلام لائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ ان کے اسلام لانے کا قصہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا وہ ثمامہ بن اثال حنفی کو گرفتار کر لائے آپ نے اس کو ستون مسجد سے تین دن تک باندھ رکھا بالآخر احسان کر کے چھوڑ دیا۔ آنحضرتؐ کے اس سلوک کا اثر یہ ہوا کہ ثمامہ مسلمان ہو گئے۔ پھر آپ نے قریشیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقام لیا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مُحْتَلِمٍ أَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ۔

کا غسل ہر جوان آدمی پر ضروری ہے۔ اسے ساتوں نے روایت کیا۔

۱۲۳۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ، رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل بہتر ہے اسے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن کہا۔

۱۲۴۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ وَحَسَّنَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت کے سوا ہر حالت میں ہم کو قرآن پڑھا دیا کرتے تھے۔ اسے پانچوں نے روایت کیا اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور ابن حبان نے اسے حسن صحیح کہا۔

۱۲۵۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے اپنی عورت کے پاس جائے اور پھر جانے کا ارادہ کرے تو ان کے درمیان وضو کرے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۲۶۔ وَزَادَ الْحَاكِمُ فَإِنَّهُ أَنْشَطُ لِلْعَوْدِ۔

اور حاکم نے اتنا زیادہ کہا کہ اس سے طبیعت بحال رہتی ہے۔

۱۲۷۔ وَلِلْأَرْبَعَةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً وَهُوَ

اور چاروں میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جاتے تھے۔ یہ حدیث

لہ امام مالک کے نزدیک جمعہ کا غسل واجب ہے، باقی علما کے نزدیک سنت۔ سنت کہنے والوں کی دلیل اگلی حدیث ہے۔ حنفیہ پر تعجب ہے غسل جمعہ میں جب واجب کے لفظ آتے ہیں تو اس کو سنت پر محمول کرتے ہیں اور وتر میں جب واجب کے لفظ آتے ہیں تو اس سے واجب مراد لیتے ہیں ۱۲ سلہ یہ وضو مستحب ہے ضروری نہیں اس سے ایک قسم کی فرحت اور تازگی طبیعت میں پیدا ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر ایک رات میں چند بیویوں کے پاس جاتے تو ہر دفعہ غسل کرتے۔ یہ بھی مروی ہے کہ ان کے درمیان وضو کرتے اور یہ بھی مروی ہے کہ درمیان میں وضو بھی نہ کرتے غرض اس معاملہ میں گنجائش ہے جس طرح چاہے عمل کرے ۱۲ سلہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سونے کے لیے جنبی کو وضو کرنا ضروری نہیں اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلعم جنابت کی حالت میں کوئی چیز کھانے پینے یا سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وضو کر لے تو بہتر ہے ضروری نہیں یعنی یہ وضو مستحب ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعْلُوْلٌ۔

۱۲۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَءُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُوْلِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

۱۲۹۔ وَلَهُمَا فِي حَدِيْثِ مَيْمُوْنَةَ: ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِهَا الْأَرْضَ

۱۳۰۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ وَفِي آخِرِهِ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ وَفِيْهِ: وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ بِيَدِهِ۔

۱۳۱۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ وَفِي رِوَايَةٍ وَالْحَيْضَةِ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

معلول ہے۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل شروع کرتے تو پہلے اپنے ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ دھوتے پھر وضو کرتے پھر پانی لے کر سر کے بالوں کو تر کرتے پھر تین لپ پانی کے بھر کر سر پر ڈالتے پھر اپنے سارے وجود کو دھوتے پھر اپنے پاؤں دھوتے۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

اور ان دونوں میں میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ پھر اپنی شرمگاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھوتے پھر اپنے ہاتھوں کو مٹی سے ملتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ہاتھوں کو مٹی سے خوب صاف کرتے اور اس کے آخر میں ہے کہ پھر میں آپ کے پاس رومال لائی تو آپ نے اس کو واپس کر دیا اور پانی اپنے ہاتھ سے جھاڑ دیا۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے سر کے بال بہت گھنے ہیں کیا میں ان کو جنابت کا غسل کرتے وقت کھول لیا کروں اور ایک روایت میں ہے کہ حیض کے غسل کیلئے بھی؟ تو آپ نے فرمایا اسکی ضرورت نہیں اتنا کافی ہے کہ تو اپنے سر پر پانی کی تین لپیں ڈال لیا کر اسے مسلم نے روایت کیا۔

معلول ہونے کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ ابو اسحٰق کا سماع اسود سے ثابت نہیں لیکن امام بیہقی کے نزدیک ابو اسحٰق کا اسود سے سماع صحیح ہے۔ لہٰذا ان کے نزدیک روایت ٹھیک ہوگی واللہ اعلم ۱۲۔ ۲ یہ حدیث بظاہر ان دو حدیثوں کے معارض معلوم ہوتی ہے جو ترمذی میں مذکور ہیں پہلی معاذ بن جبل کی حدیث ہے کہ میں نے وضو کے بعد نبی صلعم کو کپڑے کے کونے سے منہ صاف کرتے دیکھا ہے۔ اور دوسری حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا لے کر آئے تھا جس سے کہ وہ کر کے اعضا صاف کر لیتے تھے مگر اس اس مسئلے میں دست ہے۔ اگر موسم یا طبیعت اعضاء سکھانا چاہے تو کرے اگر ضرورت نہ سمجھے تو نہ کرے ۱۲۔ ۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی اور حائضہ کے لیے غسل میں بال کھولنا ضروری نہیں اور حضرت عائشہ رضی کی روایت میں بال کھولنے کا ذکر ہے۔ سو یہ دونوں حدیثیں الگ الگ مقام کے لیے ہیں۔ عورت نماز ادا کرنے کیلئے اور حدیث عائشہ صدیقہ احرام کیلئے یہاں ضرورت عامہ عبادت کا تقاضا کرتی ہے لہٰذا تنظیف علی وجہ الکمال بال کھولنے کا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مسجد میں جنبی آدمی اور حائضہ عورت[1] کو آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۱۳۳۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِيْنَا فِيْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ ابْنُ حِبَّانَ وَتَلْتَقِي أَيْدِيْنَا۔

اور انہی سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ ہمارے ہاتھ آگے پیچھے پڑتے تھے اور ابن حبان نے اتنا زیادہ کیا کہ کبھی ہاتھ چھو جاتے تھے۔

۱۳۴۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَاهُ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بال[2] کے نیچے جنابت ہے بالوں کو اچھی طرح دھوؤ۔ جسم کو اچھی طرح ملو۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ضعیف کہا۔

۱۳۵۔ وَلِأَحْمَدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوُهُ وَفِيْهِ رَاوٍ مَجْهُوْلٌ۔

اور احمد نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی مجہول ہے۔

---

[1] حائضہ عورت مسجد میں نہ جائے۔ بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے۔ روزہ کی قضا دے۔ نماز کی معافی ہے۔ قرآن پڑھنا اور اس کو ہاتھ لگانا اسے منع ہے۔ جنبی کی حالت میں مکمل قرآن کی سالم آیت ایک ہی دفعہ پڑھ کر سنا لے۔ اس کے علاوہ اور ذکر اور دعائیں پڑھنے کی اس کو اجازت ہے مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شامل ہو سکتی ہے۔ عیدگاہ میں جا سکتی ہے ۱۲ سنہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض والی عورت اور جنبی آدمی کے لیے مسجد میں ٹھہرنا اور اس میں سے گذرنا دونوں منع ہیں۔ اگر مسجد کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ ہو تو امام مالک اور شافعی کے نزدیک اس سے گذرنا جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک دونوں ناجائز ہیں۔ یہ حدیث مسلک حنفیہ کی تائید کرتی ہے جو مسجد سے گذرنا جائز سمجھتے ہیں وہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ۔ ہاں اگر کوئی آدمی مسجد میں سویا ہوا جنبی ہو جائے تو اس کو مسجد سے نکلنا بالاتفاق جائز ہے ۱۲ سنہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنابت میں سارا بدن دھونا فرض ہے سوائے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے۔ کہ ان میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک یہ فرض ہے باقی کے نزدیک سنت۔ کیونکہ ان کی دو حیثیتیں ہیں۔ اندرونی اور بیرونی۔ اگر منہ بند ہو تو منہ اندر کا حکم رکھتا ہے، کھلا ہو تو باہر کا۔ حنفیہ نے اسے باہر کے حکم میں رکھا۔ باقی نے اندر کے حکم میں دھونے میں کلی کا فرض نہ ہونا دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اندر کے حکم میں رکھا ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

۱۳۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ساتھ مدد دی گئی ہے۔ اور میرے لیے ساری زمین مسجد بنادی گئی ہے اور پاک کرنے والی جس آدمی کو نماز کا وقت جہاں بھی آجائے وہیں ادا کرے۔ الحدیث

۱۳۷۔ وَفِي حَدِيثِ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ۔

اور مسلم نے حذیفہ کی حدیث سے یہ لفظ بیان کیے ہیں کہ پانی نہ ملنے پر مٹی ہمارے لیے وضو کے قائم مقام ہے۔

۱۳۸۔ وَعَنْ عَلِيٍّ عِنْدَ اَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا۔

اور احمد نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ لفظ نقل کیے ہیں کہ مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔

۱۳۹۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا میں جنبی ہو گیا اور پانی مجھے نہ ملا۔ میں مٹی میں اسی طرح لیٹا جیسا کہ جانور لیٹتے ہیں، جب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا آپ نے فرمایا تجھے اتنا کافی تھا۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اکٹھے مارے۔ پھر بائیں کو دائیں پر ملا) اپنے ہاتھوں کی پشت پر اور چہرے پر۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۴۰۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ

اور بخاری کی روایت میں ہے آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر

لہ قولہ ضرب بکفیہ الارض الخ اس حدیث میں دلیل ہے اس بات پر کہ تیمم میں منہ ہاتھوں کے لیے ایک ہی ضرب کافی ہے اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے لیکن حنفیہ دو ضربوں کے قائل ہیں ایک ضرب چہرہ کے لیے اور دوسری ہاتھوں کیلئے جیسا کہ اگلی حدیث میں مذکور ہے لیکن دو ضرب والی ساری حدیثیں ضعیف ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَمَاضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

مارے پھر ان کو پھونک کر صاف کیا پھر ان کو اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیا۔

۱۴۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَ الْاَئِمَّةُ وَقْفَهُ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تیمم کے لیے دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب کہنیوں تک ہاتھوں کے لیے اسے دار قطنی نے روایت کیا اور دوسرے اماموں نے اس کی موقوف ہونے کو صحیح کہا۔

۱۴۲۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّعِيْدُ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ قَطَّانَ لٰكِنْ صَوَّبَ الدَّارَقُطْنِيُّ اِرْسَالَهُ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔ جب پانی مل جائے تو اللہ سے ڈرے اپنے چہرے کو صاف کرے۔ اسے بزار نے روایت کیا اور ابن قطان نے صحیح کہا لیکن دار قطنی نے اس کے مرسل ہونے کو صحیح کہا۔

۱۴۳۔ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ نَحْوُهُ وَصَحَّحَهُ وَالْحَاكِمُ اَيْضًا۔

اور ترمذی میں ابوذر سے بھی اسی طرح ہے اور اس نے اسے صحیح کہا۔

۱۴۴۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ وَالْوُضُوْءَ وَلَمْ يُعِدِ الْاٰخَرُ

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی سفر میں نکلے نماز کا وقت آگیا۔ پانی نہ ملا مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر نماز کے وقت میں ان کو پانی مل گیا۔ ایک نے وضو اور نماز دوبارہ ادا کیے۔ اور دوسرے نے نماز نہ لوٹائی پھر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں

---

۱۲ قولہ التیمم ضربتان الخ اس حدیث کی سند میں علی بن ظبیان ہے جسے آٹھ محدث نے ضعیف کہا ہے مارفع اس حدیث کے جتنے طریق ہیں سب ضعیف ہیں ۱۲

۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بصورت ضرورت مٹی پانی کے قائم مقام ہے اور اس سے طہارت کاملہ حاصل ہو جاتی ہے خواہ وضو کی ہو یا غسل کی حنفیہ کا یہی مسلک ہے ان کے نزدیک ایک تیمم سے جب تک اس کا ناقض موجود نہ ہو کئی ایک فرائض ادا کیے جا سکتے ہیں۔ اور امام شافعی کے نزدیک تیمم سے طہارت کاملہ حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ طہارت معذور کی طہارت کی طرح صرف ضرورت کے لیے ایک محدود حد تک حاصل ہوتی ہے اور اس سے صرف ایک ہی فرض جس کیلئے تیمم کیا گیا ہو ادا کر سکتے ہیں۔ انکی دلیل ابن عباس کی حدیث ہے جو آخر باب میں آئے گی ۱۲ ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ اگر تیمم سے نماز پڑھنے کے بعد پانی مل جائے تو نماز دوبارہ نہ پڑھنی چاہیئے اگرچہ وقت باقی ہو امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ "أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلٰوتُكَ" وَقَالَ لِلْآخَرِ "لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

لے آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ نے اس وضو کو جس نے نماز دوبارہ نہیں پڑھی تھی فرمایا تو نے سنت کے مطابق کیا اور تیری نماز کافی ہوگئی۔ اور دوسرے کو کہا کہ تجھے دوگنا اجر ملے گا۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

۱۴۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ) قَالَ: إِذَا كَانَتِ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْقُرُوحُ فَيَجْنُبُ فَيَخَافُ أَنْ يَمُوتَ إِنِ اغْتَسَلَ: تَيَمَّمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مَوْقُوفًا وَرَفَعَهُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اگر تم بیمار ہو۔ یا سفر پر ہو۔ روایت ہے کہ جب آدمی کو اللہ کے رستہ میں کوئی زخم پہنچے پھوڑے جنبی ہو جائے اور غسل کرنے سے موت کا ڈر ہو تو تیمم کرے اسے دارقطنی نے موقوف روایت کیا ہے۔ اور بزار نے مرفوع اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اسے صحیح کہا۔

۱۴۶۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَرَتْ إِحْدٰى زَنْدَيَّ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ وَاهٍ جِدًّا۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرا ایک بازو ٹوٹ گیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ پٹیوں پر مسح کر لیا کرو اسے ابن ماجہ نے نہایت کمزور سند سے روایت کیا۔

۱۴۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آدمی کے متعلق

لے تیمم سے نماز پڑھ لینے کے بعد نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں تھی۔ دوسرے آدمی کو دگنا اجر اس لیے نہیں ملا کہ اس نے نماز دوبارہ پڑھی تھی بلکہ ایک اجر نماز کا جو پہلے پڑھ چکا تھا اور دوسرا اجتہاد کا جو فی نفسہٖ غلط تھا اور غلط اجتہاد پر ایک اجر ملتا ہے ۱۲ سے اگر تم بیمار ہو تو مصنف شرح موطا میں ہے کہ اس کا تعلق آیت ماقبل سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا ارادہ کرو اور وضو یا غسل سے کوئی امر مانع ہو تو نماز کے لیے تیمم کرنا ضروری ہے۔ بیماری سے مراد وہ بیماری ہے جسے عرف عام میں بیماری کہا جاتا ہے معمولی پھوڑا پھنسی خراش یا عارضی بیماری نہیں اور اب یہ معلوم کرنا چاہیے کہ کس درجہ بیماری میں تیمم جائز ہے سو شافعیہ کے نزدیک اس وقت تیمم جائز ہے جبکہ انسان کی موت یا کسی عضو کے تلف یا عیب دار ہونے کا خوف ہو اور حنفیہ کے نزدیک اگر بیماری کے لمبا ہونے کا خطرہ ہو تو بھی تیمم جائز ہے جیسے چیچک یا بخار میں ۱۲ سے اس معاملہ میں دارقطنی کی رائے صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ بزار نے اس کو جریر بن عطا سے روایت کیا ہے۔ اور ابن معین کا قول ہے کہ جریر کا عطا سے سماع بعد اختلاط حافظہ کے ہوا ہے سو رفع کا مل نہ ہوا ۱۲ منہ جبائر پٹیوں کو کہتے ہیں جو بازو ٹوٹنے پر بازو پر باندھی جاتی ہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِي شُجَّ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِبَ عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِسَنَدٍ فِيهِ ضُعْفٌ وَفِيهِ اخْتِلَافٌ عَلَى رُوَاتِهِ۔

جس نے زخم کی حالت میں غسل کیا تھا اور مر گیا تھا روایت ہے۔ کہ اسے اتنا کافی تھا کہ تیمم کر لیتا، اور اپنے زخم پر پٹی باندھ کر مسح کر لیتا اور سارے جسم کو دھو لیتا، اسے ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا اور اس کے راویوں میں بھی اختلاف ہے۔

۱۴۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلَاةِ الْأُخْرَى رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ جِدًّا۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ آدمی تیمم کے ساتھ ایک ہی نماز پڑھے پھر دوسری نماز کے لیے دوسرا تیمم کرے اسے دارقطنی نے بہت ضعیف سند سے روایت کیا۔

بَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

۱۴۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو ہمیشہ استحاضہ رہا کرتا تھا، اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض کا خون سیاہ رنگ کا ہوتا ہے آسانی سے پہچانا جاتا ہے۔ جب یہ خون ہو تو نماز چھوڑ دے اور جب دوسرا ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کر اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان

---

۱ ایک آدمی سفر میں پتھر سے زخمی ہو گیا اس نے ساتھیوں سے پوچھا کہ میں تیمم کر لوں؟ کہ مجھ کو احتلام کی وجہ سے غسل کی ضرورت ہے ساتھیوں نے کہا کہ پانی کی موجودگی میں ہم تیمم کا فتویٰ کیوں کر دے سکتے ہیں؟ اس نے مجبور ہو کر غسل کیا۔ جس سے زخم خراب ہو گیا اور بالآخر اس سے اسکی موت واقع ہو گئی۔ واپسی پر ہمراہیوں نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کو مار دیا ۱۲ منہ

۲ جب تیمم وضو کے قائم مقام ہے تو جیسے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح ایک تیمم سے بھی کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں بعض آدمی جنابت کے تیمم میں مسجد میں جانے یا قرآن پڑھنے سے اپنے دل میں ایک جھجک سی محسوس کرتے ہیں یہ شیطانی سلسلہ ہے اسکی پرواہ نہ کرنا چاہیئے۔ باقی رہا یہ حدیث تو اس کی سند میں حسن بن عمار ضعیف ہے۔ اس مضمون کی دو حدیثیں اور بھی ہیں وہ بھی دونوں ضعیف ہیں۔ ۱۲

۳ استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو نفاس کے چالیس دنوں یا ایام حیض سے بڑھ جائے حیض کی مدت امام شافعی کے نزدیک ایک دن سے لے کر پندرہ دن تک ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین دن سے لے کر دس دن تک۔ تجربہ امام ابوحنیفہ کی تائید کرتا ہے۔ ہر عورت کو اپنی عادت کا علم ہوتا ہے کہ اس کے ایام ماہواری کتنے ہوتے ہیں ان سے خون اگر بڑھ جائے تو وہ استحاضہ ہو گا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاسْتَنْكَرَهُ أَبُوْ حَاتِمٍ۔

اور حاکم نے صحیح کہا اور ابو حاتم نے منکر کہا۔

۱۵۰۔ وَفِي حَدِيْثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عِنْدَ أَبِيْ دَاوُدَ لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ۔

اور ابوداؤد میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں ہے کہ ایک بڑے برتن میں بیٹھ جائے جب پانی کے اوپر زردی دیکھے تو ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے علاوہ ان کے درمیان وضو کرے۔

۱۵۱۔ وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيْهِ فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَإِذَا اسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّيْ أَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ أَوْ ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ وَصُوْمِيْ وَصَلِّيْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ فَإِنْ قَوِيْتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ حِيْنَ تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ قَالَ وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ

اور حمنہ بنت جحش سے روایت ہے کہ مجھے سخت بڑا استحاضہ رہتا تھا۔ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھنے کو آئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان کی چوک ہے تو چھ یا سات دن اپنے حیض کے شمار کر کے غسل کر اور جب پاک ہو جائے تو چوبیس یا تئیس دن نماز پڑھ اور روزہ رکھ تجھے اتنا کافی ہے اور اسی طرح ہر مہینے کرتی رہ جیسا کہ حائضہ عورتیں کرتی ہیں، پھر اگر تجھے طاقت ہو[1] کہ ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کرے اور پھر جب تو پاک ہو تو غسل کر اور ظہر اور عصر اکٹھی پڑھ۔ پھر مغرب کو مؤخر کر اور عشاء کو مقدم پھر غسل کر کے یہ دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ اور صبح کے لیے غسل کر اور نماز پڑھ آپ نے فرمایا کہ یہ کام مجھے سب سے بہتر معلوم ہوتا ہے اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے صحیح کہا۔ اور بخاری نے

[1] اس حدیث میں حمنہ کو تین دفعہ دن میں غسل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک ظہر اور عصر کے لیے دوسرا مغرب اور عشاء کے لیے اور تیسرا صبح کے لیے۔ فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث میں جو اس سے پہلے گذری ہر نماز کے لیے صرف وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ استحاضہ میں غسل واجب نہیں ہاں وضو ہر نماز کے لیے علیحدہ کرنا فرض ہے غسل مستحب ہے وہ بھی اس صورت میں کہ عورت کی صحت اور مزاج اجازت دیں ورنہ کوئی ضرورت نہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ الْبُخَارِيُّ۔

حسن کہا۔

۱۵۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ شَكَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّمَ فَقَالَ اُمْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خون کی شکایت کی آپ نے فرمایا جتنے دن تجھے حیض آیا کرتا ہے اتنے دن ٹھہر جا پھر غسل کر ام حبیبہؓ ہر نماز کیلئے علیحدہ غسل کیا کرتی تھیں اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۳۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: وَتَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَهِيَ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَغَيْرِهٖ مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ہر نماز کیلئے نیا وضو کرو اور ابوداؤد وغیرہ میں یہ الفاظ اور طریقہ سے مروی ہے

۱۵۴۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ۔

اور ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم مٹی رنگ اور زرد رنگ کے پانی کو پاک ہونے کے بعد کچھ نہیں سمجھتی تھیں[1] اسے بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

۱۵۵۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو اس سے مل کر نہ کھاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجامعت کے سوا سب کچھ جائز ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

[1] ام حبیبہ کا ہر نماز کے لیے غسل کرنا بطور تطوع تھا اور جمہور کا یہی مذہب ہے کہ مستحاضہ پر ہر نماز کے لیے غسل کرنا ضروری نہیں فتح الباری میں حافظ صاحب نے یہی فیصلہ کیا ہے۔ امام شوکانی نے شرح منتقی میں دعویٰ کیا ہے کہ کسی صحیح حدیث سے مستحاضہ پر غسل واجب ہونا ثابت نہیں ہوتا جو صحت سے ثابت ہے وہ صرف یہ ہے کہ مستحاضہ حیض گذر جانے کے بعد غسل کرے باقی ہر نماز کے لیے استنجا کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے ۱۲ [2] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے کہ زرد اور مٹی رنگ کے پانی کو حیض شمار کیا جاتا تھا اور حدیث میں ہے کہ ہم ان کا کچھ اعتبار نہیں کیا کرتی تھیں۔ بظاہر ان حدیثوں میں اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں۔ اگر زرد یا مٹی رنگ کا پانی مدت حیض کے اندر آجائے تو وہ حیض شمار کیا جائے گا۔ اور اگر مدت گذر جانے کے بعد آئے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں جیسا کہ حدیث کے الفاظ بعد الطہر اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِيْ فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تہ بند مضبوطی سے باندھنے کا حکم دیتے پھر میرے ساتھ حیض کی حالت میں لیٹ[1] رہتے۔ متفق علیہ

۱۵۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ يَأْتِيْ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ الْقَطَّانِ وَرَجَّحَ غَيْرُهُمَا وَقْفَهُ.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی حائضہ بیوی کے پاس جائے وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے اسے پانچوں نے روایت کیا اور حاکم اور ابن قطان نے صحیح کہا اور ان کے علاوہ دوسروں نے اسے موقوف کہا۔

۱۵۸۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ.

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حائضہ عورت نماز اور روزہ نہیں چھوڑ[2] دیتی؟ متفق علیہ یہ ٹکڑا ایک لمبی حدیث کا ہے۔

۱۵۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا جِئْنَا سَرِفَ حِضْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ.

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم مقام[3] سرف میں آئے تو مجھے خون حیض آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کے طواف کے سوا جو دوسرے حاجی کرتے ہیں تو بھی کر۔ پاک ہو کر طواف کر لینا متفق علیہ یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔

۱۶۰۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ

اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مرد کو اپنی حائضہ بیوی سے کیا کچھ جائز ہے آپ نے فرمایا

---

[1] منکرین حدیث اس جگہ ایک اشکال پیدا کر کے عوام کو حدیث سے بدظن کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دیکھو حدیث میں ہے کہ حضور حیض کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے اور قرآن میں منع ہے لہٰذا حدیث جھوٹی ہے۔ حقیقت میں مباشرت کا لغوی ترجمہ جسم سے جسم لگانا ہے اور مجازاً اس سے مراد جماع لیا جاتا ہے جس صورت میں کہ دوسری حدیثوں میں صراحت ہے کہ ایام حیض میں جماع حرام ہے تو پھر خواہ مخواہ اس کا ترجمہ جماع کر کے حدیث پر اعتراض کرنا بددیانتی ہے ۱۲ [2] یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو وعظ کیا اور انکو ناقصات العقل والدین فرمایا انہوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ مطلب یہ ہے کہ حائضہ نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے ۱۲ [3] سرف ایک مقام ہے مکہ سے مدینہ کو جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے مکہ کے قریب ہی ہے یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا فَوْقَ الْإِزَارِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَضَعَّفَهُ

کہ ٹخنوں کے اوپر سے جائز ہے اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور ضعیف کہا۔

۱۶۱۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَقْعُدُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نِفَاسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ۔

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچہ جننے کے بعد چالیس دن تک نماز روزہ نہ کرتی تھیں، اسے پانچوں نے نسائی کے سوا روایت کیا اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

۱۶۲۔ وَفِي لَفْظٍ لَهُ: وَلَمْ يَأْمُرْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضَاءِ صَلٰوةِ النِّفَاسِ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کو نفاس کے دنوں کی نماز کی قضا دینے کا حکم نہ کرتے اور اسے حاکم نے صحیح کہا۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

اوقات کا بیان

۱۶۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهِ مَا لَمْ يَحْضُرْ وَقْتُ الْعَصْرِ

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے آدمی کا سایہ اس کے برابر ہونے تک ہے۔ جب تک کہ عصر کا وقت نہ ہو اور عصر کا وقت

لہ قولہ اربعین یوماً الخ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر مدت نفاس چالیس دن ہے اور کم کی کوئی مدت نہیں۔ چالیس دن سے زائد اگر آوے تو وہ استحاضہ ہے جو مانع نماز اور روزہ اور صحبت نہیں۔ نفاس کا حکم ہر حالت میں حیض کی طرح ہے کہ نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے، اس سے صحبت نہ کی جائے، مسجد میں نہ جائے، طواف کعبہ نہ کرے، قرآن نہ پڑھے، نہ پڑھائے۔ نہ اس کو ہاتھ لگائے پاک ہونے پر بالاتفاق روزہ کی قضا دے گی اور نماز کی معافی ہے ۱۲ سے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ظہر کا وقت ایک مثل تک رہتا ہے اور اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ امام شافعیؒ و امام مالک اور امام احمد اور ابو یوسف اور زفر رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے اور ایک روایت میں امام ابوحنیفہ رحمہ سے بھی اسی طرح ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کسی صحیح حدیث سے دو مثل تک ظہر کا وقت ثابت نہیں ہوتا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

جب تک کہ سورج زرد نہ ہو۔ اور مغرب کا وقت جب تک کہ سُرخی[1] غائب نہ ہو۔ اور عشاء کا وقت آدھی رات تک اور صبح کی نماز کا وقت صبح ہونے سے سورج چڑھنے تک ہے۔ مسلم نے روایت کیا۔

۱۶۴۔ وَلَهٗ مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ فِي الْعَصْرِ "وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ نَقِيَّةٌ"۔

اور اسی سے بُریدہ کی حدیث میں عصر کے متعلق یہ لفظ ہیں کہ سورج سفید[2] اور صاف ہو۔

۱۶۵۔ وَمِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى "وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ"۔

اور ابو موسےٰ کی حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ سورج بلند ہو۔

۱۶۶۔ وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِي اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَآءِ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی شخص مدینہ کی آخری حد تک چلا جاتا۔ پھر بھی سورج زندہ ہوتا اور آپ عشاء کو دیر سے پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔ اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو برا جانتے تھے۔ اور صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہوتے جب کہ آدمی اپنے پاس کے آدمی کو پہچان لیتا اور آپ ساٹھ آیتوں سے سو آیت تک تلاوت کرتے۔ متفق علیہ۔

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ مغرب کے بھی دو وقت ہیں اول اور آخر۔ حدیث جبریل میں مغرب کی نماز کا دونوں دن کا ایک ہی وقت بتایا گیا ہے لیکن یہ ابتدا اسلام کی بات ہے آخر کو مدینہ میں جا کر اس میں توسیع کر دی گئی۔ باقی رہا شفق کا معاملہ تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد جو سُرخی پھیلتی ہے اس کے بعد ایک سفیدی سی آتی ہے وہ سفیدی مراد ہے اور امام شافعی کے نزدیک سرخی اور قریب قیاس مؤخر الذکر ہی معلوم ہوتی ہے۔ ۱۲

[2] اس سے معلوم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی پڑھنی چاہیئے۔ ایک مثل سایہ ہونے کے بعد صرف چار رکعت ادا کرنے کا وقت ظہر اور عصر کا مشترکہ وقت ہے اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہ سے دوسری دلیل روایت صحیح نہیں اور نہ ہی حنفی اکابر نے اسے تسلیم کیا ہے سورج زرد ہونے کے بعد عذر والے کے لیے وقت ہے دوسرے کے لیے نہیں بلکہ ایسے وقت میں نماز پڑھنے والے کو منافق کہا گیا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۷۔ وَعِنْدَهُمَا مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ: وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُقَدِّمُهَا وَأَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا: إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ۔

اور ان دونوں میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے عشاء کی نماز کبھی جلدی پڑھ لیتے اور کبھی دیر سے جب آپ دیکھتے کہ لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں تو جلدی کر لیتے اور جب دیکھتے کہ جمع نہیں ہوئے تو دیر کر لیتے اور صبح کی نماز آپ رات کے دھندلکے[1] میں پڑھتے۔

۱۶۸۔ وَلِمُسْلِمٍ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي مُوْسٰى: وَأَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

اور مسلم میں ابو موسیٰ کی حدیث کے یہ لفظ ہیں کہ فجر اس وقت پڑھتے جب صبح پھوٹتی۔ اور لوگ ایک دوسرے کو نہ پہچانتے۔

۱۶۹۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم شام کی نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر جب واپس آتے تو تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتے متفق علیہ۔

۱۷۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَتْ عَامَّةُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ: إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز اتنی دیر سے پڑھی کہ رات کا اکثر حصہ نکل گیا۔ پھر آپ نکلے اور نماز پڑھی اور کہا کہ اگر امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو اس کا اصلی وقت یہی ہوتا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۷۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی بڑھ

---

[1] صبح کی نماز کے وقت میں صحابہ کرام سے مختلف الفاظ اور انداز سے مروی ہیں اس حدیث میں غلس کے لفظ ہیں "غلس" وہ وقت ہے جبکہ رات کے اندھیرے میں صبح کا اجالا ہونے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبح کی نماز چمکتے ستاروں میں پڑھی جاتی تھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو ابھی تک رات کا اندھیرا اتنا ہوتا کہ عورتیں پہچانی نہ جائیں۔ ان الفاظ کے ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرماتے اور وہ بھی ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر تو اندازہ کرنا چاہیئے کہ آپ نماز کس وقت شروع کرتے ہوں گے۔ غرض یہ کہ صبح کی نماز بہت سویرے پڑھنی چاہیئے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ صبح صادق اچھی طرح ہو چکی ہو کیونکہ اس سے پہلے صبح کی نماز کا وقت ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ صبح صادق سے پہلے روزہ اور نماز دونوں کے حق میں رات کے احکام ہیں صبح کاذب کے بعد روزہ دار کھا سکتا ہے اسی طرح عشاء کی نماز، وتر، تہجد سب پڑھ سکتا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

جائے تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو اس لیے کہ شدید گرمی جہنم کی بھاپ[1] ہے۔ متفق علیہ

۱۷۲۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِاُجُوْرِكُمْ" رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

اور رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی نماز اچھی طرح صبح[2] ہونے پر پڑھا کرو کہ اس سے تمہارا اجر زیادہ ملیگا۔ پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۷۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز سورج چڑھنے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس کی صبح کی نماز ہو گئی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ لی۔ اس کی عصر کی نماز ہو گئی۔ متفق علیہ۔

۱۷۴۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوُهٗ وَقَالَ "سَجْدَةً" بَدَلَ "رَكْعَةٍ" ثُمَّ قَالَ "وَالسَّجْدَةُ اِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ".

اور مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح ہے۔ لیکن اس میں رکعت کے بدل سجدہ کے لفظ ہیں اور کہا کہ سجدہ[3] رکعت کا نام ہے۔

۱۷۵۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ صبح کی نماز کے بعد سورج چڑھنے تک کوئی نماز نہیں[4] اور عصر کی نماز کے بعد

---

[1] گرمیوں میں ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھنا افضل ہے یا آخر وقت۔ اس میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اتنی تاخیر ہو کہ دیواروں کے سایہ جوتی کے سایہ تک آ جائیں۔ ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ آنحضرت صلعم گرمیوں میں اتنی تاخیر کرتے کہ سایہ تین سے پانچ قدم تک ہوتا۔ ۱۲ منہ [2] اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ صبح بالکل کھل کر معلوم ہونے لگے کسی قسم کا شبہ نہ رہے۔ بنابریں یہ روایت گذشتہ روایت کے منافی نہ ہوئی ۱۲ منہ [3] قولہ انما ہی الرکعۃ الخ رکعت سجدہ سے تام ہو جاتی ہے اس لیے سجدہ بول کر مراد رکعت لیتے ہیں۔ اس میں قیام اور رکوع، قومہ سجدہ سب ہی مراد ہوتے ہیں ۱۲ منہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نوافل طلوع فجر سے لے کر طلوع سورج تک اور عصر سے لے کر غروب آفتاب تک جائز ہیں۔ صبح کی دو سنتیں اس سے مستثنیٰ ہیں کہ آنحضرت صلعم سے بعد الصبح پڑھنا ثابت ہے اگرچہ یہ سنتیں فرضوں سے پہلے آدمی نہ پڑھ سکے تو فرضوں کے بعد پڑھ لے جیسا کہ ترمذی میں مذکور ہے۔ جو بحیثیت مجموعی قابل حجت ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُ مُسْلِمٍ: لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں متفق علیہ اور مسلم کے لفظ یہ ہیں کہ فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں۔

۱۷۶۔ وَلَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ وَاَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا: حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ۔

اور اسی سے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ تین وقتوں میں ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے اور جنازہ[1] اور دفن کرنے سے منع کیا کرتے تھے جب کہ چمکتا ہوا سورج چڑھ رہا ہو بلند ہونے تک اور جب[2] کہ دوپہر کا وقت ہو سورج ڈھلنے تک اور جب[3] کہ سورج غروب ہونے کے لیے جھک جائے۔

۱۷۷۔ وَالْحُكْمُ الثَّانِيْ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ وَزَادَ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔[4]

اور دوسرا حکم شافعی[4] کے نزدیک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ضعیف سند والی روایت میں ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سوائے دن جمعہ کے۔

۱۷۸۔ وَكَذَا لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ نَحْوُهٗ

اور اسی طرح ابوداؤد میں ابوقتادہ سے بھی مروی ہے[5]

۱۷۹۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ

اور جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد مناف تم کسی کو اس گھر کا طواف کرنے اور اس میں نماز پڑھنے سے منع نہ کرو[5] رات اور دن کا کوئی

---

[1] قولہ ان تقبر الخ مراد قبر میں میت کو داخل کرنے سے نماز جنازہ ہے۔ اس وقت میں نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہیئے۔ قبر میں میت کو دفن کرنا جائز ہے بعض نے ظاہر الفاظ کی بناء پر میت کو دفن کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ اس صورت میں مراد یہ ہوگی کہ عمداً ایسے وقتوں میں دفن نہ کیا جائے۔ اگر اتفاق ایسا ہو جائے یا مجبوری کی بناء پر ایسا کرنا پڑے تو بالاتفاق جائز ہے۔ ۱۲ [2] قولہ والحکم الثانی الخ دوسرے حکم سے مراد دوپہر کا وقت ہے۔ اس میں نماز پڑھنا منع ہے لیکن جمعہ کا دن امام شافعیؒ کے نزدیک اس حکم سے مستثنیٰ ہے اس میں زوال کے وقت بھی جمعہ کی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ ابوہریرہؓ کی حدیث میں صراحتاً جمعہ کے دن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے ۱۲ [3] امام بیہقی کا خیال ہے کہ اس نماز سے وہ دو نفل مراد ہیں جو طواف کے بعد پڑھے جاتے ہیں عام نوافل مراد نہیں لیکن ابوداؤد کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے عام نوافل مراد ہیں۔ چنانچہ امام شافعیؒ اسی کے قائل ہیں جمہور علماء نے انہی اوقات ثلثہ کی بناء پر مکہ میں عام نوافل کو اوقات ممنوعہ میں حرام نہیں کہا ہے۔ پڑھ لینے کی اجازت ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ" رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وقت بھی ہو۔ اسے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۸۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ" رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَغَيْرُهُ وَقْفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفق[1] سرخی کا نام ہے اسے دار قطنی نے روایت کیا اور ابن خزیمہ وغیرہ نے اس کے موقوف ہونے کو صحیح کہا۔

۱۸۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْفَجْرُ فَجْرَانِ: فَجْرٌ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ وَيُحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ وَفَجْرٌ تَحْرُمُ فِيهِ الصَّلَاةُ أَيْ صَلَاةُ الصُّبْحِ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ" رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر دو قسم ہے ایک وہ فجر جس میں کھانا حرام ہے اور نماز جائز اور ایک وہ فجر جس میں نماز حرام ہے اور کھانا جائز اسے ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

۱۸۲۔ وَلِلْحَاكِمِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ نَحْوُهُ وَزَادَ فِي الَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ: أَنَّهُ يَذْهَبُ مُسْتَطِيلًا فِي الْأُفُقِ وَفِي الْآخَرِ أَنَّهُ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ"

اور حاکم میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی طرح ہے لیکن اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ وہ صبح جسمیں کھانا حرام ہے وہ آسمان کے کناروں میں لمبی پھیل جاتی ہے اور دوسری میں بھیڑیئے کی دُم کی طرح اونچی چلی جاتی ہے۔

۱۸۳۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین عمل اوّل وقت[2] کی نماز ہے اس کو ترمذی نے اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا۔ اور اس کا اصل صحیحین میں بھی ہے۔

[1] شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ تمام ائمہ اور اہل لغت کا اس پر اتفاق ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے غائب ہونے پر نمودار ہوتی ہے۔ صاحبین نے بھی اس سے سرخی مراد لی ہے۔ حنفیہ نے صاحبینؒ کے قول پر فتویٰ دیا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ شام کی نماز تو سرخی کے اندر اندر پڑھ لینی چاہیئے اور عشاء کی نماز سفیدی غائب ہونے کے بعد پڑھی جائے تاکہ دونوں نمازیں یقینی طور پر ادا ہو جائیں۔ ہاں اگر کسی کی شام کی نماز کسی مجبوری کی وجہ سے رہ جائے تو وہ سفیدی میں بھی پڑھ لے دیر کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ۱۲ منہ

[2] اس حدیث میں اول وقت کی نماز کو افضل الاعمال قرار دیا ہے۔ بعض احادیث میں ایمان، صدقہ اور جہاد کو افضل اعمال قرار دیا ہے تطبیق یہ ہے کہ ایمان اعمال قلبیہ سے اور نماز اعمال بدنیہ سے صدقہ اعمال مالیہ سے اور جہاد اعمال جوانی و محبت سے بہترین عمل ہیں فلا منافاۃ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۴۔ وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَ اَوْسَطُہٗ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَاٰخِرُہٗ عَفْوُ اللّٰہِ اَخْرَجَہُ الدَّارَقُطْنِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ جِدًّا۔

اور ابو محذورہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول وقت میں اللہ کی رضامندی اور وسط میں اللہ کی رحمت اور آخر میں اللہ کی طرف سے معافی ہوتی ہے اسے دار قطنی نے بہت ضعیف سند سے روایت کیا۔

۱۸۵۔ وَلِلتِّرْمِذِیِّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُہٗ دُوْنَ الْاَوْسَطِ وَھُوَ ضَعِیْفٌ اَیْضًا۔

اور ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بھی اسی طرح ہے لیکن اس میں وسط کا ذکر نہیں ہے اور وہ بھی ضعیف ہے

۱۸۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا رَکْعَتَیْنِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَفِیْ رِوَایَۃِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ اور کوئی نفل نماز نہیں اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ طلوع فجر کے بعد صرف فجر کی دو رکعتیں ہیں۔

۱۸۷۔ وَمِثْلُہٗ لِلدَّارَقُطْنِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

اور دار قطنی میں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۸۸۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ بَیْتِیْ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ شُغِلْتُ عَنْ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّھْرِ فَقَضَیْتُھُمَا الْاٰنَ فَقُلْتُ اَفَنَقْضِیْھِمَا اِذَا فَاتَتَا؟ قَالَ "لَا" اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ۔

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھکر میرے گھر میں داخل ہوئے آپ نے دو رکعت نماز پڑھی میں نے پوچھا کہ یہ دو رکعتیں کیسی ہیں۔ آپ نے فرمایا ظہر کے بعد میری دو سنتیں رہ گئی تھیں وہ میں نے اب پڑھی ہیں میں نے کہا اگر یہ قضا ہو جائیں تو ہم بھی ان کی قضا دیا کریں آپ نے فرمایا نہیں۔ اسے احمد نے روایت کیا

۱؎ اس حدیث سے اول وقت کی نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ سند ضعیف اس لیے ہے کہ اس کی سند میں یعقوب بن ولید ہے جو بقول امام احمد کذاب تھا لیکن اس حدیث کی تائید ابن مسعود کی روایت سے ہوتی ہے جسے شیخین نے روایت کیا ہے ۱۲ ۱۵ اس سے معلوم ہوا کہ طلوع فجر کے بعد نوافل مکروہ ہیں۔ صبح کی دو سنتیں اس سے مستثنیٰ ہیں جن کو نماز صبح کے بعد قضا پڑھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ اوپر جامع ترمذی کے حوالہ سے گذر چکا ہے ۱۲ ۱۵ اس سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد سنتوں کی قضا دینا آنحضرت صلعم کا خاصہ ہے دوسرے لوگوں کو عصر کے بعد سنت یا نفل پڑھنے کی اجازت نہیں۔ آپ کی سنتیں اس وجہ سے رہ گئیں کہ قبیلہ عبدالقیس کے کچھ آدمی بھی آ گئے اور کچھ صدقہ کا مال بھی آ گیا تھا۔ ان سے گفتگو کرنے اور مال تقسیم کرنے میں سنتیں نہ پڑھ سکے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۹۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمَعْنَاهُ۔

اور ابو داؤد میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ الْأَذَانِ

اذان کا بیان[1]

۱۹۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَقَالَ: تَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعَ التَّكْبِيرِ بِغَيْرِ تَرْجِيعٍ وَالْإِقَامَةَ فُرَادَى إِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ الْحَدِيثَ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ

عبداللہ بن زید بن عبد ربہ کہتے ہیں کہ میں سویا ہوا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا کہنے لگا کہ تو کہا کر اللہ اکبر اللہ اکبر پھر اس نے ساری اذان کا ذکر کیا۔ چار تکبیریں کہیں اور بغیر ترجیع کے اذان کہی۔ اور تکبیر ایک ایک کہی سوائے قدقامت الصلوٰۃ[2] کے۔ صبح میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا یہ خواب سچا ہے۔ ساری حدیث تک اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۱۹۱۔ وَزَادَ أَحْمَدُ فِي آخِرِهِ قِصَّةَ قَوْلِ بِلَالٍ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ: "اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ"۔

اور احمد نے اس کے آخر میں بلال کے فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کا بھی قصہ بیان کیا۔

۱۹۲۔ وَلِابْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

اور ابن خزیمہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سنت یہ ہے کہ مؤذن فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم کہے۔

۱۹۳۔ وَعَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ

اور ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان سکھائی اور اس

---

[1] اذان کے کلمات امور توقیفیہ سے ہیں۔ ان میں کمی بیشی، تغیر تبدل، تقدیم تاخیر جائز نہیں۔ اذان کے کلمات عبداللہ بن زید انصاری اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کو فرشتے نے خواب میں بتلائے۔ آنحضرتؐ نے ان کی تصدیق فرمائی جس سے اذان کو وحی کا درجہ ملا۔ پھر قرآن شریف میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ۱۲ [2] قصہ یہ ہوا کہ جب مسلمانوں کی تعداد اور زیادہ ہو گئی تو نماز کی اطلاع کے لیے ترکیبیں سوچنے لگے۔ کسی نے کہا ناقوس بجاؤ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ یہود کا طریقہ ہے۔ کسی نے کہا آگ جلایا کریں آپ نے فرمایا۔ یہ مجوسیوں کی رسم ہے۔ کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ رات کو عبداللہ بن زید نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا کہ ناقوس لیے کھڑا ہے۔ عبداللہ نے کہا ناقوس بیچو گے؟ اس نے کہا تو کیا کرے گا؟ عبداللہ نے کہا لوگوں کو نماز کیلئے بلائیں گا اس نے کہا کیا میں تجھ کو اس سے بہتر طریقہ نہ بتاؤں؟ پھر اس نے اذان کہی عبداللہ نے آنحضرتؐ سے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا یہ خواب سچا ہے [2] یعنی تکبیر کے باقی سارے کلمے ایک ایک بار اور قدقامت الصلوٰۃ کے لفظ دو بار کہنے چاہئیں اس کے معنی ہیں نماز کھڑی ہو گئی ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَذَكَرَ فِيهِ التَّرْجِيعَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَلَكِنْ ذَكَرَ التَّكْبِيرَ فِي أَوَّلِهِ مَرَّتَيْنِ فَقَطْ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ فَذَكَرُوهُ مُرَبَّعًا۔

بیں ترجیع[1] کا ذکر کیا اس کو مسلم نے روایت کیا۔ لیکن اس کے تکبیر کا صرف دو[2] دفعہ ذکر ہے اسے پانچوں نے روایت کیا اور انہوں نے تکبیر کا چار دفعہ ذکر کیا ہے۔

۱۹۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ: أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ شَفْعًا وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ يَعْنِي: إِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسْلِمٌ الْإِسْتِثْنَاءَ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان کے کلمے دو[3] دو مرتبہ کہا کرو اور تکبیر کے کلمے قدقامت الصلوٰۃ کے علاوہ ایک[4] ایک مرتبہ کہا کرو متفق علیہ لیکن مسلم نے اس استثناء کا ذکر نہیں کیا۔

۱۹۵۔ وَلِلنَّسَائِيِّ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا۔

اور نسائی میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا تھا۔

۱۹۶۔ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَأَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَإِصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

اور ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بلال کو اذان دیتے دیکھا ہے ان کے منہ کو ادھر ادھر[5] پھرتا دیکھتا تھا۔ اور اس نے اپنی انگلیاں کانوں میں دے رکھی تھیں[6]۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

۱۹۷۔ وَلِابْنِ مَاجَةَ: وَجَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ۔

اور ابن ماجہ میں ہے کہ اس نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں دے رکھی تھیں۔

۱۹۸۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ: لَوَى عُنُقَهُ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ۔

اور ابوداؤد میں ہے کہ جب حی علی الصلوٰۃ پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں پھیرا۔ لیکن خود نہ پھرے اور اس کا اصل صحیحین میں بھی ہے۔

---

[1] ترجیع کا مطلب ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ کو دو بار کہہ کر پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمد الرسول اللہ کو دو بار کہنا۔ پہلی دفعہ ذرا آہستہ کہا جاتا ہے اور دوسری مرتبہ زور سے ۱۲ [2] اذان کے ابتدا میں اللہ اکبر صرف دو بار کہنا صحیح نہیں بلکہ چار دفعہ کہنا چاہیئے جیسا کہ پانچوں نے روایت کیا ۱۲ [3] اذان ترجیع کے ساتھ اور بغیر ترجیع دونوں جائز ہیں۔ اسی طرح تکبیر اکبری اور دہری دونوں جائز ہیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اذان ترجیع کے ساتھ اور تکبیر اکبری کہی جائے ۱۲ [4] یعنی قدقامت الصلوٰۃ کے لفظ دو دو بار کہے باقی سارے کلمے اکہرے کہے ۱۲ [5] حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت دائیں بائیں گھومنا سنت ہے صرف منہ پھیرے سارا نہ پھرے جن حدیثوں میں پھرنے کی نہی آئی ہے ان کا یہی مطلب ہے ۱۲ [6] اذان کہتے وقت کانوں میں انگلیاں دینا سنت ہے اس کے تین فائدے ہیں آواز بلند نکلتا ہے اپنے کان بلند آواز کے صدمہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ کوئی بہرہ آدمی دیکھ کر معلوم کر لیتا ہے کہ اذان ہو رہی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۹۔ وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْجَبَهٗ صَوْتُهٗ فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ۔

اور ابو محذورہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو میرا آواز پسند آیا۔ آپ نے مجھے اذان سکھائی اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا۔

۲۰۰۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ مِرَارًا غَیْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کئی دفعہ عیدین کی نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغیر تکبیر اور اذان کے پڑھی ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۲۰۱۔ وَنَحْوُهٗ فِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَغَیْرِهٖ۔

اور بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے علاوہ اور سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۰۲۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی الْحَدِیْثِ الطَّوِیْلِ فِیْ نَوْمِهِمْ عَنِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ یَصْنَعُ كُلَّ یَوْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس لمبی حدیث میں جس میں نماز سے غافل ہو کر سو جانے کا ذکر ہے روایت ہے کہ پھر بلال نے اذان کہی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر روز جیسے نماز پڑھا کرتے تھے نماز پڑھائی اسے مسلم نے روایت کیا

۲۰۳۔ وَلَهٗ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰی بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَیْنِ۔

اور مسلم نے جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں آئے تو آپ نے مغرب اور عشار کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے پڑھیں

۲۰۴۔ وَلَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَمَعَ

اور اسی میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

سلہ اس سے معلوم ہوا کہ مؤذن خوش الحان مقرر کرنا چاہیئے ان کا قصہ یہ ہے کہ جب اذان مقرر ہو گئی تو کافر تمسخر کرنے لگے۔ آنحضرت نے کہا کہ کوئی خوش الحان آدمی مل جائے تو اسے مؤذن مقرر کریں تاکہ کافر مذاق نہ اڑائیں۔ سب کو حکم دیا کہ بلند آواز میں اذان کہیں ان کی آواز آپ کو پسند آگئی اور ان کو مؤذن مقرر کر دیا ۱۲ سلہ اس سے ثابت ہوا کہ عیدین کی نماز میں اذان اور تکبیر نہ کہنی چاہیئے

سلہ اس سے معلوم ہوا اگر کوئی قضا شدہ نماز جماعت سے پڑھی جائے تو اس کیلئے بھی اذان کہنا سنت ہے۔ قصہ یہ ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سفر میں تھے۔ بڑی رات گئے تک سفر کیا۔ ایک جگہ ڈیرہ لگایا گمان غالب تھا کہ دیر سے سو رہے ہیں شاید صبح وقت پر جاگ نہ آئے۔ بلال کو پہرے کا حکم دیا۔ ان پر نیند غالب آئی۔ یہ بھی سو گئے۔ سورج چڑھنے کے بعد نبی صلعم اٹھے صحابہؓ کو اٹھایا وہ جگہ چھوڑ کر اذان کہہ کر جماعت کرائی ۱۲ سلہ مزدلفہ عرفات اور مکہ کے درمیان ایک جگہ ہے دس ذی الحجہ کو عرفات سے واپسی پر یہاں رات گذارتے ہیں۔ مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں یہاں اکٹھی ایک اذان سے پڑھی جاتی ہیں۔ اور اقامت ہر نماز کی الگ الگ کہی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا جب بھی جماعت ہو اقامت کہی جائے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَزَادَ أَبُوْدَاوُدَ: لِكُلِّ صَلَاةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: وَلَمْ يُنَادِ فِيْ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک تکبیر سے جمع کر کے پڑھیں اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ ہے کہ ہر نماز کیلئے تکبیر کہی[1] اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت میں ہے کہ کسی کیلئے بھی اذان نہ کہی۔

۲۰۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ آخِرِهِ إِدْرَاجٌ۔

اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال[2] رات کو اذان دیتا ہے تم عبداللہ بن اُم مکتوم کی اذان تک کھا پی لیا کرو۔ یہ ایک نابینا آدمی تھے۔ جب تک لوگ ہر طرف سے صبح ہوگئی۔ صبح ہوگئی نہ کہنے لگتے۔ اذان نہ کہتے۔ متفق علیہ اس کے آخر میں ادراج ہے۔

۲۰۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ "أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَضَعَّفَهُ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بلال نے فجر ہونے سے پہلے اذان کہہ دی تو آپ نے اسے حکم دیا کہ واپس[3] جا کر آواز دے کہ بندہ ابھی سوتا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور ضعیف کہا۔

۲۰۷۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو جس طرح مؤذن کہتا جائے تم بھی کہتے جاؤ۔ متفق علیہ۔

۲۰۸۔ وَلِلْبُخَارِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ

اور بخاری میں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی

۲۰۹۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ فَضْلِ الْقَوْلِ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ كَلِمَةً كَلِمَةً

اور مسلم میں عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مؤذن کی طرح کلمے کہنے کی فضیلت میں یہ روایت ہے کہ سوا

---

[1] یہ حدیث جابر کی حدیث کے معارض ہے کہ اس میں ایک اذان اور دو تکبیر کا ذکر ہے اور عمل جابر کی حدیث پر ہے کیونکہ اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے ۱۲ [2] یہ رمضان شریف کا قصہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مؤذن مقرر کر رکھے تھے کہ ایک سحری کھانے کے وقت دوسرا صبح صادق کے وقت نماز کیلئے چنانچہ ہر مسجد میں دو مؤذن مقرر کرتے ہیں ایک تہجد کی نماز کیلئے دوسرا صبح کی نماز کیلئے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اذان وقت سے پہلے ہو جائے تو پھر وقت پر دوبارہ کہنی چاہیئے ۱۲ اذان کا جواب دینا تاکیدی حکم ہے ۱۲

ای کلام لیس من کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ھو قولہ "وکان رجلا اعمی"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سِوَى الْحَيْعَلَتَيْنِ فَيَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

حیّ علی الصلوٰۃ اور حیّ علی الفلاح کے کہ اس وقت لاحول ولا قوۃ الا باللہ[1] کہیئے۔

۲۱۰۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي فَقَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

عثمان بن ابی عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے میری قوم کا امام بنا دو آپ نے فرمایا تو ان کا امام ہے لیکن امامت میں کمزور لوگوں کا خیال[2] رکھنا اور مؤذن وہ مقرر کرنا جو اذان پر مزدوری[3] نہ لے پانچوں نے روایت کیا۔ ترمذی نے حسن کہا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۲۱۱۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ الْحَدِيْثَ أَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ۔

اور مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی تم میں سے اذان کہہ[4] دیا کرے ساری حدیث تک اسے ساتوں نے روایت کیا۔

۲۱۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِبِلَالٍ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا تھا کہ اذان ٹھہر ٹھہر اور تکبیر جلدی جلدی کیا کرو۔ اذان اور تکبیر میں اتنا وقت ہونا چاہیئے کہ روٹی کھانے والا روٹی سے فارغ[5] ہو کر جماعت میں شامل ہو جائے ساری حدیث اس کو ترمذی نے روایت کیا اور ضعیف کہا۔

۲۱۳۔ وَلَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اور ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان

---

[1] اس کا ترجمہ ہے بدی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کی توفیق ہی سے ہے ۱۲ [2] یعنی امامت میں ضعیفوں کی رعایت کرنا قرأت اور دوسرے ارکان اتنے لمبے نہ کرنا کہ کمزور لوگ جماعت چھوڑ بیٹھیں ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ مؤذن کو اذان کی اجرت نہ لینی چاہیئے لیکن یہ مستحب ہے نہ کہ تحریمی نہیں۔ متاخرین حنفیہ نے امام اور مؤذن کو تنخواہ لینے کا فتویٰ دیا ہے ۱۲ [4] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی اذان کہنی اور جماعت کرانی سنت ہے۔ اس حدیث کے راوی مالک بن حویرث نبی صلعم کے پاس حصول تعلیم دین کے لیے حاضر ہوئے۔ بیس دن کے قریب رہے واپس جانے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستے میں جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی تم میں سے اذان کہے اور جو افضل ہو وہ جماعت کرائے۔ ۱۲ [5] اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوتے ہیں یہ کہ اذان بلند آواز سے ٹھہر ٹھہر کر کہنی چاہیئے۔ یہ کہ تکبیر جلدی جلدی کہنی چاہیئے یہ کہ اذان اور جماعت میں اتنا وقت ضرور ہونا چاہیئے کہ آدمی کھانا کھا کر یا قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے جماعت میں شامل ہو سکے۔ بعض علماء نے چار رکعت کا اندازہ کیا ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ وَضَعَّفَهُ أَيْضًا۔

نہ کہنی چاہیئے۔ ترمذی نے اسے بھی ضعیف کہا۔

۲۱۴۔ وَلَهُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ وَضَعَّفَهُ أَيْضًا۔

اور ترمذی میں زیاد بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان کہے وہی تکبیر کہے اسے بھی ضعیف کہا۔

۲۱۵۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا رَأَيْتُهُ يَعْنِي الْأَذَانَ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ قَالَ فَأَقِمْ أَنْتَ وَفِيهِ ضُعْفٌ أَيْضًا۔

اور ابوداؤد میں عبداللہ بن زید کی روایت کے یہ لفظ ہیں کہ میں نے اذان کو خواب میں دیکھا تھا میں چاہتا تھا کہ مجھے مؤذن بنایا جائے آپ نے فرمایا تو تکبیر کہا کر اور یہ بھی ضعیف ہے۔

۲۱۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ أَمْلَكُ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامُ أَمْلَكُ بِالْإِقَامَةِ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَضَعَّفَهُ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مؤذن اذان کا زیادہ حقدار ہے اور امام تکبیر کہنے کا۔ اسے ابن عدی نے روایت کیا اور ضعیف کہا۔

۲۱۷۔ وَلِلْبَيْهَقِيِّ نَحْوُهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ۔

اور بیہقی میں بھی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول اسی طرح منقول ہے۔

۲۱۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی اسے نسائی نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۲۱۹۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے کہ اے اللہ تعالیٰ اس پوری دعا اور قائم ہونے والی نماز کے مالک حضرت محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور

سلہ مسنون طریقہ یہی ہے کہ اذان وضو کر کے کہنی چاہیئے معذوری کی حالت میں بے وضو بھی جائز ہے یہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔

سوہ سنت یہی ہے کہ جو اذان کہے وہی تکبیر بھی کہے ہاں اگر وہ اجازت دے دے تو دوسرا بھی کہہ سکتا ہے البتہ امام دوسرے شخص کو اقامت کہنے کے لیے کہہ دے تو اس کی گنجائش ہے جس کیلئے اس سے اگلی روایت سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ اقامت تکبیر کا زیادہ حقدار ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا نِ الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ" أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ۔

فضیلت عطا فرما اور اسے مقام محمود پر پہنچا۔ جس کا تو نے اس سے وعدہ کیا ہے قیامت کے روز اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔ اسے چاروں نے روایت کیا۔

بَابُ شُرُوطِ الصَّلٰوةِ

نماز کی شرائط کا بیان

۲۲۰۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی نماز میں ہوا خارج ہو جائے تو واپس جا کر وضو کرے اور نماز دوبارہ[1] پڑھے اسے پانچوں نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۲۲۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جوان عورت

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان سننے کے بعد اس دعا کا پڑھنا سنت ہے اور اس کے پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے کہ اس کے پڑھنے والا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہو جاتا ہے اور جس شخص کی آپ سفارش فرما دیں گے وہ اگرچہ گناہ کار ہی کیوں نہ ہو بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ مسلمانوں کو ایسی نعمتوں کے حاصل کرنے میں سستی نہ کرنا چاہیئے۔ اے اللہ ہم سب مسلمانوں کو آپکی شفاعت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عنایت فرما۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ۱۲ منہ دعوت تامہ سے مراد توحید و رسالت کا نور ہے، صلوٰۃ قائمہ، حی علی الصلوٰۃ کا مفہوم ہے، وسیلہ، ایک مقام کا نام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مقام وسیلہ میں خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک ہی آدمی پہنچے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا، مقام محمود، کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تہجد سے مشروط تھا قرآن مجید میں ہے، ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا، بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کو خوب بنایا۔ آپ کا رات کا قیام اتنا لمبا ہوتا کہ آپ کے پاؤں پر صبح تک ورم ہو جاتا۔ شرط تو خوب پوری ہوئی مشروط بھی انشاء اللہ العزیز اسی طرح پورا ہوگا ۱۲ منہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے نماز کو دہرانا یعنی شروع سے پڑھنا چاہیئے۔ اگرچہ بعض علماء کے نزدیک "بنا" کا مسئلہ بھی ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر نمازی کا وضو ٹوٹ جائے خواہ منفرد ہو خواہ مقتدی تو جا کر وضو کرے اور کوئی حرکت ایسی نہ کرے جو منافی نماز ہو جہاں تک پڑھ گیا تھا وہیں سے اگر شروع کر لے۔ اگر مقتدی ہو تو جس رکن میں اس کا وضو ٹوٹا تھا۔ اگر اسی رکن میں اگر امام کے ساتھ مل گیا تو اب بنا کر لے شیخ عبدالحق دہلوی کہتے ہیں کہ نئے سرے سے نماز شروع کرنا بہتر ہے واضح رہے کہ بناء والی روایت سے جو صفحہ ۳۱ پر گذر چکی ہے یہ روایت از روئے سند راجح ہے مذاہب کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

کی نماز بغیر دوپٹہ کے منظور نہیں کرتا اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا۔ ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۲۲۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: إِنْ كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ يَعْنِي فِي الصَّلٰوةِ وَلِمُسْلِمٍ فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تھا۔ جب کپڑا فراخ ہو تو نماز میں لپیٹ لینا چاہیئے اور مسلم میں یہ لفظ ہیں کہ اس کے دونوں کناروں[1] کو کندھوں پر باندھ لو اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو تہ بند باندھ لو۔ متفق علیہ

۲۲۳۔ وَلَهُمَا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

اور ان دونوں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کپڑے میں جس کا کوئی حصہ کندھوں پر نہ ہو کوئی شخص نماز نہ پڑھے۔

۲۲۴۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ بِغَيْرِ إِزَارٍ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَ الْأَئِمَّةُ وَقْفَهُ۔

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا عورت دوپٹے اور قمیض میں بغیر تہ بند کے نماز پڑھ سکتی ہے آپ نے فرمایا کہ جب قمیض اتنی لمبی ہو کہ قدم کی پشت ڈھانپ لے تو جائز ہے اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور دوسرے اماموں نے اسکے موقوف[2] ہونے کو صحیح کہا۔

۲۲۵۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَأَشْكَلَتْ عَلَيْنَا الْقِبْلَةُ فَصَلَّيْنَا

اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلعم کے ساتھ ایک اندھیری رات میں تھے ہمیں قبلہ معلوم نہ ہو سکا ہم نے اندازہ سے نماز پڑھ لی جب سورج نکلا تو معلوم ہوا

[1] اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا سارا جسم کپڑے میں مستور ہونا چاہیئے حتیٰ کہ سر کے بال بھی ۱۲ [2] قولہ مخالف الخ صورت اس کی یہ ہے کہ دونوں بغلوں کے نیچے سے کپڑا نکال کر کندھوں پر ڈال دے۔ دائیں طرف کا بائیں کندھے پر اور بائیں طرف کا دائیں کندھے پر اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو گردن پر گرہ لگانے کی ضرورت نہیں ۱۲ [3] حاکم نے مرفوع کہا ہے اور امام بخاری کی شرط بتایا ہے۔ اس کے علاوہ اگرچہ بظاہر کوئی حدیث موقوف ہی کیوں نہ ہو جبکہ اسکا مضمون ایسا ہو کہ اس میں اجتہاد کو دخل نہ ہو تو اس کو مرفوع کے حکم میں شمار کیا جاتا ہے نیز اس حدیث سے بعض نے استنباط کیا ہے کہ عورت کے پاؤں بھی ستر میں داخل ہیں ۱۲ [4] قولہ فاشکلت علینا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اگر ناواقفی یا دلی یا کسی اور سبب سے صحیح جہت قبلہ معلوم نہ ہو سکے اور آدمی متفکر سے سوچ سمجھ کر کہ اس طرف قبلہ ہوگا نماز پڑھ لے اور حقیقتاً اس طرف قبلہ نہ ہو تو معلوم ہو جانے کے بعد اس کا اعادہ لازم نہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَنَزَلَتِ الْآيَةُ (فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ۔

کہ ہم نے نماز قبلہ کی طرف نہیں پڑھی تو یہ آیت اتری پس جس طرف منہ کرو تم اسی طرف اللہ کا منہ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور ضعیف[1] کہا۔

۲۲۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ" أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَوَّاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان سارا قبلہ[2] ہے اسے ترمذی نے روایت کیا اور بخاری نے صحیح کہا۔

۲۲۷۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ الْبُخَارِيُّ: يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَلَمْ يَكُنْ يَصْنَعُهُ فِي الْمَكْتُوبَةِ۔

اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے دیکھا ہے جدھر بھی سواری منہ کرتی آپ پڑھتے رہے متفق علیہ۔ بخاری میں اتنا زیادہ ہے کہ اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرتے لیکن یہ فرض نماز میں نہ ہوتا۔

۲۲۸۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَكَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُ رِكَابِهِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

اور ابوداؤد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ سفر میں نفل پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اپنی اونٹنی کا منہ[3] قبلہ کی طرف کرتے تکبیر کہہ کر پھر نماز پڑھتے رہتے جدھر[4] بھی وہ چلتی رہتی۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

---

[1] اس کے ضعیف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی سند میں اشعث بن سعید سمان ہے جو ضعیف الحدیث ہے لیکن اس کی تائید ان کی روایتوں معاذ سے ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حدیث سریہ کے نام سے مشہور ہے ۱۲ [2] ان مختصر سے الفاظ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال خوبی سے تمام روئے زمین کے لوگوں کا قبلہ بیان فرما دیا ہے جو لوگ قبلہ سے مشرق یا مغرب میں رہتے ہیں ان کے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سورج کے طلوع غروب سرما اور گرما کے درمیان قبلہ ہے اور قبلہ سے شمال جنوب کو رہنے والے اس کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ اگر دائیں بائیں مشرق اور مغرب کو رکھ کر آدمی کھڑا ہو جائے تو ان کے درمیان قبلہ ہے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ نفل نماز سواری پر پڑھی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ نماز شروع کرتے وقت سواری کو قبلہ رُخ کر لیا جائے اس کے بعد جدھر بھی نمازی اور سواری کا منہ ہو جائے کوئی حرج نہیں ۱۲ [4] ترمذی اور امام احمد نے یعلی بن مرۃ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس سے فرض نماز بھی سواری پر پڑھنا ثابت ہوتا ہے لیکن وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں عمرو بن رماح متروک الحدیث ہے۔ امام نووی نے فرائض کے سواری پر نہ ہونے پر اجماع نقل کیا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۹۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَۃَ وَ الْحَمَّامَ" رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَہٗ عِلَّۃٌ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب زمین مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے اسے ترمذی نے روایت کیا۔ لیکن اس میں علت[1] ہے۔

۲۳۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّصَلّٰی فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ: اَلْمَزْبَلَۃِ وَالْمَجْزَرَۃِ وَالْمَقْبَرَۃِ وَقَارِعَۃِ الطَّرِیْقِ وَالْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَھْرِ بَیْتِ اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ کوڑے کی جگہ، بُچڑ خانہ، قبرستان، شارع عام اور حمام اور اونٹوں کا باڑا اور بیت اللہ کی چھت پر اسے ترمذی نے روایت کیا اور ضعیف[2] کہا۔

۲۳۱۔ وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدِ نِ الْغَنَوِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو مرثد غنوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں[3] کے سامنے نماز نہ پڑھو اور قبروں[4] پر نہ بیٹھو۔

۲۳۲۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَیْہِ اَذًی اَوْ قَذَرًا فَلْیَمْسَحْہُ وَلْیُصَلِّ فِیْھِمَا۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ خُزَیْمَۃَ۔

اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں آنے لگے تو اپنی جوتی کو اچھی طرح دیکھ لے اگر اس میں کوئی گندگی ہو تو اسے صاف کر لے اور نماز پڑھ لے اسے ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

---

[1] علت یہ ہے کہ اس کا یہ حدیث موصول ہے یا مرسل حماد نے اسے موصولاً روایت کیا ہے اور ثوری نے مرفوعاً ۱۲ [2] کیونکہ اس کی سند میں زید بن جبیرہ ہے جسے امام بخاری نے متروک کہا ہے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا منع ہے۔ بعض لوگ بزرگوں کی قبروں کے پاس مسجدیں بناتے ہیں کہ ان کی روحوں سے فیض حاصل ہوگا یہ بھی منع ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ کی حدیث میں صاف یہ لفظ ہیں کہ اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ ان لوگوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے افعال جو مسجدوں میں خدا تعالیٰ کے سامنے کرنے چاہئیں وہ قبروں پر نہ کرے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جہاں قبریں سامنے ہوں وہاں نماز نہ پڑھو ۱۲ [4] قبروں پر بیٹھنے کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ قبر کے ساتھ تکیہ لگانے یا اس پر بیٹھنے یہ بھی منع ہے دوسرا یہ کہ قبروں پر مجاور بن کر بیٹھے یہ بھی منع ہے اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی قبر کے اوپر پاخانہ یا پیشاب کی غرض سے بیٹھے یہ بھی حرام ہے ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ اَحَدُکُمْ الْاِنَاءَ فَلْیُرِقْهُ ثُمَّ لِیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے برتنوں کے ساتھ گندگی سے گندے تو مٹی سے پاک ہو جاتے ہیں اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۲۳۴۔ وَعَنْ مُعَاوِیَةَ ابْنِ الْحَکَمِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا یَصْلُحُ فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں کسی طرح کی کلام نہیں کرنی چاہیئے۔ اس میں صرف تسبیحیں اور تکبیریں اور قرآن کی تلاوت ہونی چاہیئے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۲۳۵۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهٗ بِحَاجَتِهٖ حَتّٰی نَزَلَتْ (حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ) فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ وَنُهِیْنَا عَنِ الْکَلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز میں کلام کر لیتے تھے۔ ضرورت کی باتیں آدمی کو بتا دیا کرتے تھے پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص کر درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے خاموش ہو کر کھڑے رہا کرو ہم کو خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور کلام سے روک دیا گیا۔ متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۲۳۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانا۔ متفق علیہ مسلم میں

لہ ان دونوں حدیثوں سے یہ ثابت ہوا کہ جوتے اور موزہ سے نماز پڑھنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نجاست لگ جائے تو اسے پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف مٹی پر رگڑ دینا کافی ہے نجاست خواہ خشک ہو یا تر اور خواہ مرئی ہو یا غیر مرئی اور خواہ نجاست خفیفہ ہو یا غلیظہ ۱۲ سنہ امام ابوحنیفہ اور شافعی اور ایک روایت میں امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ نجاست خشک ہو یا تر صرف زمین پر جوتا یا موزہ رگڑ دینے سے پاک ہو جاتا ہے پانی سے دھونے کی حاجت نہیں ۱۲ سنہ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں کسی طرح کی کلام کرنی منع ہے ابتدائے اسلام میں کلام کی اجازت تھی پھر ممانعت کر دی گئی ۱۲ سنہ اس سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کی سبحان اللہ ہی کہا جائے اور عورتیں تالی بجا کر امام کو متوجہ کریں تاکہ ان کی آواز غیر مردوں تک نہ جائے یہ عورت کا پردہ ہے آجکل کی عورتوں کو اس طرف توجہ کرنا چاہیئے نیز اس میں رد ہے ان لوگوں کا جو جماعت سہو کے وقت اللہ اکبر کہتے ہیں اس طرح کہنا بدعت ہے ۱۲ سنہ اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ امام کی سہو کے اس پر واضح کر دینا چاہیئے خواہ نماز میں ہو یا ارکان میں۔ باقی رہی وہ حدیث جس میں اس کی مخالفت آئی ہے اس کو ابوداؤد نے ضعیف کہا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَحْوَ أَدْمُسْلِمٌ فِي الصَّلٰوةِ۔

۲۳۷۔ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

آتا زیادہ ہے کہ نماز میں۔"

اور مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے آپ کے سینے سے اس طرح رونے کی آواز نکلتی تھی جیسے کہ ہنڈیا اُبلتی ہے اسے پانچوں نے ابن ماجہ کے سوا روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۲۳۸۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ فَكُنْتُ إِذَا أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي تَنَحْنَحَ لِي رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اور علی رضہ سے روایت ہے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے وقت دو مقرر تھے۔ جب میں اُن کے نماز پڑھتے آتا تو آپ کھنکھار دیتے اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

۲۳۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ: يَقُولُ هٰكَذَا وَبَسَطَ كَفَّيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بلال سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے اگر کوئی سلام کہتا تو کس طرح جواب دیا کرتے تھے؟ اس نے کہا اس طرح اور اس نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

۲۴۰۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ فَإِذَا سَجَدَ

اور ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امامہ بنت زینب کو اٹھا کر نماز پڑھتے تھے۔ جب سجدہ کرتے تو اسے بٹھا

صلہ اس حدیث میں دلیل ہے اس بات پر کہ نماز میں خوفِ خدا سے رونا جائز ہے اس سے نماز میں کوئی نقص نہیں پیدا ہوتا ہاں اگر کسی اور تکلیف یا مصیبت سے روئے یا کوئی آواز نکالے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ ایک دو دفعہ کھنکھارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی بعضی شرح موطا میں ہے کہ مسلسل کھنکھارنا یا رونا یا ہنسنا اگرچہ کلام کی جنس سے نہیں لیکن نماز اس سے ٹوٹ جاتی ہے ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ عمل قلیل سے نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲ جناب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ بعضے امام آنحضرتؐ نے نماز میں محض اس لیے کیے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اتنے سے فعل سے نماز نہیں ٹوٹتی احادیث سے مندرجہ ذیل امور کا پتہ چلتا ہے قولِ یسیر تھوڑی سی حرکت فعلِ یسیر تالی پیٹنا سے اشارہ کرنا اور آگے یا پیچھے بڑھ کر دروازہ کی زنجیر کھول دینا۔ دوسرا مقتدی آجائے تو پیچھے ہٹنا جزئی الٰہی سے رفع کوئی شبہ سمجھانے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کرنا۔ سانپ اور بچھو کو مارنا۔ گردن موڑے بغیر دائیں بائیں دیکھنا غرض ان امور سے بوقت ضرورت و مجبوری نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ وَهُوَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ۔

دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔ متفق علیہ اور مسلم میں یہ لفظ ہیں کہ وہ مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے۔

۲۴۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْأَقْرَبَ. أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں سانپ[1] اور بچھو کو مار دیا کرو۔[2] اسے چاروں نے روایت کیا۔ اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سترہ[3] کا بیان

۲۴۲۔ عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ ابْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَوَقَعَ فِي الْبَزَّارِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا۔

اور ابو جہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو پتہ ہو کہ اس کا کتنا گناہ ہے۔ تو اس کے لیے چالیس[4] (سال) تک ٹھہرنا[5] آگے گذرنے سے بہتر ہو۔ متفق علیہ اور بزار میں اتنا زیادہ ہے کہ چالیس سال۔

۲۴۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ تبوک میں نمازی کے سترہ

---

[1] اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک یہ کہ ان کے مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی دوسرا یہ کہ ان کو ضرور مارنا چاہیئے۔ ان پر ترس نہ کھانا چاہیئے کہ اس میں انسان کی ہلاکت ہے امر وجوب کے لیے ہوتا ہے بشرطیکہ استحباب کا کوئی قرینہ نہ ہو ۱۲ منہ عراقی نے جمہور کا اجماع ثابت کیا ہے کہ نماز میں سانپ بچھو کو مارنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ امام ترمذی نے چند لوگوں سے اس کی کراہت نقل کی ہے لیکن عراقی کا فیصلہ صحیح ہے ۱۲ منہ [2] سترہ ہر وہ چیز ہے جسے نمازی اپنی سجدہ گاہ کے پاس کھڑا کرے جیسے ستون یا دیوار یا لکڑی وغیرہ ۱۲ منہ اس سے معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے گذرنا منع ہے۔ اس حدیث کے راوی ابو النضر کا کہنا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سے کیا مراد ہے دن یا مہینے یا سال لیکن ایک روایت میں سال کے لفظ ہیں۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث میں سو سال کے لفظ ہیں ایک روایت میں ہے کہ زمین میں غرق ہو جانا اس سے بہتر ہے ۱۲ منہ [3] نماز کے سجدہ کی جگہ تک نمازی کا آگا ہے اس کے بعد کوئی حرج نہیں لیکن یہ وعید اس آدمی کے لیے ہے جو آگے سے گذر جائے اگر کوئی آدمی پہلے سے نمازی کے آگے نماز پڑھ رہا ہو یا بیٹھا یا لیٹا ہوا اور وہ آگے سے ہٹ جائے تو اس سے وہ مستثنیٰ ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُتْرَةُ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کجاوے کے پچھلے حصے جتنا بلند ہونا چاہیئے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۲۴۴۔ وَعَنْ سَبْرَةَ ابْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَتِرْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَوْ بِسَهْمٍ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ

اور سبرہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں سترہ ضرور رکھ لیا کرو اگرچہ تیر ہی کھڑا کرنا پڑے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۲۴۵۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْحَدِيثَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی کے آگے سترہ نہ ہو تو مسلمان مرد کی نماز عورت اور گدھے اور کالے کتے کے گذرنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ ساری حدیث۔ اور اس میں یہ بھی لفظ ہیں کہ کالا کتا یعنی سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہوتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۲۴۶۔ وَلَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ دُونَ الْكَلْبِ۔

اور اس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے لیکن اس میں کتے کا ذکر نہیں۔

۲۴۷۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَحْوَهُ دُونَ آخِرِهِ وَقَيَّدَ الْمَرْأَةَ بِالْحَيْضِ۔

اور ابوداؤد اور نسائی میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے لیکن اس میں عورت حائضہ کی شرط لگائی گئی ہے۔

۲۴۸۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں

سلہ احادیث سے ثابت ہے کہ گذرگاہ کے علاوہ جنگل میں بھی سترہ کھڑا کر لینا چاہیئے لیکن جنگل میں سترہ کھڑا کرنا مستحب ہے واجب نہیں جیسا کہ عروہ بن زبیر کے قصر سے پتہ چلتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سترہ اتنا بلند ضرور ہونا چاہیئے لیکن یہ اس وقت ہے کہ اتنی بڑی کوئی چیز مل جائے ورنہ لکیر کھینچ لینا بھی کافی ہے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں ہے ۱۲ھ ۵ یہ ایک لکڑی ہوتی ہے جس سے شتر سوار تکیہ لگا لیتا ہے ۱۲ھ ۵ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ خشوع و خضوع میں فرق آجاتا ہے حقیقتاً نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲ھ ۵ باقی حدیث یہ ہے کہ ابوذر سے پوچھا گیا کہ سفید اور سرخ کتے سے نماز کیوں نہیں ٹوٹتی تو آپ نے کہا میں نے بھی آنحضرت صلعم سے یہی پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے ۱۲ھ ۵ اس حدیث میں اس پر دلیل ہے کہ بغیر سترہ کے ان چیزوں کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مگر صحیحین میں ہے کہ ابن عباس گدھے پر سوار ہو کر صف کے آگے سے گذرے اور خود سرور کائنات نماز پڑھ رہے تھے نہ تو آپ نے ہی نماز کا اعادہ کیا اور نہ صحابہ کو کہا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ۔

سے سترہ گاڑ کر نماز پڑھے پھر کوئی آدمی اس کے آگے سے گذرنا چاہے تو اسے روک دے اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے لڑائی کرے کہ وہ شیطان ہے۔ متفق علیہ اور ایک روایت کے یہ لفظ ہیں کہ اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

۲۴۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَخُطَّ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَمْ يُصِبْ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مُضْطَرِبٌ بَلْ هُوَ حَسَنٌ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنے سامنے سترہ رکھ لو اگر کوئی چیز نہ ملے تو اپنی لاٹھی گاڑ لو۔ اگر وہ بھی نہ ہو تو لکیر کھینچ لو۔ پھر اس کے بعد کسی کے گذرنے سے تمہاری نماز کا نقصان نہ ہوگا اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا اور جن لوگوں نے اس حدیث کو مضطرب کہا وہ غلطی پر ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۲۵۰۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَأُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي سَنَدِهِ ضُعْفٌ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حقیقت میں کسی چیز کے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ لیکن جہاں تک ہو سکے کسی کو آگے سے نہ گذرنے دو اسے ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْخُشُوعِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں خشوع کی ترغیب کا بیان

۲۵۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

لہ معنی یہ ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے کی کراہت پر سب کا اتفاق ہے اور اگر کوئی گذرنے لگے تو اشارے سے اس کو روکا جائے اگر نہ مانے تو سختی سے روکا جائے۔ لڑائی کا یہی مطلب ہے۔ حقیقی لڑائی مراد نہیں لیکن یہ جب ہے کہ نمازی نے سترہ کھڑا کر کیا ہو اگر سترہ کھڑا نہ کیا ہو تو اس کا اپنا قصور ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اتنے عمل سے نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کا سترہ ہو سکتا ہے ۱۲ اس مضطرب کہنے والا ابن صلاح ہے ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ حضور قلب میں ضرور خلل واقع ہو جاتا ہے ۱۲ اس کی سند میں ابو سعید مجالد بن عمیر ہمدانی کوفی ہے۔ جس میں بہت سے لوگوں نے کلام کیا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَمَعْنَاهُ: اَنْ يَّجْعَلَ يَدَهٗ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پہلو[1] پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۲۵۲۔ وَفِي الْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ: اِنَّ ذٰلِكَ فِعْلُ الْيَهُوْدِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔

اور بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ لفظ مروی ہیں کہ یہ یہودیوں کی نماز کا طریقہ ہے۔

۲۵۳۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قُدِّمَ الْعَشَآءُ فَابْدَأُوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوا الْمَغْرِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا تیار ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ پھر شام کی نماز پڑھو۔ متفق علیہ۔

۲۵۴۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَزَادَ اَحْمَدُ "وَاحِدَةً اَوْ دَعْ"

اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز میں کھڑے ہو تو کنکریوں کو نہ ہٹاؤ[2] اس لیے کہ اللہ کی رحمت اس وقت نمازی کے سامنے ہوتی ہے اسے پانچوں نے روایت کیا اور احمد میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر ضرور کنکریاں ہٹانا ہو تو ایک دفعہ ہٹالو۔

۲۵۵۔ وَفِي الصَّحِيْحِ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ نَحْوُهٗ بِغَيْرِ تَعْلِيْلٍ۔

اور صحیح میں معیقیب سے بھی بغیر کسی علت[3] کے اسی طرح مروی ہے۔

۲۵۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

---

[1] اس حدیث کے یہاں لانے کا مقصد یہ ہے کہ پہلو پر ہاتھ رکھنا ایک متکبرانہ فعل ہے نماز میں وہ وضع اختیار کرنی چاہیئے جس سے عاجزی کا ظہور ہو ۱۲ سلمہ عبداللہ بن عمر جیسا کہ بخاری میں ہے اور ابن عباس اور ابوہریرہ باوجود کمال متبع سنت ہونے کے ایسا ہی کرتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وقت کافی ہو اور کھانا تیار ہو اور بھوک غالب ہو تو نماز سے پہلے کھانا کھالینا چاہیئے۔ جمہور نے آنحضرت کے اس ارشاد کو استحباب پر محمول فرمایا ہے لیکن اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو بہرصورت پہلے نماز ہی ادا کرنی چاہیئے۔ اور وقت کے وسیع ہونے کی صورت میں کھانا پہلے کھا لینے کا ارشاد اس لیے ہوا کہ آدمی بے فکری کے ساتھ نماز ادا کر سکے اور کھانے کا خیال نہ رہے جو حضور قلب میں خلل ڈالنے والا ہے ۱۲ سلمہ کنکر ہٹانے کی ممانعت اس وقت ہے کہ چھوٹے اور بے ضرر ہوں۔ اگر تکلیف دہ ہوں جن سے حضور قلب جاتا رہے تو ان کو ہٹانے میں ہرج نہیں۔ ۱۲ سلمہ یعنی اس میں ممانعت کی وجہ فان الرحمۃ تواجہہ کا ذکر نہیں ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِلتِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ إِيَّاكَ وَ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان کی جھپٹ ہے جو بندے کی نماز سے چھک لیا جاتا ہے اسے بخاری نے روایت کیا اور ترمذی میں صحیح روایت سے یہ لفظ ہیں۔ کہ نماز میں دیکھنے سے بچ اس لیے کہ یہ تباہی ہے اگر ضروری ہو نفلوں[1] میں ہو[2]

۲۵۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْصُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ "أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ"۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھتے ہو تو اپنے رب سے باتیں کرتے ہو تو اپنے آگے[3] یا دائیں طرف نہ تھوکا کرو۔ ہاں اپنی بائیں جانب اپنے قدم کے نیچے۔ متفق علیہ اور ایک روایت کے یہ لفظ ہیں کہ یا اپنے قدم کے نیچے

۲۵۸۔ وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمِيْطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلٰوتِي" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضہ کے حجرہ کے دروازہ پر ایک باتصویر پردہ لٹکا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس پردے کو اتار[4] دے کہ نماز میں میرا خیال ان کی طرف چلا جاتا ہے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۲۵۹۔ وَاتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِهَا فِي قِصَّةِ ابْتِجَانِيَّةِ

بخاری اور مسلم ابجانیہ ابی جہم کے قصے میں متفق ہیں

---

[1] اس لیے کہ بہ نسبت فرائض کے نوافل میں نقصان کم ہوتا ہے۔ یہ بھی اس وقت ہے کہ التفات ضروری ہو ورنہ نوافل میں بھی نہ چاہیئے۔ اور فرائض میں اگر بڑی ہی ضرورت ہو تو تھوڑے سے التفات کی ممانعت نہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری میں جب کہ آپ نماز کے لیے حجرۂ مقدسہ سے باہر آئے تو حضرت ابوبکر صدیق نے آپ کے اشارہ کو سمجھ کر جبکہ وہ پیچھے ہٹنا چاہتے تھے اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔ آنحضرت نے صدیق اکبر کے اس فعل پر گرفت نہیں فرمائی ۱۲۔

[2] اور نوافل میں بھی التفات اتنا ہو کہ قبلہ سے رخ پھر جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے ۱۲ [3] مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے اگر تھوک یا آب بینی آجائے تو کسی رومال یا کپڑے وغیرہ پر لینا چاہیئے۔ اور اگر کوئی کپڑا نہ ہو تو تھوک اپنے بائیں جانب ڈال دے اور بعد نماز اس جگہ کو پاک صاف کر کے وہاں تھوڑی سی خوشبو بھی لگا لے۔ کہ یہ اس کی مجبوری کے گناہ کا کفارہ ہے۔ نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی بھی صورت میں آدمی کو دائیں جانب اور قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکنا نہیں چاہیئے۔ خواہ آدمی نماز میں ہو یا خارج از نماز ۱۲

[4] اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز جو آدمی کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے نماز پڑھنے سے قبل اس کو دور کر دینا چاہیئے اگر نہ ہو سکے تو خود اس کے سامنے سے ہٹ جانا چاہیئے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي جَهْمٍ وَفِيهِ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي عَنْ صَلَوٰتِي۔

اور ان کے لفظ یہ ہیں کہ ان تصویروں نے مجھے غافل کر دیا[1]

۲۶۰۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے سے باز آ جاؤ ورنہ تمہاری آنکھیں واپس نہ آئیں گی[2]۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۲۶۱۔ وَلَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔

اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ کھانے کی موجودگی اور پاخانے پیشاب کی حاجت کے وقت نماز نہیں ہوتی[3]۔

۲۶۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ فِي الصَّلٰوةِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمائی لینا شیطانی حرکت[4] ہے جب تک تم سے ہو سکے اس کو روکنے کی کوشش کرو۔ اسے مسلم نے روایت کیا اور ترمذی اتنا زیادہ ہے کہ "نماز میں"[5]۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ

مسجدوں کا بیان

۲۶۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں نقش و نگار نہ کرنا چاہیئے۔ کہ اس سے توجہ قائم نہیں رہتی ۱۲ [2] امام نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ اس میں سخت نہی اور وعید ہے۔ آسمان کی طرف نماز میں دیکھنے کی اور علماء کا اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ یہ نہی تحریمی ہے۔ ابن حزم نے کہا کہ نماز باطل ہو جاتی ہے ۱۲ [3] پاخانہ پیشاب یا ہوا اگر خارج ہونے کے لیے زور کریں تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو پہلے ان سے فارغ ہو لینا چاہیئے۔ ورنہ نماز مکروہ ہوگی اور بعض کے نزدیک ایسی نماز نہیں ہوتی کیونکہ اس میں خشوع و خضوع باقی نہیں رہتا اور اگر وقت تنگ ہو اور حاجت شدید نہ ہو تو بہرحال نماز پڑھنا چاہیئے تاکہ قضا نہ ہو جائے ۱۲ [4] کیونکہ جمائی نتیجہ ہے سستی بدن، بھری معدہ کا اور شیطان ایسی حالت میں بندے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے لہٰذا اس کی نسبت شیطان کی طرف کر دی ۱۲ [5] جمائی خارج از نماز ہو یا نماز میں بہرحال اس کو روکنا مسنون ہے۔ اور نماز میں اور بھی احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ خشوع کے خلاف ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَ إِرْسَالَهُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں[1] یا حویلیوں میں مسجدیں بنانے اور صاف ستھری رکھنے کا حکم دیا۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ یہ مرسل ہے۔

۲۶۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَالنَّصَارٰى۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا دیا۔ متفق علیہ۔ اور مسلم میں نصاریٰ کا لفظ بھی ہے۔

۲۶۵۔ وَلَهُمَا مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ كَانُوْا إِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَفِيْهِ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ۔

اور بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے اور اس میں یہ لفظ بھی ہیں یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

۲۶۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ الْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا وہ ایک قیدی پکڑ لائے تو اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ الحدیث[2] متفق علیہ۔

۲۶۷۔ وَعَنْهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ

اور انہی سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ مسجد کے پاس سے

---

[1] تاکہ آدمی قریب ہی نماز ادا کر سکے۔ بعض دفعہ جامع مسجد دور ہوتی ہے ہر وقت وہاں پہنچنا مشکل ہوتا ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں خوشبو لگانا مستحب ہے۔ کیونکہ امام مالک اس کو مکروہ سمجھتے ہیں ۱۲ [3] یعنی نصاریٰ نے بھی اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنایا وہ بھی ملعون ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا لیکن یہودیوں کے نبیوں پر وہ بھی ایمان رکھتے تھے۔ اس لیے وہ ان کے بھی پیغمبر ہوئے۔ اس کے علاوہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں اور امت کے نیک لوگوں سے بھی سوک کیا گیا ۱۲ [4] قبروں کو مسجدیں بنانے کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ جو افعال مسجد میں خدا کے سامنے کئے جاتے ہیں۔ وہی قبروں پر کئے جائیں مثلاً سجدہ کیا جائے یا رکوع کیا جائے یا تنظیماً دو زانو ہو کر بیٹھے یا ہاتھ باندھ کر قیام کیا جائے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ قبروں کے پاس مسجدیں تعمیر کی جائیں۔ ان سب سے احادیث میں نہی آئی ہے ۱۲ [5] غرض اس حدیث سے یہاں لانے کی یہ ہے کہ مشرک مسجد میں آ سکتا ہے کیونکہ اس کی نجاست باطنی ہے ظاہری نہیں۔ البتہ مسجد حرام میں نہ مشرک داخل ہو سکتا ہے نہ حج کر سکتا ہے۔ ۱۲ [6] اس سے بھی ثابت ہوا کہ وقتی طور پر مسجد سے حوالات کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ یہ قیدی ثمامہ بن اثال یمامہ کا رہنے والا تھا عمرہ نیت سے آ رہا تھا۔ کہ گرفتار ہو گیا۔ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک مسجد میں رکھا بالآخر مسلمان ہو گیا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِحَسَّانَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

گذر رہے تھے کہ حضرت حسان کے مسجد میں شعر پڑھنے کی آواز سنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تیز نظروں سے گھورا تو حسان نے کہا میں نبی صلعم کی موجودگی میں شعر پڑھ لیا کرتا تھا متفق علیہ۔

۲۶۸۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے دیکھو، اسے کہو اللہ کرے تجھے نہ ملے۔ اس لیے کہ مسجدیں اس کام کیلیے نہیں بنائی گئیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۲۶۹۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَهُ لَا أَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَحَسَّنَهُ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو مسجد سے کوئی چیز بیچتے یا خریدتے دیکھو تو کہو اللہ تجھے اس بیوپار میں فائدہ نہ دے اسے نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا

۲۷۰۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَبِسَنَدٍ ضَعِيفٍ

اور حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو مسجدوں میں حدیں قائم کی جائیں اور نہ ہی قصاص لیا جائے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۲۷۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ خندق کے دن سعد رضہ زخمی ہو گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا خیمہ مسجد میں لگا دیا تھا کہ قریب سے ان کی تیمارداری کر سکیں۔ متفق علیہ۔

لہ اس سے معلوم ہوا کہ اچھے اشعار مسجد میں پڑھنا جائز ہیں، حضرت حسان کفار کی ہجو کے جواب میں مسجد میں شعر کہتے اور آنحضرت فرماتے روح القدس تیری مدد کرتا ہے۔ ترمذی اور ابن خزیمہ نے جو نہی روایت کی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ برے اشعار نہ پڑھے جائیں ۱۲ سہ یہ زجر اور توبیخ کے طور پر ہے کہ لوگ مسجدیں اکر ایسی باتیں نہ کریں اگر کوئی چارپایہ وغیرہ گم ہو جائے تو مسجد میں آکر لوگوں سے نہ پوچھے دروازہ پر کھڑا ہو کر آنے جانے والوں سے پوچھ سکتا ہے ۱۲ سہ اس میں یہی مقصود ہے کہ مسجدیں بیوپار کے کام نہ آنے لگیں اس سے نماز میں خلل واقع ہوگا ۱۲ سہ مسجد میں تجارت کرنا منع ہے لیکن اگر کوئی شخص کرے تو گنہگار تو ہوگا لیکن بیع منعقد طور پر منعقد ہو جائے گی ۱۲ سہ کیونکہ اس کی سند میں اسمٰعیل بن مسلم مکی ہے ۱۲ سہ اس سے ثابت ہوا کہ مسجد میں خیمہ لگانا اور سونا اور بیمار یا زخمی کا رہنا جائز ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۲۔ وَعَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے سامنے پردہ کیا ہوا تھا اور میں حبشیوں[1] کے کھیل کود کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیلتے تھے۔ متفق علیہ۔

۲۷۳۔ وَعَنْهَا أَنَّ وَلِيْدَةً سَوْدَاءَ كَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَتْ تَأْتِيْنِيْ فَتَحَدَّثُ عِنْدِيْ الْحَدِيْثَ[2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ ایک کالے رنگ کی لڑکی کا خیمہ مسجد میں لگا ہوتا تھا وہ کبھی میرے پاس آکر باتیں کیا کرتی تھی۔ الحدیث[3] متفق علیہ۔

۲۷۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دیا جائے۔ متفق علیہ۔

۲۷۵۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ[4] أَخْرَجَ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی۔ جب تک کہ لوگ مسجدوں میں فخر نہ کرنے[5] لگیں۔ اسے ترمذی کے سوا پانچوں نے روایت کیا۔ اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۲۷۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مسجدوں کے بناؤ سنگار[6] کا حکم نہیں دیا گیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ عام نظر سے عورت اجنبی مرد کو دیکھ سکتی ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ وہ کھیل جو مسلمانوں کو جہاد میں کام دیں مسجد میں کھیلنے جائز ہیں۔ کیونکہ حبشی جنگی کھیل کھیل رہے تھے۔ ۱۲ [3] ساری حدیث بخاری میں ہے یہاں مقصود یہ ہے کہ مسجد میں عورت بھی رہ سکتی ہے اور خیمہ لگانا بھی جائز ہے ۱۲ [4] مخمر یہ طور پر ریاکاری کے طور پر مسجدیں بنانا قیامت کا نشان ہے اور دین کی تباہی۔ ۱۲ [5] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں نقش و نگار نہ کرنا چاہیئے کہ یہ یہودیوں کی رسم ہے۔ عمارت کا مقصد عبادت گاہ کی علامت اور گرمی سردی یا بارش سے بچاؤ ہے۔ نقش و نگار سے تو جہ نماز میں پوری طرح نہیں رہتی۔ جو بھی تعمیر یفیں میں سب سے پہلے ولید بن عبدالملک نے نقش و نگار کرائے۔ جو کہ قرون مشہود لہا بالخیر کے بعد ہوا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاسْتَغْرَبَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میری امت کے اعمال پیش کئے گئے ان میں وہ تنکا بھی تھا جسے آدمی نے مسجد سے اٹھا کر باہر پھینک دیا ہے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور غریب کہا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۲۷۸۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مسجد میں آؤ تو دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھو۔ متفق علیہ۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

۲۷۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز کے لیے اٹھے تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر پھر تکبیر کہو۔ پھر جو قرآن یاد ہو پڑھ[1]۔ پھر اطمینان سے رکوع کر۔ پھر سیدھا کھڑا ہو جا۔ پھر اطمینان سے سجدہ کر۔ پھر اطمینان سے بیٹھ[2]۔ پھر

---

[1] یہ تو ظاہر ہے کہ دو رکعتیں تحیۃ المسجد ہیں۔ شافعیہ کا مذہب ہے کہ یہ واجب ہیں۔ اور جمہور انہیں مستحب کہتے ہیں۔ حدیث کے ظاہر سے بعض علماء نے مکروہ اوقات میں بھی ان کے پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ اور بعض اوقات ممنوعہ میں منع کرتے ہیں۔ ۱۲ [2] قولہ ثم اقرأ ما تیسر الخ اس سے ظاہر ہے کہ قرأت قرآن واجب ہے ایک روایت میں ثم اقرأ ام القرآن کے لفظ ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں بھی فاتحہ مراد ہے۔ بعض لوگ ماتیسر کی آڑ لے کر عدم فرضیت فاتحہ کی اس سے دلیل لیتے ہیں۔ اس کے متعلق بحث آگے آئے گی۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہاں نماز کی ترتیب سکھلائی جا رہی ہے جس میں امام یا مقتدی یا منفرد کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ یہ حدیث حدیث المسیئ فی الصلوٰۃ کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۲ [3] اس حدیث پر ان لوگوں کو غور کرنا چاہیئے جو رکوع، سجود، قومہ، جلسہ اطمینان سے ادا نہیں کرتے اور جلدی جلدی نماز خراب کر کے پڑھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین قسم کے چور فرمایا ہے۔ اور یہی وہ نماز ہے جس کو منافق کی نماز کا لقب دیا ہے۔ اللھم اعنا علی حسن عبادتک ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا اَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَلِابْنِ مَاجَةَ بِاِسْنَادِ مُسْلِمٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَائِمًا۔

اطمینان سے سجدہ کر پھر اسی طرح اپنی ساری نماز میں کرتا جائے۔ اسے ساتوں نے روایت کیا اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔ اور ابن ماجہ نے مسلم کی سند سے یہ لفظ بیان کئے ہیں کہ اطمینان سے کھڑا ہو۔

۲۸۰۔ وَمِثْلُهُ فِي حَدِيثِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ ابْنِ مَالِكٍ عِنْدَ اَحْمَدَ وَابْنِ حِبَّانَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَائِمًا

اور اسی طرح رفاعہ بن رافع بن مالک کی حدیث میں احمد اور ابن حبان میں ہے کہ تو اطمینان سے کھڑا ہو

۲۸۱۔ وَلِاَحْمَدَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ۔

اور احمد میں ہے کہ اپنی پیٹھ سیدھی کر کہ تیری ہڈیاں اپنی اصلی جگہ پر آ جائیں۔

۲۸۲۔ وَلِلنَّسَائِيِّ وَاَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعٍ اِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ يُكَبِّرُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيَحْمَدُهٗ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَفِيهَا فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَاْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ۔

اور نسائی اور ابو داؤد میں رفاعہ بن رافع کی حدیث میں ہے کہ جب تک وضو پورا نہ کیا جائے اللہ کے حکم کے مطابق تب تک نماز پوری نہیں ہوتی۔ پھر تکبیر کہے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے اور اس میں یہ بھی ہے اگر تجھے قرآن یاد ہو تو پڑھ ورنہ خدا کی حمد اور تکبیر اور تہلیل کر۔

۲۸۳۔ وَلِاَبِي دَاوُدَ: ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَبِمَا شَاءَ اللّٰهُ۔

اور ابو داؤد میں ہے کہ پھر الحمد[1] اور اس کے سوا جو چاہے پڑھ۔

۲۸۴۔ وَلِابْنِ حِبَّانَ "ثُمَّ بِمَا شِئْتَ"۔

اور ابن حبان میں ہے پھر تو جو چاہے پڑھ۔

۲۸۵۔ وَعَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ

اور ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب[2] تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع

[1] ام القرآن نام ہے الحمد کا۔ اس حدیث سے نماز میں الحمد اور اس کے علاوہ دوسری سورت یا چند آیتوں کا پڑھنا معلوم ہوا سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ کچھ پڑھنا بعض علماء کے نزدیک ضروری ہے اور اکثر کے نزدیک مستحب۔ دلایل کی تفصیل بڑی کتابوں میں ہے ۱۲ [2] اس حدیث میں نبی صلعم کی نماز کی پوری طرح کیفیت بیان کر دی گئی ہے۔ بفرمان واجب الاذعان جناب رسول خدا صلعم صلوا کما رأیتمونی اصلی "کہ نماز پڑھتے دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھا کرو"، آپ کی امت کو چاہیئے کہ جس طرح آپ نماز اطمینان سے ادا فرمایا کرتے تھے اسی طرح خود بھی اطمینان سے پڑھے اور جلدی جلدی رکوع و سجود کر کے نماز کو خراب نہ کرے۔ مرغے کی طرح چند ٹھونگے مارنے والے کو آپ نے منافق شمار کیا ہے۔ آجکل اکثر نمازیوں کی نماز کے ارکان صحیح ادا نہیں ہوتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْصِرُ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ إِلَى مَكَانِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

کرتے[1] تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنے مضبوط پکڑ لیتے پھر اپنی پیٹھ کو جھکا لیتے پھر جب اپنا سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ تمام جوڑ اپنے مقام پر آجاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ زمین پر رکھتے جو نہ پھیلے ہوئے ہوتے اور نہ گھٹے ہوئے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھتے اور جب دو رکعتوں پر تشہد کرتے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا کر دیتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو آگے نکال دیتے اور دوسرے کو کھڑا رکھتے اور اپنی ران پر بیٹھ جاتے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۲۸۶۔ وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو کہتے میں نے اپنا منہ[2] اس اللہ کے آگے کیا جس نے آسمان و زمین پیدا کیا مسلمین تک۔ پھر کہتے اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا

---

[1] اس حدیث میں رفع یدین کندھوں تک کرنے کا ذکر ہے۔ اور وائل بن حجر کی حدیث میں کانوں تک۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تطبیق اس طرح دی ہے کہ ہتھیلیاں کندھوں کے برابر ہوں اور انگلیاں کانوں کے برابر ۱۲ [2] اس حدیث کے آخر میں ہے کہ آنحضرت صلعم یہ دعا تہجد کی نماز میں پڑھتے اور مصنف نے تلخیص میں امام شافعی اور ابن خزیمہ سے روایت کیا ہے کہ فرض نمازیں پڑھتے تھے اور حضرت علی کی حدیث میں دونوں باتوں کا احتمال ہے ۱۲ [3] ساری دعا اس طرح ہے وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین ترجمہ یہ ہے کہ میں نے اپنا چہرہ اس اللہ کے لیے وقف کر رکھا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا میں صرف اسی کی عبادت کرتا ہوں اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں میری نماز اور قربانی میری زندگی اور موت سب اللہ رب العلمین کے لئے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ سب اسی کا حکم ہے اور میں فرمانبرداروں سے ہوں۔ اس دعا میں آنحضرت صلعم نے جس اخلاص اور توجہ الی اللہ کا مظاہرہ فرمایا ہے ہر مسلمان کا یہی طریقہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہر کام اسی کی رضامندی کے لیے ہو اس میں شرک یا نفسانی خواہش یا ریاکاری کا دخل نہ ہونا چاہیئے بلکہ چلنا پھرنا، سونا، جاگنا، محبت، عداوت سب اللہ کی رضامندی کے لیے ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ إِلَى آخِرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ "إِنَّ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ"

۲۸۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْئَةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۸۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِسَنَدٍ مُنْقَطِعٍ وَرَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

رب ہے میں تیرا بندہ ہوں۔ آخر تک اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ دعا رات کی نماز میں پڑھتے

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر اور قرأت پڑھنے سے پہلے خاموش رہتے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا پڑھتے ہیں۔ فرمایا میں پڑھتا ہوں اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق اور مغرب جتنا فیصلہ کر دے۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے۔ جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہ پانی برف اور ژالہ سے دھو دے۔ متفق علیہ۔

اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کہتے تھے کہ اے اللہ تو پاک ہے ساری تیری تعریفیں ہیں تیری ذات بڑی بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اسے مسلم نے منقطع سند سے اور دارقطنی نے موصول اور موقوف دونوں طرح

لہ ان کلمات طیبات میں تعلیم دی گئی ہے کہ خواہ بندہ کتنا ہی خدا تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار کیوں نہ ہو جائے اس کو ہر سال اپنی کوتاہی اور تقصیرات کا عذر خواہ رہنا چاہیئے ۱۲ سہ ساری دعا اس طرح ہے۔ انا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واہدنی لاحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف عنی سیئہا لا یصرف عنی سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک وانا بک والیک تبارک وتعالیت استغفرک واتوب الیک۔ ترجمہ:۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ مجھے اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ تو میرے سارے گناہ معاف فرما کہ تیرے سوا گناہوں کے معاف کرنے والا کوئی نہیں۔ اور مجھے اچھے اخلاق کی توفیق عطا فرما کہ تیرے سوا اچھے اخلاق کی رہنمائی کوئی نہیں کر سکتا اور مجھے اخلاق سے محفوظ رکھ کہ تیرے سوا برے اخلاق سے کوئی نہیں بچا سکتا اور میں تیری فرمانبرداری کیلئے تیری درگاہ میں حاضر ہوں۔ بھلائی ساری تیرے ہاتھ میں ہے اور بدی کی نسبت تیری طرف نہیں۔ میرا استناد تجھ پر ہے اور میں تیری توفیق سے زندہ ہوں اور تیری ہی طرف جانا ہے تو بڑا بابرکت اور بلند مرتبہ ہے۔ میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ ان کلمات میں اچھے اخلاق کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا ہے اور برے اخلاق سے پناہ مانگی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اللہ سے اس کی دعا کرے اور سمجھ لے کہ حسن خلق کے برابر کوئی نیکی نہیں۔ اور برے خلق کے برابر کوئی گناہ نہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَوْصُولًا وَمَوْقُوفًا۔

روایت کیا ہے۔

۲۸۹۔ وَعَنْهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا عِنْدَ الْخَمْسَةِ وَفِيهِ وَكَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ۔

اور ابو سعید خدری سے بھی پانچوں میں اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ تکبیر کے بعد کہتے۔ میں اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان مردود سے پناہ لیتا ہوں۔ اس کے سوسوں سے اس کے پھونکنے سے۔ اس کے القاء سے۔

۲۹۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيمِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر اور قرأت سورۃ فاتحہ سے شروع کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تھے تو اپنا سر برابر رکھتے نہ اونچا نیچا اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے سجدہ نہ کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ سیدھا بیٹھ جانے سے پہلے نہ کرتے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے اور دائیں کو کھڑا کر دیتے۔ اور آپ شیطان کی چوکڑی سے منع فرمایا کرتے تھے اور درندوں کی طرح بازو آگے نکال کر بیٹھنے سے بھی منع فرماتے اور اپنی نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرتے

صلہ ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو قعدہ میں ایسا ہی کرتے تھے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ اسی کے قائل ہیں حدیث ابو حمید ساعدی میں ہے کہ پہلے قعدہ میں بایاں پاؤں بچھاتے اور دوسرے میں بایاں پاؤں آگے نکال دیتے اور چوتڑوں (سرین) پر بیٹھتے۔ امام شافعیؒ اسی کے قائل ہیں اور امام مالک کے نزدیک ہر دو قعدہ میں تورک (چوتڑ) پر بیٹھنا ہے۔ اور امام احمد کے نزدیک دو قعدہ والی نماز میں پچھلے قعدہ میں تورک ہے۔ سند کے لحاظ سے ابو حمید کی حدیث جو کہ امام شافعی کا ماخذ ہے صحیح ہے اور یہ حدیث جو کہ امام ابو حنیفہ کا ماخذ ہے کمزور ہے ۱۲ صلہ عقبۃ الشیطان الخ "شیطان کی چوکڑی" اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے سرینوں کو زمین پر رکھے اور گھٹنے اور پنڈلیاں کھڑی کرلے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھ لے اور "درندوں کا بیٹھنا" یہ ہے کہ آدمی اپنے سرین پنڈلیوں پر بچھا کر بیٹھے اور اپنے ہاتھ آگے بچھا کر ان پر جھک جائے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أخرجه مسلم وله علة۔

اسے مسلم نے معلول[1] سند سے روایت کیا۔

۲۹۱۔ وعن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه حذو منكبيه إذا افتتح الصلوة وإذا كبر للركوع وإذا رفع رأسه من الركوع متفق عليه

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کیلئے تکبیر کرتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک[2] اٹھاتے متفق علیہ۔

۲۹۲۔ وفي حديث أبي حميد عند أبي داود يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يكبر۔

اور ابو حمید کی حدیث میں ابوداؤد میں ہے کہ اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھائے پھر تکبیر کہے۔

---

[1] علت یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابوالجوزاء کا سماع حضرت عائشہ سے ثابت نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ اکبر کے بجائے اللہ اعظم یا اللہ اجل کہنا صحیح نہیں ہے ۱۲ [2] عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے کہ افتتاح نماز یا رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے وقت رفع یدین سنت ہے۔ "کان یرفع" کے الفاظ استمرار پر دلالت کرتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوا کہ رفعین منسوخ نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی اس کو کبھی ترک کیا گیا۔ چنانچہ امام شافعی اور احمد اور اہل علم صحابہ اور تابعین اسی کے قائل ہیں۔ اور امام مالک اور شافعی نے دوسری روایت سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین کو روایت کیا ہے۔ امام نووی نے اس کی صحت کا فتویٰ دیا ہے۔ امام بخاری نے اس کی تصحیح کی ہے ابوحمید ساعدی نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ ابوداؤد نے صحیح سندوں سے رفع یدین کی حدیثوں کو نقل کیا ہے چنانچہ مالک بن حویرث اور وائل بن حجر کی روایات صحیحین میں موجود ہیں۔ زاد المعاد اور تلخیص میں ہے کہ آنحضرت نے آخر عمر تک رفع یدین کی۔ حضرت ابوبکر اور عمر کا رفع یدین کرنا تلخیص الجبیر میں اور حضرت عثمان اور حضرت علی التعلیق المغنی میں اور بقایا عشرہ مبشرہ کا تعلیق میں ذکر ہے۔ فتح الباری میں ہے کہ سوائے حضرت ابن مسعود کے تمام صحابہ رفع یدین کرتے تھے۔ مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی نے اپنی کتاب التعلیق الممجد میں عبداللہ بن مسعود کے ترک رفع یدین کو نسیان پر محمول کیا ہے۔ باقی رفع یدین کے خلاف جتنی بھی حدیثیں ہیں یا موضوع ہیں یا ضعیف پھر بعض کے ضعف پر اتفاق ہے اور بعض میں اختلاف اور سب میں سے عبداللہ بن مسعود کی حدیث بہتر خیال کی جاتی ہے جسے امام ترمذی نے حسن اور ابن حزم نے صحیح کہا ہے لیکن اس کی تحسین اور تصحیح کا معارضہ ابن ابی حاتم نے ان لفظوں میں کیا ہے کہ یہ خطا ہے امام بدوان کے استاد یحییٰ بن آدم نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ دارقطنی نے کہا کہ یہ حدیث ثابت نہیں۔ ابن حبان نے کہا کہ رفع یدین کے مخالف اہل کوفہ نے جو حدیثیں نقل کی ہیں ان میں سب سے زیادہ یہ حدیث ان کا مایہ ناز ہے حالانکہ یہ حدیث بہت ضعیف ہے کیونکہ اس میں کئی علتیں ہیں حافظ ابن حجر کا فیصلہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا ساری جرح عبداللہ بن مسعود کی عاصم بن کلیب کے طریق سے جو روایت ہے اس کے متعلق ہے اور جو حدیث محمد بن جابر کے طریق سے مروی ہے اسے ابن جوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے امام بخاری نے اپنے استاد علی بن مدینی کا فتویٰ نقل کیا ہے کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر کی اس حدیث کی بنا پر رفع یدین کیا کریں اس مسئلہ میں کلام بہت طویل ہے ۱۲

[3] لیکن سند ذرا بات بابر ثبوت کو نہیں پہنچی کیونکہ عبداللہ بن مسعود کی روایت جس میں عدم رفع کا ذکر ہے نہایت ضعیف ہے اور صحیح روایات کے مقابلہ میں پیش کرنے کے قابل نہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۳۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ لٰكِنْ قَالَ: حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

اور مسلم میں مالک بن حویرث سے بھی ابن عمرؓ کی حدیث کی طرح مروی ہے لیکن اس میں یہ لفظ ہیں کہ اپنے کانوں تک اٹھاتے۔

۲۹۴۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ أَخْرَجَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور وائل بن حجرؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھے اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا۔

۲۹۵۔ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ متفق علیہ۔

۱؎ اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ نماز میں ہاتھ باندھنا سنت رسول مقبول ہے اور ہاتھ کھلے چھوڑنا خلاف سنت ہے بعض لوگ کھلے ہاتھ نماز پڑھنے کو حضرت علیؓ کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں جناب علی مرتضیٰ سے رجوع ثابت ہے اور اسی طرح امام مالکؒ کے متعلق بھی کہا جاتا ہے لیکن موطا میں انہوں نے ہاتھ باندھنے کی خود روایت کی ہے۔ دوسری یہ کہ ہاتھ سینہ پر باندھنے چاہئیں۔ بعض لوگ ناف پر ہاتھ باندھتے ہیں لیکن ان کی دلیل میں جو روایت ہے وہ صحیح نہیں۔ نیز مسند امام احمد میں حضرت طلب صحابی کی روایت بھی ہے جس میں ذکر ہے کہ آنحضرتؐ سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے حسن کہا ہے ابوداؤد کے نسخہ ابن العربی میں حضرت طاؤسؒ سے بطریق مرسل روایت ہے کہ آنحضرتؐ اپنے ہاتھ سینہ پر مضبوط باندھ لیتے۔ دارقطنی، بیہقی، اور حاکم نے باسناد حسن حضرت علی مرتضیٰ سے فصل لربک وانحر کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ اس سے مراد نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا ہے ۱۲ منہ

۲؎ حدیث مذکور کو ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے ان میں سے بعض نے فصاعدًا کے لفظ ہیں اور بعض میں نہیں لیکن ابن حبان نے کہا ہے کہ معمر عن الزہری اس کے ساتھ منفرد ہیں اور امام بخاری نے ان الفاظ کو معلول کہا ہے مذکورہ بالا حدیث اس بات پر صراحت سے دلالت کرتی ہے کہ الحمد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ صحابہ اور تابعین میں سے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے بلکہ حدیث مسیئ الصلوٰۃ میں ہے اقرأ بأم الکتاب، اسکے لفظ ہیں اور اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اپنی نماز اسی طرح پڑھ جس سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت میں فاتحہ واجب ہے اور اس میں امام اور مقتدی کا کوئی فرق نہیں اور نہ جہری اور سری کا کوئی فرق ہے مسلم میں ابوہریرہ کی حدیث میں ہے کہ اگر ہم امام کے پیچھے ہوں تو پھر بھی الحمد پڑھنا ضروری ہے؟ تو ابوہریرہ نے کہا کہ اپنے دل میں پڑھ ترمذی، ابوداؤد اور نسائی میں عبادہ کی حدیث سے ہے کہ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ کیا تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟ تو صحابہؓ نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا کہ الحمد کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ انکے علاوہ اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے بھی الحمد پڑھنا ضروری ہے اور تفصیل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۶۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيِّ "لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ"

اور ابن حبانؒ اور دار قطنی سے روایت ہے کہ جس نماز میں الحمد نہ پڑھی جائے وہ فائدہ نہیں دیتی۔

۲۹۷۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ حِبَّانَ "لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ؟" قُلْنَا: "نَعَمْ" قَالَ: "لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا"۔

احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پوچھا تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو ہم نے کہا ہاں آپ نے فرمایا الحمد کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ الحمد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۲۹۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِـ"الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ"۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کیا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔

۲۹۹۔ زَادَ مُسْلِمٌ: لَا يَذْكُرُونَ "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا۔

مسلم میں اتنا زیادہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، شروع یا اخیر میں نہیں پڑھتے تھے۔

۳۰۰۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ خُزَيْمَةَ: لَا يَجْهَرُونَ بِـ"بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ"

اور احمد اور نسائی اور ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(بقیہ صفحہ ۹۲) ملوث میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے باقی رہی وہ حدیث کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اس کیلئے کافی ہے حدیث ضعیف ہے جیسا کہ مؤلف نے اس کے متعلق بتلایا ہے۔ کہ بھی ہر کی ایک جماعت سے اس کے مختلف طرق ہیں جو سب کے سب معلول ہیں۔ بعض کمال کی تاویل یہ داخل ہے کیونکہ حدیث کے یہ لفظ کہ لا تجزئ صلوٰۃ لا یقرأ فیہا بفاتحۃ الکتاب، اور یہ لفظ کہ لا تقبل الصلوٰۃ لا تقرأ فیہا القرآن، بالکل اسی طرح کے لفظ ہیں۔ کہ لا یقبل اللہ صلوٰۃ احدکم اذا حدث حتی یتوضأ، لیکن ان میں کوئی بھی تاویل کا قائل نہیں، تائیدین سب بعض کا قول تو یہ ہے کہ امام کے سکتات میں پڑھے اور بعض اس کے قائل ہیں کہ امام الحمد سے فارغ ہو جائے تو پھر پڑھے لیکن یہ سب اقوال ابوداؤد نے راوی حدیث عبادہ بن صامت کا وہ قصہ بھی نقل کیا ہے کہ عبادہ نے ابو نعیم کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ جہر سے قرأت پڑھ رہے تھے عبادہ نے بھی جہر سے قرأت فاتحہ شروع کر دی۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ راوی حدیث نے یہی سمجھا ہے کہ فاتحہ امام کے ساتھ پڑھنی چاہیئے۔ اگرچہ اس سے منازعت کی صورت ہی کیوں نہ پیدا ہو جائے۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ۹۱) سے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم اور ابوبکر اور عمر فاتحہ بسم اللہ قرأت سے پہلے نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ آہستہ پڑھتے تھے اور بعض میں ہے کہ نیچی آواز سے نہ پڑھتے اور بعض صحیح حدیث میں بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنے کا ذکر ہے۔ سند کے لحاظ سے پہلی حدیثیں زیادہ صحیح ہیں۔ حنفیہ آہستہ بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ لیکن اس پر علت کی تنقید موجود ہے۔ بہرحال اس مسئلہ میں اختیار ہے جس طرح کوئی چاہے پڑھ لے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۱۔ وَفِي أُخْرَى لِابْنِ خُزَيْمَةَ كَانُوا يُسِرُّونَ وَعَلَى هٰذَا يُحْمَلُ النَّفْيُ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ خِلَافًا لِمَنْ أَعَلَّهَا۔

اور ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے اور اسی پر مسلم کی نفی کو محمول کیا جائے گا۔ بخلاف ان لوگوں کے جو اس کو معلول کہتے ہیں

۳۰۲۔ وَعَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ وَلَا الضَّالِّينَ، قَالَ آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ: "اللّٰهُ أَكْبَرُ" ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور نعیم مجمر سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس نے بسم اللہ پڑھی پھر الحمد پڑھی جب ولا الضالین پر پہنچے تو آمین کہی اور جب بھی سجدہ کرتے یا بیٹھنے سے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب سلام پھیرتے تو کہتے مجھے اللہ کی قسم میری نماز بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی ہے۔ اسے نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا۔

۳۰۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأْتُمُ الْفَاتِحَةَ فَاقْرَءُوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَإِنَّهَا إِحْدَى آيَاتِهَا۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَوَّبَ وَقْفَهُ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم الحمد پڑھو تو بسم اللہ ساتھ پڑھا کرو کیونکہ یہ بھی اس کی ایک آیت ہے۔ اسے دار قطنی نے موقوف روایت کیا۔

۳۰۴۔ وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ آمِينَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے تھے۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا اور حسن کہا اور حاکم نے اسے صحیح کہا۔

۱؎ فاتحہ کے بعد آمین کہنا بالاتفاق سنت ہے۔ خواہ کوئی شخص اکیلا ہو یا امام یا مقتدی۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک آمین کہنا واجب ہے اور اس کا تارک گنہگار رہتا ہے۔ اس کے معنی ہیں اے اللہ تو میری دعا قبول فرما۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابوہریرہ نے بلند آواز سے کبھی ۲؎ آمین آہستہ کہی جائے یا بلند آواز سے اس میں اختلاف ہے۔ حنفیہ آہستہ کہتے ہیں۔ خلافاً ائمہ حدیث اور اہلحدیث بلند سے آمین کہتے ہیں۔ بلند آواز جہر کی تعریف یہ ہے کہ دوسرا آدمی سن لے۔ ہدایہ میں یہی تعریف کی گئی ہے۔ ابوجعفر ہندوانی یہی قول ہے۔ احادیث سے آمین بالجہر کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ ترمذی، ابوداؤد اور دارمی میں وائل بن حجر کی حدیث میں ہے رفع بہا صوتہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۰۵۔ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ مِنْ حَدِیْثِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ نَحْوُہٗ۔

اور ابو داؤد اور ترمذی میں بھی وائل بن حجر کی حدیث اسی طرح ہے۔

۳۰۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۴) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی اور اپنے آواز کو دراز کیا۔ اس کو ترمذی نے حسن اور دارقطنی نے صحیح کہا ہے اور ابوداؤد کے لفظ ہیں کہ آمین بلند آواز سے کہی اس حدیث کو حافظ ابن حجر اور دارقطنی نے صحیح کہا ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں آمین کی آواز سے مسجد گونج اٹھتی تھی۔ امام بیہقی اور دارقطنی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابن سکن اور ابن قطان نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو علماء کے اقوال کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے اور امام کے پیچھے مسلمانوں کے آمین کہنے پر حسد کریں گے جیسے کہ یہودی تم پر حسد کرتے ہیں"۔ فتح الباری، ابن حبان، جامع صغیر، در منثور، معجم اوسط اور طبرانی میں امیر معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودی تمہاری تین چیزوں پر سب سے زیادہ حسد کرتے ہیں۔ سلام کہنے پر۔ نمازیں صفیں درست کرنے پر اور امام کے پیچھے آمین کہنے پر۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری امام ابوحنیفہ کے استاد حضرت عطاء کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے دو سو سے زیادہ صحابہ کو دیکھا ہے کہ جب امام ولا الضالین کہتا تو وہ بلند آواز سے آمین کہتے۔ اس قول کو بیہقی اور ابن حبان نے بھی نقل کیا ہے۔ ابن عیینہ مشہور صحابی اور صاحب قرأت آمین کے لفظ کو حرف فاتحہ قرار دیتے ہیں۔ جس طرح فاتحہ پڑھی جاتی ہے اسی طرح آمین کہی جائے یعنی اگر فاتحہ جہر سے پڑھے تو آمین بھی جہر سے کہے یہی وجہ ہے کہ امت کے اکابر آمین بالجہر کے قائل ہیں۔ خواہ وہ حنفی ہیں یا غیر حنفی۔ چنانچہ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل تینوں آمین بالجہر کے قائل ہیں۔ (میزان کبریٰ) امام ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر شرح ہدایہ میں توسط آواز سے آمین کہنے کو پسند فرمایا ہے۔ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی حنفی نے آہستہ آمین کہنے کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مدارج النبوۃ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے آمین بالجہر کو ترجیح دی ہے۔ حالانکہ یہ حنفی مسلک کے بڑی سختی سے پابند ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ الطالبین میں آمین بالجہر کو نقل کیا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی آمین بالجہر کے قائل ہیں۔ اور التعلیق الممجد میں مولینا عبدالحی لکھنوی کہتے ہیں کہ انصاف کی بات یہ ہے کہ آمین زور سے کہنا دلیل کی رو سے قوی ہے۔ امام ابن ہمام سے لے کر جن لوگوں کے خلاف نقل کئے گئے ہیں یہ سب حضرات سوائے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے سب حنفی ہیں۔ باقی رہے آمین آہستہ کہنے کے دلائل تو ان میں سے بعض وہ ہیں جن میں بالجہر کا ذکر نہیں، اور یہ مسلمہ چیز ہے کہ عدم ذکر عدم شے کو مستلزم نہیں اور ایک روایت وہ ہے۔ جسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی اور آواز کو نیچا رکھا اسے بعض حنفی بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ خود امام ترمذی نے اس حدیث پر بری طرح سے جرح کی ہے۔ اور اس حدیث پر چار طرح سے جرح کی ہے۔ آگے جس طرح کوئی چاہے کرے اپنے اپنے ایمان کا تقاضا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ: فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ فَقَالَ قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" الْحَدِيثَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ.

ف: آن یاد نہیں کر سکتا۔ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دو جو میری نماز میں کافی ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کر: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ الحدیث۔ اسے احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ اور ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے صحیح کہا۔

۳۰۷۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى وَيَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد اور دو سورتیں پڑھتے اور ہمیں کبھی کوئی آیت سنا دیتے پہلی رکعت لمبی کرتے اور پچھلی دونوں میں صرف الحمد پڑھتے۔ متفق علیہ۔

ف۱ اس حدیث سے بعض احناف نے دلیل لی ہے۔ کہ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا فرض نہیں ہے کیونکہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تجھ کو الحمد ضرور سیکھنی پڑے گی۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ معذور کے لیے ہر صورت روایت شریفہ میں رکھی ہے۔ اس سے احکام نہیں بدلا کرتے اگر ایک معذور شخص کہے کہ میں رکوع نہیں کر سکتا اور اسے کوئی بے تمیز کہہ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ رکوع فرض نہیں رہا ۱۲ ف۲ ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت بالاتفاق سری ہے۔ جہری سنانے کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ آپ اس وقت قرآن ہی پڑھ رہے ہیں کوئی دوسرا ذکر یا دعا وغیرہ نہیں پڑھتے۔ دوسرا یہ کہ پتہ چل جائے کہ اس وقت فلاں سورت پڑھی جا رہی ہے۔ اگرچہ کسی نماز کے لیے کسی خاص سورت کی تعیین نہیں ہے بلکہ آیات کی تعداد یا خاص خاص سورتوں یا ان کے اندازہ کو نماز پنجگانہ کے لیے ضرور تصور کیا ہے کہ اتنی مقدار ہو جائے۔ جیسا کہ آئندہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ ف۳ آئمہ ثلاثہ اور حنفیہ میں سے امام محمد کے نزدیک مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعتوں میں قرأت لمبی ہو دوسری میں چھوٹی۔ امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک دونوں رکعتوں میں قرأت برابر ہے۔ ظہر اور عصر اور مغرب میں تو پہلی قرأت کا لمبا ہونا نص سے ثابت ہوتا ہے اور مغرب اور عشاء میں قیاساً۔ عبد الرزاق نے عمر سے یہ لفظ بھی نقل کئے ہیں۔ کہ آنحضرت اس لیے ایسا کرتے کہ لوگ پہلی رکعت میں شامل ہو جائیں ۱۲ ف۴ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ پچھلی رکعتوں میں کچھ نہ پڑھتے۔ بلکہ ابو سعید کی مسلم کی حدیث میں ہے کہ آپ کی پچھلی رکعت کا اندازہ ہم پندرہ آیات کا کرتے تھے۔ حالانکہ فاتحہ صرف سات آیات ہے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ پچھلی رکعتوں میں قرأت کیا کرتے تھے اور بعض دفعہ چھوڑ دیتے تھے۔ گویا پچھلی رکعتوں میں قرأت سنت ہے ۱۲ منہ ؛

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۸۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کُنَّا نَحْزُرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ قَدْرَ (الٓمّٓ تَنْزِیْلُ) السَّجْدَۃِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ وَفِی الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ وَالْاُخْرَیَیْنِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ظہر اور عصر کے قیام کا اندازہ کیا کرتے تھے۔ ہم نے ظہر کی دو رکعتوں کا اندازہ سورۂ سجدہ جتنا کیا اور پچھلی دو اس سے نصف ہوتیں اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں جتنا پڑھتے اور عصر کی پچھلی دو رکعتیں اس سے نصف ہوتیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۳۰۹۔ وَعَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ یَسَارٍ قَالَ: کَانَ فُلَانٌ[1] یُطِیْلُ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ وَیُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَیَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَفِی الْعِشَاءِ بِوَسْطِہٖ وَفِی الصُّبْحِ بِطِوَالِہٖ فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَہَ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ھٰذَا اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

اور سلیمان بن یسار نے کہا کہ فلاں[1] شخص ظہر کی پہلی دو رکعتیں لمبی پڑھتا تھا۔ اور عصر کی رکعتیں ہلکی پڑھتا ہے اور مغرب کی نماز میں قصار[2] مفصل اور عشاء میں اوساط مفصل اور صبح میں طوال مفصل پڑھتا ہے تو ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے کسی کے پیچھے اس آدمی سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ نماز نہیں پڑھی۔ اسے نسائی نے صحیح سند سے روایت کیا

۳۱۰۔ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ[3] مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اور جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام کی نماز میں سورۂ طور[3] پڑھتے سنا ہے۔ متفق علیہ۔

---

[1] یہ فلاں عمرو بن سلمہ مدینہ کا گورنر ہے۔ جن لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز کہا ہے انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ عمر بن عبدالعزیز کے وقت میں حضرت ابوہریرہؓ دنیا میں موجود نہ تھے ۱۲۔ [2] سورۂ حجرات سے لے کر آخر تک مفصل کہلاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا فاصلہ بہت زیادہ آتا ہے۔ حجرات سے بروج تک طوال مفصل بروج سے بینہ تک اوساط مفصل اور بینہ سے آخر تک قصار مفصل کہلاتی ہیں۔ صبح میں طوال، عشاء میں اوساط اور مغرب میں قصار پڑھنی سنت ہیں۔ اور ظہر صبح کے ساتھ اور عصر عشاء کے ساتھ ملائی گئی ہے باقی کبھی اس کے خلاف بھی ہوتا ہے جیسے کہ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ [3] بعض روایات میں اعراف اور صافات اور حٰم الدخان کا مغرب کی نماز میں پڑھنا بھی آیا ہے۔ یعنی بعض دفعہ اتنی لمبی سورتیں بھی مغرب میں پڑھی گئیں اور بعض دفعہ معوذتین کو صبح کی نماز میں پڑھا گیا۔ لیکن عام قرأت اسی طرح ہوتی تھی جو اوپر بیان ہوئی ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةَ وَ (هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نمازمیں سورۂ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۂ دہر[1] پڑھتے تھے۔ متفق علیہ۔

۳۱۲۔ وَلِلطَّبَرَانِیِّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ یُدِیْمُ ذٰلِكَ۔

اور طبرانی میں ابن مسعود کی حدیث میں ہے کہ آپ ایسا ہمیشہ کرتے۔

۳۱۳۔ وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَرَّتْ بِهٖ اٰیَةُ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا یَسْاَلُ وَلَا اٰیَةُ عَذَابٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْهَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِیُّ۔

اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب کوئی رحمت کی آیت آتی تو ٹھہر کر رحمت کا سوال کرتے اور جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو اس سے پناہ مانگتے۔ اسے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن کہا۔

۳۱۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَاِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَءَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَآءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ رکوع میں اللہ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں دعا کرو کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کا موقع ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۳۱۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ دعا

[1] ان سورتوں میں چونکہ خلق آدم، بعث عباد اور حشر کا ذکر ہے اور قیامت جمعہ ہی کو قائم ہوگی تو اس مناسبت سے اس روز یہ سورتیں پڑھتے کہ لوگ ڈریں کہ آج کے دن میں کیا کچھ ہونے والا ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جمعہ کو صبح کی نماز میں یہ سورتیں پڑھی جائیں جو سورتیں آنحضرت نے کسی نمازمیں بالتعیین پڑھی ہیں۔ ان کو اسی طرح پڑھنا افضل اور سنت ہے اور اگر کوئی اور سورت بھی پڑھ لے تو نماز میں نقص نہیں آتا ۱۲ [3] رکوع اور سجدے میں قرآن کریم کی قرأت ناجائز اور مکروہ ہے۔ نماز کے مختلف ارکان ہیں اور ہر ایک کا جداگانہ ہیئت اور صورت ہے اور ہر ایک کے مناسب اذکار مقرر اور مسنون ہیں۔ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا چاہیئے۔ سجدہ کی حالت میں دعا کرنی بھی جائز ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

پڑھتے تھے۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ ساری تعریفیں تیری ہیں یا الٰہی مجھے بخش دے۔ متفق علیہ۔

۳۱۶۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ اثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر[1] کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جبکہ اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھاتے پھر کھڑے ہو کر کہتے یا اللہ ساری تیری تعریفیں ہیں پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر سجدے سے جاتے تو تکبیر کہتے پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے پھر اسی طرح ساری نمازیں کرتے جاتے۔ پھر جب دوسری رکعت میں تشہد سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ متفق علیہ۔

۳۱۷۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے یا اللہ سب تعریفیں تیری ہیں جس سے آسمان اور زمین بھر جائیں اور جتنا تو چاہے اے بزرگی اور تعریف کے مالک تو بندے کے کہنے کا بہت مستحق ہے اور ہم سارے تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک دے وہ کوئی دینے والا نہیں اور عزت[2] والے کی عزت تیرے

[1] پہلی تکبیر کو تکبیر تحریمہ یا تکبیر افتتاح یا تکبیر اولیٰ کہتے ہیں اور باقی تکبیرات انتقال یعنی ایک حالت سے دوسری حالت میں جانے کے لیے پہلی تکبیر فرض ہے اور دوسری تکبیریں سنت اور بعض کے نزدیک واجب ہے۔ لفظ جد کے دو معنی ہیں، عزت اور دولت اور مطلب دونوں طرح صحیح ہے کہ تو خدا کے حضور خاندانی عزت اور دولت کام آ سکتی ہے اور نہ ہی عالی نسب ہونا بزرگوں کی اولاد ہونا آدمی کو عذاب الٰہی سے چھڑا سکتا ہے وہاں تو صرف اعمال صالحہ کی مانگ ہے سرور کائنات نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء سے فرمایا تھا کہ اے بیٹی میں تجھے عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتا یہ بھروسہ کر نا کہ میں پیغمبر کی بیٹی ہوں بلکہ ایسے عمل کر جو تجھے عذاب الٰہی سے نجات دے سکیں اگر آنحضرت اپنی صاحبزادی کو یہ فرمادیں تو دوسرا کون ہو جو بے عمل ہو کر بچ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَدُّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

سامنے بیچ سے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۳۱۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا دونوں ہاتھوں پر دونوں گھٹنوں پر اور قدموں کے کناروں پر۔ متفق علیہ۔

۳۱۹۔ وَعَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ إِذَا صَلَّى وَسَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے تو اپنے بازو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ متفق علیہ

۳۲۰۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور اپنی کہنیاں اٹھائے رکھ اسے مسلم نے روایت کیا۔

---

۱ یہ وہاں کے لوگوں کے رد کے لیے کہا ہے جو تو مرد میں طرف سجدہ صاحبہ جانا کافی سمجھتے ہیں اور دو نہیں پڑھتے کہ تو غیر ارکان بقدر تین تسبیح کے مرجب سجدہ سمجھ ہے جب آنحضرت صلعم سے یہ ثابت ہے تو پھر تیاں کے نیچے جانا ایاندار کا کام نہیں ۱۲ منہ ۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناک اور پیشانی دونوں مل کر ایک عضو ہیں۔ اگر ان کو الگ الگ شمار کیا جائے تو آٹھ اعضاء بنتے ہیں۔ اسی لیے آئمہ ثمانیہ اور صاحبین کہتے ہیں کہ اگر صرف پیشانی یا صرف ناک زمین پر رکھے تو سجدہ نہیں ہوتا۔ امام اعظم نے انکو الگ الگ شمار کیا اور ایک کے زمین پر رکھنے سے سجدہ صحیح سمجھا ہے لیکن حدیث سے یہ قول غلط ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ ۳ ان کا نام عبداللہ ہے بحینہ ان کی ماں کا نام ہے باپ کا نام مالک بن قشب ہے ۱۲ منہ ۴ آنحضرت صلعم کی بغلیں عام آدمیوں کی طرح سیاہ نہ تھیں۔ بلکہ دوسرے جسم اطہر کی طرح سفید تھیں۔ طبری نے کتاب الاحکام کے باب الاستسقاء میں تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلعم کی بغل متغیر رنگ نہ تھی۔ یہ بھی آپ کے خصوصیات میں سے ہے ۱۲ منہ ۵ ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ صحابہ نے لمبے سجود میں تھکاوٹ کے متعلق شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ کہنیاں گھٹنوں پر رکھ کر آرام لے لیا کرو۔ شاید یہ نفل نماز کے لیے ہیں۔ لیکن یہ حدیث مرسل ہے اور عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ ابوداؤد نے زید بن ابی حبیب سے اپنی مراسیل نقل کی ہے کہ آنحضرت نے عورتوں سے فرمایا کہ تم اپنی کہنیاں زمین پر رکھو۔ بیہقی نے اس روایت کو موصولا بھی روایت کیا ہے۔ لیکن وہ حدیث ضعیف ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۱۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ۔

اور وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اپنی انگلیاں کھلی رکھتے[1] اور جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیاں ملا لیتے[2] اسے حاکم نے روایت کیا۔

۳۲۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانوں بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اسے نسائی نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۳۲۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان بیٹھ کر یہ کہتے تھے یا الٰہی مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر مجھ کو ہدایت دے مجھ کو معاف فرما مجھ کو رزق دے اسے نسائی کے سوا چاروں نے روایت کیا یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

۳۲۴۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ آپ وتر رکعتوں میں سیدھا بیٹھ کر اٹھتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۳۲۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ بھر رکوع کے بعد عرب کے کچھ قبیلوں[3] کے لیے قنوت میں بددعا کی پھر

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تطبیق رکھنوں میں ہاتھ دینا درست نہیں جیسا کہ عبداللہ بن مسعود کا قول ہے۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ پہلے تطبیق تھی بعد میں منسوخ ہو گئی ۱۲ [2] تاکہ صحیح طور پر قبلہ رخ ہو جائیں۔ ۱۲ [3] یہ بوجہ عذر تھا آپ گھوڑے سے گر پڑے تھے اور پاؤں مبارک اتر گیا تھا ۱۲ [4] یعنی پہلی اور تیسری میں اس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں شافعیہ اس کو سنت سمجھتے ہیں باقی غیر مقلد کہتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ آپ اتنی دیر بیٹھتے کہ لوگ سمجھتے شاید آپ بھول گئے یہ بڑھاپے کی وجہ سے نہ تھا آپ نے بڑھاپے کی وجہ سے کسی عمل میں تخفیف نہیں فرمائی ۱۲ [5] یہ قبیلے رعل، ذکوان اور عصیہ تھے۔ ان سے آنحضرت نے معاہدہ کر رکھا تھا ان لوگوں نے غداری کی ستر قاریوں کو بلا کر دھوکا سے شہید کر دیا یہ واقعہ بیر معونہ کے نام سے مشہور ہے حنفیہ بھی اس حدیث کی وجہ سے قنوت کے قائل ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

آپ نے چھوڑ دی، متفق علیہ۔

۳۲۶۔ وَلِأَحْمَدَ وَالدَّارَقُطْنِيِّ نَحْوُهُ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ وَزَادَ فَأَمَّا فِي الصُّبْحِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

احمد اور دارقطنی کی ایک اور روایت میں بھی اسی طرح ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ صبح میں آپ اخیر عمر تک قنوت پڑھتے رہے۔

۳۲۷۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا إِذَا دَعَا لِقَوْمٍ أَوْ دَعَا عَلَى قَوْمٍ صَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے لیے دعا کرتے یا کسی قوم کے لیے بددعا کرتے تو قنوت پڑھتے ورنہ آپ قنوت نہ پڑھتے اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۳۲۸۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سعد بن طارق اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا اے باپ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور

لہ امام شافعی کے نزدیک اس حدیث کی وجہ سے فجر کی نماز میں ہمیشہ دعا قنوت پڑھنا سنت ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قنوت بعد از رکوع پڑھی جائے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کریں امام قنوت پڑھے اور مقتدی آمین کہیں ۱۲ سہ ان حدیثوں میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔ پہلی حدیث میں ہے کہ آپ فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے دوسری میں ہے کہ جب کسی قوم کے لیے رحمت کی دعا کرتے یا کسی قوم پر بددعا کرتے تو قنوت پڑھتے اور تیسری میں ہے کہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا بدعت ہے سو جاننا چاہیئے کہ آنحضرت صلعم اور خلفائے راشدین صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے ہیں۔ اس حدیث میں جو بدعت کے لفظ ہیں تو ان کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح آجکل لوگ بالالتزام پڑھنے لگے ہیں ایسا تو نہ ہوتا تھا یا التزام بدعت ہے اور ان لفظوں کا یہ مطلب ہے کہ صبح کی نماز میں بلا ضرورت رزنہ قنوت نہ پڑھنی چاہیئے پہلی حدیث میں جو یہ لفظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے ہیں تو ان کا مطلب یہ ہے کہ قنوت منسوخ نہیں ہوئی جب کبھی ضرورت پیش آئی آپ قنوت پڑھتے رہے ہیں۔ اور تیسری حدیث میں جو کیفیت بیان کی گئی ہے۔ یہ تطبیق کی صورت ہے۔ اور احناف اسی کے قائل ہیں ۱۲ ب۔ جاننا چاہیئے کہ حنفیہ وتروں کے سوا اور کسی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھنے کے قائل نہیں اور خاص ضرورت کے موقع پر جب عام مسلمانوں کو کوئی مصیبت پیش آئے مثلاً وبا، عام، قحط سالی۔ دشمن کا مقابلہ وغیرہ تو ایسے حالات میں حنفیہ بجگانہ فرضوں میں قنوت کو سنت سمجھتے ہیں۔ اور شافعی وتروں میں سوائے نصف آخر رمضان کے قنوت کے قائل نہیں اور فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے ہیں، اور دوسری نمازوں میں مصیبت عام کے وقت ۱۲ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ اَکَانُوْا یَقْنُتُوْنَ فِی الْفَجْرِ؟ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ۔

عثمانؓ اور علیؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے کیا یہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے اس نے کہا بیٹا یہ نئی بات ہے اسے ابوداؤد کے سوا پانچوں نے روایت کیا۔

۳۲۹۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ: عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُہُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ وَزَادَ الطَّبَرَانِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، زَادَ النَّسَائِیُّ مِنْ وَّجْہٍ اٰخَرَ فِیْ اٰخِرِہٖ "وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ"۔

اور حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کی قنوت میں پڑھنے کیلیے یہ دعا سکھائی تھی یا الٰہی ہدایت والوں میں مجھے بھی کر اور جن کو تو معافی دے انمیں مجھ کو بھی معاف کر اور جن کا تو والی ہے ان میں میرا بھی والی بن مجھے جو تو دے اس میں بھی برکت عطا کر اور اپنی بری تقدیر سے مجھے بچا بیشک تو فیصلے کرتا ہے اور تیرے فیصلے کو رد نہیں کیا جاتا جس کا والی بنے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا یا الٰہی تو برکت والا ہے اور بہت بلند ہے اسے پانچوں نے روایت کیا طبرانی اور بیہقی میں اتنا زیادہ ہے کہ جس کے تو دشمن رکھے وہ کبھی عزت نہیں پاتا نسائی میں ایک روایت کے آخر میں ہے وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی ﷺ

۱؎ اکثر نسخوں میں سعید بن طارق ہے لیکن حقیقت میں یہ سعد بن طارق ہیں ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حسنؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی سکھائی اور ان کو پسند آئی تو انہوں نے از خود اس کو وتروں میں پڑھنا شروع کر دیا۔ لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خود نبی صلعم نے انکو کہا تھا کہ اس کو وتروں میں پڑھا کرو۔ حاکم نے مستدرک میں یہ الفاظ بھی ذکر کئے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لیے سکھائی جبکہ اپنا سر رکوع سے اٹھاؤں اور سوائے سجدہ کے اور کچھ باقی نہ رہ جائے اور اسی حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان الفاظ سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود یہ دعا پڑھتے سنا ہے علامہ ابن قیم نے بھی زاد المعاد میں اس حدیث کو بیان کیا ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وتروں میں قنوت بعد از رکوع پڑھنا سنت ہے ۱۲ منہ لیکن خود مصنف نے تخریج احادیث اذکار نووی میں اسکی سند کو کمزور قرار دیا ہے واضح رہے کہ قنوت بعض کھلے ہاتھ چھوڑ کر رکوع سے پہلے پڑھتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ بعد از رکوع ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھی جائے بعض وتروں میں ہمیشہ قنوت پڑھتے ہیں اور بعض صرف نصف رمضان میں پڑھتے ہیں پھر بعض قنوت کو واجب جانتے ہیں اور بعض سنت اور وتروں کو واجب جانتے ہیں اور بعض سنت اور صحیح یہی ہے کہ سنت ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۰۔ وَلِلْبَيْهَقِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا دُعَاءً نَدْعُو بِهِ فِي الْقُنُوتِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَفِي سَنَدِهِ ضَعْفٌ۔

اور بیہقی میں ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صبح کی نماز کی قنوت میں پڑھنے کی دعا سکھایا کرتے تھے اس کی سند ضعیف[1] ہے

۳۳۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَهُوَ أَقْوَى مِنْ حَدِيثِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سجدہ کرو تو اونٹ کی طرح سینہ زمین کے ساتھ نہ لگایا کرو اور اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے رکھو۔ اسے تینوں نے روایت کیا یہ حدیث وائل بن حجر کی حدیث سے زیادہ[2] قوی ہے۔

۳۳۲۔ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ۔ فَإِنَّ لِلْأَوَّلِ شَاهِدًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ مُعَلَّقًا مَوْقُوفًا۔

اور چاروں میں روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سجدے میں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھا کرتے تھے اسکا ایک شاہد ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی ہے جسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے اور بخاری نے معلق موقوف روایت کیا ہے۔

۳۳۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَالْيُمْنَى عَلَى الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ لیتے اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور تریپن[3] کا عدد بناتے اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

---

[1] اس لیے کہ اس میں ایک راوی مجہول ہے اور ایک ضعیف ۱۲ [2] اس لیے کہ وائل بن حجر کی حدیث میں عاصم بن کلیب سے شریک راوی منفرد ہے اور وہ قوی نہیں وائل بن حجر کی حدیث کی تائید ایک مرسل حدیث سے بھی ہوتی ہے لیکن مرسل مرفوع کا مقابلہ نہیں کر سکتی بہرحال محدثین اور حنابلہ کا عمل ابوہریرہ کی حدیث پر ہے اور شافعیہ اور حنفیہ اور ایک روایت میں مالکیہ کا عمل وائل کی حدیث پر ہے ۱۲

[3] اس کی صورت یہ ہے کہ انگوٹھے کو پاس والی انگلی کی جڑ میں رکھے اور باقی تین انگلیاں بند رکھے پھر لا الہ الا اللہ پر انگلی اٹھائے اور الا اللہ پر رکھ دے ۱۲ رفع سبابہ پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔ ملا علی قاری نے اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں صحیح حدیثوں سے رفع سبابہ کو ثابت کیا ہے۔ رد المحتار شامی اور شرح وقایہ میں بھی اسی طرح ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِالَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ۔

اور اس کی ایک اور روایت میں ہے کہ اپنی ساری انگلیاں بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ کی انگلی سے اشارہ کرتے

۳۲۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِلْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَلِلنَّسَائِيِّ: كُنَّا نَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْنَا التَّشَهُّدُ وَلِأَحْمَدَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ أَمَرَهُ أَنْ يُّعَلِّمَهُ النَّاسَ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم نماز پڑھو تو تشہد میں یہ پڑھو۔ ساری زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلام ہو تجھ پر اے نبی اللہ کی رحمت اور برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے سارے نیک بندوں پر۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر جو دعا اچھی لگے۔ وہ پڑھے متفق علیہ۔ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں اور نسائی میں ہے کہ ہم تشہد کے فرض ہونے سے پہلے کہا کرتے تھے اور احمد میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تشہد سکھایا اور حکم دیا کہ لوگوں کو بھی سکھائے۔

۳۲۵۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

اور مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو تشہد اس طرح سکھایا ساری زبانی برکت والی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں سلام ہو تجھ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں سلام

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا مانگنا سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کی پابندی نہیں کہ ضرور نماز ہی مانگے جو دعا اسے پسند ہو مانگے خواہ دنیا کے متعلق ہو خواہ دین کے متعلق بعض کہتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کی دعائیں بہتر ہیں بعض کہتے ہیں کہ نماز میں آخرت کے متعلق دعا مانگنا بہتر ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تشہد واجب ہے حضرت عمر، ابن مسعود اور امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے تشہد کے باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث میں درود شریف کا ذکر نہیں لیکن فضالہ اور ابوداؤد کی روایتوں سے جو آگے آتی ہیں استدلال کیا گیا ہے کہ تشہد کے بعد اور دعا سے پہلے درود شریف پڑھے ۱۲ ۲؎ تشہد فرض ہونے سے پہلے کیا کہتے تھے اسکو راوی نے چھوڑ دیا ہے لیکن دوسری حدیثوں میں ہے کہ وہ کہا کرتے تھے السلام علی اللہ السلام علی جبرائیل و میکائیل تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کہا کرو۔ پھر آپ نے ان کو تشہد سکھایا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

۳۳۶۔ وَعَنْ فُضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَلَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "عَجِلَ هٰذَا" ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيْدِ رَبِّهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَآءَ" رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ

اور فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنی نماز میں دعا کرتے سنا۔ نہ تو اس نے اللہ کی حمد کہی اور نہ ہی نبی پر درود بھیجا۔ آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اس کو بلایا اور فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کہے پھر نبی پر درود بھیجے پھر جو چاہے دعا کرے۔ اسے احمد اور تینوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۳۳۷۔ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اور ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ نے ہم کو آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہم آپ پر کسطرح درود بھیجا کریں آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا تم کہا کرو اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جسطرح کہ ابراہیم اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت کی تھی اور محمد اور آل محمد کو برکت عطا فرما جسطرح کہ تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم

۱؎ اس حدیث میں دعا کے آداب سکھائے گئے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی جائے بعد ازاں درود شریف پڑھا جائے اور اس کے بعد حاجات بیان کی جائے بعض روایات میں ہے کہ دعا کے بعد بھی حمد و صلوٰۃ کہنا چاہیئے۔ یہ حدیث ابن مسعود کے موافق ہے کیونکہ تشہد میں حمد و ثنا کی جاتی ہے لیکن جب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو تشہد میں سنا ہو ورنہ حدیث میں دعا کے قعدہ تشہد میں ہونے کی دلالت نہیں لیکن مصنف کا اس حدیث کو تشہد میں ذکر کرنا اس کے تشہد میں ہونے پر دال ہے ۱۲ منہ

۲؎ درود شریف کے الفاظ حدیث میں مختلف ہیں کسی میں کوئی لفظ کم کسی میں کوئی لفظ زیادہ اگر سارے الفاظ زائد کو جمع کیا جائے تو یہ صورت بنتی ہے۔ اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی وعلی آل محمد وازواجہ وامہات المومنین وذریتہ واہل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْهِ: فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلٰوتِنَا۔

پر دونوں جہانوں میں برکت عطا کی تھی بیشک تو ہے تعریف کیا گیا بزرگ اور سلام بھیجنا تو تم کو معلوم ہی۔ اسے مسلمؒ نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اس میں اتنا زیادہ کیا کہ ہم آپ پر جب نماز میں درود پڑھنے لگیں تو کس طرح درود پڑھیں۔

۳۳۸۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تشہد پڑھ چکو تو اللہ تعالیٰ کی چار چیزوں سے پناہ مانگو کہو اے اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیری دوزخ اور قبر کے عذاب سے زندگی اور موت اور مسیح الدجال کے فتنے سے۔ متفق علیہ

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب فارغ ہو تم آخری تشہد سے۔

۳۳۹۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا

اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے نماز میں پڑھنے کے لیے کوئی دعا سکھا دیجئے آپ نے فرمایا تو کہو اے اللہ میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے

لہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ درود نماز میں تشہد کے بعد پڑھنا چاہیئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا صرف آخری تشہد میں ہونی چاہیئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں آنحضرتؐ پر درود پڑھنا مسنون ہے ۱۲ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مُردے کو قبر میں عذاب ہوتا ہے اور اسی طرح مومن کو راحت اور آرام ہوتا ہے یہ مضمون کئی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے ۱۲ سے دجال ایک کافر ہوگا جو مومنوں کے ایمان کی آزمائش کے لیے قیامت سے پہلے ظاہر ہوگا ایماندار انتہائی تکلیفوں کے باوجود ایمان پر قائم رہیں گے اور ضعیف اعتقاد والے اور کافر اور منافق اس کے مطیع ہو جاویں گے اس دجال کا لقب مسیح ہوگا۔ حضرت عیسیٰؑ کا لقب بھی مسیح ہے لفظ گو ایک ہے لیکن معنی دونوں جگہ مختلف ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ مسیح اس لئے ہیں کہ ان کے چھونے سے بیمار تندرست ہو جاتے تھے مسیح کے معنی ہے چھونا اور دجال اسلیے ہے کہ اسکی ایک آنکھ خراب ہوگی یعنی ممسوح العین ہوگا ۱۲ سے بعض حدیثوں میں من المغرم والمأثم، کے الفاظ بھی ہیں کسی نے آپ سے پوچھا کیا کہ آپ قرض سے اتنی پناہ کیوں مانگتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مقروض جھوٹ بھی بولتا ہے اور وعدہ خلاف بھی ہوتا ہے زندگی کا فتنہ سوء خاتمہ اور موت کا فتنہ قبر کا سوال ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ تو مجھے اپنی طرف سے معاف فرما اور مجھ پر رحم کر بیشک تو تو ہی ہے بخشنے والا اور مہربان[1] متفق علیہ۔

۳۴۰۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ" وَعَنْ شِمَالِهِ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَبِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

اور وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ دائیں منہ[2] پھیر کر کہتے السلام وعلیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ اور بائیں جانب بھی کہتے السلام وعلیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ اسے ابو داؤد نے صحیح سند سے روایت

۳۴۱۔ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے پیچھے یہ لفظ کہتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے وہ کوئی دینے والا نہیں اور عزت والے کی عزت تیرے سامنے ہیچ ہے متفق

۳۴۲۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے پیچھے یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں بخل اور بزدلی سے تیری پناہ لیتا ہوں نکمی عمر تک جانے سے اور دنیا کے فتنے سے اور قبر کے

---

[1] اس حدیث میں سکھایا گیا ہے کہ آدمی کو ہمیشہ عذر تقصیرات کرتے رہنا چاہیئے خواہ وہ صدیق ہی کیوں نہ ہو ۱۲

[2] سلام کی حدیث میں پندرہ صحابیوں نے روایت کیا ہے جن میں سے بعض صحیح ہیں اور بعض حسن اور ضعیف ان میں سے کسی بھی حدیث میں وبرکاتہ کے لفظ نہیں ہیں۔ ابن مسعود اور وائل بن حجر کی روایت میں جو کہ ابن حبان اور ابن ماجہ میں ہے۔ "وبرکاتہ" کے لفظ زائد ہیں۔ اور برکاتہ کی زیادت عبدالجبار بن وائل کی حدیث میں ہے اور عبدالجبار کا وائل سے سماع ثابت نہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

عذاب سے۔
اسے بخاری نے روایت کیا۔

۳۴۳۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہو جاتے تو تین دفعہ استغفار[1] پڑھتے پھر کہتے اے اللہ تو سلامتی والا ہے سلامتی تیری ہی طرف سے ہے اے بزرگی اور تو بڑی برکت[2] والا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۳۴۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ إِنَّ التَّكْبِيرَ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز کے پیچھے ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۳ دفعہ اللہ اکبر اور ایک دفعہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر پڑھ کر سو پورا کر دے اس کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو بھی بخش دیئے جائیں گے۔ اسے مسلم نے روایت کیا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ اکبر ۳۴ دفعہ کہے۔

۳۴۵۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ أَنْ تَقُولَ: اللّٰهُمَّ

اور معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ اے معاذ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے پیچھے یہ دعا ضرور پڑھا

[1] امام نووی نے اذکار میں روایت کیا ہے کہ امام اوزاعی راوی حدیث سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح استغفار پڑھتے تھے تو آپ نے کہا کہ فرماتے استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ فرماتے استغفر اللہ الذی لا الہ الا اللہ ہو الحی القیوم واتوب الیہ ۱۲ [2] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار بطور شکریہ و تعلیم ہوتا تھا اور مومنوں کا استغفار وساوس اور خیالات کی وجہ سے ہوتا ہے جو نماز میں پیدا ہوتے ہیں ۱۲ ان کلمات میں تمام دینی اور دنیاوی بھلائیاں مرکوز ہیں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ہر نماز کے بعد خواہ وہ نفل ہو یا فرض یہ کلمات پڑھنے چاہئیں لیکن بعض علماء نے ان کلمات کو فرائض کے بعد تجویز کیا ہے اس سے فرائض کے بعد دعا کا مشروع ہونا صاف ثابت ہوتا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِسَنَدٍ قَوِيٍّ۔

کر اے اللہ مجھے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت کی توفیق عطا فرما اسے احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے قوی سند سے روایت کیا۔

۳۴۶۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَزَادَ فِيهِ الطَّبَرَانِيُّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

اور ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے پیچھے آیت الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روکتی اسے نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔ اور طبرانی نے اس میں قل ہو اللہ احد بھی زیادہ کیا ہے۔

۳۴۷۔ وَعَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھا کرو۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۳۴۸۔ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ فَإِلَّا فَأَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھو یہ بھی نہ ہو سکے تو اشارہ کرو۔ اسے بخاریؒ نے روایت کیا۔

۱؎ مطلب یہ ہے کہ مرتے ہی جنت میں چلا جائے گا اگر موت دخول جنت سے مانع نہ ہوتی تو آیت الکرسی پڑھنے والا سیدھے جنت میں چلا

۲؎ یہ فضیلت آیۃ الکرسی کو اس لئے ہے کہ اس میں اصول اسماء اور صفات الٰہیہ اور وحدانیت مذکور ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے اور سورۃ اخلاص میں بھی یہی کیفیت ہے ۱۲ ۳؎ یہ حدیث اصل عظیم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام افعال و اقوال تشریح ہیں مجمل امر بالصلوٰۃ کی جو قرآن اور حدیث میں وارد ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم کی اقتدا نماز کے ہر قول اور فعل میں واجب ہے سو جو افعال و اقوال آپ نے ہمیشہ نماز میں پڑھے اور کئے ہیں وہ سارے واجب ہیں مگر وجوب دلیل سے غیر واجب ثابت ہو جائیں ۱۲

۴؎ بیماری کے علاوہ بھی اگر کسی وجہ سے آدمی کھڑا نہ ہو سکے تو بھی بیٹھ کر نماز پڑھ لے جیسا کہ بعض وقت ریل کی سواری میں یہی کرنا پڑتا ہے اور اگر بیماری میں آدمی رکوع اور سجود سے معذور ہو تو سر سے اشارہ کرے اور سجدے کا اشارہ رکوع سے نیچا کرے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسی طرح آیا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۴۹۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَرِيضٍ صَلَّى عَلَى وِسَادَةٍ فَرَمَى بِهَا وَقَالَ صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنِ اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيمَاءً وَاجْعَلْ سُجُودَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ" رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ قَوِيٍّ وَلٰكِنْ صَحَّحَ أَبُو حَاتِمٍ وَقْفَهُ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کو جو تکیے پر نماز پڑھ رہا تھا فرمایا زمین پر نماز پڑھ اگر طاقت نہ ہو تو اشارہ کر اور اپنے سجدے کا اشارہ رکوع سے زیادہ نیچے کر۔ اسے بیہقی نے قوی سند سے روایت کیا اور ابو حاتم نے اس کے موقوف ہونے کو صحیح کہا۔

بَابُ سُجُودِ السَّهْوِ وَغَيْرِهِ مِنْ سُجُودِ التِّلَاوَةِ وَالشُّكْرِ

سجدہ سہو وغیرہ کا بیان

۳۵۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ

اور عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ظہر کی نماز پڑھائی تو آپ پہلی دو رکعتوں میں نہ بیٹھے دوسرے آدمی بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب نماز پوری ہو گئی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے بیٹھے ہوئے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہہ کر دو سجدے کئے اسے

۱؎ یہ جاننا چاہیئے کہ سہو اور نسیان کا ترجمہ "بھول" ہے لیکن سہو کا اطلاق عام طور پر افعال کے لیے ہے اور نسیان کا اطلاق عام طور پر معلومات کے لیے ہے لیکن یہ بھی الفاظ ایک دوسرے کے ہم معنی بھی آجاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے "نسیان" کا علماء نے کوئی قائل نہیں چنانچہ اخبار و بلاغ میں آپ کو قطعاً کبھی نسیان نہیں ہوا اور ہو تو کیونکر ہو جبکہ خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "سنقرئک فلا تنسیٰ" باقی رہا سہو تو اس میں اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ سہو جائز ہے کیونکہ بہت سی حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں اور چاروں اماموں کے نزدیک سہو آنحضرت کیلئے ثابت ہے اور اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں بلکہ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تشہد اول کے ترک کا جبر سجدہ سہو سے ہو جاتا ہے سجدہ سہو سے متعلق بہت سی حدیثیں آئی ہیں کسی میں سجدہ قبل سلام ہے اور کسی میں سجدہ بعد سلام ہے آنحضرت سے دونوں طرح ثابت ہے کوئی خاص طرز عمل ساری عمر آپ نے معین نہیں فرمایا گو بعد میں اماموں کے مذاہب میں معین صورتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ بعض کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ جس جس جگہ آپ نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے اسی طرح عمل کیا جائے اس کے علاوہ دوسرے موقعوں پر اختیار ہے جس طرح چاہے عمل کرے نیل الاوطار میں ہے کہ بہتر یہ ہے کہ اگر نماز میں کمی واقع ہو تو سجدہ قبل سلام کیا جائے اور اگر زیادتی ہو تو بعد سلام کیا جائے بعض نے کہا ہے کہ قبل سلام سجدہ کی روایتیں سند کے لحاظ سے زیادہ راجح ہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ سَلَّمَ أَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ وَهٰذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ وَّسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ۔

ساتوں نے روایت کیا اور یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ بیٹھے ہوئے سجدہ کرتے تھے اور ہر سجدہ میں تکبیر کہتے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔ بھول جانے کا قائم مقام۔

۳۵۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَوٰتَيِ الْعَشِيِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ أَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ يَّدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ بَلٰى قَدْ نَسِيتَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلے پہر کی نمازوں میں سے ایک میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور مسجد کے دروازے کے پاس ایک پڑی ہوئی لکڑی کے قریب آکر کھڑے ہو گئے اور اس پر ہاتھ رکھ لیے لوگوں میں ابوبکر اور عمر بھی تھے وہ آپ سے بات کرتے ہوئے خوف کرنے لگے اور جلدی لوگ چلے گئے تو لوگوں نے آپس میں کہا کہ نماز کم ہو گئی ہے ان لوگوں میں ایک آدمی تھا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہہ کر پکارتے تھے وہ کہنے لگے یا رسول اللہ آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے آپ نے فرمایا کہ نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے تو اس نے کہا آپ ضرور بھول گئے ہیں تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی پھر سجدے کی طرح سجدہ کیا یا لمبا پھر اپنا سر اٹھایا

۱؎ اس کا نام "خرباق" ہے۔ ان کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے اس لیے ان کو ذوالیدین کہتے تھے ۱۲

۲؎ یعنی اپنی دانست میں نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں ۱۲

۳؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود ذات خداوندی میں کمال استغراق اور انتہائی توجہ اور خشوع و خضوع کے نماز میں سہو ہو جانا خالی از حکمت نہیں اول تو اس میں یہ مصلحت ہے کہ امت کو سہو کی عملی طور پر تعلیم دی جا سکے کہ اس کا کیا حکم ہے اور کیا تدارک کرنا چاہیے۔ دوسرا یہ کہ امت کو معلوم ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس عزت اور شان اور مرتبہ کے کہ تمام مخلوق سے آپ افضل ہیں پھر بھی آپ بشر ہیں اور انسانی صفات مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا حوائج ضروریہ کا ادا کرنا، بیمار ہونا تندرست ہونا سب کچھ آپ میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس حکمت کو آپ نے خود بھی بیان فرمایا ہے جیسا کہ ابن مسعود کی حدیث میں آگے آئے گا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ "صَلٰوةُ الْعَصْرِ"

اور تکبیر کہی۔ متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں ہے کہ یہ عصر کی نماز تھی۔

۳۵۲۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَأَوْمَأُوا: أَيْ نَعَمْ وَهِيَ فِي الصَّحِيحَيْنِ لٰكِنْ بِلَفْظٍ فَقَالُوا۔

اور ابوداؤد میں ہے کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے اشارہ کیا کہ ہاں اور یہ صحیحین میں بھی ہے۔ لیکن وہاں لفظ ہیں کہ انہوں نے کہا۔

۳۵۳۔ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: وَلَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى أَيْقَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ۔

اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے نہ سجدہ کیا یہاں تک کہ یقین دلایا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا۔

۳۵۴۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی تو آپ بھول گئے پھر آپ نے دو سجدے کئے پھر تشہد کیا پھر سلام پھیرا اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا اور حاکم نے اسے صحیح کہا۔

۳۵۵۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلٰوتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلّٰى تَمَامًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز کا شک ہو اور پتہ نہ چلے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو شک کو دور کرو اور یقین پر اپنی نماز پوری کرو پھر دو سجدے کرے سلام پھیرنے سے پہلے پس اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو ان سے چفع ہو جائیں گی اور اگر پوری پڑھی ہیں تو شیطان ذلیل ہوگا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۵۶۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر نمازی اپنے خیال میں نماز پوری کر کے سلام پھیر دے اور کلام بھی کر لے تو نماز نہیں ٹوٹتی اگرچہ بقایا نماز یاد آنے پر یا کرا دینے کے بعد پڑھے ۱۲ منہ ۲ اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ شک کی صورت میں کم رکعات پر بنا کرے یعنی اگر تین اور چار میں شک ہو تو تین سمجھے کہ وہ یقینی ہے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ جس طرف گمان غالب ہو کر وہ یقین کے زیادہ قریب ہے۔ اگر تین اور چار میں شک ہو تو تیسری رکعت پر بھی قعدہ کرے کہ شاید وہ آخری رکعت ہو اور چوتھی پڑھ کر سلام پھیرے اور بعد ازاں سجدہ سہو بھی کرے ۱۲ ۳ یعنی پانچ رکعتیں سجدہ سہو سمیت چھ ہو جائیں گی۔ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کم پر بنا کر لے کر وہ یقین ہے۔ امام مالک، شافعی، اور احمد اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر کمی کو اکثر شک واقع ہوتا ہو تو وہ تحری کرے اور جس طرف گمان غالب ہو اس پر عمل کر لے اور اگر دونوں طرفیں برابر ہوں تو کم پر بنا کرے۔ پہلا مسلک راجح ہے جیسا کہ بعض حدیثوں میں صاف تصریح آتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ "وَمَا ذَاكَ" قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ نماز میں کمی ہو گئی ہے آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو انہوں نے کہا آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے آپ قعدہ میں بیٹھ گئے اور قبلے کو منہ کر لیا۔ پھر آپ نے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا پھر لوگوں پر متوجہ ہو کر فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی تبدیلی ہوئی ہوتی تو میں تم کو خبر دیتا۔ لیکن میں بھی تمہارے جیسا آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز کا شک ہو تو صحیح حالت کا یقین کر کے اپنی نماز پوری کرے پھر دو سجدے سہو کے کر لیں۔ متفق علیہ۔

۳۵۷۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ فَلْيُتِمَّ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ۔

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اپنی نماز پوری کرے پھر سلام پھیرے پھر سجدہ کریں۔

۳۵۸۔ وَلِمُسْلِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

اور مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے سلام اور کلام کے بعد کئے۔

۳۵۹۔ وَلِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ مَرْفُوْعًا مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور احمد اور ابوداؤد اور نسائی میں عبداللہ بن جعفرؓ کی مرفوع حدیث میں ہے۔ جسے اپنی نماز کا شک ہو تو سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔ اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۳۶۰۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا

اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کو شک ہو اور دوسری رکعت میں کھڑا ہو جائے۔ اگر پورا کھڑا ہو جائے تو پھر

ف۱ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے بشر مثلکم کے لفظ استعمال فرمائے انہیں سے ان لوگوں پر جو آپ کی بشریت کے منکر ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ قرآن مجید میں تو کافروں کو خاموش کرنے کیلئے کہہ دیا گیا ہے کہ تم میں تمہارے جیسا ہی بشر ہی لیکن یہاں تو کافر سامنے نہیں مومنوں سے کلام ہو رہا ہے

ف۲ اس تحری کی تفسیر عبدالرحمن بن عوف کی حدیث میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی ہے کہ اگر ایک اور دو میں شک ہو تو ایک سمجھے اور دو اور تین میں شک ہو تو دو سمجھے اور تین اور چار میں شک ہو تو تین ٹھہرائے پھر فارغ ہونے لگے تو سلام سے پہلے دو سجدے کرے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلْيَمْضِ وَلَا يَعُودُ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ۔

آگے چلا جائے واپس نہ آئے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر پورا کھڑا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور اس پر کوئی سہو نہیں۔ اسے ابو داؤد، ابن ماجہ اور دار قطنی نے ضعیف سند سے روایت کیا اور یہ لفظ دار قطنی کے ہیں

۳۶۱۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ فَإِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ خَلْفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ۔

اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو امام کے پیچھے ہو اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر امام بھول جائے تو اس پر اور اسکے مقتدیوں پر سب پر سجدہ ہے اسے ترمذی اور بیہقی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۳۶۲۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ

اور ثوبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر بھول کے لیے سلام کے بعد دو سجدے کافی ہیں اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ضعیف سند روایت کیا۔

۳۶۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ(اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک الذی خلق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اسے مسلم نے

۱؎ اگر کسی نے بھول کر درمیانی تشہد چھوڑ دیا اور کھڑا ہو گیا تو پھر آگے نماز پڑھتا جائے اور اگر ابھی پورا کھڑا نہ ہوا ہو تو دیکھے کہ اگر کھڑا ہونے کے زیادہ قریب ہو تو کھڑا ہو جائے اور سجدہ سہو کر لے اور اگر بیٹھنے کے قریب ہو تو بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور سجدہ سہو نہ کرے ۱۲ ۲؎ ضعیف اس لیے ہے کہ اسکی سند میں جارحبشی ہے جو سب سے زیادہ ضعیف ہے ۱۲ ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدی بھول جائے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں بلکہ اسوقت واجب ہوتا ہے جبکہ امام بھول جائے حنفیہ اور شافعیہ کا یہی مذہب ہے ۱۲ ۴؎ اس کی سند میں خارجہ بن مصعب اور حکم بن عبید اللہ دوراوی ضعیف ہیں اور ابو الحسین مدائنی مجہول ہے ۱۲ ۵؎ اس تضعیف میں نظر ہے علامہ ابن حجر نے اس کو اسمٰعیل بن عیاش کی وجہ سے ضعیف کہا ہے اور اس حدیث کو ابن عیاش نے اپنے شہر والوں یعنی شامیوں سے روایت کیا ہے اور امام بخاری کا قول ہے کہ یہ جب شامیوں سے روایت کرتے تو صحیح ہے امام ترمذی اور یحییٰ بن معین نے اسکی روایات کو قبول کیا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اگر دو یا چار سہو ہوں تو ہر ایک سہو کیلئے دو دو سجدے کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سہو بڑی ہو یا چھوٹی کمی ہو یا بیشی ایک سہو ہو یا دو تین صرف دو سجدے کافی ہیں ۱۲ ۶؎ اس میں دلیل ہے کہ مفصل میں بھی سجدہ ہے ابو داؤد اور ابن سکن نے عبد اللہ بن عباس سے جو روایت نقل کی کہ مفصل میں سجدہ نہیں اسکی سند میں ابو قدامہ حارث بن عبید اور مطر الوراق دونوں ضعیف ہیں۔ سجدۂ تلاوت سنت ہے یا واجب جمہور کا قول ہے کہ سنت ہے امام ابو حنیفہ واجب کہتے ہیں۔ اس سجدہ کے لیے طہارت شرط ہے یا نہیں اس میں بھی اختلاف ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ خَلَقَ) رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

روایت کیا۔

۳۶۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ (صٓ) لَیْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سورۂ ص کا سجدہ لازمی نہیں ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس میں سجدہ کرتے تھے۔ اسے بخاریؒ نے روایت کیا۔

۳۶۵۔ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۳۶۶۔ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْہَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہ کیا۔ متفق علیہ۔

۳۶۷۔ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: فُضِّلَتْ سُوْرَۃُ الْحَجِّ بِسَجْدَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ فِی الْمَرَاسِیْلِ۔

اور خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورۂ حج کو دو سجدوں کی فضیلت ہے۔ اسے ابوداؤد نے مراسیل میں روایت کیا۔

۳۶۸۔ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ مَوْصُوْلًا مِنْ حَدِیْثِ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ وَزَادَ: فَمَنْ لَمْ یَسْجُدْہُمَا فَلَا یَقْرَأْہُمَا وَسَنَدُہٗ ضَعِیْفٌ۔

اور احمد اور ترمذی نے عقبہ بن عامر کے طریق سے موصولاً روایت کیا لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو اس کے سجدے نہ کرے وہ اس کو نہ پڑھے اور اسکی سند ضعیف ہے[1]

۳۶۹۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَمَنْ لَمْ یَسْجُدْ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ

اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! ہم سجدے کی آیت تلاوت کرتے ہیں جو سجدہ کرے اس نے اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور

---

[1] حنفیہ، امام مالک اور ایک روایت میں امام احمد کے نزدیک واجب ہے جیسا کہ اور سجدے ہیں اور اس حدیث کا مطلب صرف اتنا ہے کہ یہ سجدہ بطور امر بالعبادت کے نہیں ہے بلکہ صرف حضرت داؤد علیہ السلام کے سجدہ پر عمل کر کے یہ سجدہ کیا جاتا ہے ۱۲ اسی لیے جمہور نے سجدۂ تلاوت کو سنت کہا ہے کہ آنحضرتؐ نے کبھی یہ سجدے کیے اور کبھی چھوڑ دیئے ۱۲ اس لئے کہ اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے ۱۲ ساری حدیث اس طرح ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک جمعہ کو سورت نحل پڑھی تو اس میں آپ نے سجدہ کیا دوسرے جمعہ کو پڑھی تو سجدہ نہ کیا اور یہ لفظ فرمائے

[2] یہ حدیث صریح دلیل ہے کہ سجدۂ تلاوت واجب نہیں۔ حضرت عمرؓ نے صحابہ کو مجمع میں یہ فرمایا اور صحابہ خاموش رہے اس سے اجماعاً سکوتی ثابت ہوا اور علاوہ ازیں "لم یفرض" اور "الا ان یشاء" میں اس کی زیادہ تائید ہے۔ امام مالک اور شافعی کا یہی مذہب ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ وَهُوَ فِي الْمُوَطَّأِ۔

اسے بخاری نے روایت کیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ نے یہ سجدے فرض نہیں کئے ہم چاہیں تو کریں اسے مؤطا نے روایت کیا

۳۷۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ لَيِّنٍ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو قرآن سناتے جب سجدے کی آیت آتی تو تکبیر کہتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ اسے ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا

۳۷۱۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا لِلّٰهِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ۔

اور ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشخبری ملتی تو آپ اللہ کے سامنے سجدے میں گر پڑتے۔ نسائی کے سوا اسے پانچوں نے روایت کیا۔

۳۷۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَبَشَّرَنِي فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت لمبا سجدہ کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ایک خوشخبری سنائی تو میں نے اللہ کے سامنے شکرانے کا سجدہ کیا۔ اسے احمد نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۳۷۳۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيًّا إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: فَكَتَبَ عَلِيٌّ

اور براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو یمن کی طرف بھیجا پھر ساری حدیث ذکر کی کہا کہ حضرت علیؓ نے ان کے

---

۱۷ اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ قاری اور سامع دونوں پر ہے اور شرطیں نماز کی ہیں۔ سجدۂ تلاوت اور شکر کی بھی وہی ہیں بعض کے نزدیک صورت یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کہی جائے۔ پھر قیام سے سجدہ کی طرف انتقالی تکبیر کہہ کر کیا جائے پھر سجدہ کے بعد سلام بھی پھیرا جائے اور بعض کے نزدیک تکبیر تحریمہ اور سلام کوئی نہیں۔ سجدۂ تلاوت کے لیے طہارت بعض کے نزدیک شرط ہے۔ عبداللہ بن عمر شعبی اور ابن جریج کا کہنا ہے کہ طہارت شرط نہیں سجدۂ تلاوت میں آنحضرتؐ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ سجد وجہی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ ۱۲ ۵۲ کیونکہ اس کی سند میں عمری عبداللہ بکر ضعیف ہے ۱۲

۵۳ اس کی سند میں لکار بن عبدالعزیز ہے جو بعض کے نزدیک ضعیف ہے ۱۲ ۵۴ سارا واقعہ اس طرح ہے کہ حضرت علیؓ نے یمن کو آدمی بھیجا جو لیکہ بن میں آئے۔ ان کو اسلام کی دعوت دی۔ یعنی اس کے جواب میں تیر اندازی سے پیش آئے۔ حضرت علیؓ نے بھی ان پر حملہ کر دیا۔ ان کے بیس سرکردہ آدمی مارے گئے۔ بعد ازاں ان میں پھوٹ پڑ گئی اور میدان سے بھاگ نکلے۔ اب پھر ان کو اسلام کی دعوت دی تو ان لوگوں نے قبول کر لیا۔ حضرت علیؓ پھر اسی سال صحیح سالم لوٹ کر حج کے دنوں میں مکہ میں آنحضرتؐ سے ملے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ

مسلمان ہو جانے کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا آپ نے جب خط پڑھا تو اللہ کے سامنے شکرانے کے سجدے میں گر پڑے اسے بیہقی نے روایت کیا اور اسکا اصل بخاری میں ہے

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

نفل نماز کا بیان

۳۷۴۔ وَعَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ فَقُلْتُ: اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ "اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ" فَقُلْتُ: هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مانگ لے میں نے کہا میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں آپ نے فرمایا کچھ اور بھی؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو زیادہ نفل پڑھنے سے میری مدد کر اسے مسلم نے روایت کیا۔

۳۷۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ بَيْتِهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد رکھی ہیں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو اس سے بعد اور دو مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو صبح سے پہلے متفق علیہ۔ اور ان کی ایک روایت میں ہے دو رکعتیں جمعہ کے بعد اپنے گھر میں۔

۳۷۶۔ وَلِمُسْلِمٍ: كَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

اور مسلم میں ہے کہ صبح ہونے کے بعد آپ دو ہلکی رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھتے۔

۳۷۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور صبح

۱؎ اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو سجدہ تعظیمی کے اثبات کے منکر ہیں ۱۲ ۲؎ ان کی کنیت ابو فراس ہے۔ اصحاب صفہ سے تھے اور رسول پاک کے خادم تھے۔ اس حدیث میں ان لوگوں کیلیے دلیل ہے جو سجدہ کو نماز کے سارے ارکان میں سے بہتر خیال کرتے ہیں ۱۲ ۳؎ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے قرب اور آنحضرت کے ہمسائیگی کے لیے کثرت نوافل کی ضرورت ہے، آجکل کا دو بدیں طبقہ جو نوافل تو درکنار فرائض بھی ادا نہیں کرتے اور ضد اور رسول کی مخالفتی کام سمجھتے ہیں اور لوگ بھی انکو اولیاء اللہ کہتے ہیں۔ آہ دنیا کس قدر دھوکے میں مبتلا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے۔ اسے[1] بخاری نے روایت کیا۔

۳۷۸۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نمازوں میں صبح کی سنتوں کا بہت خیال رکھتے۔ (متفق علیہ)

۳۷۹۔ وَلِمُسْلِمٍ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ صبح کی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

۳۸۰۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ تَطَوُّعًا۔

اور ام حبیبہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کیلئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا اور ایک روایت میں ہے کہ نفل بارہ رکعت۔

۳۸۱۔ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَزَادَ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

اور ترمذی میں بھی اسی طرح ہے لیکن اتنا زیادہ کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

[1] اس حدیث میں ظہر کی چار رکعت سنت قبل فرض بیان کی گئی ہیں اور اس سے پہلے عبداللہ بن عمر کی حدیث میں دو رکعت قبل فرض کا ذکر ہے سفر السعادت میں شیخ نے کہا ہے کہ ظہر سے قبل چار رکعت کا اثبات حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ہوتا ہے اور ابن عمر کی حدیث سے دو رکعت قبل ظہر کا اصل معاملہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ظہر سے قبل چھ رکعت پڑھا کرتے چار رکعت گھر میں پڑھ کر آتے اور دو رکعت مسجد میں پڑھتے بعض نے تطبیق کی یہ صورت بیان کی ہے کہ گھر کی چار رکعت دن ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلنے کے سبب سے پڑھا کرتے اور ظہر کی دو سنتیں مسجد میں ادا فرماتے اور بعض کہتے ہیں کہ گھر کی چار رکعت سنت ہوتیں اور مسجد میں دو رکعت تحیۃ المسجد کے طور پر پڑھتے اور بعض کے نزدیک یہ دونوں ہی ظہر کی سنت ہیں کبھی چار پڑھ لیتے اور کبھی دو، شافعیہ دو رکعت سنت قبل ظہر کو ترجیح دیتے ہیں اور حنفیہ چار رکعت قبل ظہر کو ترجیح دیتے ہیں اور انصاف یہ ہے کہ دونوں طرح درست ہے لیکن چار بہر حال دو سے بہتر ہیں۔ اور فجر کی دو رکعتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یہ سنت مؤکدہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا چھوڑنا سفر میں بھی ثابت نہیں ہے لہٰذا مسافر کو چاہیئے کہ رات کے وتر اور صبح کی سنتیں سفر میں بھی کبھی نہ چھوڑے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۲۔ وَلِلْخَمْسَةِ عَنْهَا مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ۔

اور پانچوں میں اسی سے روایت ہے کہ جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔ اللہ اس پر آگ کو حرام کر دے گا۔

۳۸۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَصَحَّحَهُ۔

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس آدمی پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اسے احمد و ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا۔

۳۸۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو اور تیسری دفعہ فرمایا جو چاہے پڑھے اس خیال سے کہ لوگ اسے سنت نہ بنالیں اسے بخاری نے روایت کیا۔

۳۸۵۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ حِبَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ۔

اور ابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شام سے پہلے خود بھی دو رکعتیں پڑھیں۔

۳۸۶۔ وَلِمُسْلِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَكَانَ

اور مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم سورج غروب ہونے کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے حالانکہ

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عصر سے پہلے بھی چار رکعت پڑھی گئی ہیں۔ ان کے ساتھ ۲ گنتی میں ۱۰ رکعتیں ہوئیں مگر یہ سنت موکدہ نہیں۔ صالح اور دیندار لوگ ان رکعات کو بھی بالالتزام پڑھتے ہیں مگر موکدہ نہیں۔ اگر کوئی شخص پڑھ لے تو اجر و ثواب کا مستحق ہے اور نہ پڑھے تو کوئی خاص بات نہیں ۱۲ ۲؎ شیخ ابن ہمام نے کہا ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعت کے مستحب ہونے میں اختلاف ہے جو لوگ ان کے قائل ہیں وہ مذکورہ حدیثوں سے جو کہ صحیحین کی ہیں دلیل لیتے ہیں اور جو ان کے منکر ہیں وہ ابوداؤد کی حدیث سے ان کا معارضہ کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کے عہد میں کسی کو پڑھتے نہیں دیکھا ہے اصل یہ ہے کہ دو رکعت ثابت ہیں لیکن سنت موکدہ نہیں کیونکہ حضرت انس راوی حدیث کہتے ہیں کہ آنحضرت ہم کو پڑھتے دیکھتے تھے نہ تو ہم کو منع کرتے اور نہ ہم کو حکم دیتے کہ ضرور پڑھا کرو مطلب یہ ہے کہ اگر جماعت میں کسی وجہ سے دیر ہو تو انکو پڑھ لیا جائے۔ لیکن انکی وجہ سے جماعت میں تاخیر کرنا درست نہیں ۱۲ ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو رکعت مغرب سے پہلے ثابت ہیں۔ امام نخعی نے جو ان کے بدعت ہونے کا فتویٰ دیا ہے تو یہ ان کی غلطی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَانَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو دیکھتے تھے نہ تو ہمیں حکم دیتے اور نہ ہی منع کرتے۔

۳۸۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّي أَقُولُ: أَقَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں خیال کرتی کہ شاید آپ نے سورۃ فاتحہ ہی پڑھی ہوگی۔ متفق علیہ۔

۳۸۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں قل یا ایھا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے مسلم نے روایت کیا

۳۸۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتوں کے بعد اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جایا کرتے تھے اسے بخاری نے روایت کیا

۳۹۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی سنتوں کے بعد تھوڑا سا لیٹ جایا کرو۔ اسے احمد ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ اور صحیح کہا۔

۳۹۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْخَمْسَةِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ بِلَفْظِ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں پڑھنی چاہیئے جب صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لے جس سے پہلی نماز وتر ہو جائے ... متفق علیہ اور پانچوں میں روایت ہے ابن حبان نے ان

لہ اس مسئلہ میں عجیب قسم کا اختلاف پایا جاتا ہے بعض تو اس کے فرض ہونے کے قائل ہیں چنانچہ ظاہریہ کا یہی مذہب ہے، علامہ ابن حجوم نے اسی مسئلہ کے اثبات میں بڑا زور دیا ہے اور اکثر کے نزدیک صبح کی سنتوں کے بعد لیٹنا مستحب ہے۔ چنانچہ شیخ ابن عربی نے اسی کو ترجیح دی ہے مشائخ طریقت نے بھی روایات کی بنا پر اسکو مستحب جانتے ہیں اور بعض اس کو بدعت کہتے ہیں لیکن یہ قول مردود ہے کیونکہ صریح حدیثوں کے خلاف ہے۔ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى. وَقَالَ النَّسَائِيُّ هٰذَا خَطَأٌ.

لفظوں سے صحیح کہا کہ رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں لیکن نسائی نے کہا کہ یہ غلط ہے[1]۔

۳۹۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرضوں کے بعد سب سے بہتر رات کی نماز ہے[2]۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۹۴۔ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَ النَّسَائِيُّ وَقْفَهُ.

اور ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ہر مسلمان پر ضروری ہے[3] جو چاہے پانچ رکعت پڑھے اور جو چاہے تین رکعت پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت پڑھے[4]۔ اسے ترمذی کے سوا چاروں نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔ اور نسائی نے اسے موقوف ہونے کو ترجیح دی

۳۹۵۔ وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَيْسَ الْوِتْرُ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ.

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وتر فرضوں کی طرح لازمی نہیں لیکن یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا اور نسائی اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

---

[1] یعنی نسائی نے کہا کہ صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ تو صحیح ہے لیکن یہ الفاظ "صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ" غلط ہیں یعنی "والنہار" کی زیادتی غلط ہے ۱۲

[2] امام نسائی کا اسکو غلط کہنا محل نظر ہے بیہقی نے اس کو صحیح کہا ہے اور علی بن عبداللہ باقی راوی حدیث سے امام مسلم نے روایت کی ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے امام بخاری نے اس باب میں آٹھ حدیثیں نقل کی ہیں جو اس کی مؤید ہیں بہرحال دن ہو یا رات نوافل دو دو کر کے پڑھنا افضل ہے اور چار چار کر کے جائز ۱۲ [3] اس حدیث سے تہجد کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے خود قرآن مجید میں اس کی بڑی فضیلت وارد ہے ۱۲ [4] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر واجب ہیں چنانچہ حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور باقی تمام ائمہ اور جمہور علماء کے نزدیک وتر سنت ہیں۔ چنانچہ اگلی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے جو باعتبار سند کے اس سے بہتر ہے ۱۲ [5] نماز وتر ایک سے گیارہ رکعت تک ہے۔ حنفیہ تین رکعت کو ترجیح دیتے ہیں جمہور صحابہ اور تابعین اور امام شافعی اور احمد اور امام مالک صرف ایک ہی رکعت وتر کے قائل ہیں اور ایک ہی رکعت کو ترجیح دیتے ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۶۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ انْتَظَرُوْهُ مِنَ الْقَابِلَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ وَقَالَ إِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی ایک رات میں قیام کیا دوسرے دن لوگوں نے آپ کا انتظار کیا لیکن آپ نہ آئے اور فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ تم پر وتر نماز لازمی نہ کر دی جائے اسے ابن حبان نے روایت کیا۔

۳۹۷۔ وَعَنْ خَارِجَةَ ابْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ قُلْنَا: وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْوِتْرُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور خارجہ بن خذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ساتھ تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسی نماز ہے آپ نے فرمایا۔ وتر عشاء کے وقت سے طلوع فجر تک اسے سوائے نسائی کے پانچوں نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۳۹۸۔ وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ نَحْوَهٗ۔

اور احمد نے بھی عمرو بن شعیب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۹۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے اپنی زندگی میں صرف تین ہی دن تراویح کی نماز جماعت سے پڑھائی ہے اور موجودہ سارے مہینے کا التزام ابداً ثابت نہیں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوا ۱۲ ۲؎ اس حدیث میں نماز تراویح کو وتر سے تعبیر کیا ہے اور وتروں کی زیادہ سے زیادہ تعداد گیارہ رکعت ہے معلوم ہوا کہ تراویح بھی گیارہ رکعت ہے حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے بعد میں حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب کو آٹھ رکعت پڑھانے کا حکم دیا تھا زیادہ سے زیادہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگوں نے میں بھی پڑھیں اور وہ بھی اگر سنداً صحیح ثابت ہو جائے مگر یہ بیس رکعات تراویح کے متعلق کوئی صحیح مرفوع حدیث نہیں ہے عبد بن حمید اور طبرانی نے ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے بیس رکعات تراویح پڑھیں۔ ابو شیبہ کو امام احمد و ابن معین بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی سب نے ضعیف کہا ہے خبیب نے کہا ہے کہ یہ کذاب ہے بیہقی کا جو آنحضرت کے عہد میں ہوا یعنی آٹھ رکعت تراویح ۱۲ ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتروں کا وقت عشاء سے لیکر صبح صادق تک ہے بہتر وقت پچھلی رات ہے لیکن اگر اس وقت اٹھنے کا اطمینان نہ ہو تو عشاء کے بعد وتر پڑھ لینے چاہئیں ۱۲ ۴؎ حاکم نے گو اس کی تصحیح کی ہے۔ لیکن امام بخاری نے اس کو ضعیف کہا ہے ابن حبان نے کہا کہ اس کی سند منقطع ہے اور متن باطل ہے۔ امام ترمذی نے کہا کہ خارجہ کی حدیث غریب ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ بِسَنَدٍ لَيِّنٍ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وتر نہ پڑھے وہ میرے طریقے پر نہیں۔ اسے ابوداؤد نے کمزور[1] سند سے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح کہا۔

۴۰۰۔ وَلَهُ شَاهِدٌ ضَعِيفٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ أَحْمَدَ۔

اور اس حدیث کا ایک ضعیف شاہد ابوہریرہؓ کی احمد میں روایت بھی ہے۔

۴۰۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے چار رکعتیں بڑی اچھی اور بڑی لمبی پڑھتے پھر چار رکعتیں بڑی لمبی اور بڑی اچھی پڑھتے پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ وتروں سے پہلے سو جایا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ متفق علیہ۔

۴۰۲۔ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْهَا: كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

اور انہی دونوں میں عائشہ رضی سے روایت ہے کہ آپ رات کو دس رکعتیں پڑھتے پھر ایک وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں فجر کی سنتیں پڑھتے یہ ساری تیرہ رکعتیں ہو جاتیں۔

۴۰۳۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے۔ جن میں سے پانچ وتر ہوتے اور صرف آخری رکعت میں تشہد پڑھتے۔

---

[1] کیونکہ اس کی سند میں عبداللہ بن علی ضعیف ہے۔ ابن معین نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل میں موقوف ہے۔ ابوہریرہ کی حدیث میں خلیل بن مرہ بھی ضعیف ہے ۱۲ منہ [2] تہجد کی نماز گیارہ رکعت ہے یا تیرہ رکعت اس میں اختلاف ہے۔ گیارہ رکعت متفق علیہ ہیں اور تیرہ مختلف فیہ۔ اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے کبھی تہجد کی نماز وتروں سمیت گیارہ رکعت پڑھی ہے اور کبھی تیرہ رکعت۔ بعض لوگوں نے حضرت عائشہؓ کی حدیث کو مضطرب کہا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۴۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے لیکن آخر میں آپ نے سحری کے وقت وتر پڑھنے مقرر کئے۔ متفق علیہ

۴۰۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ وہ رات کو تہجد پڑھتا تھا۔ پھر اس نے چھوڑ دی۔ متفق علیہ۔

۴۰۶۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے قرآن والو وتر پڑھا کرو اللہ خود بھی وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے اسے پانچوں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۴۰۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو آخری نماز وتر پڑھا کرو۔ متفق علیہ۔

۴۰۸۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَ

اور طلق بن علی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک رات میں دو دفعہ وتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔ احمد اور تین نے روایت کیا اور

۱؎ اس شخص کا نام کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوا۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ ساری رات قیام کرتا باپ نے منع کیا کہ اتنا نہ کر دیکھ تھک جاؤ گے لیکن باز نہ آیا۔ آنحضرت کے پاس اس کی شکایت کی گئی تو آپ نے بھی اس کو منع فرمایا لیکن وہ باز نہ آیا بالآخر تھک کر چھوڑ دیا۔ آنحضرت عبداللہ بن عمرو کو بھی یہ سمجھا رہے ہیں کہ زیادہ عبادت کر کے تم بھی فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا اس آدمی کا نام نہ لے کر پردہ پوشی کی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قیام شب واجب نہیں کیونکہ اگر واجب ہوتا تو آنحضرت اس کے ترک پر اتنی سی ملامت پر اکتفا نہ کرتے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ از خود کوئی عبادت اپنے اوپر مقرر کر لینا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عبادت شروع کر کے پھر اس کو سستی سے ترک کر دینا برا ہے چاہیئے کہ نیک کام پر دوام کی کوشش کرے۔ ۱۲ ۲؎ یعنی اپنی صفات میں یگانہ ہے لیس کمثلہ شیء ۳؎ بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت وتر سے کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے سو وہ اس سے مستثنیٰ ہیں بعض نے کہا ہے کہ اگر کوئی شب وتر پڑھے تو بعد میں دو رکعت نفل پڑھ لے اور اگر آخر شب پڑھے تو نفل نہ پڑھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

ابن حبان نے صحیح کہا۔

۴۰۹۔ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ

اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔ اسے احمد اور ابو داود نے روایت کیا اور نسائی میں اتنا زیادہ ہے کہ آخری رکعت میں سلام پھیرتے

۴۱۰۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَفِيهِ كُلُّ سُورَةٍ فِي رَكْعَةٍ وَفِي الْأَخِيرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَفِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

اور ابو داود اور ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ اس میں یہ لفظ ہیں کہ ہر رکعت میں ایک سورۃ پڑھتے اور آخر میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے۔

۴۱۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو اسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۱۲۔ وَلِابْنِ حِبَّانَ مَنْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَلَمْ يُوتِرْ فَلَا وِتْرَ لَهُ۔

اور ابن حبان سے روایت ہے کہ جو شخص صبح تک وتر نہ پڑھ سکے اس کے کوئی وتر نہیں[1]۔

۴۱۳۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وتروں سے پہلے سو جائے یا انہیں بھول

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبح صادق کے بعد نماز وتر کا وقت باقی نہیں رہتا اور جب وقت نکل گیا تو مسنون طریقہ سے ادا نہ ہوئے اور حدیث کا یہی مطلب ہے یہ مطلب نہیں کہ اگر اتفاقاً صبح ہو جائے تو اب وتروں کی قضا بھی نہ دے۔ حدیث شریف میں ایک صحابی کا قصہ آیا ہے کہ وہ ایک دفعہ بہت دیر سے اٹھے غلام کو بھیجا کہ پتہ کرو جماعت ہو گئی ہے یا نہیں۔ غلام نے کہا کہ جماعت ہو گئی ہے۔ پھر آپ نے پہلے وتر پڑھے پھر صبح کی سنتیں اور پھر فرض۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر اتفاقاً کبھی وتر قضا ہو جائیں تو ان کی قضا دی جائے۔ وتروں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تاکید فرماتے کہ وقت پر پڑھا کرو اور جن لوگوں کے متعلق آپ کو خیال ہوتا کہ شاید صبح کو نہ اٹھ سکیں ان کو فرماتے کہ رات کو وتر پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے حکم دے رکھا تھا۔ کہ تم ضرور رات کو وتر پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ ان کو آنحضرت صلعم نے مدرس مقرر کر رکھا تھا یہ سارا دن پڑھانے میں مصروف رہتے تھے شام کو دماغی تکان ہو جاتی۔ صبح عموماً جاگ نہ سکتے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ۔

جائے تو جب صبح ہو تو یاد آئے تو پڑھ لے اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا

۴۱۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ خوف ہو کہ وہ آخر رات میں بیدار نہ ہو سکے گا وہ پہلی رات میں وتر پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ وہ آخر رات میں جاگ اٹھے گا تو وہ وتر آخر رات میں پڑھے اس لیے کہ آخری رات کی نماز میں حضور قلب ہوتا ہے اور یہ بہتر ہے اسے مسلمؒ نے روایت کیا۔

۴۱۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ فَأَوْتِرُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فجر ہو جائے تو رات کی ساری نمازوں کا وتروں سمیت وقت جاتا رہتا ہے تو تم صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو اسے ترمذیؒ نے روایت کیا

۴۱۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیٰ کی نماز چار رکعت پڑھتے اور جب اللہ چاہتا تو زیادہ بھی کر لیتے۔ اسے مسلمؒ نے روایت کیا۔

علہ جاننا چاہیے کہ اگر کوئی نماز ذہن سے اتر جائے یاد ہی نہ رہے یا سوتے میں قضا ہو جائے تو ان دونوں صورتوں میں آدمی پر کوئی مواخذہ نہیں ہے اس کو صحیح وقت پر نماز پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے لیکن ایسے وقت پر سونا جبکہ نماز قریب ہو منع ہے ہاں اگر بے اختیار ایسا ہو جائے تو مضائقہ نہیں ہے واللہ اعلم یہ جاننا چاہیئے کہ اشراق اور صلوٰۃ الاوابین اور ضحیٰ تینوں ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔ طبرانی میں ہے کہ آنحضرت صلعم ام ہانی کے گھر میں اس نماز کو پڑھا اور فرمایا اے ام ہانی یہ اشراق کی نماز ہے اور ابن خزیمہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے اس نماز کو صلوٰۃ ضحیٰ کے نام سے پکارا ہے اس کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر چوتھائی دن تک ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ صلوٰۃ الاوابین کا وقت وہ ہے جبکہ اونٹنی کا بچہ گرمی محسوس کرنے لگے۔ ضحیٰ کی نماز کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے افضل چار رکعت ہیں کہ ان کی تائید احادیث سے ہوتی ہے دوسرا یہ بھی یاد رہے کہ یہ نماز زید سابقین کی سنت ہے اور اسی طرح قاضی ابوبکر بن عربی مالکی اور امام سیوطی نے دیلمی سے روایت کیا ہے اب یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اس نماز کے مستحب ہونے میں بڑا اختلاف ہے ابن دقیق العید نے ساری بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ نماز سنت اور مستحب ہے باقی رہ گئی مختلف احادیث کی تطبیق کی صورت تو حضرت عائشہ رضؓ سے دو حدیثیں مروی ہیں ایک میں ہے کہ آنحضرت صلعم کو یہ نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا اور دوسری میں ہے کہ آپ نے میرے گھر میں آٹھ رکعت ضحیٰ کی پڑھی ہیں پہلی میں اپنے دیکھنے کو نفی کی ہے نماز کی نفی نہیں اور دوسری میں کہی سے سن کر اقرار کرتی ہیں۔ باقی رہا حضرت عمرؓ کا اس کو بدعت کہنا تو اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اس پر ہمیشگی بدعت ہے آنحضرتؐ نے ہمیشہ نہیں پڑھی ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۷۔ وَلَهُ عَنْهَا: إِنَّهَا سُئِلَتْ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ۔

اور انہی سے ایک دفعہ سوال کیا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیٰ کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر جب کہ آپ سفر سے واپس آتے۔

۴۱۸۔ وَلَهُ عَنْهَا: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَطُّ سُبْحَةَ الضُّحَى، وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا۔

اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ضحیٰ کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ لیکن میں یہ نماز پڑھتی ہوں۔

۴۱۹۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اور زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ الاوابین کا وقت وہ ہے جبکہ اونٹنی کا بچہ گرمی محسوس کرے اسے ترمذی نے روایت کیا۔

۴۲۰۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاسْتَغْرَبَهُ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ضحیٰ کی بارہ رکعتیں پڑھا کرے اللہ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنائیگا اسے ترمذی نے روایت کیا اور غریب کہا۔

۴۲۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں آئے تو آپ نے ضحیٰ کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

بَابُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْإِمَامَةِ

۴۲۲۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز کا اجر اکیلی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ملتا ہے متفق علیہ۔

لہ آئندہ کی روایت میں پچیس گنا آیا ہے یہ نمازی کے حسب حال ہے جو اعلیٰ درجہ کا ہو اسکو ستائیس حصے ثواب ملتا ہے اور کم درجہ کا ہو اس کو پچیس گنا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۳۔ وَلَهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا۔

اور انہی سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے پچیس گنا۔

۴۲۴۔ وَكَذَا لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَّقَالَ دَرَجَةً۔

اور اسی طرح بخاری میں ابوسعید سے مروی ہے لیکن اس میں درجہ کا لفظ ہے۔

۴۲۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ لَا يَشْهَدُوْنَ النَّاسَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں کئی دفعہ ارادہ کرتا ہوں کہ میں لکڑیاں اکٹھی کراؤں پھر حکم دوں کہ اذان کہی جائے پھر میں کسی آدمی کو لوگوں کا امام بناؤں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جو جماعت میں داخل نہیں ہوتے جا کر آگ لگا دوں[1]۔ خدا کی قسم اگر ان کو معلوم ہو کہ مجھے کوئی موٹی ہڈی مل جائے گی یا گوشت کھرے دو اچھے بازو مل جائیں گے تو یہ عشاء کی نماز میں داخل ہوتے متفق علیہ اور یہ لفظ بخاریؒ کے ہیں

۴۲۶۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ: صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عشاء کی نماز اور صبح کی نماز منافقوں کیلیے بڑی مشکل ہے۔ لیکن اگر ان کو پتہ ہو کہ ان کو کیا ثواب ملے گا تو زانو کے بل گھسٹتے ہوئے بھی آئیں۔ متفق علیہ۔

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت فرض عین ہے اگر جماعت میں شامل نہ ہونا فرض کفایہ یا سنت مؤکدہ ہی ہوتا تو تارکین جماعت کے لیے آپ نے سخت لفظ آنحضرت نہ فرماتے اسی حدیث کی بنا پر ظاہریہ عطاء داؤد ظاہری احمد ابوثور، ابن خزیمہ ابن منذر اور ابن حبان نے جماعت کو فرض قرار دیا ہے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ امام شافعی فرض کفایہ کے قائل ہیں اور اکثر متقدمین شافعیہ اور اکثر مالکیہ اور حنفیہ صاحبین اور امام ابوحنیفہ اسے سنت مؤکدہ کہتے ہیں لیکن قرآن مجید سے پہلے قول کی تائید ہوتی ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنا اور امر وجوب کیلیے ہوتا ہے صلوٰۃ الخوف میں جو جماعت کا ذکر کیا ہو تو یہ رخصت ہے اسکی فرضیت کی ایسے بلکہ سنت و بدعتی میں فرض کفایہ اور سنت مؤکدہ ہو جاتے ہیں فرض کفایہ کی صورت میں دو تین آدمی جا کر جماعت کر لیتے لیکن ایسا نہیں ہے ۱۲ [2] یہاں نفاق سے نفاق فی العمل مراد ہے نفاق فی الکفر نہیں اسلیے کہ منافق حقیقی تو گھر میں پورا کافر ہوتا ہے اور عموماً منافق ریا کاری کے لیے مسجد میں آتا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۷۔ وَعَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ "فَأَجِبْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا[1] آدمی آیا اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لے آئے آپ نے گھر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جب وہ واپس چلا گیا تو آپ نے پھر اسے بلایا اور فرمایا کہ کیا تو اذان کی آواز سنتا ہے اس نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا پھر تجھے مسجد میں ضرور آنا چاہیئے اسے مسلم نے روایت کیا

۴۲۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ لَكِنْ رَجَّحَ بَعْضُهُمْ وَقْفَهُ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اذان سن کر بغیر عذر کے مسجد میں نہ آئے اس کی نماز نہیں ہوتی اسے ابن ماجہ اور دارقطنی اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے۔ لیکن بعض نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے[2]

۴۲۹۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ لَمْ يُصَلِّيَا فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَ قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَدْرَكْتُمَا الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ فَصَلِّيَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور یزید بن اسود سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی جب نبی نماز پڑھ چکے تو آپ نے دیکھا کہ دو آدمی ہیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی آپ کے کہنے پر انکو بلایا گیا انکا جسم کانپ رہا تھا آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ کیوں نماز نہیں پڑھی انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اپنے گھر نماز پڑھ آئے ہیں تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو جب تم اپنے گھر نماز پڑھ آئے ہو پھر جب امام کو نماز پڑھتا ہوا پاؤ تو پھر اسکے ساتھ نماز پڑھ لو یہ تمہارے لیے نفل ہو جائیگی اسے احمد نے روایت کیا اور یہ لفظ اسی کے ہیں

---

[1] یہ نابینا حضرت عبداللہ بن ام مکتوم تھے۔ آپ کے ارشاد کے بعد اسطرح مسجد میں حاضری دی کرتا لہٰذا موذن مقرر ہوئے اگر معذور کا یہ حال ہے جو بغیر عذر کے جماعت میں شامل نہیں ہوتے ان کا کیا حال ہے ویسے معذور کی نماز گھر میں ہو جاتی ہے لیکن اس کو بھی جماعت کا ثواب نہیں ملتا ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان کا نہ سننا ایک عذر ہے سن لینے کے بعد کوئی عذر نہیں آندھی بارش اور سخت بھوک یا خانہ پیشاب روکنا یہ عذر ہیں جو جماعت میں شامل نہ ہونے کیلئے تسلیم ہیں ۱۲ منہ آنحضرت کی ہیبت اور جلال کی وجہ سے انکا جسم کانپنے لگا تھا چنانچہ خوف کے وقت اکثر ایسا ہوتا ہے ۱۲ منہ یہ حدیث صاف دلیل ہے کہ اگر پہلے آدمی نماز پڑھ چکا ہو اور پھر جماعت جائے تو آدمی دوبارہ نماز میں شامل ہو جائے خواہ کوئی دیاتی بر صفحہ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاللَّفْظُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

اور تینوں نے روایت کیا اور ابن حبان اور ترمذی نے صحیح کہا۔

۴۳۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَلَا تُكَبِّرُوا حَتَّى يُكَبِّرَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَلَا تَرْكَعُوا حَتَّى يَرْكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَلَا تَسْجُدُوا حَتَّى يَسْجُدَ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تا بعداری کرنے کے لیے مقرر کیا جاتا ہے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور اس سے پہلے نہ کہو۔ اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو لیکن پہلے نہ کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو لیکن اس سے پہلے نہ کرو اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ لفظ اسی کے ہیں اور اس کا اصل صحیحین میں بھی ہے۔

۴۳۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوا فَائْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا آگے جاؤ تم پیروی کرو اور دوسرے جو تمہارے پیچھے ہیں وہ تمہاری پیروی کریں۔ اسے مسلم نے روایت کیا

۴۳۲۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَةً مُخَصَّفَةً فَصَلَّى فِيهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ

اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھاس پھوس کا ایک حجرہ بنایا آپ نے اس میں نماز پڑھی جب لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ بھی

(بقیہ ص ۱۳۰) نماز جو امام شافعی کا یہی مذہب ہے۔ امام ابوحنیفہ ظہر اور عشاء دوبارہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ باقی نہیں دوبارہ پڑھنے کی دلیل اسی سے لیتے ہیں اور صحیح کی روایتوں کی صراحت سے ذکر ہے اس کے قائل نہیں یہ حوادثات زمانہ میں بعض کہتے ہیں کہ اگر پہلے جماعت سے پڑھ چکا ہو تو پھر نہ پڑھے لیکن ترمذی میں صاف مذکور ہے کہ ایک شخص اس وقت مسجد میں آیا جبکہ جماعت ہو چکی تھی تو آپ نے فرمایا کہ کوئی اس پر صدقہ کرے اور جماعت کا ثواب اسے دلوا دے تو یہ روایت بھی حضرت ابوبکر صدیق نے اس کے ساتھ شامل ہو کر نماز پڑھائی (۱۲ حاشیہ صفہ بدلا) ۱۔ یہ حکم اب منسوخ ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی ۱۲ منہ اس سے معلوم ہوا کہ پچھلی صف کی امام پہلی صف ہے اگر کوئی آدمی دوسری صف میں اس وقت آکر شامل ہو کر امام رکوع سے اٹھ رہا ہو اور پہلی صف ابھی رکوع میں ہو تو اس کی رکعت ہو جائے گی بشرطیکہ اس کی پیٹھ رکوع کی حالت میں پہلی صف سے مل جائے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلٰوتِهٖ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ اَفْضَلُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے ساری حدیث تک اور اس میں یہ بھی ہے کہ آدمی کی فرضوں کے سوا بہتر نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے۔ متفق علیہ

۴۳۳۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلّٰى مُعَاذٌ بِاَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ يَا مُعَاذُ فَتَّانًا اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ نے ایک دفعہ مقتدیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ تو فتنہ ڈالنا چاہتا ہے۔ جب تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے تو والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اقرا باسم ربک اور واللیل اذا یغشیٰ ایسی سورتیں پڑھا کر۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۴۳۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ قِصَّةِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَهُوَ مَرِيْضٌ قَالَتْ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ میں روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیماری کی حالت میں نماز پڑھائی۔ کہ آپ آکر ابوبکر کی بائیں جانب بیٹھ گئے وہ لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھاتے تھے اور ابوبکر کھڑے ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے تھے۔ اور دوسرے لوگ ابوبکر کی اقتداء کرتے تھے۔ متفق علیہ۔

۴۳۵۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام اور مقتدی کے درمیان دیوار یا ستونہ حائل ہو تو بھی نماز ہو جاتی ہے۔ خصوصاً جمعہ کی نماز میں لیکن یہ حدیث اگلے دیکھئے گا ۱۲

ے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام اس قدر لمبی قرأت نہ کرے کہ مقتدی تنگ آجائیں اور جماعت سے کریز کرنے لگیں دوسری حدیث جو اس کے بعد آتی ہے اس میں لمبی قرأت کرنے کی وجہ بھی بتائی ہے لیکن اتنی تخفیف بھی نہ ہو کہ ارکان بھی پورے نہ ہوں بلکہ مسنون طریقہ سے ہلکی نماز پڑھائی جائے۔ ۱۲ سلہ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت معاذ پہلے اپنی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے پھر اپنے نفل پڑھتے اور لوگوں کو فرض نماز دوسری مسجد میں جا کر پڑھاتے اس سے معلوم ہوا کہ نفلوں کے پیچھے فرض ادا ہو جاتے ہیں ۱۲

سلہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آپ کی بیماری میں حضرت ابوبکر امام تھے آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو مسجد میں تشریف لائے جماعت ہو رہی تھی۔ آپ ابوبکر کے بائیں جانب آکر بیٹھ گئے۔ آپ امام تھے اور ابوبکر مقتدی چونکہ کمزوری کی وجہ سے آپ کی آواز بلند نہ نکلتی تھی۔ حضرت ابوبکر بلند آواز سے لوگوں کو تکبیر سناتے اور ان کی آواز پر لوگ ارکان نماز بجا لاتے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے امام بنے تو نماز ہلکی پڑھائے اس لیے کہ ان میں چھوٹے بھی ہوتے ہیں اور بڑے بھی اور کمزور بھی اور کام والے بھی اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے۔ متفق علیہ۔

۴۳۶۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ: قَالَ أَبِي جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا قَالَ فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ مِنِّي قُرْآنًا فَقَدَّمُونِي وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اور عمرو بن سلمہؓ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے کہا کہ میں اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آرہا ہوں آپ نے فرمایا کہ نماز کا وقت ہو تو کوئی تم میں سے اذان کہے اور قرآن کو زیادہ جاننے والا امامت کرائے ان لوگوں نے دیکھا کہ مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہیں تھا انہوں نے مجھے امام بنا دیا اور میری عمر اس وقت چھ یا سات سال کی تھی۔ اسے بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

۴۳۷۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَفِي رِوَايَةٍ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَوْ بِإِذْنِهِمْ۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کو زیادہ جاننے والا امامت کرائے اگر قرآن میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا اور اگر سنت میں برابر ہوں تو پہلے ہجرت کرنے والا اگر ہجرت میں برابر ہوں تو پہلے اسلام لانے والا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو بڑا ہو۔ اور کوئی شخص کسی کے حلقۂ اقتدار میں امامت نہ کرے۔ اور کوئی شخص کسی کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۳۸۔ وَلِابْنِ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا تَؤُمَّنَّ امْرَأَةٌ رَجُلًا

ابن ماجہ سے جابرؓ کی حدیث میں ہے کہ کوئی عورت مرد کی امام نہ بنے۔ اور کوئی دیہاتی مہاجر کا

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ امامت کا زیادہ حق دار وہ ہے جو شریعت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر علم میں برابر ہوں تو جو زیادہ نیک ہو وہ امامت کرائے۔ چنانچہ ابن مسعود کی روایت میں یہی ترتیب بیان کی گئی ہے ۱۲ ۲؎ اس سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے کی امامت جائز ہے بالغ اگر علم زیادہ رکھتا ہو اور نابالغ زیادہ علم ہو تو وہ نابالغ ہو اور بالغ مقتدی حسن البصری امام شافعی اور یحییٰ ہادی مذہب ہے حنفیہ فرائض میں نابالغ کی امامت کے قائل نہیں اور نوافل میں قائل ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا أَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا وَلَا فَاجِرٌ مُؤْمِنًا وَإِسْنَادُهُ وَاهٍ۔

امام نہ بنے، اور کوئی فاجر یا بدکار مومن کی امامت نہ کرے، اس کی سند قابل اعتبار نہیں ۱۲

۴۳۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفیں مضبوط کرو اور قریب قریب کھڑے ہو اور گردنیں برابر رکھو اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۴۴۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کی پہلی صف سب سے بہتر ہے اور آخری سب سے بری اور عورتوں کی پچھلی صف سب سے بہتر ہے اور پہلی بری۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۴۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے پچھلی طرف سے میرا سر پکڑ کر مجھے دائیں جانب کھڑا کر لیا، متفق علیہ۔

سلہ مطلب یہ ہے کہ آنحضرت نے لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ صفیں سیدھی کیا کرو ورنہ اللہ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جماعت میں کندھے سے کندھا اور ٹخنے سے ٹخنا ملایا کرتے تھے آنحضرت نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ صف کی کشادگی میں شیطان کو دیکھتا ہوں اس کے علاوہ بھی صفوں کی درستی کے بارہ میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں ۱۲ سلہ مردوں کی پچھلی صف بری ہے کیونکہ ان لوگوں نے پہلی صف کی فضیلت کو کھو دیا اور عورتوں کی پچھلی صف بہتر ہے کیونکہ وہ مردوں کی مخالطت سے زیادہ دور ہے اور اگر صرف عورتیں ہوں اور امام بھی عورت ہو تو بھی عورتوں کی بھی پہلی صف مردوں کی پہلی صف کی طرح بہتر ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے بہت سے مسئلے نکلتے ہیں پہلا یہ کہ نماز میں اتنے سے عمل سے کوئی نقص واقع نہیں ہوتا دوسرا یہ کہ آنحضرت صلعم کبھی ایسا نہ کرتے دوسرا یہ کہ اگر ایک ہی مقتدی ہو تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہو۔ تیسرا یہ کہ اگر ایک مقتدی ہو تو امام کے برابر کھڑا ہو۔ چنانچہ موطا امام مالک میں اس کی تصریح موجود ہے چوتھا مسئلہ جو سب سے زیادہ اہم ہے کہ اس حدیث سے تہجد کے نفلوں کی جماعت کا ثبوت ملتا ہے حنفیہ ان نفلوں کی جماعت کے قائل نہیں ہیں اس قول کا رد دیکھنے والا ہے معلوم نہیں کہ اس مسئلہ کی بنیاد حنفیہ نے کس حدیث کی بنا پر رکھی ہے۔ نماز تراویح، نماز استسقاء، نماز خسوف یہ سب نوافل ہیں فرائض نہیں حنفیہ انکی جماعت کے قائل ہیں۔ باقی نوافل یا نفل کی جماعت نہیں ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ اَنَا وَیَتِیْمٌ خَلْفَہٗ وَاُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ میں اور ایک یتیم بچہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور ام سلیم ہمارے پیچھے تھی۔ متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۴۴۳۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اِنْتَہٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْہِ فَرَکَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّفِّ۔

اور ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع میں شامل ہوئے پہلے اس سے کہ آپ صف میں پہنچتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا اللہ تیری حرص زیادہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا اسے بخاری نے روایت کیا اور ابوداؤد میں اتنا زیادہ ہے کہ اس نے رکوع کر لیا صف میں ملنے سے پہلے پھر صف میں چل کر شامل ہو گئے۔

۴۴۴۔ وَعَنْ وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یُصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور واصبہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک دفعہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اسے حکم دیا کہ نماز پھر پڑھو اسے احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۴۴۵۔ وَلَہٗ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا صَلٰوۃَ لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَزَادَ الطَّبْرَانِیُّ

اور اسی میں طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صف کے پیچھے اکیلے کی نماز نہیں ہوتی۔ طبرانی میں والبصہ کی

۱؎ اصول یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف کی جائے پھر بچوں کی پھر عورتوں کی اگر ایک بچہ اور ایک ہی بالغ ہو تو بچہ اور بالغ اکٹھے کھڑے ہو جائیں امام احمد نے ابوبکر اشعری سے ایسا ہی روایت کیا ہے اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب ضعیف ہے لیکن مذکور رجال انس کی حدیث سے اس کی تائید ہو گئی ہے ۱۲ ۲؎ یہ یتیم عمیرہ ہی ابی عمیرہ تھے ۱۲ ۳؎ یعنی تیری نیکی کی حرص اللہ زیادہ کرے لیکن اس حرص میں بے احتیاطیاں نہیں ہونی چاہئیں ۱۲ ۴؎ صف کے پیچھے اکیلے کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ امام احمد، نخعی، اور بعض دیگر آئمہ کے نزدیک صف کے پیچھے اکیلے کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ آپ نے اسی کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا اور بعض کہتے ہیں کہ نماز ہو جاتی ہے۔ آپ نے اس کو تنہا دوبارہ پڑھنے کی ہدایت کی۔ اور اصل یہ ہے کہ اکیلے نہ پڑھنی چاہیئے۔ البتہ اتنی احتیاط ضرور کرے کہ درمیان سے آدمی کو نہ کھینچے بلکہ صف کی ایک طرف سے کھینچے اور وہیں پچھلی صف میں کھڑے ہو جائیں۔ یعنی درمیان میں امام کے عین پیچھے نہ آئیں تاکہ نمازیں زیادہ نہ چلنا پڑے۔ امام مالک، شافعی اور ابوحنیفہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کے قائل ہیں ۱۲ ۵؎ طبرانی کی یہ زیادت ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں سری بن اسمٰعیل ضعیف ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي حَدِيثٍ فَإِيَّاكَ أَلَّا دَخَلْتَ مَعَهُمْ أَوِ اجْتَرَرْتَ رَجُلًا۔

حدیث میں ہے کہ تو کہیں نہ ان میں داخل ہو گیا یا کہیں نہ ان سے کسی کو کھینچ لیا۔

۴۴۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر سنو تو نماز کیطرف اطمینان اور وقار سے آؤ جلدی مت کرو جتنی نماز تمہیں[1] ملے وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے وہ بعد میں پوری کرو۔ متفق علیہ یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۴۴۷۔ وَعَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ وَصَلٰوتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کی نماز ایک آدمی کی نماز سے بہتر ہے اور تین آدمیوں کی نماز دو آدمیوں کی نماز سے بہتر ہے اور جتنے آدمی زیادہ ہوتے جائیں وہ نماز اللہ کو اتنی ہی پیاری ہے۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۴۴۸۔ وَعَنْ أُمِّ وَرَقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور ام ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے گھر والوں کی امامت کرنیکا حکم دیا تھا اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا

۴۴۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ام مکتوم[2] نابینے کو لوگوں کا امام بنایا۔ اسے ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا۔

---

[1] جتنی نماز امام کے ساتھ پڑھی پایا وہ مقتدی کی پہلی نماز ہوگی یا پچھلی اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ حنفیہ وہ پچھلی نماز شمار کرتے ہیں اور شافعیہ پہلی اس طرح کی مسائل میں اختلاف ہو جائے گا چنانچہ ثناء تاخر اور سورت کا ملانا بعض صورتوں میں قعدہ اور تشہد میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کی امامت درست ہے لطف یہ ہے کہ اس میں کسی مرد کو بھی مقتدی نہیں کیا گیا جو لوگ عورت کے پیچھے مرد کی اقتدا درست نہیں سمجھتے وہ بہت سٹ پٹائے ہیں لیکن حدیث کی صحت میں کوئی کلام نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ سے بھی امامت ثابت ہے امام شوکانی نے کہا ہے کہ اگر عورت امامت کرائے تو صف سے آگے نکل کر کھڑی ہو بلکہ صف ہی میں رہے اگر صف میں مرد بھی ہوں تو لازمی ہے کہ وہ مرد اس کے محرم ہوں اجنبی یا غیر محرم کی امامت عورت کی حالت میں بھی نہیں کر سکتی ۱۲ منہ [3] اس سے معلوم ہوا کہ نابینا کی امامت درست ہے۔ بعض لوگ اس کو مکروہ کہا ہے لیکن یہ درست نہیں بعض کہتے ہیں کہ اگر نابینا جتنا کوئی بینا عالم ہو تو بھی نابینا کی امامت مکروہ ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ غزوہ تبوک کو جاتے ہوئے آنحضرت نے مدینہ پر حضرت علی کو اپنا نائب بنایا اور امامت کیلئے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا کو منتخب کیا حالانکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ سے افضل تھے حضرت عبداللہ قدیم الاسلام ہیں مہاجرین اول میں سے تھے سورۂ عبس میں ان کا تذکرہ کر کے اپنے انکی عظمت موجودگی میں تبرہ دفعہ امامت کیلئے منتخب فرمایا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۰۔ وَنَحْوُهُ لِابْنِ حِبَّانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

اور ابن حبان میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۴۵۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصَلُّوْا خَلْفَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لا الٰہ الا اللہ کہے اس کا جنازہ بھی پڑھو اور اس کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیا کرو۔[1] اسے دارقطنی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۴۵۲۔ وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھنے کے لیے آئے تو جس حال میں امام ہو اسی میں شریک ہو جائے۔ اسے ترمذی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ وَالْمَرِيْضِ

مسافر اور مریض کی نماز

۴۵۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَانِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے نماز دو رکعتیں فرض ہوئی تھی پھر یہ نماز مسافر کے لیے رہ گئی اور مقیم کے لیے چار رکعتیں پوری کر دی گئیں۔ (متفق علیہ)

۴۵۴۔ وَلِلْبُخَارِيِّ: ثُمَّ هَاجَرَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاَوَّلِ۔

اور بخاری میں ہے کہ پھر جب ہجرت کی چار رکعتیں مقرر ہوئیں اور سفر کی نماز پہلی حالت پر رہی۔

---

[1] دارقطنی اور طبرانی نے اس حدیث کے کئی طرق نقل کئے ہیں جو سب کے سب ضعیف ہیں حدیث کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اگر اتفاقاً کوئی شخص واجبات کا تارک نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لینا چاہیے لیکن ایسے شخص کو ہرگز ہرگز امام نہ مقرر کیا جائے۔ بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر نے حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز پڑھی اور ابو سعید خدری کے متعلق اہل سنن نے روایت ہے کہ آپ نے ایک دفعہ مروان کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اول سفر نماز کی طرح دو ہی رکعت فرض مقرر ہوئی تھی۔ بعد ازاں اقامت کی نمازیں اضافہ کر دیا گیا اور سفر کی نماز پہلی حالت پر رہی جسے اب دوگانہ کہا جاتا ہے جب یہ نماز دو ہی رکعت تھی تو سفر میں چار رکعت پڑھنا خلاف شریعت ہے۔ اسی لیے بعض ائمہ نے دوگانہ کو واجب کہا ہے۔ قرآن مجید کی آیت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوگانہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اجازت ہے وجوب کا پتہ نہیں چلتا۔ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۵۔ وَزَادَ أَحْمَدُ إِلَّا الْمَغْرِبَ فَإِنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ وَإِلَّا الصُّبْحَ فَإِنَّهَا تَطُوْلُ فِيْهَا الْقِرَاءَةُ۔

اور احمد میں اتنا زیادہ ہے کہ سوا مغرب کے۔ اس لیے کہ وہ دن کے وتر ہیں اور سوائے صبح کے اس لیے کہ اس میں قرأت لمبی کی جاتی ہے۔

۴۵۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَيُتِمُّ وَيَصُوْمُ وَيُفْطِرُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ مَعْلُوْلٌ وَالْمَحْفُوْظُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ فِعْلِهَا وَقَالَتْ إِنَّهُ لَا يَشُقُّ عَلَيَّ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں کبھی نماز پوری پڑھتے اور کبھی قصر کرتے اور کبھی روزہ رکھتے اور کبھی افطار کرتے اسے دارقطنی نے روایت کیا اس کے راوی ثقہ ہیں سوائے اسکے کہ حدیث معلول ہے اور محفوظ حضرت عائشہؓ سے اپنے فعل سے یہ ہے کہ عائشہؓ نے کہا کہ اسطرح کرنے میں مجھ پر مشکل نہیں اسے بیہقی نے روایت کیا

۴۵۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ أَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَفِي رِوَايَةٍ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتٰى عَزَائِمُهُ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اسی طرح رخصت پر عمل کرنے کو پسند فرماتا ہے جسطرح کہ نافرمانی کو برا سمجھتا ہے اسے احمد نے روایت کیا۔ اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جیسا وہ فرائض کی ادائیگی کو پسند کرتا ہے۔

۴۵۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۱۳۷) لیکن یہ الفاظ مسافروں کے دہم کو دور کرنے کے لیے استعمال کئے گئے ہیں کہ شاید نماز کم کرنے سے پورا ثواب نہ ملتا ہو امام ابوحنیفہ قصر (دو رکعت نماز) کو واجب کہتے ہیں۔ باقی آئمہ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں پوری نماز پڑھنا صحیح سند سے ثابت نہیں ۱۲ (حاشیہ صفحہ بذا)

سلہ اس حدیث کی سند میں علاء بن زبیر ہے جو علاوہ ضعیف ہونے کے متہم بالکذب بھی ہے۔ امام ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ بات آنحضرت پر جھوٹ ہے۔ لیکن ابن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضورؐ نے سفر میں کبھی دو رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھی ۱۲

سلہ بقول ابن تیم اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف ہے کہ آیا یہ سارے صیغے واحد مذکر غائب کے ہیں یا دو مذکر کے ہیں۔ اور دونوں کے پہلی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو گانہ پڑھتے اور کبھی پوری پڑھتے اور کبھی روزہ رکھتے اور کبھی افطار کر لیا کرتے تھے۔ اور دوسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ آپ تو دو گانہ پڑھتے اور روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔ اور حضرت عائشہ پوری نماز پڑھیں اور روزہ بھی رکھتی تھیں۔ آخری صورت میں روایت موقوف ہوگی ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو گانہ پڑھنا بہت بہتر ہے اور پوری نماز پڑھنا خلاف اولیٰ ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلٰثَةِ فَرَاسِخَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ سفر کرتے تو دو رکعتیں پڑھتے[1]۔ اسے مسلمؒ نے روایت کیا۔

۴۵۹۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کو نکلے۔ آپ مدینہ کی واپسی تک نمازیں دو دو رکعت پڑھتے رہے۔ متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۴۶۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَقْصُرُ وَفِيْ لَفْظٍ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗدَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَفِيْ أُخْرٰى خَمْسَ عَشْرَةَ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں انیس دن ظہر سے اور نماز دوگانہ پڑھتے رہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا اور ابوداؤد کی روایت میں سترہ[2] دن ہیں اور ایک اور روایت میں پندرہ دن۔

۴۶۱۔ وَلَهُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ۔

اور اسی میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اٹھارہ دن مروی ہیں۔

---

[1] اس حدیث میں تین میل یا تین فرسخ کا شک ہے یہ اصل حدیث میں نہیں ہے بلکہ اس حدیث کی سند کے راوی شعبہ کو شک ہوا ہے کہ حضرت انسؓ نے شاید تین میل کے لفظ فرمائے تھے یا تین فرسخ کے اب جاننا چاہیئے کہ دوگانہ کے لیے کی مسافت محدود کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں آیا، بلکہ سفر میں تیمم کی طرح دوگانہ کو بھی مطلق رکھا ہے کہ ہر سفر میں دوگانہ جائز ہے۔ قرآن مجید میں زمین پر چلنے پر دوگانہ کا حکم دیا ہے لیکن آنحضرتؐ بضیع غرقد تک جاتے تو دوگانہ نہ پڑھتے اس سے معلوم ہوا کہ چلنے سے سفر کا چلنا مراد ہے دوسرا نہیں۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تین میل کا سفر سفر ہے۔ لیکن شعبہ کے شک کی وجہ سے علماء نے تین فرسخ یعنی نو میل کا فتویٰ دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے بھی فتویٰ دیا تھا مکہ سے عرفات ۹ میل ہے آنحضرت صلعم کے ساتھ مکہ کے لوگوں نے عرفات میں دوگانہ پڑھا تھا اور آپ نے ان کو منع نہ کیا تھا۔ بعض لوگوں نے ۷۰ میل اور بعض نے ۴۸ میل اور بعض نے ۱۶ میل کی مسافت مقرر کی ہے لیکن یہ سب قیاسات ہیں ان کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ طبرانی نے ایک روایت عبداللہ بن عباس سے نقل کی ہے کہ چار برید سے کم یعنی مکہ سے عسفان تک سے کم سفر میں دوگانہ پڑھا کرے اول تو حدیث موقوف ہے اور دوسرا یہ کہ اس کی سند میں عبدالوہاب بن مجاہد بن جبیر ہیں جن کی روایت کو قبول نہیں کیا گیا ۱۲ منہ

[2] مدت سفر میں بھی اختلاف ہے بعض نے تین دن سفر کی ہے اور بعض نے ۱۸ دن، پندرہ دن کی مدت کے حنفیہ قائل ہیں جو غلط فہمی پر مبنی ہے اصل یہ ہے کہ فتح مکہ میں آنحضرت انیس دن آمد و رفت کے دنوں سمیت رہے جن لوگوں نے انیس دن کہے ہیں (باقی صفحہ ۱۳۰ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۲۔ وَلَهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَقَامَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَهُوَ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ اخْتُلِفَ فِي وَصْلِهِ۔

اور اسی میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تبوک میں بیس دن تک دو گانہ پڑھنے کا ذکر ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن اس کے وصل میں اختلاف ہے۔

۴۶۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ فِي سَفَرِهِ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْحَاكِمِ فِي الْأَرْبَعِينَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ: صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَلِأَبِي نُعَيْمٍ فِي مُسْتَخْرَجِ مُسْلِمٍ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو عصر کے وقت سے ملا کر اکٹھی پڑھ لیتے اور اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہوتے۔ متفق علیہ اور حاکم کی اربعین کی سند میں ایک روایت میں ہے کہ ظہر اور عصر اکٹھی پڑھ لیتے پھر سوار ہوتے اور ابو نعیم نے امام مسلم کے طریقے روایت کیا ہے کہ جب آپ سفر میں ہوتے اور سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر اکٹھی پڑھ لیتے۔ پھر کوچ فرماتے۔

۴۶۴۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوۂ تبوک میں گئے آپ ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھتے اور مغرب اور عشاء کی اکٹھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۶۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار رکعت سے کم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۹) انہوں نے اس سے دلیل لی ہے اور جن لوگوں نے سترہ دن لیے ہیں انہوں نے آمد و رفت کے دن خارج کر کے کہے ہیں حنفیہ کو مغالطہ یہ ہوا کہ انہوں نے اصل سترہ دن سمجھ لیے اور آمد و رفت کے دن نکال کر باقی پندرہ دن بنائے حقیقت میں یہ غلط فہمی ہے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے رہنا پڑے تو اس کی کوئی مدت نہیں خواہ برسوں تک پڑھتا جائے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱؎ اس مسئلہ میں حنفیہ کا مذہب راجح ہے کہ مسافر کے لیے سترہ دن تک دو گانہ جائز ہے جیسا کہ بخاری کی روایت میں ہے دارقطنی نے اسے مرسل کہا ہے۔ لیکن نووی اور ابن ماجہ نے اس کو موصول کہا ہے ۱۲ ۲؎ اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں ظہر، عصر، مغرب اور عشا کو جمع کر کے پڑھ لینا جائز ہے خواہ جمع تقدیم ہو یا تاخیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے حنفیہ دو نمازوں کو جمع کرنے کی وجہ سے اس حدیث کے انکار کرتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعَةِ بُرُدٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى عُسْفَانَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَالصَّحِيحُ إِنَّهُ مَوْقُوفٌ كَذَا أَخْرَجَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

سفر میں جو کہ مکہ سے عسفان تک ہے دو دن کا نہ پڑھا کرو۔ اسے دارقطنی نے ضعیف سند سے روایت کیا اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن خزیمہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۶۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الَّذِينَ إِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا وَإِذَا سَافَرُوا قَصَرُوا وَأَفْطَرُوا أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ فَهُوَ فِي مَرَاسِيلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ مُخْتَصَرًا۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے بہتر وہ لوگ ہیں کہ جب گناہ کریں تو استغفار کریں اور جب سفر کریں تو دو گانہ پڑھیں اور افطار کریں اسے طبرانی نے اوسط میں ضعیف سند سے روایت کیا اور بیہقی میں سعید بن مسیب کی مرسل روایت سے مختصر روایت ہے۔

۴۶۷۔ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بواسیر کی بیماری تھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھو اسے بخاری نے روایت کیا۔

۴۶۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرِيضًا فَرَآهُ يُصَلِّي عَلٰى وِسَادَةٍ فَرَمٰى بِهَا وَقَالَ صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنِ اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيمَاءً وَاجْعَلْ سُجُودَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیمار کا پتہ لینے گئے آپ نے دیکھا کہ وہ تکیے پر نماز پڑھ رہا ہے آپ نے تکیے کو کھینچ لیا اور فرمایا کہ اگر طاقت ہو تو زمین پر نماز پڑھو ورنہ اشارہ کرو اور اپنے سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے زیادہ نیچے کرو اسے بیہقی نے روایت کیا۔

لہ اس حدیث کے متعلق بحث پہلے گذر چکی ہے ۱۲ سلہ اس کی سند میں عبدالوہاب بن مجاہد متروک ہے اس کے متعلق شوکانی کا فتویٰ ہے کہ کذاب ہے اس کے علاوہ یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ اس کا اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں ۱۲ سلہ اس لیے کہ اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ قاضی مصر ضعیف ہے لیکن اس حدیث کی تائید عبداللہ بن عمر کی صحیح حدیث سے بھی ہوتی ہے ۱۲ سلہ اگر اشارہ کی بھی طاقت نہ ہو تو وقتی طور پر اس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے لیکن طاقت ہو جانے پر ان نمازوں کی قضا اس پر فرض ہے اگر کوئی بیہوش ہو جائے تو اس کی بیہوشی کی نمازیں معاف ہو جاتی ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصَحَّحَ اَبُوْحَاتِمٍ وَّقْفَهٗ۔

اور حاکم نے اس کے موقوف ہونے کو صحیح کہا۔

۴۶۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے اسے نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا

بَابُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز کا بیان

۴۷۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ممبر پر یہ کہتے سنا ہے کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں یا اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ پھر وہ غافلوں سے شمار کیے جائیں گے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۷۱۔ وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَهٗ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ۔

اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر جب واپس آتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا۔ جس میں آرام کیا جائے متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے لفظ یہ ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ سورج ڈھلتے وقت جمعہ پڑھ لیتے تھے اور واپسی پر سایہ تلاش کرتے پھرتے۔

۴۷۲۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

اور سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دوپہر کی روٹی اور دوپہر کا آرام جمعہ کے بعد کیا کرتے تھے

۱؎ اس طرح بیٹھ کر آپ کا نماز پڑھنا عذر کی وجہ سے تھا ایک حدیث میں ہے کہ آپ کے نفلوں کے اندر چھوڑا تھا۔ بیماری میں یا زخم کی حالت میں جس طرح ہو نماز پڑھ سکے پڑھ لے کوئی پابندی نہیں یہ اللہ کا احسان ہے ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے جمعہ کی نہایت تاکید معلوم ہوتی ہے کہ اس کے چھوڑنے سے دلوں پر مہریں لگ جاتی ہیں اور آدمی بے بہرہ ہو جاتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ ۳؎ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ جمعہ کی نماز اوقات ختم کر لیتے کہ دیواروں کا سایہ آدمی کے لیے کافی نہ ہوتا یعنی جمعہ کی نماز بہت جلد پڑھنی چاہیئے ۱۲ ۴؎ امام احمد بن حنبل کے نزدیک جمعہ زوال سے پہلے شروع ہو درست ہے باقی ائمہ اور جمہور علماء کے نزدیک سورج ڈھلتے ہی اول وقت جمعہ پڑھنا چاہیئے آجکل جمعہ کی نماز ظہر کی نماز سے بھی زیادہ دیر سے (باقی بر صـ ۱۴۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ: فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔

۴۷۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا فَجَاءَتْ عِيرٌ مِنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ عَلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آگیا لوگ اس کی طرف چلے گئے سوائے بارہ آدمیوں کے کوئی بھی نہ رہا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۷۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرٰى وَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ لٰكِنْ قَوّٰى أَبُو حَاتِمٍ الْمُرْسَلَ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی یا دوسری نماز کی ایک رکعت پائے تو دوسری اس کے ساتھ ملا کر نماز پوری کرے اسے نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت اور یہ لفظ اسی کے ہیں۔ اور اس کی سند صحیح ہے لیکن ابو حاتم نے اس کے مرسل ہونے کو ترجیح دی۔

۴۷۵۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ أَنْبَأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

اور جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے پھر دوسرا خطبہ پڑھتے جو شخص تجھے یہ بتائے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے وہ جھوٹ کہتا ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

(التعلیق ۱۴۴) پڑھتے ہیں یہ حدیث کے خلاف ہے ۱۲ (حاشیہ ابن ماجہ) یہ نہیں کہ سورج ڈھلنے سے پہلے جمعہ پڑھ لیتے اس سے پہلی حدیث میں صاف ذکر ہے کہ سورج ڈھلنے کے بعد جمعہ پڑھتے کرتے تھے نماز جمعہ ظہر کے قائم مقام ہے اس کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے چونکہ اس میں خطبہ ہوتا ہے اس لیے اس کی ادا کی ضروری ہے کم از کم جماعت ظہر کے اول وقت میں ہو جائے ۱۲ (حاشیہ مرتبہ) یعنی میں ابوہریرہ سے جو روایت مذکور ہے اس میں جمعہ کی تخصیص نہیں خواہ کوئی نماز ہو اگر ایک رکعت امام کے ساتھ مل گئی تو اسے جماعت کا ثواب بھی مل گیا اور جمعہ بھی ہو گیا پھر اٹھ کر باقی رکعتیں پوری کر لے ۱۲ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہے ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ جب تک کچھ حصہ خطبہ نہ سنا جائے جمعہ نہیں ہوتا ۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ خطبہ کھڑے ہو کر دیا کرتے تھے یہ بھی معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبے مسنون ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے ان میں سے کسی چیز کی بھی خلاف ورزی جائز نہیں ہے ۱۲ سب سے پہلے جس شخص نے بیٹھ کر خطبہ دیا وہ امیر معاویہ تھے۔ اور وہ بھی عذر سے بیٹھ کر دیا تھا۔ عبدالرحمٰن ابن حکم نے ایک دفعہ عذر سے بیٹھ کر خطبہ دیا تو کعب بن عجرہ نے اس پر بھی اعتراض کیا تھا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۶۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتا[1] اور سخت غصہ میں معلوم ہوتے گویا کہ وہ کسی لشکر کو ڈانٹ رہے ہیں اور فرماتے کہ صبح و شام کو تمہارے سامنے بہت امور پیش آنے والے ہیں اور آپ یہ بھی فرماتے اما بعد بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین رستہ[2] محمد صلعم کا رستہ ہے اور بدترین کام بدعت کا کام ہے اور ہر بدعت کا نتیجہ گمراہی ہے اسے مسلم نے روایت کیا اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اس طرح ہوتا کہ اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے پھر اسکے بعد کہتے اسوقت آپکا آواز بلند ہو چکا ہوتا اور اسکی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور نسائی میں یہ لفظ ہیں کہ ہر گمراہی آگ میں لے جانے والی ہے۔

۴۷۷۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ لمبی نماز اور چھوٹا خطبہ آدمی کی عقلمندی کی دلیل[3] ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۷۸۔ وَعَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَخَذْتُ

اور ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ق والقرآن المجید نبی کریم صلی اللہ علیہ

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھنا چاہیے اور ایسا انداز اختیار کرنا چاہیے کہ سامعین پر اس کا اثر ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میں ایک لگن بھی چاہتے تھے کہ بھی کیفیت دور دور تک پہنچے چنانچہ اسی جوش سے خطبہ کہتے کہ آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتا ۱۲ ۳ اسکا ترجمہ یہ ہے کہ سب طریقوں سے بہتر طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے شرح مسلم میں یہ الفاظ اس طرح سے آئے ہیں کہ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ سب ہدایتوں سے بہتر ہدایت حضرت محمد صلعم کی ہے۔ ۱۲ ۳ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کو لمبا اور خطبہ کو مختصر کرنا چاہیئے۔ آج کل بعضے خطیب خطبہ اتنا لمبا کرتے ہیں کہ نماز کا وقت تنگ ہونے لگتا ہے پھر نماز جلدی جلدی ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ) إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وسلم کی زبان سے یاد کی آپ اسے خطبہ دیتے وقت منبر پر ہر جمعہ کو پڑھا کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۷۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا وَالَّذِي يَقُوْلُ لَهُ أَنْصِتْ لَيْسَتْ لَهُ جُمُعَةٌ" رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ يُفَسِّرُ حَدِيْثَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مَرْفُوْعًا۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت کلام کرے اس کی مثال گدھے کی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں اور جو اسے کہے کہ خاموش ہو جا اس کا بھی جمعہ نہیں ہوتا اسے احمد نے معتبر سند سے روایت کیا اور یہ حدیث ابوہریرہ کی اس مرفوع حدیث کی تفسیر کرتی ہے جو صحیحین میں مذکور ہے کہ جب تو اپنے ساتھی کو کہے۔ خاموش ہو جا جمعہ کے دن امام کے خطبے دیتے وقت تو تو نے بھی برا کیا۔

۴۸۰۔ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ"۔

۴۸۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلَّيْتَ؟ قَالَ "لَا" قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تو نے نمازیں پڑھ لی ہیں اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھ کر دو رکعتیں پڑھ لے متفق علیہ

۴۸۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نمازمیں سورۂ جمعہ

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے خطبہ میں لوگوں کو قرآن مجید سنانا اور سمجھانا چاہیئے آجکل عجیب جہالت کا زمانہ ہے خطبہ میں ننگ و ناموس اشعار اور نعت خوانی پر بڑا زور دیا جاتا ہے قرآن سنا کر بیدار کرنے کی بجائے اشعار سنا کر مست کیا جاتا ہے ۱۲ ۲؎ جیسا گدھے کو کتابیں لادنے سے فائدہ نہیں ایسا ہی اس آدمی کو جمعہ پڑھنے سے کچھ اجر نہ ملا ۱۲ ۳؎ یہ الفاظ قابل غور ہے آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی نماز نہیں بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اس کا جمعہ نہیں علماء نے اس سے استنباط کر کے کہا ہے کہ خطبہ کے دوران میں گفتگو کرنے والے کو نماز کا ثواب تو ہو جاتا ہے یعنی اس کی نماز ہو گئی لیکن جمعہ کا اجر نہ ملا ۱۲ ۴؎ اس کی سند میں مجالد بن سعید ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد بہت ہیں اسی لیے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ۱۲ ۵؎ ان کا نام سلیک ہے ۱۲ ۶؎ بخاری کی روایت میں رکعتین کے بعد خفیفتین کے لفظ بھی ہیں یعنی ہلکی دو رکعتیں پڑھ لے ہلکی اس لیے کہ سماع خطبہ میں زیادہ دیر حرج نہ ہو۔ یہ ظہر کی دو پہلی سنتیں ہیں۔ ایک جماعت فقہا اور محدثین کا یہی مذہب ہے کہ دوران خطبہ میں دو رکعت سنت پڑھ لینی چاہیئے۔ حنفیہ خطبہ کے دوران میں سنت پڑھنے کے قائل نہیں حدیث سے ان کے اس قول کی تردید ہوتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنٰفِقِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور سورۂ منافقون پڑھا کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۸۳۔ وَلَهُ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

اور اسی میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ عیدین اور جمعہ کی نمازمیں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے[1]

۴۸۴۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی پھر جمعہ کی رخصت دے دی اور فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے پڑھ لے[2]۔ اسے ترمذی نے سوا پانچوں کے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۴۸۵۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جمعہ پڑھو تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھو[3]۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۸۶۔ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى

اور سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسے معاویہ نے کہا کہ جب تو جمعہ پڑھ لے تو اسکے ساتھ اور کوئی نماز نہ ملا یہاں تک کہ تو کلام کرلے یا اس جگہ

[1] ان سورتوں میں سے کبھی کوئی پڑھتے اور کبھی کوئی۔ سورۂ جمعہ میں چونکہ جمعہ کے لیے سعی کا ذکر ہے اس لیے اس کی ترغیب کے لیے پڑھتے اور جمعہ میں چونکہ منافقین کا بھی اجتماع ہوتا ہے اس لیے توبیخ کے طور پر ان کو یہ سورت سنائی جاتی اور سورۃ اعلیٰ اور غاشیہ میں احوال واہوال قیامت کا ذکر ہے تذکیر کے لیے کبھی ان کو پڑھتے ۱۲ [2] اس حدیث کی سند میں اگرچہ ایاس بن رملہ مجہول ہے لیکن علی بن مدینی نے جو کہ اس فن کا امام ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور نسائی میں عطاء سے بھی اسی طرح مروی ہے اس میں دلیل ہے اگر جمعہ کے دن عید ہو تو عید پڑھنے کے بعد جمعہ پڑھنا فرض نہیں رہتا بلکہ پڑھ لینا بہتر ہے جو فقہاء اس کے قائل نہیں اس حدیث سے ان کے اس قول کی تردید ہوتی ہے ۱۲۔

[3] جمعہ کے بعد کتنی رکعتیں سنت پڑھے اس میں اختلاف ہے۔ بعض دو رکعت کے قائل ہیں۔ عبداللہ بن عمر کا یہی مذہب ہے بعض چار رکعت پڑھتے ہیں۔ امام شافعی امام احمد اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے اور یہی مختار ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا نَصِلَ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

سے نکل جائے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دیتے تھے۔ کہ ہم نماز کو نماز کے ساتھ نہ ملائیں یہاں تک کہ ہم کلام کرلیں یا باہر نکل جائیں[1] اسے مسلم نے روایت کیا

۴۸۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ: غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غسل کرکے جمعہ کے لیے آئے پھر اپنی قسمت کی نماز پڑھے پھر خاموش ہو کر امام کا سارا خطبہ سنے پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے اس کے دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائینگے بلکہ تین دن کے زیادہ بھی اسے مسلم نے روایت کیا

۴۸۸۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ذَهَبَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ۔

اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں ایک وقت ایسا بھی ہے کہ جو مسلمان بندہ اس میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے کوئی چیز مانگے اللہ اسے ضرور دیتا ہے[2] اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

۴۸۹۔ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

اور ابی بُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کو اسی وقت اسی جگہ نہ پڑھنا چاہیئے ان میں کچھ فاصلہ ضرور ہونا چاہیئے خواہ تبدیلی جگہ سے خواہ کلام یا ذکر اذکار سے حکمت اس کی یہ ہے کہ نامۂ اعمال میں یا تو زیادہ نیکیوں میں نماز پڑھنا درج ہو جائے یا زیادہ وضو پڑھنا ثابت ہو جائے ۱۲ [2] جمعہ کا غسل جمہور کے نزدیک سنت ہے اور یہی صحیح ہے اور بعض اس کے وجوب کے قائل ہیں ہفتہ کے سات دن ہوتے ہیں اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے تو دس دن ایک ہفتہ اور تین دن ہوئے اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کبیرہ سے بغیر توبہ کے نہیں بخشے جاتے [3] جمعہ کے دن ایک وقت ایسا بھی ہے کہ اس میں مسلمان آدمی کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی کوئی تعیین نہیں فرمائی لیلۃ القدر کی طرح اس وقت کو بھی مخفی رکھا گیا ہے کہ لوگ اسی کی تلاش میں زیادہ وقت صرف کریں اور زیادہ نیکیاں حاصل کریں علماء کے اس بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ حافظ ابن حجر نے اس وقت کی تعیین میں ان اقوال کو فتح الباری میں جمع کیا ہے مشہور دو قول ہیں ایک یہ کہ عصر سے لیکر شام تک کے عرصہ میں وہ گھڑی آتی ہے اور دوسرا یہ کہ امام کے خطبہ دینے کے وقت وہ وقت آتا ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان دو وقتوں میں اسکو تلاش کریں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَجَّحَ الدَّارَقُطْنِيُّ اَنَّهٗ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ بُرْدَةَ۔

کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ وہ وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے جماعت ہو جانے تک ہے اسے مسلم نے روایت کیا اور دارقطنی نے کہا کہ یہ قول ابوبردہ کا ہے

۴۹۰-۴۹۱۔ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ وَعَنْ جَابِرٍ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ اَنَّهَا مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَغُرُوْبِ الشَّمْسِ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْهَا عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ قَوْلًا اَمْلَيْتُهَا فِيْ شَرْحِ الْبُخَارِيِّ۔

اور عبداللہ بن سلام کی ابن ماجہ کی روایت اور ابوداؤد اور نسائی کی جابر کی روایت میں ہے کہ وقت عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک ہے۔ اس وقت کے متعلق چالیس اقوال ملتے ہیں جن کو میں نے بخاری کی شرح میں لکھ دیا ہے

۴۹۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ فَصَاعِدًا جُمُعَةً رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنت چلی آتی ہے جہاں چالیس آدمی یا زیادہ ہوں وہاں جمعہ پڑھا جائے اسے دارقطنی نے ضعیف سند سے روایت کیا

۴۹۳۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ لَيِّنٍ۔

اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ میں مومن مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کیا کرتے تھے اسے بزار نے کمزور سند سے روایت کیا۔

۴۹۴۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

سلہ کتنے آدمی ہوں تو جمعہ فرض ہو جاتا ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے مختلف لوگوں نے یہ تعداد بیان کی ہے تین، چار، سات، نو، بارہ، بیس چالیس، پچاس، ستر اور حق یہ ہے کہ کوئی تعداد حدیث میں مروی نہیں دو آدمی ہوں تو بھی جماعت ہو جاتی ہے اور جمعہ بھی اس حدیث میں جو تعداد بیان کی گئی ہے تو یہ حدیث ضعیف ہے ۱۲ سلہ سند ضعیف اس لیے ہے کہ اس کی سند میں عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن منکر الحدیث ہے اب جاننا چاہیئے کہ جمعہ فرض عین ہے اور فقہ کی کتاب تدوری میں ہے کہ جمعہ فرض عین ہے اور یہ ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے باقی احناف جمعہ کے لیے چند ایک شرطیں قرار دیتے ہیں وہ شرائط کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں ایک موقوف حدیث حضرت علیؓ سے مروی ہے اور سند کے لحاظ سے وہ بھی صحیح نہیں تعجب ہے کہ جو لوگ صحابی کے قول کو حجت تسلیم نہیں کرتے جو وہ اپنے مطلب کیلئے صحابی کے قول سے کس طرح مرفوع صحیح احادیث کا معارضہ کرتے ہیں اور پھر ان شرطوں کی تعریف میں شرطوں کی ایسی منڈی پیدا کی گئی ہے کہ وہ شرطیں کالعدم ہو گئی ہیں حدیث شریف میں ہے کہ سب سے پہلا جمعہ جو اسلام میں پڑھایا گیا وہ جواثی کھاڈی میں پڑھایا گیا تھا ۱۲ سلہ اسکی سند میں یوسف بن خالد بتی ضعیف ہے، اور بعض کے نزدیک کذاب بھی دعا استغفار ہاتھ اٹھا کر مانگنے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الْخُطْبَةِ يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ يُذَكِّرُ النَّاسَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَصْلُهُ فِي الْمُسْلِمِ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے خطبہ میں قرآن مجید کی آیتیں تلاوت فرما کر لوگوں کو نصیحت فرمایا کرتے تھے اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کا اصل مسلم میں بھی ہے۔

۴۹۵۔ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةٍ مَمْلُوكٍ وَامْرَأَةٍ وَصَبِيٍّ وَمَرِيضٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَمْ يَسْمَعْ طَارِقٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ طَارِقٍ الْمَذْكُورِ عَنْ أَبِي مُوسَى۔

اور طارق بن شہابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی جماعت ہر مسلمان پر فرض ہے ماسوا غلام اور عورت اور بچے اور مریض کے اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ بھی کہا کہ طارق نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا اور حاکم نے اس کو طارق مذکور سے ابوموسیٰ کے واسطہ سے روایت کیا۔

۴۹۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ» رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔ اسے طبرانی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۴۹۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوتے تو ہم آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے اسے ترمذی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۴۹۸۔ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ الْبَرَاءِ عِنْدَ ابْنِ خُزَيْمَةَ۔

اور ابن خزیمہ میں براء کی حدیث سے اس کی شہادت ملتی ہے۔

۴۹۹۔ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا الْجُمُعَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

اور حکم بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تو

لہ قرآن کی آیتیں پڑھ کر قواعد اسلام اور مہمات دین کی تعلیم فرمانے دنیا سے بے رغبت کرنے اور آخرت کی ترغیب دینے ۱۲ سے پہلی حدیث کی رو پانچ قسم کے لوگ ہوئے غلام، عورتیں، بچے، مسافر، بیمار اور دوسرا قرآن مجید میں مذکور ہیں اندھے اور لنگڑے ان پر جمعہ فرض نہیں اگر جمعہ پڑھ لیں تو ان سے ظہر ساقط ہو جائے گی ۱۲ سے اس کی سند میں ضرار بن عمرو بن ملی ضعیف ہے ۱۲ سے اس کی سند میں محمد بن فضل بن عطیہ متروک الحدیث ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا أَوْ قَوْسٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

آپ کسی لاٹھی یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے اسے ابوداؤد نے روایت کیا

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

خوف کی نماز کا بیان

۵۰۰۔ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً مِّنْ أَصْحَابِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَوَقَعَ فِي الْمَعْرِفَةِ لِابْنِ مَنْدَهْ عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّاتٍ عَنْ أَبِيْهِ۔

۵۰۰۔ اور صالح بن خوات رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے آپ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں خوف کی نماز پڑھی تھی کہ آپ کے صحابہ کی ایک جماعت نے آپ کے ساتھ صف بنالی اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ پر تھی۔ پس آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور انہوں نے اپنی نمازیں پوری کرلیں پھر وہ چلے گئے اور انہوں نے دشمن کے مقابلہ صف بنالی اور دوسری جماعت آگئی پھر انکے ساتھ وہ رکعت پڑھی جو باقی رہ گئی تھی پھر آپ بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی نمازیں پوری کرلی پھر انکے ساتھ سلام پھیرا متفق علیہ اور یہ مسلم کے لفظ ہیں اور "معرفت" ابن مندہ میں یہ روایت صالح بن خوات عن ابیہ سے واقع ہے

۵۰۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَاهُمْ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نجد کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد کیا ہم دشمن کے مقابلہ میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلہ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ دیتے وقت آدمی کسی چیز کا سہارا لے سکتا ہے کہ زیادہ کھڑا ہونے سے تھک نہ جائے ۱۲ سلہ ذات الرقاع کا ترجمہ ہے کپڑوں والی اسلئے انتہائی غربت میں تھے پاؤں میں جوتے نہ تھے جب آبلے پڑ گئے تو پاؤں پر چیتھڑے لپیٹ لیے اسی طرح اس جنگ کا نام ذات الرقاع پڑ گیا ۱۲ سلہ اس حدیث میں آنحضرت صلعم کے دو رکعت نماز پڑھانے کا ذکر ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ دو رکعت ایک فریق کو پڑھائیں اور دو رکعت دوسرے فریق کو سو ان میں خلاف نہیں اصل یہ ہے کہ خوف کی نماز میں لڑائی کی مصلحت کو سامنے رکھا گیا ہے آنحضرت سے کئی طریقے ثابت ہیں۔ علامہ ابن قیم نے چودہ صورتیں بیان کی ہیں سو جس طرح کا موقعہ ہوا اسی طرح کی نماز پڑھ لی۔ کبھی زیادہ کبھی کم کبھی کسی طریقہ سے اور کبھی کسی طریقہ سے اس اس حدیث سے صحابی مروی عنہ کا نام نہیں لیا گیا۔ دوسری روایت میں ان کا نام سہل بن ابی حثمہ بتایا گیا ہے ۱۲ سلہ نجد عرب کے اس علاقہ کا نام ہے جہاں زمین بلند اور پہاڑی ہے اور تہامہ الیمن کے بلند حصے میں ایک شہر کا نام بھی ہے اور عراق اور شام کے زیریں حصہ میں بھی ایک شہر کا نام ہے۔ باقی صفحہ اپر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا فَقَامَتْ طَّائِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَّائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ بِمَنْ مَّعَهٗ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی ہوئی۔ آپ نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ کے ساتھ تھے رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر وہ ان لوگوں کی جگہ چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ آئے تو ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا ان میں سے ہر ایک نے اپنی جگہ خود ایک رکوع اور دو سجدے کر لیے۔ متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۵۰۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں شامل تھا اور دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا تو ہم سب نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ہم سب نے بھی اٹھایا پھر آپ اور وہ صف جو آپ کے ساتھ تھی سجدے میں گر گئے اور دوسری صف

(البقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۰) اور اس حدیث میں نجد عراق مراد ہے نجد یمن مراد نہیں ۱۲ (حاشیہ عمدہ ہذا) ۱؎ صحیح بخاری کی کتاب المغازی میں ہے کہ یہ عصر کی نماز تھی ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ہر دو فریق کو ایک ایک رکعت پڑھائی اور ایک ایک رکعت انہوں نے خود پڑھی اور ظاہر قرآن کے موافق یہی صورت معلوم ہوتی ہے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے اب جاننا چاہیئے کہ حنفیہ کے نزدیک اگر خوف ہو تو سفر اور حضر دونوں میں نماز خوف جائز ہے مالکیہ نماز خوف کے لیے سفر کو شرط قرار دیتے ہیں اور امام احمد اور شافعی اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ سے متفق ہیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ دو رکعت والی خوف کے وقت خواہ سفر ہو خواہ حضر امام ہر ایک کو ایک ایک رکعت پڑھائے اور چار رکعت والی نماز اگر خوف کے ساتھ سفر میں ہو تو ہر دو فریق کو ایک ایک پڑھائے اور اگر سفر نہ ہو تو دو دو رکعت پڑھائے اور شام کی نماز پہلے فریق کو دو رکعت اور دوسرے فریق کو ایک رکعت پڑھائے۔ مصفی میں ہے کہ آیت ۴ اذا ضربتم فی الارض الآیہ میں دو شرطیں ہیں۔ سفر اور خوف دشمن۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ نماز خوف علیحدہ ہے اور نماز سفر علیحدہ۔ سفر میں قصر کے واسطے خوف دشمن کی شرط نہیں اور نماز خوف کے واسطے سفر کی شرط نہیں ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَاَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى السُّجُوْدَ قَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْاَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوْا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِيْ وَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

دشمن کے مقابلے پر کھڑی رہی پھر جب آپ نے سجدہ کیا تو دوسری صف جو آپ کے پیچھے تھی کھڑی ہو گئی پھر اس نے ساری حدیث بیان کی۔ اور ایک روایت میں ہے پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ پہلی صف نے سجدہ کیا جب وہ کھڑے ہو گئے تو دوسری صف نے سجدہ کیا پھر پہلی صف پیچھے ہٹ آئی اور دوسری صف آگے بڑھ گئی باقی حدیث اسی طرح ہے اور اسکے آخر میں ہے کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ہم سب نے بھی سلام پھیرا اسے مسلم نے روایت کیا

۵۰۳۔ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَزَادَ: اِنَّهَا كَانَتْ بِعُسْفَانَ۔

اور ابوداؤد نے ابوعیاش زرقی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ یہ جنگ مقام عسفان میں تھی

۵۰۴۔ وَلِلنَّسَائِيِّ مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى بِاٰخَرِيْنَ اَيْضًا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

اور نسائی میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک اور طریق سے اس طرح ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ کی ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر دوسرے لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا

۵۰۵۔ وَمِثْلُهٗ لِاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اور ابوداؤد میں ابوبکرہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۵۰۶۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَّبِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَّلَمْ يَقْضُوْا

اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت کو بھی ایک رکعت پڑھائی اور اس کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر کسی نے

سلہ اس حدیث کی ترکیب بظاہر آیت قرآن کے منافی ہے لیکن صلوٰۃ خوف اختلاف احوال کی بناء پر مختلف طرح سے پڑھی گئی ہے۔ صلوٰۃ خوف امام کے لیے دو رکعت ہے۔ نسائی کی جابر کی حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ہر دو فریق کو دو دو رکعت نماز پڑھائی اس صورت میں امام نے چار رکعت نماز پڑھی جن میں دو اسی کی فرض ہوئیں اور دو نفل حنفیہ کے نزدیک چونکہ فرض کی اقتدا نفل کی صحیح درست نہیں اس لیے حنفیہ نے بجائے اسکے کہ قیاس کو چھوڑ کر حدیث کی اتباع کر لیتے الٹا احادیث پر نقص نکالنے لگے چنانچہ طحاوی نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے حالانکہ اسکے نسخ کی کوئی وجہ نہیں ۱۲ سلہ عسفان مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اُسکی قضا نہ دی اسے احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۵۰۷۔ وَمِثْلُهُ عِنْدَ ابْنِ خُزَيْمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

اور ابن خزیمہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے

۵۰۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ رَكْعَةٌ عَلٰى أَيِّ وَجْهٍ كَانَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوف کی نماز ایک رکعت ہے جس طرح بھی ادا ہو جائے اسے بزار نے ضعیف سند سے روایت کیا

۵۰۹۔ وَعَنْهُ مَرْفُوْعًا لَيْسَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ سَهْوٌ أَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

اور ابن عمر سے مرفوعاً مروی ہے کہ خوف کی نماز میں سجدہ سہو نہیں ہے اسے دارقطنی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کی نماز کا بیان

۵۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْأَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید الفطر اس دن ہے جس دن لوگ روزے سے پورے کریں اور عید الضحیٰ اس دن ہے جس دن لوگ قربانیاں کرتے ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا

۵۱۱۔ وَعَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهُ مِنَ الصَّحَابَةِ

ابوعمیر بن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک صحابی چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک قافلہ ہمارے آئے

---

۱ اس کی صورت یہ ہے کہ امام ایک رکعت ایک گروہ کو پڑھائے اور پھر اپنی جگہ بیٹھے اور مقتدی جا کر دوسری صف کو بھیج دیں پہلے بھی اپنی دوسری رکعت پوری کریں اور پچھلے آکر اپنی علیحدہ ایک پھر دوسری رکعت امام ان کو پڑھائے اور سلام سارے اکٹھے پھیریں۔ اور مقتدیوں میں سے کسی نے دوسری رکعت نہ پڑھی۔ حضرت حذیفہ نے طبرستان میں اسی کیفیت سے نماز پڑھی۔ ابوداؤد نے لکھا ہے کہ بعض لوگ قضا کے قائل ہیں لیکن ان لوگوں کا مسلک صحیح نہیں ۱۲ ۲ اس حدیث سے بعض لوگ استنباط کرتے امام اور مقتدی دونوں کیلئے ایک رکعت کے قائل ہیں چنانچہ سفیان بھی اسی کے قائل ہیں ۱۲

۳ اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی ہے جسے دارقطنی نے صحیح کہا ہے لیکن طبرانی نے کبیر میں ابوموسیٰ سے مرفوعاً ایسا ہی روایت کیا ہے اور ۱۲ معاملات جن میں قیاس کو دخل نہیں ان میں موقوف کا حکم مرفوع کا ہے ۱۲ ۴ اسکی سند میں عبدالمجید بن سری ضعیف ہے اس کے علاوہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اور علماء میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں ۱۲ ۵ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عید الفطر اور عید الضحیٰ کے ادا کرنے میں لوگوں کی موافقت ضروری ہے اگر ایک شخص کے شوال کا چاند دیکھا ہے اور لوگوں نے اسکا اعتبار نہیں کیا تو وہ اکیلا افطار نہیں کر سکتا اور نہ عید منا سکتا ہے اسی طرح دوسری عید پر باقی مدہوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ رَكْبًا جَاءُوا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے کل چاند دیکھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے دیا کہ روزے سے افطار کر دو اور کل صبح کو نماز کے لیے عیدگاہ میں آجاؤ۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور اس کی سند صحیح ہے۔

۵۱۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ يَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ مُعَلَّقَةٍ وَصَلَهَا أَحْمَدُ وَيَأْكُلُهُنَّ أَفْرَادًا۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز کھجوریں کھا کر پڑھنے جایا کرتے تھے اسے بخاری نے روایت کیا اور ایک معلق میں بھی اسی طرح ہے اور احمد نے موصولاً روایت کیا ہے کہ آپ تھوڑی سی طاق کھجوریں کھاتے تھے۔

۵۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کھانا کھا کر جایا کرتے تھے اور عید الضحیٰ کے دن نماز پڑھ کر کھانا کھاتے تھے۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۵۱۴۔ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيدَيْنِ: يَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ جوان لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی عیدگاہ میں جائیں کہ وہ مسلمانوں کے امور خیر اور دعاؤں میں شامل ہوں اور حائضہ عورتیں نماز سے الگ رہیں۔ متفق علیہ

---

۱ حاشیہ بقیہ صفحہ ۱۵۳ اگر قربانی نہیں کر سکتا نماز نہیں پڑھ سکتا دوسرے لوگ عید کریں تو وہ بھی کرے ۱۲ حاشیہ صفحہ ہذا ۱ اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آئے اور دوسرے روز پختہ خبر مل جائے کہ فلاں جگہ چاند نظر آگیا ہے تو روزہ اسی وقت افطار کر دیا جائے اور اگر خبر زوال سے پہلے ملے تو عید بھی پڑھ لی جائے اور اگر بعد زوال خبر ملے تو دوسرے روز عید پڑھی جائے ۱۲ ۲ اس سے معلوم ہوا کہ عید الفطر میں کھانا کھا کر جانا اور عید الضحیٰ میں نہ کھانا سنت ہے کسی خاص کھانے کی ہدایت نہیں ہے اور اگر باتباع سنت کھجوریں کھائے تو اچھا ہے ۱۲ ۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا عیدگاہ میں جا کر مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے وجہ یہ ہے کہ عورتیں بھی دعا اور برکت میں شامل ہو جائیں ۱۲ ۴ حنفی چونکہ عورتوں کا عید گاہ میں جانا اچھا نہیں سمجھتے اس لیے وہ اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ یہ ابتداء اسلام کا قصہ ہے تاکہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ معلوم ہو لیکن بعد میں عورتوں کا نکلنا منسوخ ہو گیا چنانچہ علامہ طحاوی نے اس پر زبردست رد کیا ہے۔ تعصب کا تو کوئی علاج نہیں لیکن اہل انصاف کے لیے اثبات حجت کے لیے (باقی برصفحہ ۱۵۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ عیدین کی نمازیں خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے

۵۱۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا. اَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن صرف دو ہی رکعتیں پڑھیں نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد اسے ساتوں نے روایت کیا۔

۵۱۷۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيْدَ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ. اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ.

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز بغیر اذان اور تکبیر کے پڑھی اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کا اصل بخاری میں ہے۔

۵۱۸۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعِيْدِ شَيْئًا فَاِذَا رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز سے پہلے کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے جب اپنے گھر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے اسے ابن ماجہ نے سند حسن سے روایت کیا۔

۵۱۹۔ وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى وَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيَاْمُرُهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحیٰ کو جب نماز کے لیے نکلتے تو پہلے نماز پڑھتے پھر منہ پھیر کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے لوگ اسی طرح صفوں میں بیٹھے رہتے پھر آپ انہیں وعظ کرتے اور احکام سناتے۔ متفق علیہ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۴) عبداللہ بن عباس کی وہ حدیث اس رد کے لیے کافی ہے جس میں آپ نے فتح مکہ کے بعد بھی عورتوں کا عیدگاہ میں نکلنا بیان کیا ہے اور حضرت عائشہؓ کی وہ حدیث بھی اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آج کے حالات دیکھتے تو ضرور عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روکتے اس پر دلیل ہے کہ خلفاء راشدین کے عہد میں بھی عورتیں مسجدوں میں جایا کرتی تھیں ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱۵ سنت یہی ہے کہ خطبہ نماز کے بعد ہو اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ بنی امیہ کے عہد میں مروان نے یہ بدعت رائج کی تھی کہ خطبہ پہلے ہو اور نماز بعد میں لیکن اس کو اسلام میں کچھ وقعت نہیں ہے ۱۲ ۵۲ عید سے پہلے اور پیچھے عیدگاہ میں کوئی نفل نہ پڑھے جائیں گھر آکر پڑھ لے تو جائز ہے ۱۲ ۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ عید کی نماز کیلئے اذان اور تکبیر نہ کہنی چاہیئے بعض لوگ الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہتے ہیں یہ بھی اچھا نہیں ۱۲ ۵۴ عید کے بھی دو خطبے پڑھے جاتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کو وقعت پر قیاس کر کے دو خطبے مقرر کیے گئے ہیں شاید نبی سے یہ ثابت نہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۰۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُولَى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَنَقَلَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ الْبُخَارِيِّ تَصْحِيحَهُ۔

اور عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ (شعیب) اور وہ (شعیب) اپنے دادا (عبداللہ) سے روایت کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید الفطر میں پہلی رکعت[1] میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے ہیں اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے بخاری سے اس کی صحت نقل کی ہے۔

۵۲۱۔ وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى بِقٓ وَاقْتَرَبَتْ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحیٰ میں سورۂ ق اور اقتربت پڑھا کرتے تھے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۵۲۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْعِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن آنے جانے کا راستہ تبدیل[2] کر لیا کرتے تھے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۵۲۳۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ۔

اور ابوداؤد میں ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے

۵۲۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان کے

---

[1] سند: نسب اس طرح ہے عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص۔ اس سند کے متعلق جاننا چاہیئے کہ گو اس میں اختلاف ہے مگر صحیح ہے کہ یہ قابل حجت ہے جدہ کے مرجع میں اختلاف ہے آیا یہ ضمیر عمرو کی طرف راجع ہے یا شعیب کی طرف اگر ابیہ اور جدہ کی دونوں ضمیریں عمرو کی طرف عائد ہوں تو معنی یہ ہوں گے کہ عمرو بن شعیب اپنے باپ شعیب سے اور شعیب عمرو کے دادا سے روایت کرتے ہیں اس صورت میں یہ مرسل ہوگی کیونکہ عمرو کے دادا محمد کی رسول اللہ سے ملاقات ثابت نہیں۔ ابیہ کی ضمیر عمرو کی طرف اور جدہ کی شعیب کی طرف راجع ہے اور جدہ سے مراد شعیب کے دادا عبداللہ۔ اور بقول حافظ ذہبی شعیب کا سماع اپنے دادا عبداللہ سے ثابت ہے۔ اسی لیے حاکم اور ابن حبان اور ابن خزیمہ اور ارباب سنن اربعہ نے اسی کی روایت کو قبول کیا ہے اور یہی مسلک صحیح ہے کیونکہ شعیب کی اپنے دادا سے ملاقات ثابت نہیں اسی لیے صحیحین میں اس سند سے کوئی حدیث قبول نہیں کی گئی ۱۲ [2] اس حدیث کی تصحیح امام ترمذی نے کی ہے۔ اس مضمون کی ایک اور حدیث بھی آئی ہے۔ اسی لیے بعض مجتہدین نے یہ حدیث قابل حجت ہے۔ تکبیرات عیدین اور موقع تکبیرات میں دس اقوال پر اختلاف کیا گیا ہے جن میں سب سے زیادہ صحیح صورت یہی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے۔ حنفیہ ابن مسعود کی حدیث پر عمل کرتے ہیں اس میں تکبیر افتتاح اور تکبیر رکوع کے علاوہ زوائد بروایت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا: يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ" اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

دو دن مقرر تھے جن میں وہ خوشی مناتے تھے آپ نے فرمایا اللہ نے تم کو ان کے بدلے ان سے بہتر دن دے دیئے۔ عید الضحیٰ اور عید الفطر کے دن۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند سے روایت کیا۔

۵۲۵۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ عیدگاہ کو پیدل چل کر جانا چاہیئے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔

۵۲۶۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرِجَالُ اِسْنَادِهٖ ثِقَاتٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ عید کے دن بارش ہوگئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ اسے ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ

سورج گرہن کی نماز

۵۲۷۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی دن کہ حضرت ابراہیم (آپ کے صاحبزادے) فوت ہوئے تھے سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں یہ کسی کی

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۱۵۶) زائد تکبیرات چھ ہیں تین پہلی ہیں اور تین پچھلی میں قرأت سے پہلے اور دوسری میں قرأت کے بعد۔ حدیث ابن مسعود صحت کے لحاظ سے کوئی شے نہیں ۱۲ ۵۲ یعنی جانتی دفعہ کوئی رستہ اختیار کرتے اور آتی دفعہ کوئی دوسرا کہ مختلف جگہیں عبادت کی گواہ بنیں اور اسلام کی شوکت ظاہر ہو ۱۲ عائشہ صدیقہ ۵۲ یہ دو دن نوروز اور مہرجان کے دن تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عید کے دن ہنسنا کھیلنا اور خوشی کرنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرکوں کی عیدوں پر خوشی کرنا مکروہ ہے ۱۲ ۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ سواری پر عیدگاہ کو جانا خلاف سنت ہے بعضے لوگ شان امارت دکھانے کے لیے کاروں اور گھوڑوں پر بیٹھ جاتے ہیں یہ منع ہے ۱۲ ۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عذر ہو اور عیدگاہ میں نماز پڑھنا مشکل ہو تو مسجد میں نماز پڑھا جائے ہے اور اس کی سند میں علی بن عبدالاعلیٰ بن ابی فروہ الغفاری المدنی مجہول ہے ۱۲ ۵۲ کسوف اور خسوف کے معنی میں متغیر ہونا۔ اکثر خسوف کا استعمال چاند پر ہے اور کسوف کا سورج پر لیکن اس کے برعکس بھی استعمال ہوتا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ: "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ "حَتَّى تَجَلَّى".

موت اور زندگی سے نہیں گہناتی جب تم ان کو گرہن میں دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور صاف ہو جانے تک نماز پڑھو۔ متفق علیہ اور بخاری کی روایت میں یہاں تک کہ روشن ہو جائے کے لفظ ہیں۔

۵۲۸۔ وَلِلْبُخَارِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ "فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَكْشِفَ مَا بِكُمْ".

اور بخاری میں ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے یہ لفظ ہیں کہ تم نماز پڑھو اور دعا کرو اس وقت تک کہ تمہاری یہ حالت دور ہو جائے۔

۵۲۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ فَبَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِي: "الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ".

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز میں قرأت بلند آواز سے پڑھی آپ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں اور ان کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے والے کو بھیجا کہ آواز دے کہ نماز تیار ہے۔

۵۳۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: "خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سورج گرہن لگا تو آپ نے نماز پڑھی بڑا لمبا قیام کیا سورہ بقر کی قرأت جتنا پھر بڑا لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا پھر بڑا لمبا قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے چھوٹا تھا۔ پھر بڑا لمبا رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر سجدہ کیا۔

سلہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگوں کا خیال تھا کہ جب کوئی بڑا آدمی پیدا ہوتا ہے یا مرتا ہے تو سورج یا چاند کو گرہن لگتا ہے آپ نے اس کی نفی فرمائی یہ نماز بالاتفاق سنت ہے۔ اس کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں دو رکوع ہیں فاذا رایتموھما کے عموم سے جمہور نے قرأت کو سر میں بھی اس کو جائز رکھا ہے اس کے علاوہ اس کی اور صورتیں بھی ہیں جو سب کی سب معلل ہیں ۱۲ سنہ ۵۳ امام احمد کی روایت میں ہے کہ سورج گرہن کی نماز تھی۔ چاند اور سورج گرہن میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جائے۔ یا آہستہ اس میں چار قول ہیں۔ بلند آواز سے پڑھی جائے امام احمد، اسحٰق، ابو حنیفہ، ابن خزیمہ ابن منذر کا یہی مذہب ہے۔ دونوں میں آہستہ پڑھی جائے۔ یہ ابن عباس کا مذہب ہے۔ دونوں میں اختیار ہے۔ سورج گرہن میں آہستہ پڑھی جائے اور چاند گرہن میں بلند۔ ۱۲ سنہ ۵۳ یعنی ہر رکعت میں دو رکوع بخلاف اور نمازوں کے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ دُوْنَ الرَّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ صَلّٰى حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِيْ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

پھر کھڑے ہوئے پھر لمبا قیام کیا لیکن وہ پہلے سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے بڑا لمبا رکوع کیا لیکن وہ پہلے سے چھوٹا تھا پھر آپ نے سر اٹھایا پھر کھڑے ہوئے اور لمبا قیام کیا لیکن وہ پہلے قیام سے چھوٹا تھا پھر بڑا لمبا رکوع کیا لیکن وہ پہلے رکوع سے چھوٹا تھا پھر آپ نے سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پھر جب نماز سے پھرے تو سورج صاف ہو چکا تھا پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب سورج کو گرہن لگا تو آپ نے چار سجدوں میں آٹھ رکوع کئے

۵۳۱- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ سے اسی طرح منقول ہے

۵۳۲- وَلَهٗ عَنْ جَابِرٍ: صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

اور اسی میں جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے چھ رکوع چار سجدوں میں کئے۔

۵۳۳- وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى فَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَفَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

اور ابو داؤد میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے نماز پڑھی تو آپ نے دو سجدے کیے اور پانچ رکوع اور دوسری میں بھی اسی طرح کیا۔

۵۳۴- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا هَبَّتِ الرِّيْحُ قَطُّ اِلَّا جَثَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ زَلْزَلَةٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّقَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ الْاٰيَاتِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرتے یا الٰہی اس کو رحمت بنا عذاب نہ بنا اسے شافعی اور طبرانی نے روایت کیا اور انہی سے روایت ہے کہ انہوں نے زلزلے کی نماز میں چار سجدوں میں چھ رکوع کئے اور کہا کہ آیات الٰہی کی نماز اسی طرح ہے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا اور شافعی نے

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسوف کی نماز میں خطبہ بھی ہے حنفیہ میں سے ہدایہ کے مصنف نے کہا ہے کہ کسوف کی نماز میں خطبہ نہیں کیونکہ کسی حدیث میں منقول نہیں ہے سو اس حدیث میں خطبہ کا ذکر ہے ۱۲ ۲؎ دوسری حدیث میں ہے کہ الٰہی اس کو ریاح بنا دے اور ریح نہ بنا کیونکہ قرآن مجید میں ریاح کا لفظ رحمت کے لیے آیا ہے اور ریح کا لفظ عذاب کے لیے۔ معنی دونوں کے ہوا ہے ۱۲ ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نگہانی جلد ذو ارضی یا سماوی ظاہر ہو جس سے مخلوق کو ضرر پہنچے تو اسی وقت نماز پڑھنا چاہیئے اس کو صلوٰۃ الآیات کہتے ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَذَكَرَ الشَّافِعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ دُوْنَ آخِرِهِ۔

علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن اس میں آخری حصہ نہیں

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش کی نماز[1] کا بیان

۵۳۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيْدِ لَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تواضع بڑی عاجزی بڑے خشوع اور بڑی زاری کرتے ہوئے نماز کے لیے نکلے لوگوں کو دو رکعتیں نماز پڑھائی جیسے کہ عید کی نماز پڑھتے تھے تمہارے جیسا خطبہ آپ نے نہیں دیا تھا اسے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابو عوانہ اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۵۳۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَى النَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ بِالْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَخَرَجَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارش کے قحط کی شکایت کی آپ نے عیدگاہ میں منبر لے جانیکا حکم دیا اور لوگوں کو ایک دن کا وعدہ دیا جس میں لوگ نکلے آپ اس وقت نکلے جبکہ سورج کا کنارہ ظاہر ہوا آپ منبر پر بیٹھ گئے اور تکبیر پڑھی اللہ کی حمد کی پھر فرمایا کہ تم اپنے قحط کی شکایت کرتے ہو اور اللہ نے تم کو

---

[1] لغت میں استسقاء کا معنی ہے پانی مانگنا، اور شریعت کی اصطلاح میں بارش کے لیے مخصوص کیفیت سے نماز پڑھنا یا دعا کرنا ہے استسقاء کی تین قسمیں ہیں۔ ادنیٰ، اوسط۔ اعلیٰ۔ ادنیٰ صرف یہ ہے کہ صرف دعا کی جائے اوسط یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد باجماعت دعا مانگی جائے اور اعلیٰ یہ ہے کہ استسقاء کے لیے نماز پڑھی جائے۔ بارش کے بند ہونے یا قحط سالی کے اسباب یہ ہیں۔ کہ زکوٰۃ نہ دینا۔ ماپ تول میں کمی کرنا۔ اعلیٰ اور ادنیٰ چیزوں کو ملا کر فروخت کرنا۔ استسقاء کی نماز میں صحیح صورت یہ ہے کہ دو رکعت پڑھی جائے۔ قرأت جہر آواز سے ہو اس کے بعد دو خطبے دیئے جائیں اور اس کے بعد قبلہ رو ہو کر دعا کی جائے ۱۲ منہ عید اور استسقاء کی نماز میں تکبیروں کا فرق ہے۔ نیز عید کی طرح استسقاء میں بھی خطبہ بعد میں پڑھا جائے ۱۲ منہ اس آخری فقرے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے اس میں خطبہ بالکل دیا ہی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمہارے جیسا لمبا چوڑا خطبہ آپ نے نہیں دیا تھا۔ خطبہ کا ثبوت کئی حدیثوں سے ملتا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ استسقاء کے کئی طریقے آنحضرت سے منقول ہیں امت کے لیے طریقہ یہ ہے کہ امام کے ساتھ سارے لوگ جنگل میں جمع ہو جائیں۔ پھٹے پرانے کپڑے پہن کر اللہ کے سامنے گریہ وزاری کریں۔ اس کے بعد امام دو رکعت نماز جہر قرأت سے پڑھائے پھر خطبہ پڑھے اور قبلہ رو ہو کر دعا مانگے اور چادر کو الٹا کرے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دِيَارَكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلٰى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

حکم دیا ہے کہ تم پکارو اللہ کو اور اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہاری دعائیں قبول کرے گا پھر فرمایا سب تعریفیں اللہ کی ہیں جو پالنے والا ہے جہانوں کا بڑا رحم کرنیوالا بخشنے والا ہے جو قیامت کے دن کا مالک ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر بارش نازل فرما اللہ جو تو اتارے اسے ہماری زندگی اور قوت کا سبب بنا پھر آپ نے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کر کے گھومے ہو گئے اور اپنی چادر کو پھیرا وہ اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں پر متوجہ ہوئے اور نیچے اترآئے پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اللہ نے ایک بدلی اٹھائی وہ گرجی چمکی پھر برسی اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند اچھی ہے

۵۲۷۔ وَقِصَّةُ التَّحْوِيلِ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَفِيهِ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

اور چادر پھیرنے کا قصہ عبداللہ بن زید کی حدیث میں ہے اور اس میں یہ بھی ہے پھر آپ نے قبلے کی طرف منہ کیا آپ دعا کرتے رہے پھر آپ نے دو رکعتیں نماز پڑھی انہیں قرأت بلند آواز کی پڑھی۔

۵۲۸۔ وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ مِنْ مُرْسَلِ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ لِيَتَحَوَّلَ الْقَحْطُ۔

اور دارقطنی میں ابوجعفر باقر کی مرسل حدیث میں ہے آپ نے اپنی چادر اس لیے پھیری کہ قحط سالی پھر جائے۔

۵۲۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن ایک

۱؎ یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف کہ ادعونی استجب لکم (مومن) کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول فرماتا ہوں لہٰذا تم میری فرمانبرداری کرو ۱۲

۲؎ اس سے معلوم ہوا کہ استسقاء میں ہاتھ اٹھائے حافظ امام نووی نے ہاتھ اٹھانے کے متعلق بیس احادیث جمع کی ہیں اور حضرت انس کا یہ کہنا کہ میں نے آنحضرت کو استسقاء کے علاوہ کبھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے نہیں دیکھا اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنے مبالغہ کے ساتھ آنحضرت نے استسقاء کیلئے ہاتھ اٹھائے ہیں اتنے بلند ہاتھ اٹھاتے میں نے کبھی نہیں دیکھا ۱۲ ۳؎ صحیحین میں عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ عید گاہ میں استسقاء کے لیے تشریف لائے آپ نے دو رکعت بلند قرأت سے نماز پڑھائی پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا مانگی اور چادر پھیری ۱۲ ۴؎ اس شخص کے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ یہ ابوسفیان تھا لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اس وقت ابوسفیان ایمان نہیں لایا تھا اور طرز کلام بتا رہا ہے کہ سائل مسلمان ہے بعض نے ذکوان بھی بتایا ہے (۱۶۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ الدُّعَاءُ بِإِمْسَاكِهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

آئی مسجد میں آیا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہنے لگا یا رسول اللہ مویشی تباہ ہو گئے اور رستے بند ہو گئے اللہ سے دعا کرو کہ ہم پر بارش نازل کرے آپ نے ہاتھ اٹھائے۔ پھر کہا یا الٰہی ہم کو بارش دے پھر ذکر کیا ساری حدیث کا اور اس میں بارش کے بند ہونے کی دعا کا ذکر بھی ہے۔ متفق علیہ

۵۴۰۔ وَعَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا قَحَطُوْا اِسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ اِنَّا كُنَّا نَسْتَسْقِيْ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قحط پڑتا تو عباس بن عبد المطلب کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے اور کہتے اے اللہ ہم تجھے نبی کی معرفت دعا کیا کرتے تھے تو ہم کو بارش دیدیا کرتا تھا اب ہم تیری طرف اپنی نبی کے چچا کا وسیلہ لیکر آئے ہیں سو تو ہم کو بارش دیدے پھر ان پر بارش ہو جاتی اسے بخاری نے روایت کیا۔

۵۴۱۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ: فَحَسَرَ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ وَقَالَ اِنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بارش آئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے اپنے کپڑے اتارے بارش آپ کے جسم پر پڑنے لگی آپ نے فرمایا یہ اپنے پروردگار سے نئی نئی آئی ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۵۴۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۱) نام لیے ہیں جو صحیح نہیں مسند امام احمد میں ہے کہ یہ شخص کعب بن مرہ صحابی تھے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خطیب سے خطبہ دیتے وقت سوال کیا جا سکتا ہے (صفحہ مذا) ۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے صرف دعا مانگی ہے نماز نہیں پڑھی۔ آنحضرتؐ نے چھ طرح مختلف اوقات میں استسقا کیا ہے۔ ایک دفعہ آپ عید گاہ میں لوگوں کو لے کر گئے خطبہ بھی دیا نماز بھی پڑھی اور دعا مانگی ایک دفعہ آپ نے جمعہ کے خطبہ میں ہی دعا کر دی۔ ایک دفعہ آپ نے باقاعدہ منبر منگایا اس پر بیٹھ کر صرف دعا کر دی خطبہ نہ دیا۔ ایک دفعہ آپ نے بعد نماز بیٹھے ہوئے سب لوگوں کے ہمراہ دعا کر دی۔ ایک دفعہ آپ نے مقام احجار الزیت میں باہر جا کر صرف دعا کر دی خطبہ نہ دیا اور ایک دفعہ آپ نے جنگ میں بارش کے لیے دعا کی اور اللہ کے فضل سے ہر موقع پر آپ کی دعا قبول فرمائی گئی ۱۲ اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہوئیں پہلی یہ کہ استسقا میں نیک لوگوں سے دعا کرانی چاہیئے۔ دوسری حضرت عباس کی فضیلت اور حضرت عمر کی تواضع تیسری یہ کہ حضرت عمر اہلبیت کے حق شناس تھے ۱۲ اس یعنی یہ بارش عالم قدس سے آئی ہے ابھی تک اس کو کسی گناہ کا ہاتھ نہیں لگا اور ابھی تک ایسی جگہ نہیں پہنچی جہاں لوگ گناہ کرتے ہیں اس میں خیر اور برکت کی چیزوں سے ترک حاصل کرنے کی ترغیب ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ "اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا" أَخْرَجَاهُ۔

علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو فرماتے یا الٰہی نفع والی بارش ہو اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

۵۴۳۔ وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ "اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا كَثِيفًا قَصِيفًا دَلُوقًا ضَحُوكًا تُمْطِرُنَا مِنْهُ رَذَاذًا قِطْقِطًا سِجْلًا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ فِي صَحِيحِهِ۔

اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء میں یہ دعا پڑھی، یا الٰہی ہم کو چھکتے ہوئے کڑکتے ہوئے زور کی بارش برساتے ہوئے کثیف یا تہ بتہ بادل سے بارش عطا فرما اے بزرگی اور عزت کے مالک۔ اسے ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

۵۴۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْتَسْقِي فَرَأَى نَمْلَةً مُسْتَلْقِيَةً عَلَى ظَهْرِهَا رَافِعَةً قَوَائِمَهَا إِلَى السَّمَاءِ تَقُولُ "اَللّٰهُمَّ إِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِكَ لَيْسَ بِنَا مِنْ غِنًى عَنْ سُقْيَاكَ" فَقَالَ "ارْجِعُوا فَقَدْ سُقِيتُمْ بِدَعْوَةِ غَيْرِكُمْ" رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بارش کے لیے نکلے آپ نے دیکھا کہ ایک چیونٹی زمین پر لیٹ کر آسمان کی طرف ٹانگیں اٹھائے کہہ رہی تھی یا الٰہی ہم بھی تیری مخلوق ہیں ہم تیری بارش سے بے نیاز نہیں ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا چلو اب واپس چلیں تمہاری دعا کے بغیر تمہیں بارش مل جائے گی۔ اسے احمد نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۵۴۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کی نماز میں الٹے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا مانگی اسے مسلم نے روایت کیا۔

بَابُ اللِّبَاسِ

لباس کا بیان

۵۴۶۔ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استسقاء مختلف دعائیں ثابت ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے ۱۲ سنہ اس حدیث سے جانوروں کا بھی استسقاء میں ساتھ لے جانا ثابت ہوتا ہے شاید اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کر لیں ۱۲ سنہ علماء نے کہا ہے کہ اگر رحمت طلب کرنے کے لیے دعا کی جائے تو سیدھے اٹھائے جائیں اور اگر مصیبت دور کرنے کے لیے دعا کی جائے تو الٹے ہاتھوں سے کی جائے اس میں فال ہے کہ اللہ تعالیٰ حالت کو تبدیل کر دے چادر پھیرنے میں بھی یہی اشارہ ہو اور قندیلوں کو نیچے کرنے میں بھی یہی اشارہ ہو کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کے منہ نیچے کر دے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے کچھ قومیں ایسی ہوں گی جو خز[1] اور ریشم کو جائز سمجھیں گی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کا اصل بخاری میں بھی ہے۔

۵۴۷۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا اسے بخاری نے روایت کیا۔

۵۴۸۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے سوائے دو یا تین یا چار انگشت کے بقدر منع فرمایا ہے متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں

۵۴۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِيْ قَمِيْصِ الْحَرِيْرِ فِيْ سَفَرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام کو ایک سفر میں خارش کی وجہ سے ریشم کی قمیض پہننے کی رخصت دی تھی۔

۵۵۰۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَانِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سیراء کا ایک ریشمی

---

[1] خز ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہوتا تھا اور حریر بھی ریشمی کپڑے کی قسم ہے ۱۲ [2] اس کا اصل بخاری میں ہے امام بخاری نے اس کو معلق روایت کیا ہے۔ کیونکہ عبدالرحمان راوی حدیث کو شک ہے کہ اس نے یہ حدیث ابو عامر سے سنی ہے یا ابو مالک سے اور حلال جاننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ریشم اس طرح پہنیں گے اور زنا اس طرح کریں گے کہ گویا یہ چیزیں حرام ہی نہیں ہیں اور اگر کوئی شخص منہ سے کہے بھی کہ میں ان کو حلال سمجھتا ہوں تو ان کے کفر میں شک ہی نہیں ہے ۱۲ [3] مردوں کو ریشم پہننا حرام ہے زیادہ سے زیادہ چار انگشت کے برابر اگر کسی کپڑے میں ریشم کا حاشیہ لگا ہو تو اس کا پہننا جائز ہے البتہ خارش یا جوؤں کی کثرت کی وجہ سے بطور علاج صحت ہونے تک ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے کہ اس سے ان دونوں چیزوں کا فائدہ ہوتا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

کوٹ عطا فرمایا تھا میں نے اسے پہن لیا پھر میں نے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھے تو میں نے اس کو پھاڑ کر گھر کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں

۵۵۱۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ لِإِنَاثِ أُمَّتِي وَالْحَرِيرُ وَالذَّهَبُ وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں پر حلال ہیں اور مردوں پر حرام ہیں اسے احمد نسائی، ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

۵۵۲۔ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ إِذَا أَنْعَمَ عَلَى عَبْدٍ بِنِعْمَةٍ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کوئی نعمت دے تو اس کا استعمال کرتے دیکھ کر خوش ہوتا ہے اسے بیہقی نے روایت کیا ہے

۵۵۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی اور زرد رنگ کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۵۵۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ «أُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهَذَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زرد رنگ کے کپڑے دیکھے تو آپ نے فرمایا کیا تجھے یہ ماں نے پہنائے ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

---

۱ یہ پرلے درجہ کے بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا تھا۔ اس میں سونے اور ریشم کے تار بنے ہوئے تھے ۱۲ ۲ عورتوں سے مراد خواتم ہیں حضرت علیؓ کے گھر میں تین فاطمہ تھیں ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت علیؓ کی بیوی دوسری فاطمہ بنت اسد بن ہاشم جو آپ کی والدہ تھیں اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب سید الشہداء کی بیٹی جو آپکی پرورش میں تھیں ۱۲ ۳ اس سے معلوم ہوا کہ اچھا کھانا اچھا پہننا تقوے کے خلاف نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ جمال اور صفائی کو پسند کرتا ہے مالک بن مرارہ نے آنحضرتؐ سے سوال کیا تھا کہ اچھا کھانا، اچھا پہننا، اچھا مکان اچھی سواری کیا ان میں تکبر ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں تکبر یہ ہے کہ آدمی لوگوں کو حقیر جانے اور حق کو ٹھکرائے ۴ مطلق سرخ کپڑا منع نہیں ہے وہ سرخ کپڑا منع ہے جو کسم سے رنگا گیا ہو ۱۲ ۵ ساری حدیث اسطرح ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ فرمادیں تو میں ان کو دھو ڈالوں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کپڑے کو جلا دے اور آپ کا یہ فرمانا بطور تعزیر کے تھا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۵۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہَا اَخْرَجَتْ جُبَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکْفُوْفَۃَ الْجَیْبِ وَالْکُمَّیْنِ وَالْفَرْجَیْنِ بِالدِّیْبَاجِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَصْلُہٗ فِیْ مُسْلِمٍ وَزَادَ کَانَتْ عِنْدَ عَائِشَۃَ حَتّٰی قُبِضَتْ فَقَبَضْتُہَا وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہَا فَنَحْنُ نَغْسِلُہَا لِلْمَرْضٰی یُسْتَشْفٰی بِہَا وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَکَانَ یَلْبَسُہَا لِلْوَفْدِ وَالْجُمُعَۃِ۔

اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کوٹ نکال کر دکھایا جس کی جیب اور آستین اور چاک پر ریشم کا حاشیہ لگا ہوا تھا اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کا اصل مسلم میں بھی ہے اور اتنا زیادہ ہے کہ یہ کوٹ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس انکی وفات تک رہا پھر میں نے لیا اور نبی اس کوٹ کو پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر بیماروں کو پلاتے ہیں کہ اللہ ان کو اس سے شفا دیتا ہے بخاری نے ادب مفرد میں اتنا زیادہ لکھا ہے کہ آپ یہ کوٹ جمعہ کے دن اور وفدوں کے آنے پر پہنتے تھے۔

کِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازہ

۵۵۶۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ہَاذِمِ اللَّذَّاتِ اَلْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَہُ ابْنُ حِبَّانَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو توڑ دینے والی موت کا اکثر ذکر کیا کرو اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۵۵۷۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ فَاِنْ کَانَ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مصیبت کی وجہ سے کسی کو موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیئے اگر ضروری ہو تو اس

---

۵۵۵ واقعہ یہ ہوا کہ عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے سوال کیا کہ اگر کسی کپڑے پر تھوڑا سا ریشم لگا ہوا ہو تو ایسے کپڑا کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں تو اس پر حضرت اسماء نے یہ کوٹ نکال کر لوگوں کو دکھایا ۱۲ ۵۵۶ دیباج معرب ہے دیبا اس کا ترجمہ ہے ریشمی کپڑا ۱۲ ۵۵۶ امام بخاری کی ایک کتاب کا نام ہے ۱۲ ۵۵۶ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ اور عیدین اور کسی ذی عزت آدمی کی ملاقات کیلئے اچھے کپڑے پہننا جائز ہے ۱۲ ۵۵۶ موت کے ذکر سے اکثر آدمی کی طبیعت میں زہد محاسبۂ اعمال، اہوال قیامت کا احساس پیدا ہوتا ہے اور اس سے اعمال صالح اور تیاری کی طبیعت معروف ہو جاتی ہے ۱۲ ۵۵۶ دنیا کے مصائب مفلسی، بیماری وغیرہ سے موت کی آرزو کرنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لیے آرزو کمال ایمان کی علامت ہے اور دین کے فتنے کے خوف سے موت کی آرزو جائز ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَابُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

طرح کہے یا الٰہی جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھے فوت کر دے۔ متفق علیہ۔

۵۵۸۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کے وقت مومن کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے اسے تینوں نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۵۵۹۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْاَرْبَعَةُ۔

اور ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب الموت آدمی کو لا الٰہ الا اللہ یاد کرایا کرو اسے مسلم اور چاروں نے روایت کیا۔

۵۶۰۔ وَعَنْ مَعْقِلِ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا عَلٰى مَوْتَاكُمْ يٰسٓ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھا کرو اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۵۶۱۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس آئے اس

۱؎ مومن کے لیے زندگی بڑی نعمت ہے حدیث میں ہے کہ اگر مومن نیک ہے تو وہ اپنی نیکی میں اضافہ کرے گا۔ اور اگر کوئی برا آدمی ہے تو اس کیلئے بھی زندگی نعمت ہے شاید کسی وقت توبہ کرلے ۱۲ ۲؎ اس کے کئی مطلب بیان کئے گئے ہیں صحیح یہ ہے کہ پیشانی پر پسینہ شدت نزع کی وجہ سے آتا ہے مومن کی جان کنی میں کچھ شدت اس لیے ہوتی ہے کہ اس کے تھوڑے بہت گناہ ہیں وہ یہیں ختم ہو جائیں سو یہ بھی مومن پر اللہ کا احسان ہے ۱۲ ۳؎ صرف لا الٰہ الا اللہ ہی نہیں بلکہ پورا کلمہ تلقین کیا جائے تاکہ اقرار توحید کے ساتھ اقرار رسالت بھی ہو جائے۔ قریب الموت سے یہ نہ کہا جائے کہ کلمہ شہادت پڑھ اس وقت طبیعت بہت پریشان ہوتی ہے مبادا انکار کر دے اس کے پاس بیٹھ کر دوسرے لوگ کلمہ پڑھیں تاکہ اسے بھی یاد آجائے حضرت عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب الموت لوگوں کے لیے یہ کلمہ بھی بتایا ہے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین ۱۲ ۴؎ اس سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور جان آسانی سے نکلتی ہے کیونکہ اس میں ایک مومن پر اللہ کی رحمت کرنے کا ذکر ہے اس سے مومن کی امید غالب ہو جاتی ہے اور جان آسانی سے نکلتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى اَبِىْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ اِتْبَعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُؤَمِّنُ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ، ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهٗ فِىْ عَقِبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وقت اسکی نظر پھٹ چکی تھی آپ نے اسکی آنکھوں کو بند کر دیا تو آپ نے فرمایا جب روح نکل جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے چلی جاتی ہے پس اس کے گھر کے لوگ چیخنے لگے آپ نے فرمایا اپنے لیے کوئی اچھی دعا کرنا کہ تمہاری دعاؤں پر فرشتے آمین کہتے ہیں پھر آپ نے فرمایا یا الٰہی ابو سلمہ کو بخش دے ہدایت والے لوگوں میں اس کا درجہ بلند کر اس کی قبر کو روشن اور کشادہ کر دے تو اس کے گھر والوں میں اس کا قائم مقام ہو اسے مسلم نے روایت کیا۔

۵۶۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّىَ سُجِّىَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو آپ کو ایک دھاری دار چادر سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ متفق علیہ۔

۵۶۳۔ وَعَنْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کا بوسہ لیا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۵۶۴۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کی روح جب تک اس کا قرضہ ادا ہو جائے لٹکی رہتی ہے۔ اسے احمد اور ترمذی نے

---

۱ اس سے معلوم ہوا کہ مرنے کی آنکھیں روح عزیز کو دیکھتی کھلی رہ جاتی ہیں مرنے کے آنکھوں کو فوراً بند کر دینا چاہیئے ٹھنڈا ہونے کے بعد آنکھیں بند نہیں ہوتیں اور اس کا طبعاً ایک طرح کا خوف اور دہشت پیدا ہوتی ہے ۱۲ ۲ یہ سوتی دھاری دار کپڑا ہوتا تھا۔ آنحضرت صلعم کو یہ کپڑا بڑا پسند تھا۔ آپ کی پسند کے کپڑے ہی کا کفن آپ کو پہنایا گیا ۱۲ ۳ اس سے معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے بشرطیکہ میت مسلمان ہو ۱۲ ۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کا موت کے بعد بوسہ لیا تھا فداہ ابی و امی و روحی ۱۲ ۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی مرنے کے بعد بھی قرض کا زیر بار رہتا ہے جبتک کہ اسکی طرف سے ادا نہ کیا جائے یہ اس مال کا حال ہے جو مالک کی رضامندی سے لیا تھا قیاس کر کہ چوری اور فریب کے مال کا کیا حال ہوگا ۱۲ ۶ بشرطیکہ مرنے والے کے پاس مال موجود ہو اور پھر بھی وہ ادا کر کے نہ مرے اور اگر کسی کو قرض ادا کرنے کی مہلت نہ ملے ناگہانی موت آجائے یا اس کے پاس موجود نہ ہو اور قرض ادا کرنے کی نیت ہو تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے زکوٰۃ کے مصارف میں سے ایک مصرف یہ بھی ہے کہ مقروض لوگوں کے قرض ادا کئے جائیں چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو مال چھوڑ جائے وہ وارثوں کے لیے ہے اور جو قرض چھوڑ جائے وہ میرے ذمہ اور میرے بعد ایمان یا سات کے ذمہ اس حدیث کو طبرانی نے حضرت سلیمان فارسی سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ۔

روایت کیا اور اسے حسن کہا۔

۵۶۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي سَقَطَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَاتَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو متعلق جو اپنی اونٹنی سے گر کر فوت ہو گیا تھا، فرمایا۔ اسے پانی اور بیری[1] کے پتوں سے غسل دو اور اسی کے دو کپڑوں میں کفن دے دو متفق علیہ۔

۵۶۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي نُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ لَا الْحَدِيثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب آل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا وقت آیا تو لوگ کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہمیں معلوم نہیں کہ کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اسی طرح اتاریں جس طرح کہ ہم اپنے مردوں کے کپڑے اتارتے ہیں یا نہیں پھر ساری حدیث کا ذکر کیا اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

۵۶۷۔ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبْدَأَنَّ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَفِي لَفْظٍ لِلْبُخَارِيِّ فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ

اور ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم آپ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں داخل ہوئے اور فرمایا اسے تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا اس سے زیادہ اگر تم خیال کرو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری مرتبہ اس میں کچھ کافور ملا لینا پس جب فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہبند اتار کر پھینکا اور فرمایا کہ اس کو اس میں کفن سے دو متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وضو کی جگہوں کو دائیں جانب سے شروع کرنا اور بخاری کے یہ لفظ ہیں کہ ہم نے اس کے بالوں کو تین حصے کر کے باندھ دیا۔

---

[1] بیری کے پتے ملانے سے بدن کی میل اچھی طرح اتر جاتی ہے صابن اسی لیے استعمال کیا جاتا ہے ۱۲ [2] یہ شخص عرفہ میں آنحضرت صلعم کے ساتھ کھڑا تھا اپنی سواری سے گر پڑا اور اونٹنی نے لات ماری تو شہید ہو گیا آپ نے فرمایا اس کا سر دھونا خوشبو نہ لگانا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن تلبیہ کہتے اٹھائے گا ۱۲ [3] ساری حدیث اسطرح ہے کہ لوگ نزدیک تھے کہ آپ کے کپڑے اتاریں یا نہ تو سب لوگوں پر غنودگی کی کیفیت طاری ہو گئی کسی نے کہا کہ ہم معلوم نہیں کہ آپ کے کپڑے اتاریں جیسے ہم اپنے مردوں کے اتارتے ہیں یا نہیں ۱۲ [4] اس سے معلوم ہوا کہ بہتر یہ ہے کہ کم از کم تین بار ضرور غسل دینا چاہیے اس سے زیادہ اگر ضرورت ہو تو پانچ یا سات مرتبہ بھی غسل دیا جا سکتا ہے لیکن اجماع ایک مرتبہ پر ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُرُوْنِ فَالْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔

تھا اور بالوں کو پیچھے ڈال دیا تھا۔

۵۶۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سحولی، سوتی، سفید رنگ کے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ جس میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔ متفق علیہ

۵۶۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيْهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی منافق مرا تو اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا مجھے اپنی قمیص دے دو کہ میں اس کو کفن دے دوں۔ آپ نے اسکو قمیص اتار دی۔ متفق علیہ

۵۷۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو یہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا۔

۵۷۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے اسے مسلم نے روایت کیا

۵۷۲۔ وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں کو ایک کپڑے میں دو دو آدمیوں کو کفن دیتے تھے پھر

---

۱ تین کپڑے ازار، چادر اور لفافہ ہیں ۱۲ ۲ محولی میں ایک گاؤں ہے یہ کپڑا اسکی طرف منسوب ہے ۱۲ ۳ جو لوگ بزرگوں کے سر پر تعظیماً پگڑی باندھتے ہیں یہ بدعت ہے ۱۲ ۴ بدر کے روز عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس کو ایک قمیص دی تھی آپ نے منافق کا احسان نہ اٹھایا اس کا بدلہ دے دیا ۱۲ ۵ اس سے بعض لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مرد کو قمیص پہنانا جائز ہے۔ یہ دو وجہ سے غلط ہے ایک یہ کہ یہاں مردہ ایک منافق ہے مسلمان کو اس پر قیاس نہ کرنا چاہیئے دوسرا یہ کہ قمیص کفن کے اوپر پہنائی گئی تھی ۱۲ ۶ اسکا مطلب عرف یہ ہے کہ کفن ساتھ ستھرا ہو گراں قیمت نہ ہونا چاہیئے کہ اس سے میت کی توہین کا شبہ ہے یہ مجبوری کی وجہ سے تھا کہ اس وقت کپڑے اتنے مہیا نہ ہو سکے صحیح یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَيُقَدِّمُهُ فِي اللَّحْدِ لَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

فرماتے ان میں سے زیادہ قرآن کس کو یاد تھا پھر اسکو لحد میں آگے کر دیتے انہیں نہ تو غسل دیا گیا اور نہ ہی ان پر نماز پڑھی گئی اسے بخاری نے روایت کیا

۵۷۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَاِنَّهُ يُسْلَبُ سَرِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیمتی کفن نہ دیا کرو کہ وہ بہت جلدی خراب ہو جاتا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

۵۷۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْ صِتِّ قَبْلِيْ لَغَسَّلْتُكِ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا تھا کہ اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوئی تو میں تجھے غسل دلاؤں گا اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۵۷۵۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوْصَتْ اَنْ يُّغَسِّلَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت کی تھی کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسل دیں اسے دار قطنی نے روایت کیا۔

۵۷۶۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ فِيْ قِصَّةِ الْغَامِدِيَّةِ الَّتِيْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهَا فِي الزِّنَا قَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور بریدہ سے غامدی قبیلے کی اس عورت کے متعلق جس کو زنا کے سبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا روایت ہے کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی بذات خود پڑھی اور دفن کی گئی اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱؎ اس لئے گراں قیمت اور نئے کفن کی ضرورت نہیں ۱۲ ۲؎ یہ حدیث کو منقطع ہے اور اسکا ایک راوی عمرو بن ہشام مختلف فیہ بھی ہے تاہم یہ استدلال کے قابل ہے ۱۲ ۳؎ بعض روایتوں میں غسلتک ہے لیکن صحیح لغسلتک ہی ہے ۱۲ ۴؎ اس میں دلیل ہے کہ مرد اپنی عورت کو غسل دے سکتا ہے چنانچہ جمہور اسی کے قائل ہیں اور حنفیہ نے اس کی مخالفت کی ہے لیکن صحابہ کا طرز عمل ان کے عقیدے کو رد کرتا ہے حضرت علیؓ نے فاطمۃ الزہرا کو غسل دیا اور حضرت اسماء نے حضرت ابوبکر کو غسل دیا جس سے ثابت ہوا کہ مرد عورت کو اور عورت مرد کو غسل دے سکتی ہے اور صحابہ کا ان دونوں واقعات پر سکوت کرنا اجماع ہے ۱۲ ۵؎ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی یہ وصیت پوری کی ۱۲ ۶؎ بعض روایتوں میں فصلی مجہول کے لفظوں میں جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے خود تو نماز نہ پڑھی لیکن صحابہ نے پڑھی صحیح یہی ہے کہ آپ نے خود نماز پڑھی تھی ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۷۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے آدمی کی لاش لائی گئی جس نے تیر سے خودکشی کی تھی آپ[1] نے اس کا جنازہ نہ پڑھا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۵۷۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ الْمَرْأَةِ الَّتِي كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: مَاتَتْ فَقَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهَا، فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس عورت کے قصے میں روایت ہے جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سوال کیا لوگوں نے کہا وہ مر گئی ہے آپ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ اطلاع دی گویا کہ ان لوگوں نے اس کی موت کو معمولی سمجھا تھا آپ نے فرمایا مجھے اسکی قبر بتاؤ جب لوگوں نے اسکی قبر بتائی تو آپ نے اس کی نماز پڑھائی۔ متفق علیہ اور مسلم میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ قبریں لوگوں پر اندھیرے سے بھری ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ میری دعا کے سبب ان کو روشن کر دیتا ہے

۵۷۹۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ۔

اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موت کی خبر دینے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔

۵۸۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن نجاشی کا انتقال ہوا تھا اسی دن اسکے مرنے کی اطلاع دی اور لوگوں کو لے کر

---

[1] خودکشی کرنے والے کے جنازہ میں علماء کا اختلاف ہے اکثر کے نزدیک جنازہ پڑھا جائے قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ تمام علماء کے نزدیک محدود، مرجوم، خودکشی کرنے والے اور قاتل الزنا کا جنازہ پڑھا جائے گا آنحضرت بعض جنازے خود نہ پڑھتے تھے اور لوگوں کو حکم دیتے ۱۲

[2] اس عورت کا نام خرقاء تھا اور کنیت ابو محجن اس سے ثابت ہوا کہ قبر پر جنازہ پڑھنا بھی صحیح ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جنازہ کی کوئی مدت مقرر نہیں کہ آنحضرت نے شہیدان احد کا جنازہ آٹھ سال بعد پڑھایا تھا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دو بارہ سہ بارہ بھی جنازہ پڑھنا صحیح ہے ۱۲ [3] سوا سے کہ آنحضرت کو طلبا ہوگی خود ہی جا کر دفن کر آئے حقیقت میں صحابہ کو آپ کی تعلیم منظور تھی ۱۲ [4] نعی کا معنی ہو رموت کی خبر دینا، جاہلیت میں رواج تھا کہ جب کوئی بڑا آدمی مرتا تو سوار کر خبر میں اسکی منادی کرائی جاتی یہ منع ہے اہل قرابت اور صلحا کو جنازہ میں شمولیت کے لیے اطلاع دینا منع نہیں ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

جنازہ گاہ میں گئے صف باندھ کر چار تکبیریں پڑھ کر جنازہ پڑھا۔ متفق علیہ

۵۸۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس مسلمان پر چالیس آدمی اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنے والے جنازے کی نماز پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اسکے متعلق انکی شفاعت قبول کرتا ہے اسے مسلم نے روایت کیا

۵۸۲۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کا جنازہ پڑھا تھا جو نفاس کی حالت میں فوت ہوئی تھی آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ متفق علیہ۔

۵۸۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۵۸۴۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ

اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے ایک جنازے پر آپ نے پانچ تکبیریں پڑھیں میں نے ان سے

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ غائب کا جنازہ پڑھا جا سکتا ہے امام شافعی، احمد اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ علامہ ابن حزم نے دعویٰ کیا ہے کہ صحابی سے غائبانہ جنازہ کی نفی ثابت نہیں ہے بعض لوگ اس کے منکر ہیں لیکن انکے پاس کوئی دلیل نہیں ہے ۱۲ ۲؎ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کی مسلمان کے حق میں شفاعت اللہ کے نزدیک مقبول ہے ۱۲ ۳؎ مرد کے جنازہ پر سر کے مقابل کھڑا ہونا چاہیئے اور عورت کے جنازہ پر درمیان میں کھڑا ہونا امام شافعی احمد کا یہی مذہب ہے اور اسی کی حدیث سے تائید ہوتی ہے جیسا کہ حضرت انس سے احمد ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی میں حدیث روایت کی ہے ۱۲ ۴؎ ان دونوں لڑکوں کا نام سہل اور سہیل تھا ان کے باپ کا نام وہب بن ربیعہ ہے اور ماں کا نام وحدا اور بیضاء ان کی ماں کی صفت ہے۔ ۱۲ ۵؎ ابوحنیفہ اور مالک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق کا جنازہ حضرت عمر نے مسجد میں پڑھایا اور سند سعید بن منصور میں روایت ہے کہ حضرت عمر کا جنازہ حضرت صہیب نے مسجد میں پڑھایا اور سعد بن ابی وقاص کا جنازہ حضرت عائشہ نے مسجد میں پڑھایا ۱۲ ۶؎ مذکورہ بالا تمام روایات سے ثابت ہوا کہ مسجد میں جنازہ کا اثبات باقی برصفحہ ۱۷۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْأَرْبَعَةُ۔

سوال کیا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ بھی پڑھا کرتے تھے۔ اسے مسلم اور چاروں نے روایت کیا۔

۵۸۵۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ سِتًّا وَقَالَ إِنَّهُ بَدْرِيٌّ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے سہل بن حنیف کے جنازہ پر چھ تکبیریں پڑھی تھیں اور کہا کہ یہ بدری ہیں۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا اور اس کا اصل بخاری میں بھی ہے۔

۵۸۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَيَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جنازوں پر تکبیریں کہتے اور پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھتے۔ اسے شافعی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۵۸۷۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا أَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس کے پیچھے جنازے کی نماز پڑھی تو انہوں نے الحمد بھی پڑھی اور کہا کہ جان لو یہ سنت ہے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۵۸۸۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۳) جنازہ پڑھنا جائز ہے ۱۲ ۵ آنحضرت صلعم سے پانچ، چھ، سات اور آٹھ تکبیریں بھی ہیں حضرت عمرؓ نے چار تکبیروں پر لوگوں کو جمع کیا اور آج عمل اسی پر ہے (صفوہ مذا) ۵ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جنازہ میں فاتحہ پڑھنا واجب ہے کیونکہ مضارع پر کان کا لفظ امر پر دلالت کرتا ہے چنانچہ امام شافعی اور احمد اسکے وجوب کے قائل ہیں اور حنفیہ عدم مشروعیت کے قائل ہیں اور ابن عمرؓ کے قول سے دلیل ہے جسکا کوئی سند نہیں ملتی کہ بر تقدیر ثبوت قول ابن عمرؓ کا ہے اور حدیث جابر و ابن عباس ثبت اور ثبوت ثانی پر مقدم ہوتا ہے نیز حدیث مرفوع کے مقابلہ میں قول کی کوئی وقعت نہیں ہوتی بعض حنفیہ نماز جنازہ قرأت فاتحہ کے قائل ہیں ۱۲ ۵ اسکی سند میں عبداللہ بن عقیل ضعیف ہے لیکن اگلی حدیث اسکی تائید کرتی ہے جنازہ کی تکبیروں پر رفع یدین کیا جائے یا نہ کیں اختلاف ہے امام شافعی ہر تکبیر پر رفع یدین کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ صرف پہلی تکبیر پر ۱۲ ۵ یہ حدیث جابر کی حدیث کی تائید کرتی ہے ۱۲ ۵ جنازہ میں فاتحہ آہستہ پڑھی جائے ابن عباس نے جو بلند آواز سے قرأت کی تو اسکی وجہ بھی بتادی کہ میں نے تم کو سنانے کیلئے بلند آواز سے قرأت کی ہے کہ تم کو پتہ چل جائے کہ سنت ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

نماز پڑھائی میں نے آپکی وہ دعا یاد کر لی۔ اے اللہ اس کو بخشدے اس پر رحم کر اسکی نیکیوں کا اجر بڑھا دے اسکی برائیاں معاف فرما اسکی مہمانی اچھی کر اسکی قبر فراخ کر اسکو پانی برف اور ژالہ سے دھو دے اور اسے گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے اور اس کو اس گھر سے بہتر گھر اور اس اہل و عیال کو بہتر اہل و عیال عطا فرما اسکو جنت میں داخل کر اسکی قبر کو فتنے اور دوزخ کے عذاب سے بچا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۵۸۹۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْاَرْبَعَةُ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازے کی نماز پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے یا الٰہی ہمارے زندے ہمارے مردے ہمارے حاضر ہمارے غیب ہمارے چھوٹے ہمارے بڑے ہمارے مرد ہماری عورتیں سب کو بخشدے۔ یا الٰہی جسے تو ہم میں زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے تو مارے اسے ایمان کی موت عطا فرما یا الٰہی ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر ہمیں اسکے بعد گمراہ نہ کرنا اسے مسلم اور چاروں نے روایت کیا

۵۹۰۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میت پر نماز پڑھو تو اس کیلئے خلوص دل سے دعا کرو اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن حبان

---

۱ احتمال ہے کہ آنحضرت نے دعا جہر سے پڑھی ہو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عوف نے نبی صلعم سے پوچھ لیا ہو اکثر فقہا کا مذہب ہے کہ دعا آہستہ مانگے بعض جہر کے بھی قائل ہیں بعض دن کو آہستہ اور رات کو جہر سے پڑھتے ہیں ۱۲ ۲ جنازہ کی مختلف دعائیں ہیں نبی صلعم سے سبھی ہیں جو دعا چاہے پڑھے اگر میت نابالغ ہو تو یہ الفاظ کہے اللھم اجعلہ لنا سلفا و ابرا اور میت اگر عورت بھی ہو تو بھی مؤنث کی ضمیریں لانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان کا مرجع میت ہے اور جو مرد اور عورت دونوں پر بولا جاتا ہے ۱۲ ۳ آنحضرت صلعم سے جنازہ کی بہت سی دعائیں منقول ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے جو کہ مختصر ہونیکے سبب سے زیادہ مشہور ہے ۱۲ ۴ یعنی نہایت خلوص سے جنازہ پڑھو اللہ کی خوشنودی اور میت کی بخشش کے لیے دیا کاری نہ ہو ۱۲ ۵ اس سے بھی معلوم ہوا کہ میت اگرچہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو اسکی سفارش میں مبالغہ کرنا چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر میت گنہگار ہو تو اس پر لعنت کیجئے یہ بالکل غلط ہے اور قرآن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

نے صحیح کہا

۵۹۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنازہ جلدی لیجایا کرو اگر وہ نیک ہے تو تم اسکو نیکی کی طرف جلد لے جاؤ اور اگر برا ہے تو اس برائی کو اپنی گردنوں سے اتارتے ہو متفق علیہ۔

۵۹۲۔ وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلِمُسْلِمٍ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ پڑھنے تک حاضر رہے اسے ایک قیراط اجر ہے اور جو شخص دفن ہونے تک رہے اس کے لیے دو قیراط ہیں لوگوں نے پوچھا یہ قیراط کیا ہے آپ نے فرمایا قیراط دو بڑے پہاڑوں جتنا ہے۔ متفق علیہ اور مسلم میں یہ لفظ ہیں میت کو قبر میں اتارنے تک رہے۔

۵۹۳۔ وَلِلْبُخَارِیِّ اَیْضًا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهَا حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَیُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطَیْنِ كُلُّ قِیْرَاطٍ مِّثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ۔

اور بخاری میں بھی ابوہریرہؓ سے مروی ہے جو شخص ایمان اور ثواب کی غرض سے جنازے پر جائے اور اس کے دفن ہونے تک ساتھ رہے تو وہ دو قیراط لے کر آتا ہے ہر ایک قیراط کی مقدار احد پہاڑ کے برابر ہے۔

۵۹۴۔ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَهُمْ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

اور سالم اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو جنازے سے آگے چلتے دیکھا ہے اسے بخاری نے

لہ اس سے معلوم ہوا کہ میت کے دفن کرنے میں دیر نہ کرنی چاہیئے آجکل بعض لوگ بہت دیر کر دیتے ہیں سو یہ خلاف شریعت ہے ۱۲ سہ یہ تمثیل ہے جنازہ پڑھنے اور دفن کرنے کے اجر کی غرض یہ کہ بہت بڑا ثواب ہونے سے مومنوں کو ترغیب دی جارہی ہے کہ جنازہ میں ضرور جایا کرو اس حدیث کو مختلف الفاظ سے بارہ صحابیوں نے روایت کیا ہے جن کا ماحصل ایک ہی ہے ۱۲ سہ جنازہ کے آگے یا پیچھے یا دائیں یا بائیں چلنے میں ویسے تو اختیار ہے بہتر کیا ہے اس میں اختلاف ہے جمہور علما امام شافعی، احمد اور مالک آگے چلنے کو بہتر کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور اوزاعی پیچھے چلنے کو بہتر جانتے ہیں۔ امام شوکانی اختیار کے قائل ہیں یعنی سب اطراف کو برابر جانتے ہیں (باقی بر صد ۱۷۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاَعَلَّهُ النَّسَائِيُّ وَطَائِفَةٌ بِالْاِرْسَالِ۔

روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا اور نسائی نے معلول کہا اور ایک جماعت نے مرسل کہا

۵۹۵۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ام عطیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے روک دیا گیا تھا اور ہم پر جنازے کے ساتھ جانا لازمی نہیں تھا متفق علیہ

۵۹۶۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ پھر جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ میت کو دفن کرنے تک نہ بیٹھے۔ متفق علیہ۔

۵۹۷۔ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ اَدْخَلَ الْمَيِّتَ مِنْ قِبَلِ رِجْلِ الْقَبْرِ وَقَالَ: هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

اور ابو اسحٰق رضی سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن یزید نے قبر میں میت کو پاؤں کی طرف سے داخل کیا تھا اور پھر کہا کہ سنت یہی ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

۵۹۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقُبُوْرِ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاَعَلَّهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِالْوَقْفِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو دعا پڑھو اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے رسول کے دین پر اسے احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا اور دارقطنی نے موقوف کہا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۶) ثوری اور علماء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ پیادہ آگے چلے اور سوار پیچھے تخعی کا خیال ہے کہ اگر عورتیں بھی ساتھ ہوں تو مرد لوگ آگے چلنا بہتر ہے ورنہ پیچھے لیکن ابن منصور نے حسن بن علی سے روایت کیا ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنے کا اجر آگے چلنے سے اتنا زیادہ ہے جتنا کہ جماعت کی نماز کا اکیلے کی نماز سے زیادہ ہوتا ہے ۱۲ ۵۹۵ اس حدیث کے موصول یا مرسل ہونے میں اختلاف ہے بیہقی نے اس کے مرسل کو ترجیح دی ہے کیونکہ ابن عیینہ کی روایت ہے اور وہ ثقہ ہے اور ثقہ کی زیادت بالاتفاق مقبول ہے ۱۲ (صفحہ ہذا) ۵ عورتوں کے جنازہ پر جانے یا قبروں کی زیارت کو جانے میں اختلاف ہے کہ انکو جانا جائز ہے یا نہیں تطبیق یہ ہے کہ اگر ان کے آہ وزاری یا نوحہ کا خطرہ ہو تو اجازت نہیں ہے اور اگر خطرہ نہ ہو تو انکا جانا جائز ہے ۱۲ ۵ اس بیٹھنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ جنازہ کی تدفین میں سارے کوشش کریں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص ہی مصروف رہیں اور باقی بیٹھ کر تماشا دیکھیں ۱۲ ۵ امام نسائی نے بھی اسکو موقوف کہا ہے لیکن اس کے اور بھی شواہد ہیں جو مرفوع ہیں امام بیہقی نے ضعیف سند سے ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت ام کلثوم آنحضرت کی صاحبزادی کو جب قبر میں رکھا گیا تو آپ نے یہ دعا پڑھی منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری ایم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اور بھی دعائیں احادیث میں آئی ہیں جو دعا چاہے پڑھ لے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کی ہڈی کو توڑنے کا اتنا ہی گناہ ہے جتنا زندہ کی ہڈی کو توڑنے کا اسے ابوداؤد نے مسلم کی شرط کی سند سے روایت کیا

۶۰۰۔ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا "فِي الْاِثْمِ"۔

اور ابن ماجہ میں ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی حدیث کے یہ لفظ ہیں کہ گناہ میں۔

۶۰۱۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: اِلْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ میری قبر میں لحد تیار کرنا اور کھڑی اینٹیں لگانا جس طرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا تھا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۶۰۲۔ وَلِلْبَيْهَقِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوُهٗ وَزَادَ وَرُفِعَ قَبْرُهٗ عَنِ الْاَرْضِ قَدْرَ شِبْرٍ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور بیہقی میں جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضورؐ کی قبر زمین سے ایک بالشت[1] اونچی رکھی گئی تھی اسے حبان نے صحیح کہا۔

۶۰۳۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ۔

اور مسلم میں انہی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبریں پختہ کرنے اور ان پر مجاور بن کر بیٹھنے اور ان پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔[2]

۶۰۴۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ وَاَتَى الْقَبْرَ فَحَثٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ وَهُوَ قَائِمٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کا جنازہ پڑھایا اور قبر پر آکر کھڑے کھڑے تین مٹھیاں مٹی کی ڈالیں اسے دارقطنی نے روایت کیا۔

[1] اس میں دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد بنائی گئی صحابہ میں اختلاف ہوا کہ آنحضرت کے لیے لحد بنائی جائے یا شق مدینہ میں دو آدمی تھے ایک لحد بنایا کرتا تھا دوسرا شق صحابہ نے فیصلہ کیا کہ دونوں کو بلاؤ جو پہلے جائے وہ اپنا کام شروع کرے چنانچہ لحد تیار کرنے والا پہلے گیا اور لحد تیار ہو گئی ۱۲ [2] ایک بالشت سے اونچی قبر بنانا شریعت کے خلاف ہے آنحضرت صلعم کی قبر مبارک بھی اتنی ہی تھی آپ کی قبر پہلے ہموار تھی۔ جب حجرۂ مبارک کی دیوار گر گئی تو ولید بن عبدالملک نے دیوار کی درستی کرائی اور قبر مبارک کو کوہان کی شکل بنوا دیا۔ حضرت ابوبکر اور عمر فاروق کی قبریں بشکل کوہان ہیں ۱۲ [3] ترمذی میں یہ لفظ بھی ہیں کہ قبروں پر کچھ لکھا بھی نہ جائے۔ ان پر کوئی عمارت بھی نہ بنوائی جائے ان کے اوپر نہ چڑھا جائے اس حدیث کو ترمذی نے صحیح کہا ہے۔ اور نسائی کی روایت میں ہے کہ قبر سے نکلی ہوئی مٹی کے علاوہ اور کوئی مٹی بھی اس پر نہ ڈالی جائے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۵۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو اس پر کھڑے ہو کر فرماتے اپنے بھائی کے لیے بخشش مانگو اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اسی وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۶۰۶۔ وَعَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ حَبِيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحَدِ التَّابِعِيْنَ قَالَ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ إِذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرُهُ وَانْصَرَفَ النَّاسُ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ قَبْرِهِ يَا فُلَانُ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا فُلَانُ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ وَدِيْنِيَ الْإِسْلَامُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مَوْقُوْفًا۔

اور ضمرہ بن حبیب تابعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ جب میت قبر میں رکھی جائے اور لوگ واپس چلے جائیں تو اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے اے فلاں شخص تو کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تین دفعہ اے فلاں شخص تو کہو میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے میرا نبی محمد اسے سعید بن منصور نے موقوفاً روایت کیا۔

۶۰۷۔ وَلِلطَّبَرَانِيِّ نَحْوُهُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ أُمَامَةَ مَرْفُوْعًا مُطَوَّلًا۔

اور طبرانی میں ابوامامہ کی لمبی مرفوع حدیث میں بھی اسی طرح ہے۔

۶۰۸۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ "فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ"۔

اور بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا اب تم کو اجازت ہے اسے مسلم نے روایت کیا اور ترمذی میں اتنا زیادہ ہے کہ قبروں کی زیارت آخرت یاد دلاتی ہے۔

۶۰۹۔ وَلِابْنِ مَاجَهْ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

ابن ماجہ میں ابن مسعود کی روایت سے اتنا زیادہ ہے اور وہ

لہ شافعیہ کا یہی مذہب ہے کہ جب قبر میں میت کو رکھا جائے تو اس کو تلقین کی جائے منار میں ہے کہ محدثین کے نزدیک اس حدیث کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ ابن ہمام نے سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیتیں مفلحون تک اور آمن الرسول سے آخر تک پڑھنا قبر کے سرہانے اور پاؤں کی طرف مستحسن کہا ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر قبر پر شریعت کے مسائل بیان کئے جائیں تو بہتر ہے اور خاص کر میراث کے مسائل کہ ان کا موقع بھی ہے شیخ عبدالحق نے کہا ہے کہ فاتحہ معوذتین اور سورۂ اخلاص کا پڑھنا آثار سے ثابت ہے ۱۲

لہ ابن حزم نے اس حدیث کو بہت ضعیف کہا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا۔

دنیا میں زاہد بنا دیتی ہے۔

۶۱۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اسے ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۶۱۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

۶۱۲۔ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَنُوحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ نوحہ نہ کریں۔

۶۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میت کو نوحہ کرنے والوں نے سبب قبر میں عذاب کیا جاتا ہے۔ متفق علیہ۔

۶۱۴۔ وَلَهُمَا نَحْوُهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

اور دونوں میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۶۱۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ بِنْتًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے دفن کے وقت حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کی

۱؎ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے عورتوں کے قبر کی زیارت کو جانے میں اختلاف ہے وہ پہلے ذکر ہو چکا ہے بہتر یہی ہے کہ عورتیں قبروں پر نہ جایا کریں ۱۲

۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردوں پر نوحہ اور بین کرنا چیخنا اور چلانا حرام ہے غم کی وجہ سے آنسو کا نکلنا منع نہیں بلکہ نرم دلی کی دلیل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آنکھوں کا فعل حرام نہیں ہاتھ اور زبان کا فعل حرام ہے ۱۲ ۳؎ لوگوں کے نوحہ کی وجہ سے میت کو عذاب ہونا لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ کے بظاہر خلاف ہے اس کی صورت یہ ہے کہ بعض امراء کے گھرانوں میں نوحہ وغیرہ فخریہ طور پر کیا جاتا ہے اور بعض اس کی وصیت بھی کر جاتے ہیں یا بعض نوحہ پر راضی بھی ہوتے ہیں ایسی صورتوں میں تو میت کو عذاب ہوتا ہے اور اگر میت نوحہ سے روک جائے تو پھر اس پر عذاب نہیں۔ آدمی کو چاہیئے کہ نوحہ کی ممانعت کر جائے بالخصوص ان اشخاص کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے جن کے گھرانوں میں نوحہ کی رسم موجود ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَالِسٌ عِنْدَ الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۶۱۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْفِنُوا مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَّا أَنْ تَضْطَرُّوا وَإِلَيْهِ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهْ وَأَصْلُهُ فِي مُسْلِمٍ لَكِنْ قَالَ زَجَرَ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجبوری کے سوا میت کو رات کے وقت[1] دفن نہ کیا کرو اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کا اصل مسلم میں ان الفاظ سے ہے کہ آپ نے رات کو جنازہ پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے ڈانٹا ہے۔

۶۱۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ حِينَ قُتِلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ۔

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب جعفر کے شہید ہونے کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر کے گھر والوں کیلیے کھانا کرو کہ ان کو مصیبت آن پہنچی ہے جو ان کو کھانے پکانے سے باز رکھے گی[2] اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا۔

۶۱۸۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولُوا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبروں میں جا کر پڑھنے کے لیے یہ دعا سکھائی تھی کہ سلام ہو تم پر مسلمانوں اور مومنوں کے گھر والو ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے تمہارے لیے معافی مانگتے ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

---

[1] آپ کی صاحبزادی کا اسم گرامی ام کلثوم ہے یہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ غم کی وجہ سے اگر آنسو جاری ہو جائیں تو رونا جائز نہیں ہے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات کے موقع پر جب آپ کے آنسو بہ رہے تھے تو عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی رو رہے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ بے صبری نہیں بلکہ شفقت ہے ۱۲ [2] اس کے کئی وجوہ ہیں۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ رات کو لوگ جنازے میں زیادہ شریک نہیں ہو سکتے ۱۲ [3] یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جن کا کوئی عزیز فوت ہو جائے ان کو کھانا کھلانا سنت ہے۔ سب سے زیادہ حق ہمسایوں کا ہے۔ پہلے دن کھانا دینا سنت ہے دوسرے دن مکروہ اور تیسرے دن ممنوع ہے اگر کھانے پکانے والے گھر کی عورتیں نوحہ کرنے والی ہوں تو اس کھانے میں اختلاف ہے۔ آجکل جو عزیز مرنے والے کے گھر میں جمع ہو کر اپنے کھانے کا بوجھ بھی ان پر ڈال دیتے ہیں یہ بہت برا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ۔

اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبروں کے پاس سے گزرے تو اپنے قبروں کی طرف منہ کر کے فرمایا اے اہل قبور اللہ تم پر سلامتی نازل کرے اللہ ہمیں اور تمہیں سب کو بخشے تم ہم سے پہلے چلے آئے ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔

۶۲۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مردوں کو گالی مت دو کہ وہ اعمال کو پہنچ گئے۔ اسے بخاریؒ نے روایت کیا۔

۶۲۱۔ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهٗ لٰكِنْ قَالَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ

اور ترمذی میں مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی اسی طرح روایت ہے لیکن اس میں یہ لفظ بھی ہیں کہ اس سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ

۶۲۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور ساری حدیث ذکر کی۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو امیروں سے لے کر غریبوں کو دے دی جائے۔ متفق علیہ۔

۱؎ قبرستان میں جا کر مردوں کے لیے دعا یا استغفار کرنا سنت ہے اور کئی حدیثوں سے ثابت ہے اور قبرستان میں جانے کی صرف یہی دو غرضیں ہیں۔ ایک مردوں کے لئے دعا کرنا اور دوسرا موت کی یاد اس کے علاوہ جو لوگ قبروں پر جا کر فریاد اور زاری، سجدہ، رکوع وغیرہ یا مرادیں مانگتے ہیں۔ یہ سارے کام حرام ہیں ۱۲ ۵۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردوں کی برائی معلوم کرنا بیان کرنا منع ہے لیکن یہ حکم اہل اسلام اور صالحین کے ساتھ مخصوص ہے اور کافروں اور فاسقوں کی برائی بیان کرنے کی کئی صورتیں ہیں۔ اگر کافر یا منافق کے لواحقین مسلمان موجود ہوں تو ان کی بھی برائی بیان کرنا منع ہے اس لیے کہ ان مسلمانوں کو تکلیف ہوگی اور اگر ایسا نہ ہو تو جائز ہے بعض کے نزدیک پھر بھی جائز ہے ۱۲ ۵۳ یہ سنہ ۹ھ کا واقعہ ہے ۱۲ ۵۴ اس سے معلوم ہوا کہ مالدار مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نادار اور غریب مسلمانوں کی امداد کے لیے ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کافروں کو نہیں دی جا سکتی ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۶۲۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیقؓ نے مجھ کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ یہ اللہ کا فرض ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کیا اور یہ وہ فریضہ[1] ہے جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ ہر چوبیس اونٹوں میں یا اس سے کم میں بکریاں ہیں۔ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے جب پچیس سے پینتیس تک ہوں تو ان میں ایک سالہ اونٹنی ہے اگر وہ نہ ہو تو دو سالہ نر بچہ جب یہ چھتیس سے پینتالیس تک ہوں تو ان میں دو سالہ[2] اونٹ کی بچی ہے۔ جب چھیالیس سے ساٹھ تک ہوں تو ان میں ایک تین سالہ[3] جوان اونٹنی ہے اور جب اکسٹھ سے پچھتر تک ہوں تو اس میں چار سالہ اونٹ ہے جب چھہتر سے نوے تک ہوں تو ان میں دو سال کی دو بوتیاں ہیں اور جب اکانوے سے ایک سو بیس تک ہوں تو ان میں دو اونٹنیاں جوان ہیں۔ جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک دو سالہ بوتی۔ اور ہر پچاس میں تین سالہ اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ اس طرح ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس[120] بکریاں ہوں تو ایک بکری ہے اور جب ایک سو[101] ایک

---

[1] جب صدیق اکبرؓ نے حضرت انسؓ کو بحرین کے علاقہ کا گورنر بنا کر بھیجا تو اس وقت زکوٰۃ کے متعلق تمام ہدایات ان کو لکھ کر دے دیں۔ ۱۲

[2] یہ روایت سند کے لحاظ سے نہایت صحیح ہے اور متن کے لحاظ سے نہایت واضح اس پر صحابہ کا اجماع ہے انکی مخالفت کسی صحابی سے بھی منقول نہیں ہے۔ ۱۲ [3] بنت لبون دو سالہ بوتی کہ جس کی ماں باپ دوسرے بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔

[4] حقہ کہتے ہیں تین برس کی اونٹنی کو جو چوتھے برس میں لگی ہو اور سانڈ کی جفتی کے قابل ہو ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةٍ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَفِي الرِّقَةِ فِي مِائَتَيْ دِرْهَمٍ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنِ الْأَتْسِعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ

بیس سے دو سو تک ہوں تو اس میں دو بکریاں ہیں پھر جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو اس میں تین بکریاں ہیں پھر جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ اور اگر چرنے والی بکریوں میں چالیس سے ایک بھی کم ہو تو ان میں کوئی زکوٰۃ فرض نہیں اور اکٹھے لوگوں کو الگ نہ کیا جائے۔ اور الگ لوگوں کو اکٹھا نہ کیا جائے[1] زکوٰۃ کے ڈر سے اور جانوروں دو سیریوں میں مشترکہ ہوں وہ زکوٰۃ میں برابر[2] کے حصہ دار ہیں اور زکوٰۃ میں کوئی بوڑھی یا کانی بکری نہیں لی جائے گی اور نہ ہی سانڈھ لیا جائے گا مگر جب کہ زکوٰۃ لینے والا اس کی ضرورت محسوس کرے[3] اور چاندی کی زکوٰۃ یہ ہے کہ دو سو درہم میں چالیسواں حصہ ہے اور اگر ایک سو نوّے درہم ہوں تو اس میں کوئی زکوٰۃ نہیں۔ جس کی اونٹوں کی زکوٰۃ میں چار سالہ اونٹ فرض ہو اور اس کے پاس چار سالہ اونٹنی[4] ہوں اور اس کے پاس

[1] متفرق کو اکٹھا کرنے کی صورت یہ ہے کہ شلاً دو آدمیوں کے پاس پچاس پچاس بکریاں ہیں۔ ان میں ایک ایک بکری زکوٰۃ آئے گی وہ اکٹھے ہو جائیں تو ایک بکری بچ جائے گی سو بکریوں کی زکوٰۃ بھی ایک بکری ہوگی اور اکٹھے کو متفرق کرنے کی صورت یہ ہے کہ دو آدمیوں کی پچاس بکریاں ہیں۔ ان میں ایک بکری زکوٰۃ کی ہے وہ پچیس پچیس بانٹ لیں کہ زکوٰۃ ہی ختم ہو جائے کیونکہ چالیس سے کم میں زکوٰۃ نہیں اسی طرح زکوٰۃ لینے والا بھی علیحدہ اور اکٹھا نہ کرے شلاً دو آدمیوں کی تیس تیس بکریاں ہیں جو میں کوئی زکوٰۃ نہیں وہ دونوں کو اکٹھا کر کے ایک بکری لے لے ۱۲ ۲ شلاً دو آدمیوں کی ایک سو چالیس بکریاں ہیں ایک کی چالیس اور ایک کی سو ان میں دو بکریاں ہیں چالیس والا کہے کہ ڈیڑھ بکری کی قیمت تو دو سو روپے اور آدھی کی میں دیتا ہوں یہ غلط ہے۔ بلکہ ایک پوری بکری چالیس والے کی ہوگی اور پوری بکری سو والے کی ہوگی ۱۲ ۳ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا ردی اور نکما مال دینے کی کوشش نہ کرے اور لینے والا اچھا مال لینے کی کوشش نہ کرے بلکہ زکوٰۃ میں درمیانہ مال ہو ۱۲ منہ

[4] جذعہ جو چار سال گذار کر پانچویں سال ہوا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُجْعَلُ مَعَهَا شَاتَانِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تین سالہ ہو تو اس سے دو بکریاں اور ایک تین سالہ اونٹ لیا جائے گا بشرطیکہ بکریاں اسے مل سکیں یا بیس درہم اور جس کی زکوٰۃ میں تین سالہ اونٹ فرض ہوا اور اس کے پاس تین سالہ کی بجائے چار سالہ ہو تو اس سے وہی چار سالہ لیا جائے گا اور زکوٰۃ لینے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۶۲۴۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرِيًّا رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَشَارَ إِلَى اخْتِلَافٍ فِي وَصْلِهِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یمن کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ تیس گائیوں میں ایک سالہ بچھڑی یا بچھڑا لیا جائے اور ہر چالیس میں ایک دو سالہ بچہ لیا جائے۔ اور ہر جوان آدمی سے ایک دینار یا اس کے بدلے میں معافری کپڑے جزیہ میں لیے جائیں۔ اسے پانچوں نے روایت کیا اور یہ لفظ احمد کے ہیں اسے ترمذی نے حسن کہا اور اس کے موصول ہونے میں اختلاف کا اشارہ کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا۔

۶۲۵۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْخَذُ صَدَقَاتُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مِيَاهِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَلِأَبِي دَاوُدَ أَيْضًا لَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ۔

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں سے زکوٰۃ ان کے پانی پلانے کی جگہ لی جائے اس کو احمد نے روایت کیا اور ابو داؤد میں ہے کہ ان کی زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے۔

۶۲۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس

۱؎ حقہ جو تین سال گذار کر چوتھے میں لگی ہو ۱۲۔ ۲؎ گائے اور بھینس ایک جنس ہے چھوٹے بڑے، نر، مادہ، سب شمار ہوں گے۔ تیس سال سے کم میں زکوٰۃ نہیں تیس ہوں تو ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی ہوگی۔ چالیس سے انتہر تک دو سالہ بچھڑی ستر میں ایک ایک سالہ اور ایک دو سالہ بچھڑی ہوگی ۱۲۔

۳؎ معافر ایک قبیلہ ہے یمن کا یہ بڑے اچھے کپڑے بنا کرتے تھے وہ معافری کہلاتے تھے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ۔

کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں اس کو بخاری نے روایت کیا اور مسلم میں ہے کہ غلام پر صدقہ فطر کے سوا کوئی زکوٰۃ نہیں۔

۶۲۷۔ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةِ اِبِلٍ فِيْ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَلَّقَ الشَّافِعِيُّ الْقَوْلَ بِهٖ عَلٰى ثُبُوْتِهٖ۔

اور بہز بن حکیم اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چالیس چرنے والے اونٹوں میں ایک دو سالہ بوتی ہے اونٹوں کو اس کے حساب سے متفرق نہیں کیا جائے گا جو شخص ثواب کی نیت سے زکوٰۃ ادا کرے گا اس کو ثواب بھی ملے گا اور جو روکے گا ہم اس سے زبردستی لیں گے اور اسکا کچھ مال جرمانہ کے طور پر بھی وصول کریں گے۔ اسلئے کہ یہ اللہ کے فرائض سے ہے محمد اور آل محمد کیلئے اس سے کوئی چیز بھی حلال نہیں اسے احمد ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور شافعی نے اس کے مطابق ہونے پر اپنے قول سے رجوع کو معلق فرمایا۔

۶۲۸۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيْهَا نِصْفُ دِيْنَارٍ فَمَا زَادَ

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تیرے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر سال گذر جائے تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور بیس دینار سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور بیس دینار پر زکوٰۃ ہے بشرطیکہ اس پر سال گذر جائے تو اس کی زکوٰۃ آدھا دینار ہے جو زیادہ ہوگا اسی حساب سے اس کی زکوٰۃ لی جائے

سلہ مویشیوں کی زکوٰۃ میں شرط یہ ہے کہ جو یعنی چرچگ کر گذارہ کرنے والے ہوں۔ چنانچہ اونٹ اور بکری کے متعلق تو یہ شرط منصوص ہے۔ گائے بھینس کو انہی پر قیاس کیا گیا ہے ۱۲ سلہ بنت لبون جو دو سال گذار کر تیسرے میں لگی ہو ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص رضامندی سے زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اسلامی حکومت اسے نصف مال تک جرمانہ کر سکتی ہے اور جبراً وصول کر سکتی ہے اور زبردستی کی صورت میں جو مال لیا جائے گا اس سے زکوٰۃ کا فریضہ تو ادا ہو جائے گا لیکن اس کو ثواب نہ ملے گا ۱۲ سلہ اس حدیث میں سونے چاندی کی زکوٰۃ کا بیان ہے۔ چاندی کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر دو سو درہم سے کم ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں۔ ہمارے ہاں کے حساب سے چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے مقرر ہوا ہے اور زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے لیکن سونے کا نصاب ہمارے حساب سے ساڑھے سات تولہ ہے اور زکوٰۃ اس کی بھی چالیسواں حصہ ہے روپیہ اور نوٹ جو روپیہ کا بدل ہے اس کی زکوٰۃ بھی چالیسواں حصہ ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَصَاعِدًا فَلَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ حَسَنٌ وَقَدْ اخْتُلِفَ فِي رَفْعِهِ۔

گی اور اس وقت مال کی زکوٰۃ نہیں لی جاتی جب تک اس پر سال نہ گذر جائے اسے ابوداؤد نے روایت کیا یہ حدیث حسن ہے اس کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے۔[1]

۶۲۹۔ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهُ۔

اور ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو مال سال کے دوران میں حاصل ہوا اس پر سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں اور راجح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے[2]

۶۳۰۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهُ أَيْضًا۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کام کرنے والے بیلوں میں کوئی زکوٰۃ نہیں اسے ابوداؤد اور دارقطنی نے روایت کیا اور راجح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۶۳۱۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ لَهُ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ لَهُ شَاهِدٌ مُرْسَلٌ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ۔

اور عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یتیم کے مال کا وارث بنے اسے تجارت میں لگائے اور اسے پڑا نہ رہنے دے کہ زکوٰۃ اسے کھا جائے[3] اس کو ترمذی اور دارقطنی نے روایت کیا اس کی سند ضعیف[4] ہے شافعی کی ایک مرسل حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔

۶۳۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ

عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ اپنی زکوٰۃ لے کر آئے۔ آپ نے فرمایا یا الٰہی ان پر رحمت نازل فرما۔

---

[1] حضرت علیؓ کی موجودہ حدیث کے دو طریق ہیں عاصم بن ضمرہ عن علی اور حارث الاعور عن علی امام بخاری کے نزدیک یہ دونوں طریق درست ہیں گویا امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث مرفوع ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے ۱۲ [2] اس حدیث کی بھی بالکل وہی کیفیت ہے جو اوپر کی حدیث کی ہے اور وہی راوی ہیں جن کی توثیق امام بخاری نے کی ہے اور چونکہ ان معاملات میں قیاس اور اجتہاد کو دخل نہیں ہے لہٰذا ان کا مرفوع ہونا زیادہ راجح ہے نیز ان کی تائید اور بہت سی احادیث سے بھی ہوتی ہے ۱۲ [3] یتیم کے مال میں زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور دلائل معلومات میں یہی بہتر ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے ۱۲ [4] ترمذی کی روایت میں مثنیٰ بن صباح اور دارقطنی کی روایت میں مندل بن علی ہیں اور یہ دونوں ضعیف ہیں لیکن اس حدیث کا حکم بھی مرفوع ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

متفق علیہ۔

۶۲۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے اجازت دے دی۔ اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔

۶۲۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور جابر رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ پانچ اوقیا سے کم چاندی ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں پانچ اونٹوں سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں اور کھجور پانچ وسق سے کم ہو تو اس میں کوئی زکوٰۃ نہیں اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۶۲۵۔ وَلَهٗ مِنْ حَدِيثِ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ وَاَصْلُ حَدِيثِ اَبِي سَعِيدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور اسی میں ابوسعید کی حدیث میں ہے کہ پانچ وسق سے کھجور یا دانے کم ہوں تو اس میں زکوٰۃ نہیں اور ابوسعید کی حدیث کے مضمون پر اتفاق ہے۔

متفق علیہ۔

۶۲۶۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ

اور سالم بن عبداللہ اپنے باپ کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو پیداوار بارش کے پانی یا چشموں کے ذریعہ یا خود رو ہوا کریں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جسے جھلار سے پلایا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے اسے

۱؎ حج نماز اور روزہ کے ایام اور وقت مقرر ہیں لیکن زکوٰۃ کے معین نہیں ہیں یہ اگر پہلے ہو سکتی ہے تو پیچھے بھی دی جا سکتی ہے اگرچہ زکوٰۃ سال گذرنے کے بعد جا کر فرض ہوگی ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانچ اوقیا چاندی کا نصاب ہے پہلی حدیث میں دو سو درہم کا ذکر تھا ان دونوں حدیثوں میں کچھ اختلاف نہیں۔ ان دونوں حدیثوں کا مطلب ایک ہی ہے کیونکہ ایک اوقیا چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پانچ اوقیا کے دو سو درہم ہوئے ۳؎ وسق ساٹھ ٹوپے کا ہوتا ہے یعنی تین سو ٹوپے سے اگر جنس کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں پڑتی۔ ہر جنس جو کہ سال بھر تک ذخیرہ رہ سکے اس میں زکوٰۃ ہے مثلاً گندم جو، چاول جوار، باجرہ، مکی ماش چنے وغیرہ وغیرہ اور مقدار زکوٰۃ محنت اور مشقت کے لحاظ سے مختلف ہے۔ بسا اوقات زمین کی پیداوار یا جو کسی قدرتی نالے سے سیراب ہو جاتی ہو یا بارانی زمین ہو تو اسکی پیداوار سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا پڑتا ہے اور اگر زمین کنوئیں سے سیراب کیجاتی ہو یا قیمت دے کر پانی لیا گیا ہو جیسے کہ نہری پانی، جھلار سے یا جھلار سے اس کو سیراب کیا جائے تو اس کی پیداوار کی زکوٰۃ بیسواں حصہ ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ اِذَا كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِيْ اَوِ النَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

بخاری نے روایت کیا اور ابوداؤد کے یہ لفظ ہیں کہ جو پانی کی مشقت کے بغیر ہو اس میں دسواں حصہ ہو اور جو جھٹے یا جھلڑ سے سیراب ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

۶۳۷۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ وَمُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا لَا تَاْخُذَا فِي الصَّدَقَةِ اِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ الْاَرْبَعَةِ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ۔

اور ابوموسیٰ اشعری اور معاذ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہدایت کی تھی کہ ان چار جنسوں کے علاوہ کسی غلہ سے زکوٰۃ نہ لی جائے گی۔ جو گندم، منقہ، کھجور۔ اسے طبرانی اور حاکم نے روایت کی۔

۶۳۸۔ وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَاَمَّا الْقِثَّاءُ وَالْبِطِّيْخُ وَالرُّمَّانُ وَالْقَصَبُ فَقَدْ عَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ۔

اور دارقطنی میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خربوزہ، تربوز، کھیرا، انار اور گنے میں کوئی زکوٰۃ نہیں۔ اس کی سند ضعیف[1] ہے

۶۳۹۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَاَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو حکم دیا گیا کہ جب تم اندازہ کرو تو اندازہ سے ایک تہائی یا کم از کم ایک چوتھائی ضرور چھوڑ کر وصول کرو۔ اسے ابن ماجہ کے سوا پانچوں نے روایت کیا۔ اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۶۴۰۔ وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّخْرَصَ الْعِنَبُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ وَتُؤْخَذُ زَكٰوتُهُ زَبِيْبًا رَوَاهُ الْخَمْسَةُ

اور عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انگوروں کی کھجوروں کی طرح اندازہ کر کے منقہ کی صورت میں زکوٰۃ لی جائے۔ اسے پانچوں نے روایت کیا

[1] اس کی سند منقطع ہے اسی لیے اس کو ضعیف کہا گیا ہے ۱۲ [2] خرص کا معنی اندازہ کرنا ہے کہ کوئی ماہر شخص کھجور اور انگور کے درختوں کے پھل دیکھ کر اندازہ کرے کہ پھل پختہ اور تیار ہو کر اتنا نکلے گا۔ اندازہ کرنے والا نہایت دیانت داری سے اندازہ کرے اور زکوٰۃ لینے والے کو حکم ہے کہ اس اندازہ سے ایک تہائی چھوڑ دے اگر تہائی نہ چھوڑے تو چوتھائی ضرور چھوڑ دے کہ بعض رفقہ کوئی مسافر یا راہ گذرتا آدمی اس میں سے کھا لیتا ہے یا ہمسایہ کی کچھ آدمی خدمت کر دیتا ہے امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے اور اسی پر عمل رہا ہے ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِيهِ انْقِطَاعٌ

اس کی سند منقطع[1] ہے۔

۶۴۱۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسْكَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا «أَتُعْطِينَ زَكٰوةَ هٰذَا؟» قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟ فَأَلْقَتْهُمَا رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا۔

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کے ساتھ ایک چھوٹی بچی تھی جس کے ہاتھوں میں سونے کے کڑے تھے آپ نے فرمایا کیا اس کی زکوٰۃ دیا کرتی ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تجھے پسند ہے کہ ان کے بدلے اللہ تجھے دو آگ کے کڑے پہنائے اس نے انکو اتار کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیا۔ اسے تینوں نے روایت کیا اس کی سند قوی ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے حاکم نے اسے صحیح کہا۔

۶۴۲۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَكَنْزٌ هُوَ؟ قَالَ إِذَا أَدَّيْتِ زَكٰوتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ سونے کا بنا ہوا زیور[2] پہنتی تھی اس نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ بھی خزانہ ہے آپ نے فرمایا جب تو اس کی زکوٰۃ ادا کرے تو پھر یہ خزانہ نہیں اسے ابوداؤد اور دارقطنی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۶۴۳۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نَعُدُّهُ لِلْبَيْعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ لَيِّنٌ۔

اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تجارت کے سامان[3] سے زکوٰۃ نکالنے کا ہم کو حکم دیا کرتے تھے اس کو ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

---

[1] منقطع اس لیے ہے کہ اسے سعید بن مسیب نے عتاب سے روایت کیا ہے ابوداؤد نے کہا ہے کہ سعید کا عتاب سے سماع ثابت نہیں، امام نووی نے کہا ہے کہ گو یہ حدیث منقطع ہے لیکن اس کی تائید امت کے فتاوی اور عمل سے ہوتی ہے ۱۲ [2] آیا سونے کے زیورات کی زکوٰۃ ہے یا نہیں یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے لیکن راجح یہ ہے کہ زکوٰۃ فرض ہے یہ حدیث اثبات کی دلیل ہے گو اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اسکی سند قوی ہے لیکن اس کا ایک راوی مثنی بن صباح ہے جسے امام ترمذی نے صحیح کہا ہے ۱۲ [3] اوضاح وضح کی جمع ہے اصل میں یہ زیور چاندی سے تیار کیا جاتا تھا اور اس کی چمک دمک اور سفیدی کی وجہ سے ہی اس کو اوضاح کہا جاتا ہے بعد میں یہ زیور سونے سے بھی تیار ہونے لگا یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ زیور کی زکوٰۃ فرض ہے سونے اور چاندی کے علاوہ دوسرے زیورات پر زکوٰۃ نہیں ہے مثلاً موتی، یاقوت، زبرجد، الماس، مرجان، ہیرے اور جواہرات کے زیورات ۱۲ [4] راتی، مراد ابراہیم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دفینہ کے مال میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ متفق علیہ۔

۶۴۵۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ کَنْزٍ وَجَدَهٗ رَجُلٌ فِیْ خَرِبَةٍ اِنْ وَجَدْتَّهٗ فِیْ قَرْیَةٍ مَسْکُوْنَةٍ فَعَرِّفْهُ وَاِنْ وَجَدْتَّهٗ فِیْ قَرْیَةٍ غَیْرِ مَسْکُوْنَةٍ فَفِیْهِ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو فرمایا جسے جنگل سے خزانہ ملا تھا اگر تو نے کسی آباد مقام سے حاصل کیا ہے تو اسے مشہور کر اور اگر کسی غیر آباد مقام سے ملا ہے تو یہ دفینہ ہے تو اس میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ اسے ابن ماجہ نے سند حسن سے روایت کیا۔

۶۴۶۔ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ مِنَ الْمَعَادِنِ الْقَبَلِیَّةِ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اور بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلیہ کی کانوں سے زکوٰۃ وصول کی تھی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

فطرانہ کا بیان

۶۴۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَکٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ جو اور کھجور سے ایک ٹوپہ مقرر کیا غلام ہو یا آزاد مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا سب مسلمانوں پر فرض ہے اور حکم دیا کہ نماز پڑھنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے متفق علیہ۔

(حاشیہ بقیہ صفحہ سابقہ) ۵۴ اس سے معلوم ہوا کہ تجارت کے ہر قسم کے مال پر زکوٰۃ فرض ہے چنانچہ آئمہ اربعہ اور فقہا سبعہ کا یہی مذہب ہے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۵۵ جو مال زمین سے گڑا ہوا مل جائے وہ رکاز ہے بشرطیکہ وہ غیر مسلموں کے زمانہ کا ہو اس میں سے پانچواں حصہ بیت المال اسلامی میں داخل کرنا ضروری ہے اور اس میں سال گزرنے کی بھی شرط نہیں ہے ۱۲ ۵۶ قبیلہ کندہ کے ساحل پر ایک مقام ہے مدینہ سے پانچ روز کی مسافت پر ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۸۔ وَلِابْنِ عَدِيٍّ وَالدَّارَقُطْنِيِّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ اُغْنُوهُمْ عَنِ الطَّوَافِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ

اور ابن عدی اور دارقطنی میں ضعیف سند سے ہے کہ انکو اس دن مانگنے سے بے نیاز کردو۔[1]

۶۴۹۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي دَاوُدَ "وَلَا أُخْرِجُهُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا"

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اناج،[2] کھجور، جو اور منقہ سے ایک ٹوپہ صدقہ دیا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے پنیر کا بھی ایک ٹوپہ اور ابو سعید نے کہا میں تو جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ نکالا کرتا تھا۔ اسی طرح صدقہ نکالتا رہوں گا۔ اور ابو داؤد میں ہے کہ میں تو ٹوپہ ہی نکالوں گا۔

۶۵۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ فَمَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزہ دار کے لغو اور بیہودگی سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لیے مقرر کیا جو اس کی نماز سے پہلے ادا کرے تو وہ مقبول ہے اور جو نماز کے بعد[3] ادا کرے وہ عام صدقات کی طرح صدقہ ہے اسے ابو داؤد

---

[1] یعنی صدقہ اس لیے ہے کہ کم از کم غریب لوگ عید کے روز تو مانگیں ۱۲ [2] اس لیے کہ اس کی سند میں محمد بن عمر واقدی ضعیف ہے اس حدیث میں گندم کا ذکر نہیں آیا چونکہ گندم ان اجناس سے مہنگی ہوتی ہے۔ لہٰذا حضرت عثمان، علی، ابو ہریرہ، جابر، ابن عباس، ابن زبیر کے نزدیک گندم کا نصف صاع ہونا چاہیئے باقی رہا صاع تو اس میں مدنی و عراقی صاع کا اختلاف ہے۔ عراقی صاع چار سیر کا ہے اس کا نصف دو سیر گندم ادا کرنے کا حنفیہ میں رواج ہے جو بے دلیل ہے۔ مدنی صاع دوسیر گیارہ چھٹانک کا ہے ۱۲ [3] لفظ طعام کا عام اطلاق ہر قسم کے غلہ پر ہے جو گندم جو اور کھجور پر بھی بولا جاتا ہے۔ بلکہ ہر قسم کے غلہ پر بولا جاتا ہے ۱۲ [4] اس کا دوسرا نام قرط ہے اونٹ کا دودھ کپڑے میں باندھ کر خشک کر لیتے ہیں اس کو پنیر کہتے ہیں۔ حضرت ابو سعید کا یہی مذہب ہے کہ جنس کا اعتبار نہیں خواہ مہنگی ہو یا سستی ٹوپے کا اعتبار ہے اور دوسروں کے نزدیک ٹوپے کا اعتبار نہیں قیمت کا ہے۔ ۱۲ [5] یعنی نماز کے بعد اگر دیا جائے تو اس سے صدقہ نظر ادا نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ ثواب ملتا ہے البتہ ضائع بھی نہیں جاتا عام صدقے کا ثواب مل جاتا ہے ۱۲ منہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

بَابُ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

نفل صدقہ کا بیان

۶۵۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سات آدمی ہیں جن کو اللہ سایہ عطا کرے گا جس دن کہ اس کے سایے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا پھر ذکر کیا ساری حدیث کا اور اس میں وہ آدمی بھی ہے جو چھپ کر صدقہ دے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ لگے کہ دائیں نے کیا دیا۔ متفق علیہ۔

۶۵۲۔ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ امْرِئٍ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہر ایک آدمی اپنے صدقے کے سائے میں کھڑا ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا اسے ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا۔

۶۵۳۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْیٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ اسے جنت کے سبز ریشمی کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے اللہ اسے جنت کے میوے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا اللہ اسے جنت کی شراب رحیق محتوم پلائے گا۔ اسے ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۱؎ اس میں اس کی قید اتفاقی ہے اگر عورت صدقہ کرے تو اسے بھی ثواب ملتا ہے نفلی صدقہ چھپا کر دینا بہتر ہے اور واجب یا فرض لوگوں کو دکھا کر دینا بہتر ہے اور نفلی صدقہ اگر عمومی حیثیت رکھتا ہو تو اس کا بھی ظاہر کر کے دینا بہتر ہے ۱۲ ۲؎ سایہ کا مطلب یہ کہ صدقہ سائبان بن کر اس دن کی گرمی سے بچائے گا نفلی صدقہ کا فائدہ یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ فرضی میں کچھ کوتاہی ہوگی تو وہ اس سے پوری ہو جائے گی ۱۲ ۳؎ بھوکے، پیاسے اور ننگے کے ذکر سے معلوم ہوا کہ ہمسائے کے تنگدست اور بالدار پیشہ ور گداگر کو دینا چاہیئے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعمال کی جزا کو اعمال سے صوری مناسبت ہوگی نیز اس سے غریبوں کی امداد پر جنت کی نعمتوں کی بشارت ملتی ہے ۱۲ ۴؎ اس حدیث کو دو طرح پر روایت کیا گیا ہے مرفوع اور موقوف سند کے لحاظ سے صحیح ہے اور مرفوع کی سند میں ابوخالد یزید بن عبدالرحمٰن دالانی صدم ۱۹ پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۴۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ

اور حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بلند ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور جن کی تو عیال[1] داری کرتا ہے ان سے شروع کر اور بہتر صدقہ وہ ہے جو اپنی ساری ضرورتیں پوری کرنے کے بعد دیا جائے جو سوال سے بچے گا۔ اللہ اسے بچائیگا اور جو غنا ظاہر کریگا اللہ اسے غنی کریگا متفق علیہ

۶۵۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بہتر صدقہ کونسا ہے فرمایا مزدور کی محنت کی کمائی کا صدقہ ہو اور جن کی تو عیال داری کرتا ہو ان سے شروع کر اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۶۵۶۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے آپ نے فرمایا اس کو اپنے اوپر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے آپ نے فرمایا اسکو اپنی اولاد پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے آپ نے فرمایا اسے اپنی بیوی پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے آپ نے فرمایا اس کو اپنے نوکر پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے آپ نے فرمایا اب تیری خوشی ہے جس کو چاہے دے اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۶۵۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

---

[1] بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۳) المعروف بالدارقطنی مختلف فیہ ہے اس کی بعض نے توثیق کی ہے اور بعض نے اس میں کلام کیا ہے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۵۱ اگر گھر کے آدمی محتاج ہوں تو دوسرے کو صدقہ دینا منع ہے مسلم میں ثوبان کی روایت میں کہ بہتر پیسہ وہ ہے جس کو آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کر دے یا جس کو جہاد کے گھوڑے پر خرچ کیا جائے یا جس کو دوستوں پر خرچ کیا جائے ۱۲ ۵۲ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ امیر و غریب کے صدقے کے اجر میں فرق ہے حدیث میں ہے کہ میرے صحابہ کے صدقہ کی یہ کیفیت ہے کہ اگر ان میں سے کوئی جو کی ایک مد صدقہ کرے تو اس کا اجر بعد میں آنے والے کے احد پہاڑ جتنا سونا صدقہ کرنے کے اجر سے بڑھ جائے گا یہ اس لیے ہے کہ اس وقت صحابہ نہایت تنگی کی حالت میں تھے۔ دوسری یہ کہ اپنے اہل و عیال کے حقوق ادا کرنے کے بعد صدقہ کرنا چاہیئے ۱۲ ۵۳ یعنی اب جسے زیادہ مستحق سمجھے اس کو صدقہ دے دے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يُنْقِصُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَجْرِ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر سے فضول[1] خرچی کے بغیر خرچ کرے تو اس کو خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسی طرح ان کے اجر میں سے کسی کا اجر کم نہیں ہوتا متفق علیہ۔

۶۵۸۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن مسعود کی عورت زینب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے آج صدقے کا حکم دیا تھا میرے پاس کچھ زیور تھا میں اسے صدقہ کرنا چاہتی تھی ابن مسعود کہتا ہے کہ میں اور میرا بیٹا اس صدقے کے زیادہ مستحق ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مسعود سچ کہتا ہے تیرا خاوند اور تیرا بیٹا تیرے صدقے کے زیادہ حقدار ہیں۔

اسے بخاری نے روایت کیا۔

۶۵۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی گداگری کا پیشہ بنا لیتے ہیں۔ ان کے چہرے پر قیامت کے دن گوشت نہیں ہوگا۔ متفق علیہ۔

---

[1] یعنی خاوند کے گھر کو لٹانا یا برباد کرنا منظور نہ ہو تو جتنا عام طور پر عادتاً دینا دستور ہے اتنا دے دے کسی سائل کو روٹی یا آٹا دے دیا اگر کوئی زیادہ صدقہ دینا ہو تو خاوند کی اجازت ضروری ہے ۱۲ [2] یعنی ہر ایک کو اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے پورا اجر عطا فرمائے گا یہ نہ ہوگا کہ ایک ہی اجر کو تقسیم کر کے سب کو رے دے اس سے معلوم ہوا کہ نیکی میں ہر ایک کی مدد کرنا چاہیئے تاکہ اجر مل جائے اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ۱۲ [3] صدقہ کا لفظ نفلی صدقہ اور فرضی زکوٰۃ اور خطا از سب پر بولا جاتا ہے قرآن مجید نے تقسیم زکوٰۃ کے مصارف کے موقعہ پر صدقہ کا لفظ ہی استعمال کیا ہے اگر کلام صدقہ کا کوئی قرینہ نہ ہو تو دستور یہ ہے کہ اس سے مراد فرضی صدقہ یعنی زکوٰۃ ہوتا ہے یہاں بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرضی صدقہ ہے کیونکہ نفلی میں بچے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ عورت اپنے خاوند کو زکوٰۃ دے سکتی ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں دے سکتی۔ اور مرد اپنی بیوی کو زکوٰۃ بالاتفاق نہیں دے سکتا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۰۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّسْاَلُ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرَةً فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دولت اکٹھی کرلے کے لیے لوگوں سے سوال کرتا پھرے وہ آگ کے انگارے اکٹھے کرتا ہے چاہے کم لے لے چاہے تو زیادہ[1] اسے مسلم نے روایت کیا۔

۶۶۱۔ وَعَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَهٗ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَبِیْعَهَا فَیَکُفَّ بِهَا وَجْهَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

اور زبیر بن العوام رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی تم میں سے رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا جنگل سے اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لے آئے اور اسے بیچ کر اپنا گذارہ کرے تو لوگوں سے سوال کرنے سے یہ بہتر ہے چاہیں تو اسے دیں چاہے نہ دیں[2]۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۶۶۲۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسْاَلَةُ کَدُّوْحٌ یَّکْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ یَّسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ۔

اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنا ایک زخم ہے جس سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے ہاں وہ شخص جو مجبوری سے سوال کرے یا بادشاہ سے سوال کرے[3] وہ اس سے مستثنیٰ ہے اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

بَابُ قَسْمِ الصَّدَقَاتِ

زکوٰۃ کی تقسیم کا بیان۔

۶۶۳۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ

---

[1] غیر مستحق اگر سوال کر کے پیسہ جمع کرے تو وہ قیامت کے دن ذلیل و خوار اور عذاب دوزخ میں گرفتار ہوگا۔ مستحق تین آدمی ہیں ایک وہ جس کا مال ناگہاں آفت سے برباد ہو جائے اور کھانے پینے کو کچھ نہ رہے وہ گذارے کے لیے مانگ سکتا ہے دوسرا وہ جس پر کوئی ناحق تاوان یا غرامت پڑ جائے وہ مانگ کر وہ رقم پوری کر سکتا ہے تیسرا وہ جو دیانت داری سے کام کرتا ہو یا کام کرنا چاہتا ہو اور اسے میسر نہ آئے یا جائز خرچ سے آمدن کم ہو اور وہ قرض پر مجبور ہو جائے ۱۲ [2] اس سے ہاتھ کی مزدوری کی فضیلت اور سوال کی مذمت ثابت ہوتی ہے ۱۲ [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بادشاہ سے سوال کر لینا جائز ہے۔ اور بادشاہ کو اجازت ہے کہ وہ زکوٰۃ یا خمس سے اس کو دے دے اگر سوال کرنے والا حقیقتاً غریب ہو تو وہ لے لے اور اگر مالدار ہو تو زکوٰۃ سے نہ لے خمس لے سکتا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ غَارِمٍ أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ مِنْهَا فَأَهْدَى مِنْهَا لِغَنِيٍّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأُعِلَّ بِالْإِرْسَالِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ غنی کیلیے پانچ صورتوں کے علاوہ جائز نہیں جو ملازم ہو یا اپنے مال سے خرید لے یا مقروض یا فی سبیل اللہ جہاد کرنیوالا یا وہ کہ مسکین پر صدقہ کیا گیا اور مسکین نے اس سے غنی کو تحفہ بھیج دیا اسے احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور اس میں مرسل ہونے کی علت ہے

۶۶۴۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا أَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلَانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيهِمَا النَّظَرَ فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ: إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَقَوَّاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

اور عبداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے اسے حدیث سنائی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقے کا سوال کرنے کے لیئے آئے تھے آپ نے ان کو نظر بھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دونوں طاقتور ہیں آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں لیکن صدقے میں غنی اور کما لینے والے کا کوئی حصہ نہیں اسے احمد نے روایت کیا اور ابوداؤد اور نسائی نے قوی کہا۔

۶۶۵۔ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ

اور قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا صرف تین آدمیوں کو جائز ہے ایک مقروض کے لئے، جب تک کہ اس کا قرض[1] ادا نہ ہو پھر رک جائے، اور ایک وہ آدمی جسے کوئی ناگہانی[2] مصیبت آجائے۔ جس سے اس کا مال تباہ

[1] یعنی مالدار کو زکوٰۃ کا مال لینا حرام ہے لیکن اگر کوئی غریب کو دی زکوٰۃ لے کر اس سے غنی کو تحفہ دے تو وہ غنی کے لیے جائز ہے ۱۲ [2] اس حدیث سے بعض لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ جو کمانے کے قابل ہو خواہ وہ غریب ہی ہو اس کو صدقہ نہ لینا چاہیئے لیکن یہ صحیح نہیں دوسری حدیث میں تصریح ہے کہ جس کو فاقہ کی نوبت پہنچ جائے اس کو مانگنا جائز ہے اور اس میں تندرست جوان آدمی کی بھی قید نہیں ہے اور حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ آپ ان کو حرام کھلانے پر رضامند تھے آپ نے انکو دیکھ کر فرمایا کہ بظاہر تو تم مجھے صدقہ کے حقدار نہیں معلوم ہوتے لیکن اگر تم واقعی محتاج ہو تو تمہارے کہنے پر میں تمہیں دیتا ہوں ۱۲ [3] اس قرض میں خصوصاً وہ صورت زیادہ قابل توجہ ہے کہ آدمی قومی کاموں میں مقروض ہو گیا ہو مثلاً کسی قوم میں لڑائی ہو رہی ہو وہ کہے کہ تم لڑائی بند کرو تمہارے خون نہائی میں دیتا ہوں یا کسی آدمی کی ضمانت اٹھا لے اور ایسی صورت میں مقروض ہو جائے [4] ناگہانی مصیبت یہ کہ کسان کو آگ لگ جائے یا مال چوری ہو جائے باقی ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ وَّرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ

ہو جائے اسے گذارے کے لیے سوال کرنا جائز ہے اور ایک وہ آدمی جسے فاقے آ رہے ہوں۔ اس کو گذارے کے لیے سوال کرنا جائز ہے اور ان کے علاوہ جو بھی سوال کرتا ہے۔ وہ حرام کھاتا ہے۔ اسے مسلم اور ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا۔

۶۶۶۔ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ آل محمد کے لیے[1] جائز نہیں کیونکہ یہ لوگوں کی میل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ محمد اور آل محمد کیلیے جائز نہیں اسے مسلم نے روایت کیا۔

۶۶۷۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ میں اور عثمانؓ بن عفانؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مطلب کے بیٹوں کو خیبر کے خمس سے حصہ دیا ہے اور ہمیں حصہ نہیں ملا حالانکہ ہم اور وہ دونوں برابر[2] ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۱۹۷) اور آدمی محتاج ہو جائے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] بلوغ المرام کے بعض نسخوں میں یہ بھی لفظ ہیں کہ اس کی قوم کے تین عقلمند اور معتبر آدمی گواہی دیں کہ واقعی اس کو فاقے آ رہے ہیں تو پھر اس کو سوال کرنا جائز ہے اور یہ شہادت اس آدمی کے متعلق ہے جو پہلے مالدار مشہور ہو ورنہ ضرورت نہیں پھر بعض کے نزدیک تین شہادتیں لازمی ہیں علماء شافعی کا یہی خیال ہے اور بعض کے نزدیک دو بھی کافی ہیں ۱۲ [2] آل محمد پر زکوٰۃ بالاتفاق حرام ہے اور نفلی صدقہ میں اختلاف ہے۔ ۱۲ آل جن پر زکوٰۃ حرام ہے صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہی نہیں بلکہ آل علی، آل عباس، آل عقیل اور بنو عبدالمطلب بن عبدمناف سب اس میں شامل ہیں یعنی یہ سارے نبی صلعم کا گھرانہ ہیں ۱۲ [3] جبیر بن مطعم اور حضرت عثمان بن عفان نے جو یہ کہا کہ ہم اور بنی مطلب برابر ہیں تو اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ جس طرح کی دنیاداری بنو مطلب کر رہے ہیں ہم بھی ویسے ہی آپ کے فرمانبردار ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ بنو مطلب ہم سے قرابت کے لحاظ سے کوئی زیادہ حقدار نہیں حضرت عثمان علاوہ شرف دامادی کے بنوامیہ میں سے تھے اور بنوامیہ اور بنو ہاشم قریش میں برابر کے قبیلے شمار کیے جاتے تھے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَّاحِدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

فرمایا بنو مطلب اور بنو ہاشم[1] ایک ہی چیز ہے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۶۶۸۔ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم کے ایک آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا تو اس نے مجھ کو کہا تو میرے ساتھ چل میں تجھے اپنی تنخواہ سے حصہ دے دوں گا میں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا قوم کا غلام انہیں میں سے شمار ہوتا ہے اور ہمارے لیے صدقہ جائز نہیں۔ اسے احمد اور تینوں نے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا۔

۶۶۹۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ الْعَطَاءَ فَيَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ مِنِّي فَيَقُولُ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْ نَفْسَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کوئی چیز جب دیتے تو عمر کہتے جو مجھ سے زیادہ غریب ہیں ان کو دیجئے آپ فرماتے اسے لے لے اور مال دار ہو جا یا اس کو صدقہ کر دے جو مال بغیر حرص کے آئے وہ لے لیا کر اور جو نہ ملے اس کی حرص نہ کر اس کو مسلم نے روایت کیا۔

---

[1] آپ نے فرمایا یہ تو ٹھیک ہے کہ باعتبار نسب بنو ہاشم اور بنو امیہ برابر ہیں۔ لیکن بنو مطلب نے نے آڑے وقت میں اسلام کا ساتھ دیا تھا اور بنو نوفل اور بنو عبد الشمس نے مخالفت کی تھی۔ اس حیثیت سے بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں۔ اور وقت آنے پر ان کو رخص" سے دیا گیا ہے اور تم کو نہیں دیا گیا ۱۲ [2] یعنی جس آدمی پر زکوٰۃ حرام ہے اس کے غلام پر بھی زکوٰۃ حرام ہے ۱۲ [3] چونکہ ابو رافع آنحضرت کے غلام تھے اس لیے ان کو بھی زکوٰۃ حرام تھی ۱۲ [4] دوسری حدیث میں ہے کہ یہ آنحضرت نے حضرت عمر کو بطور تنخواہ دیا تھا کیونکہ یہ زکوٰۃ وصول کرتے تھے۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الصِّيَامِ

روزہ[1]

٦٧٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے استقبال کے ایک یا دو روزے کوئی شخص نہ رکھے مگر وہ شخص جو کہ پہلے سے روزے رکھتا ہو وہ رکھ لے متفق علیہ

٦٧١- وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَوَصَلَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

اور عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شک کے دن روزہ رکھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔ اسے بخاری نے معلقاً روایت کیا۔ اور پانچوں نے وصل کیا اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

٦٧٢- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ. وَلِلْبُخَارِيِّ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ.

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا جب تم چاند دیکھو تو روزے شروع کرو جب چاند دیکھو تو افطار کرو اور اگر اس دن بادل ہو تو تیس دن پورے کرو متفق علیہ اور مسلم میں ہے کہ اگر بادل ہو جائے تو تیس دن پورے کرو اور بخاری میں ہے کہ گنتی تیس دن کی پوری کر لو۔

٦٧٣- وَلَهُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَكْمِلُوا

اور اسی میں ابوہریرہؓ کی حدیث میں ہے کہ شعبان

---

[1] صیام اور صوم کے معنی ہیں رکنا، اور اصطلاح شریعت میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے، جماع کرنے سے اللہ کے حکم کی تعمیل سمجھ کر نیت کر کے رکے رہنے کا نام صوم ہے روزہ فرائض پنجگانہ میں سے ایک فرض ہے اس کا منکر کافر ہے اور تارک فاسق ہے یہ ۲ھ میں فرض ہوئے ۱۲ ۲ھ اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کی سلامی کا روزہ رکھنا منع ہے جیسا کہ بعض جہلا اور بدعتی لوگوں میں اس کا رواج ہے ۱۲ ۳ھ اگر کوئی پہلے سے کسی دن کا روزہ رکھتا ہو اور وہ دن اتفاق سے رمضان سے ایک دن پہلے آ جائے تو اس کو یہ روزہ رکھنا جائز ہے ۱۲ ۴ھ مثلاً شعبان کی انتیسویں کو چاند نظر نہ آیا بوجہ گرد و غبار یا ابر وغیرہ کے تو اس دن روزہ رکھنا منع ہے ۱۲ ۵ھ یہ حدیث گو سنداً معلق ہے لیکن مضمون کے لحاظ سے موصول جیسا کہ دوسری روایت میں صراحت ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ۔

کے تیس دن پورے کرلو۔

۶۷۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے چاند دیکھا ہے آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور حاکم اور ابن حبان نے صحیح کہا

۶۷۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَذِّنْ فِي النَّاسِ يَا بِلَالُ "أَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا" رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَرَجَّحَ النَّسَائِيُّ فِي رِسَالَتِهِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا ہے آپ نے فرمایا کیا تو اللہ کے اکیلے ہونے کی گواہی دیتا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا بلال منادی کردو کہ کل کو روزہ رکھا جائے اسے پانچوں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا اور نسائی نے اس کے مرسل ہونے کو ترجیح دی۔

۶۷۶۔ وَعَنْ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَمَالَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَى تَرْجِيْحِ وَقْفِهِ وَصَحَّحَهُ مَرْفُوْعًا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

اور حفصہ ام المومنین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اسکا روزہ نہیں ہوتا اسکو پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور نسائی اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دیتے ہیں اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اس کو مرفوع کہتے ہیں اور دارقطنی کے یہ

---

۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ چاند دیکھنے پر روزہ رکھنا چاہیئے اور افطار کرنا چاہیئے۔ اگر انتیس کو چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کئے جائیں عید اسی طرح اگر انتیس رمضان کو چاند نظر نہ آئے تو روزے تیس کرلینے چاہئیں اگر گرد و غبار یا ابر کی وجہ سے کہیں چاند نظر نہ آئے اور کسی دوسری جگہ میں نظر آجائے تو سارے شہروں میں روزہ رکھا جائے اور اسی طرح عید بھی سارے شہروں میں کی جائے بشرطیکہ ان کا مطلع اور مغرب ایک ہو اور اگر اتنا فاصلہ ہو کہ وہاں مطلع بدل جائے تو پھر وہاں کی رویت معتبر نہ ہوگی ۱۲ ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے کے متعلق ایک آدمی کی شہادت کافی ہے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور عید کے چاند کے لیے دو شہادتیں ضروری ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے ۱۲ ۱۲ یہ حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے کہ روزہ رکھنے کے لیے ایک آدمی کی شہادت کافی ہے ۱۲ ۱۲ روزے کے ارکان میں سے ایک رکن نیت بھی ہے سو صبح سے پہلے نیت کرلینی ضروری ہے ۱۲ ۱۲ فرض روزے کی نیت صبح سے پہلے لازمی ہے اور نفلی روزے کی نیت دوپہر سے پہلے پہلے کرلینی ٹھیک ہے امام مالک کے سوا تینوں اماموں کا یہی فتویٰ ہے ۱۲ منہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُفَرِّضْهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

لفظ ہیں کہ جو رات سے نیت نہ کرے۔

۶۷۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا: أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کیا کوئی چیز کھانے کو ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا میں روزہ رکھ لیتا ہوں پھر ایک دن آئے ہم نے کہا آج ہمارے گھر میں حلوے کا تحفہ بھیجا گیا ہے آپ نے فرمایا ذرا مجھے دکھاؤ میں صبح سے روزے سے تھا پھر آپ نے کھا لیا اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۶۷۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں بھلائی اس وقت تک رہے گی جب تک کہ روزہ جلدی افطار کریں گے۔ متفق علیہ۔

۶۷۹۔ وَلِلتِّرْمِذِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِيَ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔

اور ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے اچھے بندے وہ ہیں جو روزہ جلدی افطار کرتے ہیں۔[1]

۶۸۰۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کہ اس میں برکت[2] ہے متفق علیہ۔

[1] یہ حدیث دلیل ہے کہ نفلی روزہ کی نیت صبح سے پہلے لانی نہیں بلکہ دن میں بھی نیت کی جا سکتی ہے امام مالک صبح سے پہلے نفلی کی نیت بھی لازمی قرار دیتے ہیں اور یہ حدیث ان کے خلاف حجت ہے ۱۲ [2] حیس کا ترجمہ حلوہ کیا گیا ہے اصل میں حیس کھجور، گھی اور پنیر سے بنتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفلی روزہ بغیر عذر کے بھی افطار کیا جا سکتا ہے۔ اکثر علماء اور ائمہ ثلاثہ کا یہی مذہب ہے لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک خیانت سے اگر افطار کر لیا جائے تو پھر اس کی قضا دینا بھی واجب ہے صوم ابوحنیفہ کے سوا کسی کے نزدیک اس کی قضا واجب نہیں اور نفلی روزہ کو عمداً توڑنے کا کفارہ کسی کے نزدیک بھی نہیں ہے ۱۲ [3] سورج کے غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو روزہ افطار کرنے میں دیر نہ کرنا چاہیئے۔ دیر سے روزہ کھولنا یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے ۱۲ [4] یہودی اور عیسائی سحری کے وقت نہیں کھاتے مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں سحری کھانے کا فرق ہے اس سے روزہ بھی آسان ہو جاتا ہے اور ثواب بھی زیادہ ملتا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۱۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور سلیمان بن عامر ضبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم روزہ کھولو تو کھجور سے کھولو، اور اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے کیونکہ یہ پاک چیز ہے۔ اسے پانچوں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۶۸۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع فرمایا ایک آدمی نے مسلمانوں سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے میرے جیسا کون ہے میں اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے پھر بھی جب وہ وصال سے باز نہ آئے تو آپ نے ایک دن کا وصال کیا پھر دوسرا دن پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا آپ نے فرمایا اگر ابھی چاند نظر آتا تو میں زیادہ دن وصال کرتا جیسے کہ ان کو باز نہ آنے پر آپ سزا دے رہے تھے۔ متفق علیہ۔

۶۸۳۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ۔

اور ابنہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا دھوکہ کرنا نہ چھوڑے اللہ کو اس کے کھانے اور پانی چھڑانے کی کوئی ضرورت نہیں اسے بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

۶۸۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں معانقہ کر لیتے

لہ سب سے بہتر تازہ کھجور ہے پھر خشک کھجور پھر پانی پھر تک ۱۲ لہ وصال یہ ہے کہ شام کو آدمی روزہ نہ کھولے اور دوسرے دن کا روزہ شروع کر لے یہ روزہ منع ہے مجہور علماء کا یہ قول ہے کہ یہ روزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے آپ کو جائز اور آپ کی امت کو جائز نہیں امام احمد کے دو شاگردوں اور اہل ظاہر کے نزدیک یہ روزہ مکروہ ہے ۱۲ لہ اسی کے بعض بدعتیوں نے استدلال کیا ہے کہ نبی صلعم ہمارے جیسے بشر نہیں ہیں اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی ۱۲ لہ لوگ جب باز نہ آئے عنقریب میں کہ یہ فرمایا ۱۲ لہ روزے کا مقصد یہ ہے کہ آدمی طبیعت پر کنٹرول کرنا سیکھے اگر یہی نہ ہو تو روزہ رکھنے کا کیا فائدہ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: فِي رَمَضَانَ۔

اور بوسہ لے لیتے تھے لیکن وہ اپنے وجود پر بہت اختیار رکھتے تھے متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں اور ایک روایت میں یہ لفظ زیادہ ہیں کہ رمضان میں۔

۶۸۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۶۸۶۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى عَلٰى رَجُلٍ بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ۔

شداد بن اوس رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے گذرے ایک آدمی رمضان میں پچھنے لگوا رہا تھا آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا اسے ترمذی کے سوا پانچوں نے روایت کیا اور احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۶۸۷۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ: أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَفْطَرَ هٰذَانِ" ثُمَّ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَكَانَ أَنَسٌ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَوَّاهُ۔

اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ روزے دار کے لیے سینگی لگانے کی کراہت کی ابتداء اس سے ہوئی کہ جعفر بن ابی طالب نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو آپ نے فرمایا ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو سینگی لگوانے کی اجازت دے دی اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور قوی کہا۔

۶۸۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

لہ روزے میں بوسہ لینا یا اپنی عورت سے معانقہ کرنا حرام نہیں ہے اور نہ ہی اس سے روزہ ٹوٹتا ہے ۱۲ سہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ نصیحت کرنا ہے کہ ایسا نہ کرو جو اپنے اوپر قابو رکھتا ہو تو یہ محفوظ طریقہ یہی ہے اور اگر کسی کو اپنے نفس پر بھروسہ ہو کہ مجامعت سے بچا رہے گا تو اس کو اجازت ہے ۱۲ سہ پہلی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ کی حالت میں سینگی لگانا جائز ہے بظاہر اس میں تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے شداد بن اوس کی یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ شداد فتح مکہ کے سال آئے اور عبداللہ بن عباس حجۃ الوداع کے سال کا واقعہ بیان کرتے ہیں باقی رہا کراہت کا مسئلہ تو جمہور علماء کے نزدیک سینگی سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ مکروہ ہے اور مکروہ بھی صرف اس لیے ہے کہ خون نکلنے سے کمزوری نہ ہو جائے ایسا نہ ہو کہ روزہ توڑنے کی نوبت آجائے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا بھی مذہب ہے اور اگر نقاہت یا کمزوری کا خطرہ نہ ہو تو پھر مکروہ بھی نہیں ہے۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَحَلَ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں سرمہ لگایا کرتے تھے اس کو ابن ماجہ نے ضعیف سند سے روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا کہ اس باب میں کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں۔

۶۸۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھول کر کھا پی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ متفق علیہ۔

۶۹۰۔ وَلِلْحَاكِمِ مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ وَهُوَ صَحِيحٌ۔

اور حاکم میں ہے کہ جو شخص رمضان کے روزے میں بھول کر کھا پی لے اس پر کفارہ اور قضا نہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۹۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خود بخود قے آجائے اس پر قضا نہیں اور جو خود قے کرے اس پر قضا ہے

لہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک بالکل درست ہے اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک مکروہ ہے۔ وجہ کراہت یہ بتلائی کہ آنکھوں کے ذریعہ سرمہ پیٹ میں چلا جاتا ہے کیونکہ اس لیے مکروہ ہے کہ روزہ کی حالت میں پراگندگی اللہ کو زیادہ مرغوب ہے اور یہ اس کے خلاف ہے اس مسئلہ میں حق امام ابوحنیفہ کے ساتھ ہے ۱۲ سنہ اس کی سند میں بقیہ عن ابی سعید ہے اور بقیہ ضعیف لیکن ابن حبان نے ابن عمر سے ایک صحیح روایت بھی نقل کی ہے اسی لیے جمہور کا فتویٰ ہے کہ سرمہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۱۲ سنہ اس سے معلوم ہوا کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ اس پر قضا ہے اور نہ کفارہ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے بعض نے نادر کی بنا پر قیاس کر کے روزہ ٹوٹ جانے کا فتویٰ دیا ہے لیکن نص کے مقابلہ میں یہ قیاس مردود ہے ۱۲ سنہ قے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے ابن منذر نے اجماع نقل کیا ہے کہ قے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر اربعہ کا بھی یہی قول نقل کیا ہے لیکن یہ دعویٰ غلط ہے۔ ابن مسعود کی طرح کی قے سے روزہ ٹوٹنے کے قائل نہیں ہیں۔ خواہ آدمی خود قے کرے یا زبردستی آجائے اور ابوسعید سے ترمذی اور حنفی میں اس مضمون کی ایک مرفوع حدیث بھی ہے۔ حدیث ابوہریرہ میں تطبیق کی صورت ہے۔ کہ زبردستی قے آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور خود قے کی جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَاَعَلَّهُ اَحْمَدُ وَقَوَّاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

پانچوں نے روایت کیا اور احمد نے معلول کہا اور دارقطنی نے قوی کہا

۷۹۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَشَرِبَ ثُمَّ قِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ۔

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کو رمضان میں آئے آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب آپ کراع الغمیم میں پہنچے تو آپ نے پانی کا پیالہ منگا کر لوگوں کو دکھا کر پی لیا۔ پھر اس کے بعد آپ سے شکایت کی گئی کہ ابھی تک بعض لوگ روزے سے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہی لوگ نافرمان ہیں

۷۹۳۔ وَفِيْ لَفْظٍ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّمَا يَنْتَظِرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ایک لفظ یہ ہیں کہ آپ کو کہا گیا تھا کہ لوگوں کو روزے کی بڑی تکلیف ہے اور وہ آپ کے طریقہ عمل کا انتظار کر رہے ہیں تو پھر آپ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوا کر پی لیا اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۷۹۴۔ وَعَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُنِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَصْلُهُ فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ

اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا یا رسول اللہ میں سفر میں نذر رکھ سکتا ہوں روزہ رکھنے کا مجھ کو گناہ تو نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ افطار کرنے کی رخصت ہے تو جو شخص اسکو قبول کرے اس نے اچھا کیا اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے اس کو کوئی گناہ نہیں اس کو مسلم نے روایت کیا اور اس کا اصل بخاری میں بھی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ہے۔ کہ حمزہ

سلہ امام نسائی نے اس حدیث کو موقوف کہا ہے اور یہی علت ہے امام مالک نے ایک حدیث موطا میں ابن عمر سے بھی روایت کی ہے لیکن وہ بھی موقوف ہے ۱۲ سلہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے اور نہ رکھنا بہتر اگر کوئی رکھ کر تکلیف محسوس کرے تو سفر میں روزہ کھول لینے کی اجازت ہے اس کی قضا ہے اور کفارہ نہیں ۱۲ سلہ ویسے سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے نافرمان اس لیے کہا کہ جب حضورؐ نے خود روزہ کھول دیا تو وہ روزہ نہ رکھنے والے کون تھے اطاعت یہی ہے کہ رسول اللہؐ کے ارشاد پر چلے صحابہؓ نے یہ سمجھا تھا کہ آپ نے جو روزہ کھولنے کو کہا ہے تو محض ازراہ شفقت کہا ہے ورنہ صحابہ ایسا کبھی نہ کرتے ۱۲ سلہ جمہور کا فتویٰ یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے اور نہ رکھنا بہتر ہے ۱۲ منہ ؛

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو سَأَلَ۔

بن عمرؓ سے سوال کیا۔

۶۹۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بوڑھے آدمی کو اجازت دی گئی کہ وہ روزہ نہ رکھا کرے اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے اس پر کوئی قضا[1] نہیں اسے دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

۶۹۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا ثُمَّ جَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا فَقَالَ أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ رَوَاهُ السَّبْعَةُ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا[2] اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا تو کیوں ہلاک ہوا اس نے کہا میں رمضان میں روزے کی حالت میں عورت سے صحبت کر بیٹھا ہوں آپ نے فرمایا تو غلام آزاد کر سکتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دو مہینے کے متواتر روزے رکھ سکتا ہے اس نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے اس نے کہا نہیں پھر وہ بیٹھا رہا نبی صلعم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا آپ نے فرمایا جا کر یہ صدقہ کر دے کہنے لگا کہ اپنے سے غریب لوگوں کو دوں مدینہ کی حدود میں مجھ سے زیادہ کوئی غریب گھرانہ نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اپنے گھر والوں[3] کو کھلا دو اسے ساتوں نے روایت کیا اور یہ

[1] بوڑھا آدمی جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو وہ فدیہ دے دیا کرے یا ایسا بیمار جس کے تندرست ہونے کی توقع نہ ہو فدیہ دے سکتے ہیں۔ فدیہ ایک مسکین کا دو وقت کا کھانا ایک روزے کا فدیہ ہے ۱۲ [2] یہ آدمی سلمہ بن صخر تھا اور دارقطنی میں ہے کہ ایک دیہاتی روتا پیٹتا، منہ پر طمانچے مارتا اور بال نوچتا ہوا آیا وہ کہتا تھا کہ بدبخت ہلاک ہو گیا ۱۲ [3] روزہ توڑنے کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا، یا پے در پے ساٹھ روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی بہت تنگ دست ہو تو اپنے کفارے میں سے اپنے اہل و عیال کو بھی کھلا سکتا ہے لیکن اکثر اس کے قائل نہیں بعض نے اس حدیث کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے بعض نے اس آدمی کے ساتھ اس حکم کو خاص کیا ہے لیکن ان دونوں کی کوئی دلیل نہیں ہے ۱۲ [4] اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت پر کفارہ نہیں پڑتا۔ جمہور اس کے خلاف ہیں تطبیق یہ ہے کہ اگر عورت اور مرد دونوں جماع پر راضی ہوں تو دونوں پر کفارہ ہے۔ اگر مرد زبردستی کرے تو صرف مرد پر ہے عورت پر نہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

لفظ مسلم کے ہیں۔

۶۹۷۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَلَا يَقْضِي۔

اور عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجامعت سے جنابت کی حالت میں صبح کرتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے متفق علیہ مسلم میں ام سلمہ کی حدیث میں ہے کہ اس کی قضا بھی نہ دیتے۔

۶۹۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرجائے اور اس پر فرض روزے ہوں تو اسکی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے[1] متفق علیہ

بَابُ صَوْمِ التَّطَوُّعِ وَمَا نُهِيَ عَنْ صَوْمِهِ

نفل روزہ اور جن دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے

۶۹۹۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَبُعِثْتُ فِيهِ وَأُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ

اور ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عاشورہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور پیر کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھے نبوت ملی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی[2] اسے

[1] اگر مرد رمضان کی رات میں عورت سے مجامعت کرے صبح کو اگر وقت پورا ہو تو پہلے غسل کرے اور بعد ازاں روزہ رکھے اور اگر وقت تنگ ہو تو وضو کرے اور اگر وضو کا بھی وقت نہ ہو تو یا تھ منہ دھو کر روٹی کھا کر روزہ رکھ لے بعد ازاں طلوع صبح کے بعد فوراً غسل کرے حضرت علی ابن مسعود، زید بن ثابت، ابن عمر، ابن عباس کا یہی مذہب ہے عراق اور حجاز کے فقہاء بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام مالک، شافعی، ثوری، لیث اوزاعی، امام محمد، اسحاق اور جماعت اہلحدیث کا بھی یہی مذہب ہے۔ ۱۲ [2] اگر کسی میت کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھ سکتا ہے اور میت کے وہ ادا بھی ہو جاتے ہیں۔ ابو ثور، اوزاعی، احمد اور امام شافعی کا قول ہے کہ وارث کو اختیار ہے چاہے تو وہ روزے رکھے چاہے تو فدیہ دے دے جمہور کا قول ہے کہ فدیہ دے ۱۲ [3] اس کا مطلب یہ ہے کہ صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں کبیرہ توبہ ہی سے معاف ہوتے ہیں اور حقوق العباد لوگوں کی رضا پر موقوف ہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرفہ کا روزہ عاشورا کے روزہ سے بہتر ہے عرفہ ذوالحجہ کا نام ہے اور عاشورا دس محرم کا نام ہے سوموار کے روزے کو آنحضرت صلعم نے پسند فرمایا ہے لیکن اس کی جزا بیان نہیں فرمائی ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

مسلم نے روایت کیا۔

۷۰۰۔ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّهْرِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر شوال[1] کے چھ روزے بھی رکھے اسے ہمیشہ روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۷۰۱۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ صَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْیَوْمِ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک نفلی روزہ اللہ کے لیے[2] رکھتا ہے۔ تو اللہ اس کے بدلے اس کو ستر سال تک آگ سے دور کر دیتے ہیں۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں

۷۰۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا۔ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُهٗ فِیْ شَهْرٍ اَکْثَرَ مِنْهُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ چھوڑنے لگتے تو ہم کہتے ہیں کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور جب روزے رکھنے لگتے تو ہم کہتے اب روزہ نہ چھوڑیں گے اور آپ نے رمضان کے سوا کوئی سالم مہینہ روزے نہیں رکھے لیکن آپ شعبان[3] میں روزے زیادہ رکھتے متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۷۰۳۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّصُوْمَ

اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہر مہینے میں تین روزے

---

[1] رمضان شریف کے اگر چھ روزے شوال کے بھی ملا لیے جائیں تو چھتیس دن ہو گئے اور شریعت میں ایک نیکی کم از کم دس گنا اجر ہے چھتیس کو دس سے ضرب دیں تو تین سو ساٹھ ہو جاتے ہیں اور سال کے اتنے ہی دن ہوتے ہیں امام شافعی کے نزدیک یہ روزے متصل عید کے بعد رکھنا لازمی ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک شوال کے مہینہ میں چھ روزے پورے کر لینا کافی ہے اور صحیح بھی یہی ہے ۱۲ [2] فی سبیل اللہ روزے رکھنے سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جہاد کے موقعہ روزے رکھے روزہ بھی ہو اور جہاد بھی کرے یا اس سے نفلی روزہ بھی مراد ہو سکتا ہے ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے کہ کوے کا بچہ بوڑھے ہونے تک اگر اڑتا رہے تو جتنا فاصلہ وہ طے کریگا اتنا فاصلہ ایک نفلی روزہ سے اللہ تعالیٰ دباقی صفحہ اوپر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ : ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

رکھنے کا حکم دیا ہے۔ تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ اسے نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۷۰۴۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ غَيْرَ رَمَضَانَ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت نفلی روزہ شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں ابوداؤد میں اتنا زیادہ ہے کہ سوائے رمضان کے۔

۷۰۵۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں عیدوں کے دن روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے یعنی یوم الفطر اور یوم النحر کے دن۔ متفق علیہ۔

۷۰۶۔ وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

اور نبیشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کی یاد کرنے کے دن ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۷۰۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا : لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایام تشریق میں سوائے اس حاجی کے جسے قربانی نہ ملے کسی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۰۹) بندے کو دوزخ سے دور کر دیتا ہے ۱۲ ۵۳ نصف شعبان کے بعد نفلی روزہ دوسرے لوگوں کو رکھنا منع ہے مگر حضرت اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۵۴ انہیں ایام بیض کے روزے کہتے ہیں کہ ان میں روشنی رات بھر رہتی ہے ان کی بڑی فضیلت ہے پہلے بھی روزے فرض تھے ہر مہینہ کے تین روزے بعد میں رمضان کے روزے مقرر ہوئے حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر روزے رکھے اسے ہمیشہ روزے رکھنے کا ثواب ملتا ہے ۱۲ ۵۵ مرد کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا عورت کو حرام ہے اور اگر اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھ لے تو اسے روزہ کا ثواب نہیں ہوتا اور اگر فرضی روزہ کی قضا دیتا ہو تو بھی مرد سے اجازت لینا ضروری ہے جس دن مرد کہے اس دن روزہ رکھے اور اگر مرد کبھی بھی اجازت نہ دے تو پھر عورت نفلی روزہ مطلقاً رکھے اور فرضی کی قضا ضرور دے ۱۲ ۵۶ ایام تشریق ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ، اور تیرہ تاریخوں کا نام ہے۔ ان میں روزہ رکھنا منع ہے اگر کوئی شخص حج کرے اور اسے قربانی نہ ملے تو وہ ان دنوں کے روزے رکھ سکتا ہے دوسرے کو اجازت نہیں اس کے علاوہ دونوں عیدوں کے دن روزہ رکھنا بھی منع ہے۔ خواہ روزہ نفلی ہو یا فرضی کی قضا ہو ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰۸۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخُصُّوْا لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ وَلَا تَخُصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَصُوْمُهٗ اَحَدُکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کی رات کھڑا ہونے کے لیے اور جمعہ کا دن روزہ رکھنے کے لیے خاص نہ کرو۔ ہاں اگر کوئی شخص پہلے سے روزہ رکھتا ہو تو روزہ رکھ لے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۷۰۹۔ وَعَنْهُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمَنَّ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ یَوْمًا بَعْدَهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جمعہ کا اکیلا روزہ[1] نہ رکھے خواہ اس سے پہلے یا پیچھے ایک روزہ اور بھی رکھے۔ متفق علیہ۔

۷۱۰۔ وَعَنْهُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَاسْتَنْکَرَهٗ اَحْمَدُ۔

اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پندرہ شعبان کے بعد نفلی روزہ[2] نہ رکھا کرو۔ اسے پانچوں نے روایت کیا اور احمد نے منکر کہا[3]

۷۱۱۔ وَعَنِ الصَّمَّاءِ بِنْتِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْکُمْ

اور صماء بنت بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرضی روزے کے علاوہ ہفتے کے دن کوئی روزہ[4] نہ رکھا کرو اگر تمہیں کوئی چیز کھانے کو میسر نہ آئے

---

[1] اکیلا جمعہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ آنحضرتؐ کا اپنا طرز عمل بھی یہی تھا۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جمعہ کا اکیلا روزہ اگر اتفاقی ہو جائے تو منع نہیں۔ منع اس صورت میں ہے کہ آدمی قصداً جمعہ کا روزہ اس لیے رکھے کہ اس دن ثواب زیادہ ہوگا اور اسی طرح جمعرات کی رات کو قیام کیلئے خاص کرنے میں بھی منع ہے اسکا صرف اتنا ہی مقصد ہے کہ لوگوں کے دل میں کسی خاص دن یا رات کی عظمت نہ پیدا ہو جائے کہ ان کی پرستش ہونے لگے اللہ اللہ آپ کو فکر ہے کس قدر نفرت ہے ۱۲ منہ [2] اگر فرضی روزہ کی قضا دینا ہو یا واجب روزہ ہو تو وہ رکھ سکتا ہے نفلی کی ممانعت ہے اسلیے کہ بعد کمزوری ہو جائے اور اسے رمضان کے فرضی روزے دشوار ہو جائیں ۱۲ منہ [3] اسکی سند میں علاء بن عبدالرحمٰن ہے جسے بعض نے ثقہ کہا ہے لیکن وہی ہے نصف شعبان کے بعد نفلی روزہ رکھنا بالاتفاق مستحب نہیں ہے بعض اسے مکروہ کہتے ہیں اور بعض حرام ۱۲ منہ [4] ہفتہ کا دن چونکہ یہود کے نزدیک خاص اہمیت رکھتا ہے اور اس دن کا روزہ رکھتے ہیں اس کی تعظیم پائی جاتی ہے اور یہود کی مشابہت ہوتی ہے اس لیے اکیلا ہفتہ کا روزہ رکھنا آپ نے منع فرمایا۔ لیکن ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ہفتہ اور اتوار دونوں دن روزہ رکھتے کیونکہ ہفتہ یہود کی عید ہے اس دن آپ روزہ رکھ لیتے کہ یہود کی مخالفت ہو جائے اور چونکہ اس میں ایک قسم کی عظمت پائی جاتی ہے اس لیے کہ ساتھ اتوار کا بھی روزہ رکھ لیتے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهَا» رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ مُضْطَرِبٌ وَقَدْ أَنْكَرَهُ مَالِكٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ مَنْسُوخٌ۔

تو انگور کا چھلکا یا لکڑی کی کھال ہی چبا لو اسے پانچوں نے روایت کیا۔ اس کے راوی معتبر ہیں لیکن اس میں اضطراب[1] ہے اور مالک نے اسے منکر کہا اور ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

۷۱۲۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا كَانَ يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدٍ لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَهُمْ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَهٰذَا لَفْظُهُ۔

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہفتے اور اتوار کا روزہ رکھتے اور فرماتے کہ مشرکوں کی عید کے دن ہیں اور میں ان کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں۔ اسے نسائی نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔ اور یہ لفظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

۷۱۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَاسْتَنْكَرَهُ الْعُقَيْلِيُّ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا[2] اسے ترمذی کے سوا پانچوں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ و حاکم نے صحیح کہا اور عقیلی نے منکر[3] کہا۔

۷۱۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے[4] ہمیشہ روزہ رکھا اس کا کوئی روزہ نہیں۔ متفق علیہ۔

---

[1] عبدالحمید بن لبر نے اسے بہت ہی مختلف طریقوں سے روایت کیا ہے اسی لیے اس کو مضطرب کہا گیا ہے نیز اس کے متعلق امام مالک کا فتویٰ ہے کہ یہ کذاب ہے ۱۲ [2] حج کرنے والے کو عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے کیونکہ ان کو اس دن بہت محنت مشقت اٹھانی پڑتی ہے روزہ سے کمزوری کا خطرہ ہے کہ بعد ارکان حج ادا کرنے میں رکاوٹ ہو جائے دوسرے لوگوں کو یہ روزہ منع نہیں ہے بلکہ اس کی بڑی فضیلت ہے ۱۲ [3] عقیلی کا انکار اس وجہ سے ہے کہ اس کا راوی عبدی بصری ان کے نزدیک ضعیف ہے اور ابوحاتم اور ابن حزم نے اسے مجہول کہا ہے لیکن اس کی توثیق بھی بہت سے لوگوں نے کی ہے اور اس کی جہالت بھی مرفوع ہو چکی ہے اس لیے یہ حدیث منکر نہیں ہے علاوہ ازیں اس کی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے جمہور کا مذہب ہے کہ حج کرنے والے عرفہ کا روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ ۱۲ [4] بعض جہلا ہمیشہ روزہ رکھتے ہیں اس حدیث سے اس کی مخالفت ثابت ہوتی ہے جمہور کا قول ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھنا حرام ہے اس لیے کہ اس سے کمزوری پیدا ہوتی ہے اور کئی دینی اور دنیاوی کاموں میں خلل واقع ہوتا ہے حدیث میں ہے کہ آدمی کے جسم کا بھی آدمی پر حق ہے کہ اسے کبھی آرام بھی دیا کرے خود آنحضرت صلعم کا اپنا طرز عمل بھی یہی تھا کہ کبھی روزہ رکھتے اور کبھی چھوڑ دیتے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۱۵۔ وَلِمُسْلِمٍ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ بِلَفْظِ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ۔

اور مسلم میں ابو قتادہ کی حدیث میں ہے کہ اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ کھایا پیا۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ وَقِيَامِ رَمَضَانَ

اعتکاف اور تراویح کا بیان

۷۱۶۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں ثواب[1] کی نیت سے قیام کرے گا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ متفق علیہ۔

۷۱۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَيِ الْعَشْرُ الْاَخِيْرَةُ مِنْ رَّمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ[2] شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیار ہو جاتے۔ راتوں کو خود بھی کھڑے ہوتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔ متفق علیہ۔

۷۱۸۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ[3] میں اپنی وفات تک اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے بعد آپ کی بیویاں بھی اعتکاف[4] کرتی تھیں۔ متفق علیہ

۷۱۹۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف[5] کی جگہ چلے جاتے

۷۲۰۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِنَّ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی ریا کے لیے نہ ہو اس سے بھی صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں قاضی عیاض نے مغفرت کیلیے صحیح عقیدے کی شرط بھی لگائی ہے ۱۲

[2] اخیر عشرہ کی تفسیر راوی کا کلام ہے اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت زیادہ کرنی چاہیئے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے رمضان میں ہمیشہ اعتکاف کیا ہے اور اعتکاف سنت ہے ۱۲ [4] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی اعتکاف کرنا چاہیئے لیکن عورتیں گھر میں اعتکاف بیٹھیں ۱۲ [5] سفیان ثوری، اوزاعی اور لیث وغیرہ کے نزدیک بیسویں روزہ رکھ کر صبح کو شروع کرنا چاہیئے کہ ان کے نزدیک بیسویں روزہ افطار کرنے سے پہلے اعتکاف شروع کرنا چاہیئے آنحضرتؐ کے طرز عمل سے قول اول کی تائید ہوتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

مسجد کی کھڑکی سے سر باہر نکال دیتے ہیں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور گھر قضائے حاجت[1] کے سوا کبھی نہ آتے متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۷۲۱۔ وَعَنْهَا قَالَتْ: اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَا بَأْسَ بِرِجَالِهِ إِلَّا أَنَّ الرَّاجِحَ وَقْفُ آخِرِهِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ کسی بیمار کی بیمار پرسی نہ کرے کسی جنازے پر نہ جائے عورت[2] کو ہاتھ نہ لگائے کسی کام کے لیے سوائے قضائے حاجت کے مسجد سے باہر نہ نکلے اور اعتکاف جامع مسجد اور روزے کے بغیر نہیں ہوتا اسے ابوداؤد نے روایت کیا اس کے راوی معتبر ہیں لیکن یہ حدیث موقوف ہے۔

۷۲۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صِيَامٌ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهُ أَيْضًا۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتکاف کرنے والے پر روزہ[3] لازمی نہیں مگر جب کہ وہ اس کی نذر مان لے اسے دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا یہ حدیث بھی موقوف ہے

۷۲۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ صحابہ کو خواب میں لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش[4] کرنا چاہیئے وہ آخری سات راتوں میں کرے۔ متفق علیہ۔

۷۲۴۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ

---

[1] یہاں حاجت سے مراد پاخانہ پیشاب ہے ۱۲ [2] ہاتھ لگانے سے مراد مجامعت ہے اس سے بالاتفاق اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے ویسے عورت کو چھونا منع نہیں ۱۲ [3] یعنی غیر رمضان میں ۱۲ [4] اگر اعتکاف کے ساتھ روزہ کی نذر بھی مانے تو پھر روزہ لازمی ہے ورنہ نہیں ۱۲ [5] مجھیں میں عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً مروی ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو اگر اتنا نہ کر سکو تو آخری سات راتوں میں تلاش کرو ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهٗ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي تَعْيِيْنِهَا عَلٰى اَرْبَعِيْنَ قَوْلًا اَوْرَدْتُّهَا فِي فَتْحِ الْبَارِيْ۔

وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ ستائیس کی رات ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اور اس کی تعیین میں چالیس اقوال ہیں جن کو میں نے فتح الباری میں جمع کیا ہے۔

۷۲۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ غَيْرَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اگر مجھے لیلۃ القدر مل جائے تو میں اس میں کیا پڑھوں۔ آپ نے فرمایا تو کہو یا الٰہی تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے مجھے معاف کر دے ابوداؤد کے سوا اسے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور حاکم نے صحیح کہا۔

۷۲۶۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ: اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ[1] متفق علیہ۔

كِتَابُ الْحَجِّ

(حج)

بَابُ فَضْلِهٖ وَمَنْ فُرِضَ عَلَيْهِ

حج کی فضیلت اور جن لوگوں پر حج فرض ہے

۷۲۷۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

[1] پہلے حدیث گذر چکی ہے کہ اعتکاف جامع مسجد میں ہونا چاہیے بعض نے اعتکاف کے لیے ان تین مسجدوں کی شرط لگائی ہے مصنف ان کی تردید کرتے ہیں کہ یہ مسجدیں اعتکاف کے لیے مخصوص نہیں بلکہ شد رحال کے لیے مخصوص ہیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ثواب کی نیت سے قصد کر کے کسی مقام کا سفر کرنا ان مسجدوں کے علاوہ جائز نہیں مسجد نبوی کی زیارت کے لیے جائے تو قبر انور کی زیارت سے بھی مشرف ہونا چاہیے باقی جو لوگ اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت کے لیے قصد ثواب کی نیت سے جاتے ہیں یہ بدعت ہے اسی طرح (باقی صفحہ ۲۱۶ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ دوسرے عمرے تک گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا اجر جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔ متفق علیہ۔

۷۲۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ: نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَّا قِتَالَ فِيْهِ: اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَاَصْلُهُ فِي الصَّحِيْحِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں لڑائی نہیں۔ حج اور عمرہ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور یہ لفظ ابن ماجہ کے ہیں اس کی سند صحیح ہے اور اس کا اصل صحیح بخاری میں بھی ہے۔

۷۲۹۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ: لَا وَاَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهُ وَاَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ مِّنْ وَّجْهٍ اٰخَرَ ضَعِيْفٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيْضَتَانِ۔

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا کہنے لگا کیا عمرہ واجب ہے آپ نے فرمایا نہیں اور اگر تو عمرہ کرے تو تیرے لیے بہت اچھا ہے اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اور ابن عدی نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے ضعیف سند سے مرفوع روایت کیا ہے۔ کہ حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں۔

۷۳۰۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اور حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رستہ کیا ہے؟

(باقی حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۱۵) سالانہ عرس اور میلے لگانا بھی بدعت ہے، ہاں اگر کسی بزرگ آدمی کی کار کو جائے تو وہاں کے نیک لوگوں کی قبروں پر چلا جانا جائز ہے ۱۲ حاشیہ صفحہ مذکور

۱؎ عمرہ کیلئے کسی خاص دن کی تعیین نہیں ہے جب بھی کرے جائز ہے۔ حج مبرور کسے کہتے ہیں؟ اس کی صحیح تعریف یہ ہے کہ حج مبرور وہ ہے جس میں نیت درست ہو، خلوص ہو، تمام ارکان پوری طرح ادا کئے جائیں اور اس کے بعد حاجی کی طبیعت نیکی کی طرف پہلے زیادہ مائل ہو جائے عمرہ کیا ہے؟ بعض کے نزدیک اسکی تعریف یہ ہے کہ آدمی احرام باندھ کر طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ کی سعی کرے تو یہ عمرہ ہے ۱۲ ۲؎ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر جہاد تلوار کا فرض نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حج کرنے سے عورتوں کو جہاد کا ثواب مل جاتا ہے ۱۲ ۳؎ اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے لیکن اس کی تائید اور طرق سے بھی ہوتی ہے جس سے یہ حدیث حسن لغیرہ کے درجہ کو پہنچتی ہے ۱۲ ۴؎ حج کی فرضیت میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے لیکن عمرہ میں اختلاف ہے، حنفی مالکی شافعی، امام بخاری، حضرت علی، عائشہ، زین العابدین، طاؤس، حسن بصری اور جماعت اہلحدیث اسے واجب کہتے ہیں اور بعض غیر واجب کہتے ہیں واجب کہنے والے ایک اور حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں لیکن وہ حدیث منقطع ہے ۱۲ ۵؎ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ حج ان لوگوں پر فرض ہے جنہیں رستہ کی طاقت ہو تو اس رستہ سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ روزاد اور راحلہ، یعنی گھر کے اہل و عیال کا خرچ ہو اور سواری مل جائے تو حج فرض ہو جاتا ہے

(باقی بقیہ ۲۱۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا التَّبْلِيغُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَالرَّاجِحُ إِرْسَالُهُ۔

آپ نے فرمایا خرچ اور سواری اسے دارقطنی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۷۳۰۔ وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا وَفِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ۔

اور ترمذی نے ابن عمرؓ سے ضعیف سند سے اس کو روایت کیا ہے۔

۷۳۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روحاء میں ایک قافلہ ملا، آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ہم مسلمان ہیں پھر انہوں نے پوچھا، آپ کون ہیں، فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، ایک عورت نے چھوٹے سے بچے کو دکھا کر کہا کہ اس کا بھی حج ہے فرمایا ہاں اور اس کا اجر تجھے ملے گا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۷۳۲۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍؓ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ

اور انہی سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ بنو خثعم کی ایک عورت آئی فضل نے اس کی طرف دیکھا اور وہ فضل کو دیکھنے لگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا وہ کہنے لگی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے حج اپنے بندوں پر فرض کیا ہے اور باپ اتنا بوڑھا ہے کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ متفق علیہ اور

(بقیہ صفحہ ۲۲۵) لیکن مال سے وہ مراد ہے جو قرضہ سے زائد ہو اگر زائد نہ ہو تو حج فرض نہیں ہے جو لوگ مکہ کے قریب ہیں ان کے لئے سواری شرط نہیں ہے ۱۲ ۷۳۰ کیونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن یزید خوزی ضعیف ہے ۱۲ ۷۳۱ اس سے معلوم ہوا کہ نابالغ کی نیکی کا ثواب ماں باپ کو ملتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بالکل ہی چھوٹے بچے ماں کے تحت ہیں ماں کا احرام ان کا احرام ہے ماں کی دوڑ ان کی دوڑ ہے۔ اگر کسی نے نابالغی میں حج کیا ہو تو بالغ ہونے پر اس پر دوسرا حج فرض ہے بشرطیکہ اسے زاد اور راحلہ میسر ہو جائے ۱۲ ۷۳۲ اگر کسی شخص کے پاس حج کے لئے پیسے ہو جائیں اور راستہ بھی صاف ہو، حکومت کی طرف سے اجازت بھی مل جائے، سواری بھی مہیا ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے پھر اگر اس کے اپنے وجود میں طاقت ہو اور تندرست ہو تو بذات خود حج کو جائے اگر ایسا آدمی اپنی جگہ کسی اور کو بھیجے تو اس کا حج ادا نہیں ہوتا اور اگر بوڑھا ہو بدن میں طاقت نہ ہو ایسا بیمار ہو کہ جس کی صحت کی توقع نہ ہو تو وہ دوسرے آدمی کو پیسے دے کر حج کرا سکتا ہے اس سے اس کا اپنا حج ادا ہو جائے گا۔ کسی کو حج کرانے کے لئے شرط یہ ہے کہ ایسے آدمی کو پیسے دے جو حج کر چکا ہو ۱۲ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

یہ لفظ بخاری کے ہیں

۷۳۳۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور انہی سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے فوت ہو گئی کیا میں اسکی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تیری ماں پر کوئی قرضہ ہوتا تو تو اسے ادا کرتی؟ اس نے کہا ہاں۔ تو آپ نے فرمایا اللہ کا قرض زیادہ ضروری ہے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۷۳۴۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا صَبِيٍّ حَجَّ ثُمَّ بَلَغَ الْحِنْثَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ حَجَّةً أُخْرَى وَأَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ حَجَّةً أُخْرَى رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ اخْتُلِفَ فِي رَفْعِهِ وَالْمَحْفُوظُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ۔

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بچپن میں حج کرے پھر جوان ہونے پر اسے دوسرا حج کرنا چاہیئے اور جو غلام حج کرنے کے بعد آزاد ہو اس کو پھر حج کرنا چاہیئے اسے ابن شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کے راوی معتبر ہیں لیکن مرفوع ہونے میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔

۷۳۵۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ میں فرماتے سنا ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ بغیر کسی محرم کے خلوت نہ کرے اور کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے ایک

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر میت پر حج فرض ہو تو وارثوں پر اس کی طرف سے حج کرنا فرض ہے خواہ وہ وصیت کرے یا نہ کرے۔ باقی عبادات، زکوٰۃ اور نماز اور زکوٰۃ کا بھی یہی حکم ہے بعض کے نزدیک ان کا ادا کرنا لوگوں کے ادا کرنے سے مقدم ہے ابن عباس، زید بن ثابت، ابو ہریرہ اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے حنیفہ کے نزدیک اگر مرنے والا حج کی وصیت کر جائے تو وارثوں پر حج کرنا فرض ہے ورنہ نہیں، روزہ اور نماز کا فدیہ دینا بھی درست ہے ایک نماز یا ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کا کھانا ہے ۱۲ سے اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی مرد اور اجنبی عورت کو تخلیہ میں ملاقات کرنا منع ہے۔ عورت اپنے خاوند یا محرم کے بغیر سفر خواہ تھوڑا ہو یا بہت خواہ عبادت کا سفر ہو خواہ ضروریات کا نہیں کر سکتی۔ محرم وہ ہے جس سے عورت کا نکاح نہ ہو سکتا ہو ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِيْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَإِنِّيْ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میری عورت حج کے لئے چلی گئی ہے اور میرا نام فلاں لشکر میں رکھا گیا ہے آپ نے فرمایا جاتو اپنی عورت کے ساتھ حج کر متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۷۲۶۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِّيْ أَوْ قَرِيْبٌ لِّيْ فَقَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ قَالَ: لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَّفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالرَّاجِحُ عِنْدَ أَحْمَدَ وَقْفُهُ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہتے سنا کہ شبرمہ کی طرف سے حج کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ شبرمہ کون ہے اس نے کہا میرا بھائی ہے یا میرا قریبی آپ نے فرمایا کہ تو نے اپنا حج کر لیا؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اپنا حج کر پھر شبرمہ سے حج کرنا اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا اور احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۷۲۷۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ الْحَجُّ مَرَّةً فَمَا زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے اقرع بن حابس نے کہا۔ کیا ہر سال یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ حج ایک ہی دفعہ ہوتا ہے اور جو زیادہ ہو وہ نفل ہے اسے ترمذی کے سوا پانچوں نے روایت کیا۔

۷۲۹۔ وَأَصْلُهُ فِيْ مُسْلِمٍ مِّنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

اور اس کا اصل ابوہریرہؓ کی حدیث سے مسلم میں بھی ہے

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک آدمی اپنا حج نہ کر چکا ہو کسی غیر کی طرف سے حج نہیں کر سکتا خواہ اسے اپنا حج کرنے کی طاقت ہو یا نہ ہو اکثر آئمہ کا یہی مذہب ہے ۱۲ سے یعنی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں صحابی کا قول ہے ۱۲ سے امام احمد کا فتوے یہی ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے لیکن عبدہ بن سلیمان نے اس کو مرفوع ذکر کیا ہے اور وہ ثقہ ہے اور ثقہ کا رفع مسلم ہے اس کے علاوہ محمد بن بشیر اور محمد بن عبید اللہ نے بھی اس کو مرفوع ذکر کیا ہے۔ راجح یہ ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص نیابت کا حج کرے اور اس نے اپنا حج نہ کیا ہو تو وہ اس کا اپنا حج ہوتا ہے۔ غیر کا نہیں ۱۲ سے ابوہریرہ کی حدیث جس کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے۔ اس طرح ہے کہ رسول خدا صلعم حج کی فرضیت کے متعلق خطبہ دے رہے تھے تو اقرع بن حابس نے سوال کیا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے تو آپ خاموش رہے پھر اس نے دوبارہ سہ بارہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حج ایک ہی مرتبہ فرض ہے اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم کبھی بھی اس کو پورا ذکر سکتے تم فضول سوال نہ کیا کرو۔ پہلی امتیں اسی سے ہلاک ہوئی تھیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

میقات کا بیان

۷۴۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ شَاءَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ[1] اور شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لئے قرن المنازل اور یمن والوں کے لئے یلملم میقات مقرر کئے آپ نے فرمایا یہ ان کے لئے ہیں جو ان پر سے گذرے اور جو شخص اس سے آگے ہو وہ اپنی جگہ سے احرام باندھے حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں متفق علیہ۔

۷۴۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لئے ذات عرق[2] میقات مقرر کیا اسے ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

۷۴۲۔ وَاَصْلُهٗ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا اَنَّ رَاوِيَهٗ شَكَّ فِيْ رَفْعِهٖ۔

اور اس کا اصل مسلم میں جابر کی حدیث میں ہے لیکن اس کے راوی کو اس کے مرفوع ہونے میں شک ہے۔

۷۴۳۔ وَفِيْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ هُوَ الَّذِيْ وَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ۔

اور صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذات عرق کو میقات مقرر کیا۔

---

[1] ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ کوس کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے نجد کا لفظی ترجمہ "بلند زمین" اور یہ اس علاقہ پر بولا جاتا ہے جو تمہارے عراق تک ہے اور قرن المنازل طائف کے قریب ایک جگہ ہے اور یلملم ایک پہاری ہے یمن سے دو منزل کے فاصلہ پر احرام باندھنے کے لئے یہ جگہیں مقرر ہیں جو ان سے باہر ہیں وہ ان سے احرام باندھ لیں اور جو ان سے اندر ہیں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھ لیں ان کے لئے میقات پر جاکر احرام باندھنا ضروری نہیں ۱۲ [2] صحیح یہ ہے کہ ذات عرق کو عراق والوں کا میقات خود آنحضرت صلعم نے مقرر کیا تھا کیونکہ حجۃ الوداع میں اس کا تقرر ہو چکا تھا بخاری کی حدیث میں ہے کہ ذات عرق کو حضرت عمرؓ نے میقات مقرر کیا تھا حضرت عمر نے اس کا دوبارہ اعلان کیا تھا۔ راوی سمجھا کہ شاید آپ ہی مقرر کر رہے ہیں باقی ابن عباس کی حدیث کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ منسوخ ہے لیکن فتح الباری میں حافظ ابن حجر نے ثابت کیا ہے کہ ذات عرق آنحضرتؐ کے زمانہ میں اس جگہ تھا جہاں اب عقیق ہے بعد ازاں یہ اجڑ گیا تو دوبارہ مکہ کے قریب بنایا گیا تو اس صورت میں ذات عرق اور عقیق ایک ہی جگہ کے دو نام ہوئے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴۴۔ وَعِنْدَ اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَھْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ۔

اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی میں ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق والوں کے لئے عقیق[1] میقات مقرر فرمایا۔

بَابُ وُجُوْبِ الْاِحْرَامِ وَصِفَتِہٖ

احرام کا وجوب اور اس کی کیفیت

۷۴۵۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَۃٍ وَمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِحَجٍّ وَاَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ فَحَلَّ عِنْدَ قُدُوْمِہٖ وَاَمَّا مَنْ اَھَلَّ بِحَجٍّ اَوْ جَمَعَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَلَمْ یَحِلُّوْا حَتّٰی کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں آئے بعض ہم سے عمرے کا تلبیہ کہتے تھے اور بعض حج اور عمرہ کے دونوں اور بعض صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ کہا پھر جنہوں نے عمرہ کا تلبیہ کہا تھا وہ طواف کرکے حلال ہوگئے اور جن لوگوں نے حج اور عمرے دونوں کا تلبیہ کہا تھا وہ قربانی کے دن تک حلال نہ ہوئے۔ متفق علیہ۔

بَابُ الْاِحْرَامِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِہٖ

احرام اور اس کے متعلقات کا بیان

۷۴۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ مَا اَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ[2] کی مسجد سے لبیک کہا۔ متفق علیہ۔

---

[1] عقیق ذات عرق کے قریب ایک جگہ کا نام ہے ۱۲ [2] حج تین طرح کا ہے افراد، تمتع، قران، افراد یہ ہے کہ آدمی صرف حج کا احرام باندھے تمتع یہ ہے کہ میقات سے احرام عمرہ کا باندھے آکر طواف اور سعی کرے اگر قربانی ساتھ لایا ہو تو احرام نہ کھولے اور اگر نہ لایا ہو تو احرام کھول دے حج کے دنوں میں پھر احرام باندھ لے اور حج کرلے۔ عام طور پر لوگ ایسا کرتے ہیں کہ تمتع میں حج کے احرام کے لئے حرم سے باہر جاکر احرام باندھتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں جس جگہ بھی ہو وہیں سے احرام باندھ لے حتیٰ کہ خانہ کعبہ میں بھی احرام باندھ سکتا ہے اور قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھے مکے والوں کو حج تمتع اور قران کی اجازت نہیں ہے ۱۲ [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے ذوالحلیفہ ہی سے احرام باندھا ہے اس سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے بیداء سے یا درخت کے قریب سے احرام باندھا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ میقات سے پہلے احرام باندھنا ممنوع ہے اسمیں ان لوگوں کا رد ہے جو پہلے احرام باندھنے کے قائل ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴۷۔ وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ" رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور خلاد بن سائب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیلؑ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ تلبیک بلند آواز سے کہو[1] پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۷۴۸۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ۔

اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے لئے غسل[2] کیا، اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔

۷۴۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام والا کون سے کپڑے پہنے۔ آپ نے فرمایا قمیص، پگڑی، پاجامہ کوٹ اور موزے نہ پہنے۔ ہاں جسے جوتی نہ ملے وہ موزے پہن لے اور ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے اور زرد[3] اور زعفرانی رنگ کے کپڑے نہ پہنے متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۷۵۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے اور حلال ہونے کے وقت اور طواف[4] کرنے سے پہلے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ تلبیہ بلند آواز سے کہنا واجب ہے عورت کے متعلق اختلاف ہے کہ بلند آواز سے کہے یا آہستہ عموم حدیث سے جہر ہی افضل ہے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام کے لئے غسل کرنا سنت ہے ۱۲ [3] ان کپڑوں کو اگر چھوڑ دیا جائے تو یا تی صرف دو چادریں ہی رہ جاتی ہیں اور یہی احرام ہے عورت سر پر دوپٹہ اوڑھ سکتی ہے لیکن منہ پر نقاب نہیں ڈال سکتی ۱۲ [4] ورس ایک قسم کی گھاس ہے جس سے زرد رنگ نکلتا ہے لوگ اس سے کپڑے رنگ لیتے تھے یہ رنگ حاجیوں کو منع ہے ۱۲ [5] اس سے معلوم ہوا کہ احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی جائے اور احرام باندھنے کے بعد بھی یہ خوشبو آتی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح طواف وداع سے پہلے اگر خوشبو لگائی جائے تو وہ بھی جائز ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

خوشبو لگا دیا کرتی تھی۔ متفق علیہ۔

۷۵۱۔ وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے کا اور نہ منگنی کرے اسے مسلم نے روایت کیا

۷۵۲۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ صَيْدِهِ الْحِمَارَ الْوَحْشِيَّ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ وَكَانُوا مُحْرِمِيْنَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالُوا: لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گورخر کے شکار کرنے کے قصے میں جبکہ وہ غیر محرم تھا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو جو احرام میں تھے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے اس کو شکار کا اشارہ کیا تھا یا حکم دیا تھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جو بچا ہوا گوشت ہے اسے کھا لو۔ متفق علیہ۔

۷۵۳۔ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گورخر کا گوشت ابواء یا ودان میں بھیجا آپ نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم احرام میں ہیں متفق علیہ۔

۷۵۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ بڑے جانور ہیں جس کو حل اور حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے بچھو، چیل، کوا، چوہا اور باؤلا کتا۔ متفق علیہ۔

۱؎ محرم کسی آدمی کا نکاح نہیں کر سکتا نہ وکالتاً یعنی نہ مرد کا نہ عورت کا اور نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے ۱۲ ۲؎ یہ قصہ حدیبیہ کے سال کا ہے اگر حلال آدمی محرم کی نیت سے شکار کرے یا محرم اس میں کسی طرح کی اعانت کرے تو محرم کے لیے اس کا کھانا جائز نہیں ورنہ جائز ہے ۱۲ ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے احرام کی حالت میں شکار کا گوشت نہ کھایا وجہ اس کی یہ تھی کہ صعب بن جثامہ نے یہ شکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے کیا تھا ۱۲ ۴؎ ان پانچ جانوروں کو اگر آدمی حرم میں قتل کر دے تو بھی کوئی جرم نہیں اور اگر احرام والا حرم میں ان کو قتل کر دے تو اس کا فدیہ بھی نہیں ہے امام شافعی نے انہی پر قیاس کر کے تمام حرام جانوروں کے مارنے کی اجازت دی ہے اور ان پر کوئی فدیہ نہیں رکھا۔ کاٹنے والا کتا کیا ہے؟ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف کاٹنے والا کتا باقی ہر صفت کا نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۵۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ متفق علیہ۔

۷۵۶- وَعَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى اَتَجِدُ شَاةً؟ قُلْتُ لَا قَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایسی حالت میں پیش کیا گیا کہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے میری تکلیف کو دیکھا تو آپ نے فرمایا تیرے پاس کوئی بکری ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تین دن کے روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا ہر مسکین کو آدھ آدھ سیر گندم دے دینا۔ متفق علیہ

۷۵۷- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مکہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر فتح کیا تو آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کہی اور فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے ہاتھی والوں کو روک دیا تھا اور اپنے رسول اور مومنوں اس پر غلبہ دے دیا یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی پر حلال نہیں ہوا تھا اور میرے لیے بھی دن کا ایک حصہ حلال

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہی مارا جائے بلکہ سارے کتے اس میں شامل ہیں اور سارے بالطبع کاٹنے والے ہیں اور اس پر قیاس کر کے امام ابو حنیفہؒ نے بھیڑیے کے متعلق بھی یہی فتویٰ دیا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سارے درندے مثلاً شیر، چیتا، بھیڑیا، خنزیر اسمیں شامل ہیں اگر کوئی درندہ محرم پر حملہ کرے اور محرم اسے قتل کر دے تو کسی بھی اس پر فدیہ نہیں پڑتا ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۵ اس سے معلوم ہوا کہ اگر علاج سے بھی سر منڈایا جائے تو بھی فدیہ دینا پڑتا ہے فدیئے تین ہیں یا ایک قربانی دیدے یا تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے کہ ہر ایک سے نصف سیر گندم دیدے۔ مدنی سیر پونے دو سیر گیارہ چھٹانک ہے اگر قربانی دے سکتا ہو تو دوسرے فدیے اسکے لئے جائز نہیں اور اگر طاقت نہ ہو تو روزے اور کھانے میں اختیار ہے جو چاہے کرلے ۱۲ ۷ انکا قصہ قرآن مجید میں مذکور ہے قصہ یہ ہوا کہ ابرہہ الاشرم عیسائی بادشاہ یمن کا رہنے والا اسکے پرہیزگاروں کا لشکر لے کر حملہ آور ہوا تھا کعبہ کو گرانا اس کا مقصد تھا۔ قریش اس کا مقابلہ نہ کر سکے مکہ خالی کر کے نکل گئے اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں کا لشکر بھیجا انکی چونچ اور پنجوں میں چھوٹے چھوٹے کنکر تھے اللہ کے عذاب کے وہ جسکو لگا وہیں ہلاک ہو گیا ابرہہ کا لشکر تباہ ہوا خود بھی ہلاک ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو بچا لیا ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ" فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِيْ قُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کیا گیا میرے بعد یہ کسی کے لئے حلال نہیں اس کا شکار نہ بھگایا جائے اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں اس کی گری ہوئی چیز سوائے مشہوری کرنیوالے کے کوئی نہ اٹھائے اور جس کا کوئی آدمی قتل ہو جائے اسکو دونوں باتوں کا اختیار ہے عباس نے کہا یا رسول اللہ اذخر کاٹنے کی اجازت دیدیجئے کیونکہ ہم اسکو اپنے گھروں اور اپنی قبروں میں بچھاتے ہیں آپ نے فرمایا اذخر کاٹنے کی اجازت ہے

۷۵۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَإِنِّيْ دَعَوْتُ فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيْمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا تھا اور اس کے رہنے والوں کے لیے دعا کی تھی اور میں مدینے کو حرام کرتا ہوں جس طرح ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا تھا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ یہاں کے ناپ تول میں برکت دے جیسے کہ ابراہیمؑ نے مکہ والوں کے لئے دعا کی تھی۔

۷۶۰۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عیر سے لے کر ثور تک حرام ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

بَابُ صِفَةِ الْحَجِّ وَدُخُوْلِ مَكَّةَ

کیفیتِ حج اور مکے کا داخلہ

۷۶۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

۱؎ یعنی اگر اس نیت سے اٹھائے کہ خود رکھ لونگا تو حرام ہے اگر مشہور کرنے کی نیت ہے تو اٹھانا جائز ہے ۱۲ ۲؎ یعنی چاہے تو خون بہا دیت سو اونٹ یا تین ہزار (روپیہ) لے لے چاہے تو قصاص لے لے ۱۲ ۳؎ اذخر ایک گھاس ہے دھاتی کے پگھلانے میں استعمال کیا جاتا ہے مکانوں کی چھتوں پر اور گھر کے فرش پر اور قبروں میں کاٹ کر بچھاتے ہیں۔ حضرت عباسؓ نے اسکا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا اسکی اجازت ہے ۱۲ ۴؎ یعنی حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کا حرم مقرر کیا اور ان کے لیے رزق کی دعا کی۔ میں مدینے کو حرم ٹھہراتا ہوں اور اس کے رہنے والوں کیلئے رزق کی دعا کرتا ہوں ۱۲ ۵؎ عیر اور ثور مدینہ کے اطراف میں دو پہاڑ ہیں بعض آدمیوں کو مغالطہ ہوا ہے کہ ثور تو مکہ کا پہاڑ ہے شاید راوی کو غلطی لگی ہو اور اس نے کسی اور پہاڑ کے بدلے ثور کا نام لے دیا ہے لیکن یہ غلطی ہے مدینہ میں بھی ایک پہاڑ احد کے شمال میں ثور کے نام سے موسوم ہے مدینہ کے حرم کے بھی وہی احکام ہیں جو مکہ کے حرم کے ہیں۔ حنفیہ مدینہ کے حرم کے قائل نہیں باقی سارے مدینہ کو حرم تسلیم کرتے ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي وَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتٰى مَقَامَ إِبْرَاهِيْمَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَرَقِيَ الصَّفَا حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بھی حج کو نکلے جب ہم ذوالحلیفہ میں آئے تو اسماء بنت عمیس کے بچہ پیدا ہوا آپ نے فرمایا تو غسل کر اور لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھ کر قصواء[1] پر سوار ہوئے جب آپ سیدان[2] میں آئے تو آپ نے تلبیہ کی تکبیر کے ساتھ آواز بلند کی یا الٰہی میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں ساری نعمتیں تیری ہیں بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں جب ہم بیت اللہ میں آئے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ[3] دیا پھر آپ نے تین پھیرے دوڑ کر اور چار پھیرے چل کر بیت اللہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم میں آئے اور نماز پڑھی پھر حجر اسود کو بوسہ دیا پھر صفا پہاڑی کے دروازے سے نکلے جب صفا کے قریب پہنچے تو آپ پڑھنے لگے کہ صفا[4] اور مروہ اللہ کے نشان ہیں میں اسی سے شروع کروں گا جس سے اللہ نے شروع کیا آپ صفا پر چڑھ گئے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھ لیا اور قبلے کی طرف منہ کیا اللہ کی توحید اور تکبیر بیان کی اور فرمایا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ اکیلا ہے اس کا کوئی

[1] حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اونٹنی کا نام ہے ۱۲ [2] بیداء کے معنی ہیں، جنگل یا میدان، اور اس نام کا ایک گاؤں بھی تھا پہلے گذر چکا تھا کہ آنحضرت نے مسجد سے تلبیہ شروع کیا اس میں ہے کہ بیداء سے شروع کیا صحیح پہلا قول ہے اس راوی نے تلبیہ بیداء سے سنا تو کہہ دیا کہ آپ نے بیداء سے شروع کیا تھا حقیقتاً آپ پہلے سے کہہ رہے تھے ۱۲ [3] رکن سے مراد حجر اسود ہے اور استلام کے معنی چومنا یا ہاتھ لگانا ہے اس سے معلوم ہوا کہ حجر اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا سنت ہے لیکن اس سنت کی تعمیل اگر بلا مزاحمت ہو سکے تو کرلے ورنہ چھڑی لگا کر حجر کو اگر چھڑی بھی نہ لگ سکے تو ہاتھ سے اشارہ کرے طواف کے پہلے تین پھیروں میں تیز چلنا چاہیئے پہلوانوں کی طرح اکڑ کر اور چار پھیروں میں معمولی مطابق چلے اکڑ کر تیز چلنے کو رمل کہتے ہیں، عمرۃ القضاء میں جب آنحضرت مع صحابہ کرام مکہ میں تشریف لائے تو قریش کہنے لگے کہ مدینے کے بخار کی مسلمان کمزور ہو گئے ہیں تو آپ نے حکم دیا کہ خوب اکڑ کر پہلوان کی طرح چلو قریشیوں کو دکھا دو کہ ہم کمزور نہیں ہیں اسی دن سے یہ سنت ہے ۱۲

(باقی صفحہ ۲۲۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلٰى مِنًى وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَجَازَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى إِذَا غَابَ الْقُرْصُ وَدَفَعَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتّٰى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَ

شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اسی کی تعریفیں ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور سارے لشکروں کو اکیلے نے شکست دی اور پھر ان کے درمیان بھی اسیطرح تین بار دعا مانگی پھر وہ مروہ کی طرف اترے جب وادی پر قدم گذرنے لگے تو آپ نے دوڑنا شروع کیا جب اوپر چڑھنے لگے تو آہستہ آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر آئے پھر آپ نے مروہ پر بھی اسیطرح کیا جسطرح صفا پر کیا تھا اور ساری حدیث کا ذکر کیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب آٹھ تاریخ کا دن آیا تو منیٰ کیطرف کوچ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر بیٹھے منیٰ میں ظہر عصر مغرب اور عشا اور فجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑی دیر ٹھہرے جب سورج نکل آیا تو پھر آگے چلے جب عرفات میں آئے تو انہوں نے ایک خیمہ دیکھا جو آپ کے لیے مقام نمرہ میں لگایا گیا تھا آپ اس میں اترے جب سورج ڈھلا تو حکم دیا کہ قصواء پر کجاوہ رکھا جائے پھر آپ بطن وادی میں آئے اور خطبہ دیا پھر اذان ہوئی پھر نماز پڑھی ظہر کی پھر اقامت کہہ کر عصر کی نماز پڑھی اور ان کے درمیان کوئی چیز نہ پڑھی پھر آپ سوار ہوئے اور ٹھہرنے کی جگہ پر آئے آپنے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا اور حبل المشاۃ کو اپنے سامنے رکھا اور قبلے کی طرف منہ کیا پھر سورج غروب ہونے تک اسیطرح کھڑے رہے اور خام کی سرخی غائب ہونے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۲۱) صفا اور مروہ مکہ مکرمہ کی دو پہاڑیاں ہیں ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ مطلب یہ ہے کہ جب نشیب میں آئے تو دوڑنے لگے پھر بلندی پر چڑھتے وقت آہستہ چلنے لگے جیسا کہ قدرتی طور پر ہوتا ہے ۱۲ ۲؎ منیٰ کا لفظی ترجمہ اگرانا ہے یہاں چونکہ قربانیوں کے خون گرائے جاتے ہیں اس لیے اس کو منیٰ کہتے ہیں یہ مقام مکہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے ۱۲ ۳؎ نمرہ حرم کی سرحد پر ایک پہاڑی ہے اور عرفات کا میدان حرم سے باہر ہے ۱۲ ۴؎ حبل المشاۃ ایک جگہ کا نام ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى يَا أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ وَكُلَّمَا أَتٰى جَبَلًا مِّنَ الْجِبَالِ أَرْخٰى لَهَا قَلِيْلًا حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَاقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَّاقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ فَرَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ

لگی پھر آپ واپس لوٹے اور اونٹنی کی مہار کو کھینچا یہاں تک کہ اونٹنی کا سر کجاوے سے جا لگا آپ دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے جاتے تھے لوگو! حوصلے سے چلو۔ جب کسی ٹیلے پر چڑھتے تو اس کی مہار کو ڈھیلا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ میں پہنچے وہاں آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ اکٹھی ادا کیں ان کے درمیان کوئی نفل نہ پڑھا پھر آپ آرام کیا جب صبح ہوئی تو آپ نے صبح کی نماز کو پھوٹتے ہی اذان اور تکبیر کے ساتھ ادا کی پھر سوار ہو کر مشعر الحرام پر آئے اور قبلے کی طرف منہ کر کے دعا کی تکبیریں کہیں اور لا الہ الا اللہ کہا آپ اسی طرح کھڑے رہے یہاں تک کہ اچھی طرح سرخی پھیل گئی آپ سورج نکلنے سے پہلے چل پڑے جب بطن محسر میں پہنچے تو آپ نے اونٹنی کو تیز چلایا اور درمیانی رستے پر ہو لیے جو جمرہ کبریٰ پر آتا ہے۔ جب اس جمرہ پر آئے جو درخت کے پاس ہے تو اس کو سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے کنکریاں بہت چھوٹی چھوٹی تھیں آپ نے بطن وادی میں کھڑے ہو کر کنکریاں پھینکیں پھر آپ قربان گاہ میں

---

۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دو نمازیں اکٹھی کر کے پڑھی جائیں تو ان کے لیے ایک ہی اذان کافی ہے البتہ تکبیریں الگ الگ ہونی چاہئیں امام شافعی، زفر اور بعض اصحاب امام کا یہی مذہب ہے۔ امام ابو حنیفہ اور احمد کا مذہب یہ ہے کہ تکبیر بھی ایک ہی ہونی چاہیے حنفیہ اکٹھی کر کے نمازیں پڑھنے کے قائل نہیں البتہ جمع صوری کے قائل ہیں کہ اگر ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھنا ہو تو ظہر کو مؤخر کیا جائے اور عصر کو مقدم، ان کے علاوہ دوسرے جمع کے قائل ہیں کہ سفر وغیرہ میں ظہر اور عصر کو اکٹھا کر لیتے ہیں اور مغرب اور عشاء کو اکٹھا اور پھر وہ جمع تقدیم کے قائل ہیں اور تاخیر کے بھی یعنی خواہ ظہر کو عصر کے وقت میں پڑھ لے خواہ عصر کو ظہر کے وقت پڑھ مزدلفہ میں شام اور عشاء کی نماز باتفاق اکٹھی پڑھی جاتی ہے ۱۲ ۲ اس سے معلوم ہوا کہ اگر دو نمازیں اکٹھی پڑھی جائیں تو ان کے درمیان کوئی سنت یا نفل نہ پڑھا جائے ۱۲ ۳ مزدلفہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان جو جگہ ہے اسے مشعر الحرام کہتے ہیں ۱۲ ۴ مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے ۱۲ ۵ اس وادی میں سے جلدی گذر جانے کا حکم ہے خواہ سوار ہو یا پیادہ جتنی جلدی ہو سکے نکل جائے اس کی دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ اصحاب فیل پر یہیں عذاب آیا تھا اس لیے یہاں سے روتے ہوئے جلدی سے گزرنا چاہیئے دوسری وجہ یہ ہے کہ مشرک حج کرنے میں یہاں ٹھہرتے تھے آپ نے ان کی مخالفت کی ۱۲ ۶ جمرہ کے معنی ہیں پتھروں کا ڈھیر، وہاں ڈھیر بہت ہیں۔ ان پر سنگریزے پھینکنا ضروری ہے یہی جمروں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں اس سے مراد جمرہ عقبیٰ ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُطَوَّلًا۔

واپس آئے اور قربانی کی پھر سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف لوٹے اور ظہر کی نماز ادا کی اس کو مسلم نے مفصل روایت کیا ہے۔

۷۶۲۔ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ۔

اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرے کے تلبیہ[1] سے فارغ ہوتے تو اللہ سے رضامندی اور جنت مانگتے اور اس کی رحمت کے ساتھ آگ[2] سے پناہ لیتے اسے شافعیؒ نے ضعیف[3] سند سے روایت کیا۔

۷۶۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو قربانی اس جگہ کی ہے لیکن سارا منیٰ قربان گاہ ہے تم اپنے اپنے خیموں میں قربانی کرو اور میں اس جگہ ٹھہرا ہوں اور عرفات کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور میں اس جگہ ٹھہرا ہوں لیکن مزدلفہ[4] کی ساری جگہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۷۶۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نیچے کی جانب سے نکلے[5] متفق علیہ

۷۶۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب بھی مکہ میں آتے تو ذی طویٰ[6] میں صبح تک رات گذارتے اور غسل کرتے اور کہتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح

---

[1] تلبیہ کے معنی ہیں لبیک کہنا ۱۲ [2] اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ ہر لبیک کے بعد آدمی اللہ تعالیٰ سے اللہ کی خوشنودی اور جنت کی دعا کرے دوسرا یہ کہ تلبیہ کے اختتام پر جو کہ جمرہ عقبیٰ کی رمی پر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے ۱۲ [3] وجہ ضعیف یہ ہے کہ اسکا ایک راوی صالح بن محمد ابوواقد لیثی مختلف فیہ ہے ابن معین اور دارقطنی نے اسکو ضعیف کہا ہے مصنف کا میلان بھی اسی کی طرف ہے ۱۲ [4] جمع مزدلفہ کا نام ہے اس کا نام جمع اس لیے ہے کہ آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کا یہیں ملاپ ہوا تھا۔ عرفات کا سارا میدان موقف ہے عرفات میں نویں ذوالحجہ کی دوپہر سے لے کر دسویں کی صبح صادق تک کسی وقت میں تھوڑا یا بہت ٹھہرنا فرض ہے جسکا یہ وقوف رہ جائے اسکا حج نہیں ہوتا ۱۲ [5] اوپر کی جانب کا نام ثنیہ علیا اور نچلی جانب کا نام ثنیہ سفلیٰ ہے۔ آنحضرتؐ اسی طرح مکہ میں آئے تھے اور اسی راستہ سے نکلے تھے اسی طرح مکہ میں داخل ہونا یا نکلنا بعض کے نزدیک سنت ہے اور بعض اسے سہولت پر محمول کرتے ہیں اور اسے سنت نہیں سمجھتے ۱۲ [6] ذی طویٰ حرم کے اندر ایک جگہ کا نام ہے مکہ سے قریب ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کیا کرتے تھے۔ متفق علیہ

۷۶۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَيَسْجُدُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مَرْفُوعًا وَالْبَيْهَقِيُّ مَوْقُوفًا۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حجر اسود کو بوسہ دیتے اور اس کے سامنے سجدہ کرتے تھے اسے حاکم نے مرفوع اور بیہقی نے روایت کیا۔

۷۶۷۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ[1] وَيَمْشُوا أَرْبَعًا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ تین پھیرے دوڑیں اور چار پھیرے آہستہ چلیں۔ متفق علیہ

۷۶۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَفِي رِوَايَةٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ بیت اللہ پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار پھیروں میں آہستہ چلتے اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ حج اور عمرے کا طواف کرتے تھے تو پہلے تین پھیروں میں دوڑتے اور بعد کے چار پھیروں میں آہستہ چلتے۔ متفق علیہ۔

۷۶۹۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ[2] رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے یمانی رکنوں[2] کے بیت اللہ کی کسی چیز کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۷۷۰۔ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا

اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا میں بڑی اچھی طرح جانتا ہوں تو ایک پتھر کا ٹکڑا ہے تو نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع اگر میں نے رسول اللہ

---

[1] اشواط شوط کی جمع ہے۔ شوط بیت اللہ شریف کے ایک پھیرے کو کہتے ہیں۔ اور حجر اسود کو سجدہ کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حجر اسود کو سجدہ کرتے۔ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ حجر اسود کا بوسہ بھی لیتے اور اس پر اپنی پیشانی بھی رکھتے اور اس پیشانی کا بھی یہ مطلب ہے کہ بوسہ اچھی طرح پورا ہو جائے اور دوسرا یہ مطلب ہے کہ بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں وہ حجر اسود کے سامنے پڑھتے امام مالک کے نزدیک حجر اسود پر پیشانی رکھنا بدعت ہے صرف بوسہ دینا جائز ہے اس حدیث پر بیہقی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اسکی سند میں عطاء بن سائب ہے جسکا حافظہ بعد میں بہت کمزور ہو گیا تھا ۱۲ منہ

[2] اسکی وجہ یہ ہے کہ یمانی رکن حضرت ابراہیم کی بنیادوں پر تھے اور شامی رکنوں میں تبدیلی ہو چکی تھی بیت اللہ شریف کے چار رکن ہیں دو یمانی اور دو شامی جمہور کا مذہب ہے کہ شامی رکنوں کو بوسہ نہ دیا جائے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبَّلْتُكَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

صلعم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں کبھی بھی[1] بوسہ نہ دیتا متفق علیہ

۷۷۱۔ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو طفیل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو اپنی چھڑی کے ساتھ حجر اسود کو چھوتے پھر اپنی لاٹھی[2] کو بوسہ دے لیتے۔

۷۷۲۔ وَعَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اور یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سبز[3] چادر میں طواف کیا کہ بائیں بغل سے نکال کر دائیں کندھے پر ڈالا ہوا تھا اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا۔

۷۷۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض ہم سے لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور بعض تکبیریں کہتے تھے اور کوئی کسی کو برا[4] نہیں کہتا تھا متفق علیہ

۷۷۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزوروں اور بوڑھے آدمیوں اور عورتوں کے ساتھ منیٰ[5] میں بھیج دیا تھا متفق علیہ

۷۷۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ

اور عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ

---

[1] حضرت عمرؓ نے یہ اسلیے کہا کہ عرب ابھی نئے نئے بت پرستی سے تائب ہوئے تھے اور جاہلیت کے زمانہ میں ان کا عقیدہ تھا کہ پتھر کے بت بھی فائدہ دیتے ہیں اس خیال کو رد کرنے کے لیے یہ الفاظ فرمائے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ہجوم وغیرہ کی وجہ سے آدمی حجر اسود تک نہ پہنچ سکے تو اسکو چھڑی لگا کر چھڑی چوم لے ۱۲ [3] اس حدیث میں چادر اوڑھنے کی کیفیت بتائی گئی کہ آپ نے چادر دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالی ہوئی تھی اس صورت سے کچھ فضائل مقصود تھی اپنی تندرستی اور قوت کی۔ اس میں بھی وہی حکمت تھی جو طواف میں دوڑنے کی تھی غلبہ اسلام کے بعد اسکی ضرورت نہیں تھی لیکن پیغمبر کا فعل ہمیشہ کی سنت بن گیا ۱۲ [4] تکبیر کہنے کی اجازت ہے اور تلبیہ کہنا بہتر تلبیہ جمرہ عقبی کی رمی تک کہنا سنت ہے بعض لوگ عرفہ کی صبح تک تلبیہ ختم کر دیتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ حج میں جمرہ عقبی کی رمی تک اور عمرہ میں طواف شروع کرنے تک تلبیہ کہنا سنت ہے ۱۲ [5] حکم یہ ہے کہ مزدلفہ میں ساری رات گزاری جائے صبح کی نماز کے بعد مشعر الحرام پر قیام کیا جائے بعد ازاں وہاں سے کوچ کیا جائے۔ یکی کمزور، بوڑھے بیمار اور عورتوں کو اجازت ہے کہ کچھ رات رہے مزدلفہ سے چلے آئیں اور لوگوں کے پہنچنے سے پہلے کنکریاں ماریں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ: اَنْ تَدْفَعَ قَبْلَهُ وَكَانَتْ ثَبِطَةً تَعْنِيْ ثَقِيْلَةً فَاَذِنَ لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سودہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات کی اجازت لی کہ میں رات منیٰ میں چلی جاؤں تو آپ نے اس کو اجازت دے دی۔ متفق علیہ۔

۷۷۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِيْهِ اِنْقِطَاعٌ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ سورج چڑھنے سے پہلے کنکریاں نہ مارو اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا اس کی سند منقطع ہے[1]

۷۷۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو قربانی کی رات پہلے بھیج دیا تھا اس نے فجر ہونے سے پہلے کنکریاں ماریں پھر جا کر طواف افاضہ[2] کر لیا اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے۔

۷۷۸۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلٰوتَنَا هٰذِهٖ يَعْنِيْ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اور عروہ بن مضرس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہماری اس نماز میں مزدلفہ میں شامل ہو گیا اور ہمارے کوچ کرنے سے پہلے ہمارے ساتھ مل گیا اور عرفات میں اس سے پہلے رات کو یا دن کو ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کی ضروریات[3] پوری ہو گئیں۔ اسے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۷۷۹۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ

اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرک لوگ

---

[1] وجہ انقطاع یہ ہے کہ حسن عرنی کا ابن عباسؓ سے سماع ثابت نہیں لیکن اس کو ابن حبان نے صحیح کہا ہے اس کے اور بھی کئی طریقے ہیں جو استدلال کے قابل ہیں اس جمرہ سے جمرہ عقبیٰ مراد ہے اگر سورج نکلنے سے پہلے کوئی کنکریاں مارے تو جائز نہیں البتہ معذور لوگوں کو اجازت ہے ۱۲ [2] طواف افاضہ وہ ہے جو کنکریاں مارنے کے بعد کیا جاتا ہے یہ طواف فرض ہے اگر یہ رہ جائے تو اسکا حج نہیں ہوتا ۱۲ [3] تفث کے معنی ہیں "میل کچیل" حج پورا ہو جانے کے بعد چونکہ احرام کی وجہ سے میل کچیل دور کی جاتی ہے اسلیے اسے مراد لیا جاتا ہے حج کا پورا ہونا یعنی جو شخص یہ احکام پورے کرلے اسکا حج پورا ہو گیا۔ عرفات میں ٹھہرنا بالاتفاق فرض ہے اور مزدلفہ میں ٹھہرنا اور صبح کی نماز وہاں پڑھنا بعض کے نزدیک فرض ہے اور بعض کے نزدیک نہیں لیکن ان کے نزدیک بھی اسکے ترک سے قربانی لازم آتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ: اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

سورج چڑھنے کے بعد واپس آیا کرتے تھے اور کہتے تھے اے ثبیر تو روشن ہو جا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی آپ سورج چڑھنے سے پہلے واپس آ گئے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۷۸۰ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبیٰ کو کنکری مارنے تک لبیک کہتے رہے[1]۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۷۸۱ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَقَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے بیت اللہ کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا اور جمرے کو سات کنکریاں ماریں اور فرمایا یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں سورۃ بقرہ نازل[2] ہوئی تھی متفق علیہ۔

۷۸۲ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کو قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد پھر سورج ڈھلنے[3] کے بعد اسے مسلم نے روایت کیا۔

۷۸۳ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ يُسْهِلُ فَيَقُوْمُ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جمرہ[4] دنیا کو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری کیساتھ تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے اور میدان میں آ کر کھڑے

---

[1] ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ منیٰ سے بائیں طرف ہے۔ مکہ کی پہاڑیوں میں سے یہ سب سے بڑا پہاڑ ہے ۱۲ [2] جمرہ عقبیٰ کی پہلی کنکری تک بدستور تلبیہ کہنا چاہیئے جب کنکری مار لی تو تلبیہ ختم ہو گیا جمہور کا یہی مذہب ہے ۱۲ [3] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کھڑے ہو کر جمرہ کو سات کنکریاں ماریں سورۂ بقرہ کے نزول کا اس لیے ذکر کیا کہ اس میں حج کے متعلق احکام ہیں ۱۲ [4] عید کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے کنکریاں مار لینا چاہیئے۔ اگر عید کے دن بھی دن کے پہلے حصے میں کنکریاں نہ مار سکے تو دوپہر کو نہ مارے بلکہ سورج ڈھلنے کے بعد مارے ۱۲ [5] دنیا کا ترجمہ ہے نزدیک۔ چونکہ یہ جمرہ مسجد خیف کے نزدیک ہے اسلیے اسکو جمرۂ دنیا کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام جمرۂ اولیٰ ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ ثُمَّ يَدْعُوْا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوْا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِيْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہو جاتے قبلے کی طرف منہ کر کے دعا کرتے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر اٹھاتے اور بہت دیر ٹھہرتے پھر جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارتے پھر بائیں جانب چلے جاتے پھر میدان[1] میں آتے اور قبلے کے سامنے کھڑے ہو جاتے پھر دعا کرتے اپنے ہاتھ اٹھاتے اور بڑی دیر ٹھہرتے پھر جمرہ ذات عقبہ کو بطن وادی سے کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے پھر واپس آ جاتے اور کہتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۷۸۴ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم کر اور کترانے[2] والوں پر بھی یا رسول اللہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا اور کترانے والوں پر بھی۔ متفق علیہ۔

۷۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوْا يَسْأَلُوْنَهُ فَقَالَ رَجُلٌ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ

اور عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ایک جگہ کھڑے ہو گئے لوگ آپ سے مسئلے پوچھنے لگے ایک آدمی نے کہا مجھے معلوم نہیں تھا میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے حجامت کرا لی ہے آپ نے فرمایا جا قربانی ذبح کر کوئی حرج نہیں ایک اور شخص آیا اس نے کہا مجھے علم نہیں تھا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے

[1] سہل نرم زمین یا میدان کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ آپ جمرہ کو کنکریاں مار کر وہاں کھڑے ہو کر دعا نہ مانگتے بلکہ باہر نکل کر میدان میں آ جاتے اور وہاں اطمینان سے کھڑے ہو کر دعا مانگ لیتے میدان میں اترنا بعض کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے اس کی وجہ تنگی ہے کہ دوسرے لوگوں کیلئے رکاوٹ نہ ہو ۱۲ [2] حج اور عمرے کے بعد حجامت کرانا ضروری ہے سر کا منڈانا اور کترانا دونوں جائز ہیں لیکن منڈانا بہتر ہے گنجے کو بھی حکم ہے کہ اپنے سر پر استرا پھرائے ۱۲ [3] عید کے دن حاجیوں کے تین چار کام ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے حمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا پھر قربانی کرنا پھر حجامت بنوانا پھر بیت اللہ شریف کا طواف کرنا۔ یہ طواف زیارت کہلاتا ہے۔ ان چار کاموں کی شرعی ترتیب یہی ہے جو بیان کی گئی ہے۔ یہ ترتیب سنت ہے اگر ناواقفی سے آگے پیچھے ہو جائے تو حرج نہیں اور اگر کوئی جانتے بوجھتے آگے پیچھے کرے تو گناہ ہو لیکن جرمانہ کوئی نہیں امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک ترتیب واجب ہے لیکن یہ صحیح نہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قربانی کر لی ہے آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لے کوئی حرج نہیں اسدن کسی چیز کی تقدیم وتاخیر پر آپ نے اس کے سوا اور کچھ نہ فرمایا کہ جلد کرے کوئی حرج نہیں[1]

۷۸۶۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی حجامت کرانے والوں سے پہلے ذبح کی[2] اور آپ نے صحابہؓ کو بھی اسی طرح حکم دیا اس کو بخاری نے بھی روایت کیا۔

۷۸۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّيبُ وَكُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ)

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کنکریاں مار لو اور قربانی کر لو تو تمہارے لیے عورت کے سوا سب چیزیں حلال ہیں اسے احمد رح اور ابو داؤد نے روایت کیا اور اسکی سند ضعیف[3] ہے

۷۸۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ وَإِنَّمَا يُقَصِّرْنَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اپنا سر نہ منڈائیں[4] بلکہ اپنے بال کتر لیں اسے ابو داؤد نے سند حسن سے روایت کیا۔

۷۸۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عباس بن عبد المطلب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتیں مکہ میں گذارنے کی اجازت چاہی تھی کیونکہ آپ حاجیوں کے پانی کی خدمت پر مقرر کیا تھا تو آپ نے انکو اجازت دے دی[5] متفق علیہ۔

---

[1] یہ حجۃ الوداع کے سال کا واقعہ ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے اور سر منڈانے کے بعد عورتوں کی مجامعت کے سوا کسی چیز کی پابندی نہیں رہتی عورت طواف افاضہ کے بعد حلال ہوتی ہے یہ طواف مکہ شریف میں عرفات سے آنے کے وقت کیا جاتا ہے افاضہ کے معنی ہیں لوٹنا ۱۲۔

[3] اس میں حلق کے بعد خوشبو لگانا مذکور کیا گیا ہے حالانکہ جمہور کا مذہب ہے کہ رمی کے بعد اور حلق سے پہلے بھی خوشبو لگانا جائز ہے دوسرا ضعیف یہ ہے کہ اس میں حجاج بن ارطاۃ مختلف فیہ ہے لیکن شیعہ حوالدیوں کی جرح میں بڑے متشدد ہیں نے کہا ہے کہ حجاج احتجاج کے قابل ہیں امام بخاری نے اس کی توثیق کی ہے لہذا یہ ضعیف سلہ نہیں ۱۲ [4] اس سے معلوم ہوا کہ عورتیں اپنے سر منڈائیں بلکہ نیچے سے تھوڑے سے بال کتر لیں ۱۲ [5] حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب بنی مطلب میں تھا اور ان میں اس وقت رئیس حضرت عباسؓ تھے کہ ان کو اجازت دے دی کہ تم رات منیٰ میں نہ رہو مکہ میں چلے جاؤ (باقی بر صفحہ ۲۳۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۹۰۔ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرُعَاةِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ عَنْ مِنًى يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ الْغَدَ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور عاصم بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چلانے والوں کو منیٰ سے بسبب رات گذارنے کی اجازت دے دی ہے کہ وہ قربانی کے دن کنکریاں مارلیں اور دوسرے دن اور تیسرے دن یعنی دو دن کنکریاں مارے پھر کوچ کے دن کنکریاں مارے اسے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۷۹۱۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ الْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابی بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کے دن خطبہ[1] دیا۔ متفق علیہ۔

۷۹۲۔ وَعَنْ سَرَّاءَ بِنْتِ نَبْهَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الرُّؤُسِ فَقَالَ: اَلَيْسَ هٰذَا اَوْسَطَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

اور سراء بنت نبہان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤس[2] کے دن خطبہ دیا اور کہا کہ ایام تشریق میں سے درمیانی دن کا نام ہے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے سند حسن سے۔

۷۹۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَسَعْيُكِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيْكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا تھا کہ تیرا بیت اللہ کا طواف کرلینا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ لینا حج اور عمرہ کے لیے کافی ہے[3] اسے مسلم نے روایت کیا۔

۷۹۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ میں طواف کے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حضرت عباس چاہ زم زم سے پانی نکال کر رات کو حوضوں میں بھر دیتے منیٰ میں رات گذارنا واجب ہے اگر ساری رات نہ ہو سکے تو اکثر حصہ رات کا یہیں گذارنا چاہیئے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] اس سے معلوم ہوا کہ عید کے دن میں بھی حاجیوں کے لیے خطبہ ہے امام شافعی رح اسی کے قائل ہیں یہ حج کے خطبوں میں سے چوتھا خطبہ ہے ۱۲ [2] یوم الرؤس عید کے بعد دوسرے دن کا نام ہے اور اس دن کا خطبہ بالاتفاق ہے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ قران والے کے لیے ایک طواف اور ایک ہی سعی حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی ہے بخلاف تمتع والے کے کہ اس کو بہر صورت علیحدہ علیحدہ طواف اور سعی کرنے پڑیں گے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فِي السَّبْعِ الَّذِي أَفَاضَ فِيهِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

سات پھیروں میں کی پھیرے میں بھی دوڑ نہیں لگائی اسے ترمذی کے سوا پانچوں نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۴۹۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھیں پھر مقام محصب میں تھوڑا سا آرام فرمایا پھر سوار ہو کر بیت اللہ کو گئے اور طواف کیا اسے بخاری نے روایت کیا۔

۴۹۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَالِكَ أَيِ النُّزُولَ بِالْأَبْطَحِ وَتَقُولُ: إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ مقام ابطح میں قیام نہ کیا کرتی تھیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ اس لیے ٹھہرے تھے کہ اس مقام سے واپسی آسان تھی اسے مسلم رح نے روایت کیا۔

۴۹۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ سب سے بعد بیت اللہ کا طواف کریں لیکن حائضہ عورتوں کو اس سے معافی دی گئی۔ متفق علیہ۔

۴۹۸۔ وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِي هٰذَا بِمِائَةِ صَلَاةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں دوسری مساجد سے ہزار گنا زیادہ نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ سوائے مسجد حرام کے۔ مسجد حرام میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں سو نماز پڑھنے کے برابر ہے۔ اسے احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

لہ اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ میں رمل نہیں اور نہ ہی طواف وداع میں ہے رمل صرف طواف قدوم میں ہے طواف قدوم وہ طواف ہے جو سب سے پہلے مکہ میں جا کر کیا جاتا ہے یہ بھی یاد رہے کہ رمل صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں اگر کسی نے قدوم میں رمل نہ کیا تو وہ طواف افاضہ میں رمل کرے۔ سے یہ طواف وداع ہے جو مکہ سے جاتے وقت کیا جاتا ہے۔ سے رات کو محصب میں آرام فرمایا پھر جا کر طواف کیا اور مدینہ منورہ کو روانہ ہو گئے۔ محصب کو ابطح، بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں یہ مقام منیٰ کے قریب ہے۔ سے یہ طواف وداع ہے امام مالک رح کے سوا سب کے نزدیک واجب ہے البتہ حیض والی عورت کے لیے یہ طواف معاف ہے اسکے چھوڑنے پر فدیہ دینا پڑتا ہے۔ سے طبرانی کی روایت میں ہے کہ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں ایک نماز پڑھنے سے پانچ سو نماز کے باقی برابر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْفَوَاتِ وَالْإِحْصَارِ

حج کے فوت ہونے اور اس کے رک جانے کا بیان

۷۹۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدْ أُحْصِرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب روک دیا گیا تو آپ نے اپنا سر منڈایا اور قربانی کی اور ازواج سے صحبت فرمائی پھر آئندہ سال عمرہ کیا اسے بخاری نے روایت کیا۔

۸۰۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي أُرِيْدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي إِنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب کے پاس آئے وہ کہنے لگی یا رسول اللہ میرا حج کا ارادہ ہے لیکن میں بیمار ہوں آپ نے فرمایا تو حج کر لے اور شرط کر لے کہ جہاں مجھے تکلیف ہوگی میں وہیں احرام کھول لوں گی۔ متفق علیہ۔

۸۰۱۔ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ عِكْرِمَةُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَا صَدَقَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ.

اور عکرمہ بن حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کرے عکرمہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا اور ابو ہریرہ سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا سچ ہے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن کہا۔

(بقیہ صفحہ ۲۳۷) برابر ثواب ملتا ہے اور مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ایک نماز پڑھنے سے ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور مسجد حرام زیدت اللہ شرفا میں ایک نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ۱۲ حواشی صفحہ ۲۳۷ سے آپ عمرہ کا احرام باندھ کر صحابہ کے ساتھ مکہ کو آئے تھے مشرکوں نے مقام حدیبیہ پر آپ کو روک دیا تو آپ نے احرام کھول دیا۔ ۱۲ جب مشرکوں نے آپکو روک دیا تو آپ نے وہیں قربانی ذبح کر دی اور احرام کھول دیا۔ احصار کن چیزوں سے ہوتا ہے جمہور کا یہ مذہب ہے کہ حج اور عمرہ کے بجا لانے میں جو چیز بھی مانع ہو جائے اسی سے حصار پیدا ہو جاتا ہے خواہ دشمن ہو یا بیماری یا خوف یا عدم راحلہ حنفیہ اسی کے قائل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حصار صرف کافر دشمن کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے باقی محصر کی قربانی کے متعلق بھی اختلاف ہے جمہور کا یہ مذہب ہے کہ جس جگہ احرام کھولا جائے اسی جگہ قربانی ذبح کی جائے خواہ وہ مقام حل ہو یا حرم اور حنفیہ کے نزدیک قربانی بہر صورت حرم میں ذبح ہونی چاہیئے کسی کے ہاتھ بھیجے دے اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ اگر قربانی حرم میں پہنچانا ممکن ہو تو حرم میں پہنچا دے ورنہ جہاں ہو وہیں ذبح کر دے ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْبُيُوعِ

تجارت

بَابُ شُرُوطِهِ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ

تجارت کے شرائط اور منہیات

۸۰۲۔ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ.

رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا کسب اچھا ہے آپ نے فرمایا ہاتھ کی مزدوری اور نیک تجارت اسے بزار نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۸۰۳۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا تُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: لَا، هُوَ حَرَامٌ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے سال مکہ میں کہتے سنا ہے کہ اللہ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت حرام ہے۔ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے کہ اس کے ساتھ کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے، چمڑے درست کئے جاتے ہیں جلانے کے کام آتی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ بھی حرام ہے پھر آپ نے اس وقت فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے۔ اللہ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا۔ اور اس کی قیمت کھائی۔ متفق علیہ۔

سلہ بلوغ المرام کے اکثر نسخوں میں رفاعہ بن رافع ہی ہے لیکن علامہ سندی، سیوطی اور ابن حجر نے سب نے تصریح کی ہے کہ رافع کے بعد عن ایسا لفظ بھی ہے۔ کونسا کسب سب سے اچھا ہے۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ علامہ نووی نے ساری احادیث کو جمع کر کے اس پر پوری بحث کی ہے اور آخر میں اپنا فیصلہ لکھا ہے کہ سب سے اچھا کسب زراعت ہے کہ اس سے اللہ کی بہت سی مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے کیا انسان کیا چارپائے اور کیا پرند وغیرہ اور اس کے بعد دوسرے درجہ پر صنعت ہے اس کے بعد اپنا ذاتی کی تجارت ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب، مردار، خنزیر، بتوں اور نجس چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے اس سے یہ اصول بھی معلوم ہوا کہ جو چیز بذات خود حرام ہے اسکو بیچ کر اسکی قیمت کھانا بھی حرام ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی چیز کی ہیئت بدلنے سے اس کا حکم نہیں بدلتا جیسا کہ چربی کی قیمت کے متعلق آپ نے فرمایا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۰۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايِعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَانِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے جب خرید و فروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے اور شہادت کسی کے پاس نہ ہو تو بہ سودا فسخ ہو جائے گا یا جو کہے کی بات تسلیم کی جائے گی اسے پانچوں نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح

۸۰۵۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور بدکار عورت کی مزدوری اور نجومی کی شرینی سے منع فرمایا ہے۔ متفق علیہ۔

۸۰۶۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيٰى فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّبَهُ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ فَقَالَ "بِعْنِيْهِ بِأُوْقِيَةٍ" قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهُ بِأُوْقِيَةٍ وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ إِلٰى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَقَالَ أَتَرَانِي مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا السِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ۔

اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں ایک تھکے ہوئے اونٹ پر سوار تھا میں اسے چھوڑ دینا چاہتا تھا کہ پیچھے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آملے آپ نے میرے لیے دعا کی اور اونٹ کو چھڑی ماری وہ بھی تیز رفتاری سے چلنے لگا آپ نے فرمایا یہ اونٹ مجھے ایک اوقیہ چاندی میں بیچ دے میں نے کہا میں نہیں بیچتا آپ نے فرمایا اچھا دے میں نے آپ کو ایک اوقیہ میں اونٹ بیچ دیا اور اس گھر تک سوار ہونے کی شرط کر لی جب میں مدینہ پہنچا تو میں آپ کے پاس اونٹ لیکر گیا آپ نے مجھے اس کی قیمت نقد ادا کر دی پھر میں واپس چلا گیا آپ نے میرے پیچھے آدمی بھیجے اور فرمایا کہ کیا تجھے خیال ہے کہ میں نے تیرا اونٹ خرید لیا ہے تیرا اپنا اونٹ بھی لے لے اور روپے بھی تیرے ہیں متفق علیہ اور یہ نظر عبارت مسلم کی ہے۔

۱؎ یہ حدیث منقطع ہے متعدد طرق کی رو سے حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے ۱۲ ۲؎ بدکار اور زانیہ عورت کو زنا کے عوض جو کچھ بھی دیا جائے وہ باجماع امت حرام ہے ۱۲ ۳؎ کاہن وہ ہے جو آئندہ کی خبریں لوگوں کو جھوٹ سچ بتائے یعنی رملی اور نجومی اور اس پر لوگ سے شیرینی وغیرہ لیتے ہیں یہ بھی باجماع امت حرام ہے اسی طرح گانے والی کے گانے کی اجرت بھی حرام ہے ۱۲ ۴؎ اسی طرح کتے کی خرید و فروخت بھی جمہور کے نزدیک حرام ہے ۵؎ اوقیہ یا وقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور درہم ۲۱ چنے رتیاں ۱۲ ۶؎ یعنی شاید تجھے خیال ہو کہ میں نے تجھے کم قیمت دی ہے اور اونٹ ارزاں لے لیا ہے ۱۲ ۷؎ آپ نے فرمایا کہ اونٹ بھی لے لے اور قیمت بھی اپنے پاس رکھ وہ میری طرف سے تجھے معاف ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۰۷۔ وَعَنْهُ قَالَ: اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا عَبْدًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انہیں سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر کیا تھا اور اس کے سوا اس کا کوئی مال نہیں تھا آپ نے اس غلام کو فروخت[1] کر دیا۔ متفق علیہ

۸۰۸۔ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي السَّمْنِ فَمَاتَتْ فِيْهِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِيْ سَمْنٍ جَامِدٍ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی میمونہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر پڑی تو آپ نے فرمایا اسکو نکال دو اور اس کے اردگرد سے گھی بھی نکال دو باقی کھالو۔ اسے بخاری نے روایت کیا اور احمد اور نسائی میں ہے کہ گھی جما ہوا تھا۔

۸۰۹۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَدْ حَكَمَ عَلَيْهِ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْحَاتِمٍ بِالْوَهْمِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر مر جائے تو چوہیا کے اردگرد کا گھی نکال کر باقی استعمال کر لو اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو اس کے قریب بھی نہ جاؤ[2] اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور بخاری اور ابوحاتم نے اس پر وہم کا حکم لگایا۔

۸۱۰۔ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ثَمَنِ السِّنَوْرِ وَالْكَلْبِ فَقَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ۔

اور ابوزبیرؒ سے روایت ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت[3] کے بارے پوچھا تو اس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اسے مسلم نے روایت کیا اور نسائی میں اتنا زیادہ ہے کہ شکاری کتے کے سوا۔

۸۱۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کہا کہ میرے پاس بریرہ[4] لونڈی آئی اور کہنے لگی کہ میں نے اپنے مالک سے

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدبر غلام کو بیچ لینا جائز ہے مدبر وہ غلام یا لونڈی ہے جس کو مالک کہے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے امام شافعی احمد اور کے نزدیک مدبر کی بیع جائز ہے اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک مدبر اگر مقید ہو تو اسکی بیع جائز ہے۔ ورنہ نہیں لیکن یہ احتمالی عقلی ہے جسکی کوئی سند نہیں ہے۔ راجح پہلا قول ہے ۱۲ [2] گھی اگر جما ہوا ہو تو کتنا گرانا چاہیئے علاء بن یسار کی حدیث میں ہے کہ ایک پیمانہ کا قدر گرا دو اگر چوہیا جمے ہوئے گھی پر گر کر زندہ نکل جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ۱۲ [3] بلی کی خرید و فروخت تو باتفاق حرام ہے اور عام کتے کے متعلق بھی کوئی اختلاف نہیں البتہ شکاری کتے کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسکی خرید و فروخت جائز ہے ۱۲ [4] بریرہ حضرت عائشہ صدیقہ کی لونڈی تھیں بعد ازاں آپ نے انکو آزاد کر دیا تھا (باقی برصفحہ ۲۴۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقُلْتُ: اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ: فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ: اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ قَالَ

نو اوقیے چاندی پر کتابت کرلی ہے ہر سال میں ایک اوقیہ ادا کرنا ہے آپ میری کچھ مدد کردیں میں نے کہا اگر تیرا مالک پسند کرے تو میں تیری قیمت ادا کردیتی ہوں بشرطیکہ تیری ولاء مجھے ملے۔ بریرہ اپنے مالک کے پاس گئی۔ ان سے جاکر بیان کیا تو انہوں نے انکار کردیا وہ اس وقت میرے پاس واپس آئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگی کہ میں نے یہ معاملہ ان پر پیش کیا ہے وہ ولاء کا مطالبہ کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو عائشہ کو فرمایا تو اسکو خرید لے اور ولاء کی شرط کرلے کیونکہ ولاء اسی کی ہے۔ جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہؓ نے ایسا ہی کیا پھر آپ نے لوگوں میں کھڑے ہوکر خطبہ دیا اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اللہ کی کتاب کے خلاف شرطیں طے کرتے ہیں جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہوں اللہ کا فیصلہ بڑا حق ہے۔ اللہ کی شرط بڑی پکی ہے۔ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اسے خرید لے اور آزاد کردے اور ولاء

(بقیہ حاشیہ صـ۲۴۱) بریرہ ایک لونڈی تھی بریرہ نے مالکوں سے کتابت کرلی تھی کتابت یہ ہوتی ہے کہ مالک اپنے غلام یا لونڈی کو کہہ دے کہ اگر تو مجھے اتنا روپیہ دیدے تو میں تجھ کو آزاد کردیتا ہوں یا یہی شرط غلام یا لونڈی اپنے مالک سے کرلے اور اس معاہدہ کی تحریر ہوجائے یہ معاہدہ کتابت کہلاتا ہے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا صـ۵) کتابت سے جو غلام یا لونڈی آزاد ہوجائے اس کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ اور میراث کو ولا رکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص مکاتب کی زر کتابت ادا کرکے اسکو آزاد کردے تو اس کے ترکہ کا وارث زر کتابت ادا کرنے والا ہوتا ہے اور اگر وہ خود کما کر رقم ادا کرے تو پھر اس کے لواحقین اس کے وارث ہوتے ہیں ۱۲ صـ۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکاتب لونڈی یا غلام کو بیچنا جائز ہے۔ چنانچہ امام احمد اور مالک کا یہی مذہب ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر عقد کتابت فسخ ہوجائے تو جائز ہے ورنہ نہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ۔

دلاء کی شرط کرے۔

۸۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى عُمَرُ عَنْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ فَقَالَ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُوَرَّثُ يَسْتَمْتِعُ بِهَا مَا بَدَا لَهُ فَاِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: رَفَعَهُ بَعْضُ الرُّوَاةِ فَوَهِمَ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ام ولد کی تجارت سے منع فرمایا ہے نہ وہ بیچی جا سکتی ہے اور نہ وراثت میں آ سکتی ہے جب تک مالک زندہ ہے اس سے فائدہ اٹھائے جب مر جائے تو وہ آزاد ہے اسے مالک اور بیہقی نے روایت کیا اور کہا کہ بعض نے اسے مرفوع بیان کیا لیکن یہ وہم ہے

۸۱۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِيَنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَ صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی ام ولد لونڈیوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بیچ لیا کرتے تھے آپ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اسے نسائی اور ابن ماجہ اور دار قطنی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۸۱۳۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَعَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ۔

اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت سے زائد پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اسے مسلم نے روایت کیا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اونٹ کی جفتی کی قیمت سے بھی منع فرمایا ہے

۸۱۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی جفتی کی قیمت کو ممنوع قرار

لہ امہات الاولاد یا ام ولد وہ لونڈی ہے جو اپنے مالک کا بچہ جنے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مالک زندہ رہے تب تک وہ اسکی لونڈی ہے اور جب مالک فوت ہو جائے تو یہ آزاد ہو جاتی ہے۔ آقا کی اولاد کا اس پر کوئی حق نہیں رہتا۔ مالک لونڈی کو ام ولد بننے کی بعد بیچ سکتا ہے یا نہیں یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ حضرت جابر کی مرفوع حدیث میں صراحت سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے عہد میں انکی تجارت کھلم کھلا ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے انکی خرید و فروخت روک دی تو یہ ظاہر ہے کہ موقوف حدیث مرفوع کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۱۲ سلہ حدیث ابن عمر کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے محدثین کے طریق پر اس حیثیت سے یہ حدیث مرفوع ہو سکتی ہے کہ اس میں اجتہاد کو دخل نہیں ہے لیکن صحابہؓ نے اسکو قبول کر لیا ہے اور جمہور ائمہ کا یہی مذہب ہے لیکن پھر بھی یہ نہی بطور استحباب ہے بطور حکم نہیں ۱۲ سلہ ضرورت سے زائد پانی کو روکنا یا بیچنا سخت منع ہے۔ خواہ پانی اپنی زمین کے کنوئیں یا چشمے میں ہو یا کسی اور کی زمین میں ہو وہاں وہ پانی جو برتنوں میں بھر کر اپنی ضرورت کے لیے رکھا ہو وہ اس سے مستثنیٰ ہے اور اگر کوئی ایسا پانی فروخت کرے تو جائز ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَسْبِ الْفَحْلِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

دیا ہے۔

۸۱۶۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَبْتَاعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ: كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل حبلہ[1] کے حمل کی تجارت سے منع فرمایا ہے یہ تجارت تھی جو جاہلیت میں ہوتی تھی لوگ کسی جوان اونٹنی کو خرید لیتے اس شرط پر کہ جو بچہ اونٹنی دے گی اس کا پہلا بچہ تجھے دیدیا جائے گا۔ متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۸۱۷۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء[2] کی تجارت کی اور ہبہ سے منع[3] فرمایا ہے۔ متفق علیہ۔

۸۱۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری مار کر تجارت کرنے اور دھوکے[4] کی تجارت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۸۱۹۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ ماپنے سے پہلے نہ فروخت کرے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۸۲۰۔ وَعَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز کی دو قیمتوں سے منع فرمایا ہے اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

---

[1] اسکی دو صورتیں ہوتی تھیں ایک یہ کہ مثلاً اس اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ جب جوان ہو کر بچہ جنے گی تو اسکو میں خریدتا ہوں اسکی اتنی قیمت آج لے لو اور دوسری یہ کہ یہ اونٹنی میں تجھے دے دیتا ہوں اس قیمت پر کہ اس کے بچے کا بچہ میں لے لوں گا یہ منع ہے ۱۲ [2] ولاء حق وراثت کا نام ہے جو آزاد کرنے والے کو آزاد شدہ غلام کی طرف سے ملتا ہے حدیث میں ہے کہ ولاء نسب کی طرح ایک جزء ہے اسکو بیچا نہ جائے اور نہ ہبہ کیا جائے لہٰذا اسکا بیچنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں جمہور علماء سلف اور خلف کا یہی مذہب ہے ۱۲ [3] کنکری کی بیع کی صورت یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدنے والے کو کہے کہ یہ کنکری تو مار جس پر یہ گرے گی وہ چیز اتنے روپے میں میں تجھے دے دوں گا یہ اس لئے منع ہے کہ اس میں دھوکہ ہے معلوم نہیں وہ چیز اس سے کم قیمت کی ہو یا زیادہ کی۔ دھوکے کی بیع کی کئی صورتیں ہیں اور ساری حرام ہیں مثلاً گم شدہ جانور یا غلام کو فروخت کرنا یا اڑتے پرندوں یا پانی میں مچھلیوں کی تجارت کرنا وغیرہ وغیرہ ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۲۱ - وَلِأَبِي دَاوُدَ مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا۔

اور ابو داؤد میں ہے جو شخص ایک چیز کی دو قیمتیں مقرر کرے یا تو وہ کم قیمت لے گا یا وہ سود[1] ہوگا۔

۸۲۲ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَأَخْرَجَهُ فِي عُلُومِ الْحَدِيثِ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرٍو الْمَذْكُورِ بِلَفْظِ نَهَى عَنْ بَيْعٍ وَشَرْطٍ وَمِنْ هَذَا الْوَجْهِ أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَهُوَ غَرِيبٌ۔

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرض[2] اور تجارت ایک دم حلال نہیں اور دو شرطیں ایک تجارت میں جائز نہیں قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کا نفع لینا جائز نہیں اور ایسی چیز کی تجارت کرنا منع ہے جو حاضر اور موجود نہ ہو۔ اسے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح کہا اور اسے علوم حدیث میں ابو حنیفہ کے ذریعے سے عمرو مذکور سے ان لفظوں سے اس حدیث کو اوسط میں نقل کیا ہے جس کی سند غریب ہے

۸۲۳ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ رَوَاهُ مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت عربان[3] سے منع فرمایا ہے اسے مالک نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث مجھے عمرو بن شعیب سے بھی پہنچی ہے

۸۲۴ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِ الرَّجُلِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ میں نے بازار سے زیتوں کا تیل خریدا جب میرا سودا ہو گیا تو مجھے ایک آدمی ملا وہ مجھے اچھا منافع دیتا تھا میں نے ارادہ کیا کہ اس آدمی سے سودا کر لوں ایک آدمی نے پیچھے سے آکر پکڑ لیا میں نے پیچھے لوٹ کر دیکھا تو وہ زید بن ثابت

[1] اس کی صورت یہ ہے کہ بیچنے والا کہے کہ اگر نقد پیسے دے تو دس روپے دیدے اور اگر ادھار دے تو بارہ روپے لوں گا یہ دو روپے ادھار کا سود ہوگا۔ ابوداؤد کی روایت میں محمد بن عمرو بن علقمہ مختلف فیہ ہے ۱۲ [2] اسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک آدمی کو ایک گھوڑا سو روپے کو فروخت کر دیا اور نقد قیمت نہ لی اس کے ادھار کی مدت مقرر کر لی وقت پر مقروض سے روپیہ نہ بن سکا تو اس سے وہی گھوڑا مثلاً پچاس روپیہ کو خرید لیا اور پچاس اس پر سنت کا قرض رہ گیا یہ حرام ہے اسکی ایک صورت یہ بھی ہے کہ زید کو بارہ سو پیسے کا مکان ہزار میں دیدیا اس شرط پر کہ وہ اسکو دو ہزار روپیہ قرض دیدے گا ۱۲ [3] عربان بیعانہ کو کہتے ہیں اسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک مویشی کا سودا کیا اور اسکے دس پیسے بطور بیعانہ دیدیئے کہ اگر میں مویشی لے لوں گا تو دس پیسے قیمت میں محسوب کر لوں گا اور نہ لوں گا تو یہ دس روپے تیرے ہوئے یہ منع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

تھا کہنے لگا جہاں سے تو نے خریدا ہے وہیں فروخت نہ کر اسے اپنے گھر اٹھا کر لے جا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی تجارت سے منع فرمایا ہے کہ جب تک سوداگر مال اپنے قبضہ میں نہ کر لے[1] فروخت نہ کرے اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہیں۔ ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۸۲۵۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هَذَا مِنْ هَذَا وَأُعْطِي هَذَا مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور انہی سے روایت ہے میں نے عرض کیا میں بقیع میں اونٹوں کی تجارت کرتا ہوں قیمت دینار کی مقرر ہوتی ہے اور میں درہم لے لیتا ہوں اور کبھی میں درہم سے بیچ دیتا ہوں تو دینار لے لیتا ہوں یا دینار کے عوض درہم اور درہم کے بدلے دینار دیتا ہوں کیا یہ جائز ہے آپ نے فرمایا اگر اسی دن کے نرخ سے ان کا تبادلہ کر لو اور خرید و فروخت کرنے والے کے الگ ہونے سے پہلے رقم کا کوئی حصہ کسی کے ذمے باقی نہ رہا تو[2] جائز ہے اسے پانچوں نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۸۲۶۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال کی قیمت بڑھانا منع[3] ہے۔ متفق علیہ۔

۸۲۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور ثنیا[4] سے منع فرمایا ہے۔ مگر اس صورت میں ثنیا جائز ہے کہ اس کی مقدار مقرر کی جائے اسے

[1] اس سے معلوم ہوا کہ جس جگہ کوئی چیز خریدی جائے اسی جگہ بغیر اپنے قبضے میں لائے اسکو فروخت کرنا نہ چاہیے شریعت کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے اس سے ایک تو پتہ چل جائے گا کہ اس میں کتنا مال ہے کتنا منافع ہے۔ دوسرا یہ کہ بیچنے والے کو خریدنے والے کا نفع دیکھ کر حسد پیدا نہ ہوگا۔ اسکے علاوہ جب تک آدمی چیز پر قبضہ نہ کر لے وہ نفع کا مالک نہیں ہوتا ۱۲ سنہ درہم چاندی کے ہوتے ہیں اور دینار سونے کے اس سے معلوم ہوا کہ چاندی سونے کے بدلے مناسب قیمت سے یعنی قیمت کے تناسب سے لینا دینا جائز ہے بشرطیکہ یہ تبادلہ نقد بہ نقد ہو ادھار نہ ہو ۱۲ سنہ بخش یہ ہے کہ ایک آدمی محض ایک چیز کی قیمت بڑھانے کیلئے بول دینا شروع کر دے اور حقیقتاً وہ چیز کا خریدار نہ ہو، چونکہ اس سے خریدار دھوکہ کھا جاتا ہے لیے یہ منع ہے ۱۲ سنہ ثنیا یہ ہے کہ آدمی کہے کہ اس سارے باغ کے پھل کا میں سو روپیہ لوں گا اور کچھ پھل اس میں سے رکھ لوں گا یہ منع ہے کیونکہ اس سے کچھ کا کوئی پتہ نہیں کہ کتنا ہوگا یہ دھوکہ ہے اسلئے منع ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ابن ماجہ کے سوا پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا۔

۸۲۸۔ وَعَنْ أَنَسٍؓ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے اسے بخاری نے روایت کیا

۸۲۹۔ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

اور طاؤس ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارت کے قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو اور کوئی شہری دیہاتی کا دلال نہ بنے میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے تو اس نے کہا شہری دیہاتی کی دلالی نہیں کر سکتا متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۸۳۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتُرِيَ مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مال لانے والوں کو باہر جا کر نہ ملو اور اگر منڈی کے باہر مال کا سودا ہو جائے تو منڈی میں آنے کے بعد مالک کو اختیار ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۸۳۱۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کی دیہاتی کے لیے دلالی سے اور دو آدمیوں کے آپس میں بھاؤ بڑھانے سے منع فرمایا ہے اور ایک آدمی کے سودے پر دوسرے آدمی کا سودا اور ایک بھائی کی منگنی پر دوسرے کی منگنی

۱؎ کھڑی کھیتی کا غلہ درخت کا پھل ہے اور سیر کیلئے پکنے سے پہلے اسکا بیچنا خریدنا ناجائز ہے ۱۲ ۲؎ ملامسہ یہ ہے کہ آدمی اندھیرے میں یا آنکھیں بند کر کے مثلاً بزاز کپڑے کو چھو جائے اور کہے کہ جس تھان پر میرا ہاتھ لگے گا میں اسکے اتنے روپے دیدوں گا یہ منع ہے ۱۲ ۳؎ منابذہ یہ ہے کہ اندھیرے میں ایک دوسرے کی طرف تھان پھینکیں اور کہیں کہ جیسے جو کی گرا گیا وہ ٹھیک ہے ۱۲ ۴؎ مزابنہ یہ ہے کہ ایک کہے کہ بھائی میں تجھے دو سو اردب گندم کا اس کھیت کے قدر کے بدلے دیتا ہوں ۱۲ ۵؎ تجارتی قافلوں کو آگے جا کر ملنا شہر میں آکر مال بیچنے کے نرخ معلوم نہ کریں اور باہر ان سے مل کر ارزاں قیمت پر سودا کر لینا منع ہے بلکہ منڈی میں جب تک قافلہ نہ پہنچ جائے اور نرخ معلوم نہ کرے زان کو بیچنا جائز ہے زادوں کو خریدنا درست ہے اور اگر کوئی شخص اسطرح دھوکہ دے کر سودا کرے اور منڈی میں آکر مالک کو معلوم ہو کر مجھ سے دھوکا ہوا ہے تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو سودا کرے چاہے تو فسخ کر دے ۱۲ ۶؎ بخش کی ایک تفسیر پہلے گذر چکی ہے دوسری تفسیر یہ ہے کہ ایک آدمی نے کسی سے سودا کر لیا دوسرا دکاندار آکر خریدار کو بہکا نے کر تو سودا لے لیں مجھ کو اس سے سستا دیدوں گا یہ حرام ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ لَا يَسُومُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ الْمُسْلِمِ۔

حرام ہے اور فرمایا کہ کوئی عورت آپ کسی کے گھر میں آباد ہونے کے لیے دوسری عورت کو طلاق[1] نہ دلوائے متفق علیہ اور مسلم میں روایت ہے کہ مسلمان کے سودے پر کوئی دوسرا مسلمان[2] سودا نہ کرے

۸۳۲۔ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ لَكِنْ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَهُ شَاهِدٌ۔

اور ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ماں اور بچے میں جدائی ڈالے گا اللہ قیامت کے روز اس کے اور اس کے عزیزوں میں جدائی ڈال دے گا اسے احمد نے روایت کیا اور ترمذی اور حاکم نے صحیح کہا لیکن اس کی سند میں اختلاف[3] ہے۔ اس کی شہادت اور حدیث سے بھی ملتی ہے۔

۸۳۳۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا فَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَدْرِكْهُمَا فَارْتَجِعْهُمَا وَلَا تَبِعْهُمَا إِلَّا جَمِيعًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَقَدْ صَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْقَطَّانِ۔

اور علی ابن طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں دو غلام بھائیوں کو بیچ آؤں۔ میں نے ان کو الگ الگ کر کے فروخت کر دیا میں نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان کو واپس لے آؤ اور اکٹھا بیچو اس کو احمد نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی معتبر ہیں اور ابن خزیمہ اور ابن جارود اور ابن حبان اور حاکم اور طبرانی اور ابن قطان[4] نے اس کو صحیح کہا۔

---

[1] یعنی کسی عورت کو یہ جائز نہیں کہ میاں بیوی میں پھوٹ ڈال کر عورت کو طلاق دلوا دے اور بعد ازاں اس مرد سے خود شادی کر لے اور اسی طرح یہ بھی حرام ہے کہ ایک آدمی اپنی لڑکی یا ہمشیرہ یا کسی اور رشتہ دار کا کسی آدمی سے نکاح کرتے وقت اسکی سابقہ بیوی کو طلاق دلوا دے یا اس شرط کرے کہ اس شرط پر ہم تجھے نکاح کر دیتے ہیں کہ تو نکاح کے بعد اسکو طلاق دے دینا ۱۲ [2] مثلاً ایک آدمی نے ایک روپیہ کو کوئی چیز فروخت کر دی سودا ہو گیا اب دوسرا آدمی آ کر کہے کہ تو یہ چیز اسکو زیادہ سے میں تجھے اسکا سودا روپیہ دے دیتا ہوں یہ حرام ہے ہاں اگر نیلامی کی صورت میں بولی جو بھی ہو تو ہر ایک کو بولنے کا اختیار ہے ۱۲ [3] اسکی سند میں حسین بن عبداللہ معاذی مختلف فیہ ہے لیکن اس کے اور بھی شواہد ہیں اور یہ حدیث قابل احتجاج ہے ۱۲ [4] پہلی حدیث سے تو صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ ان میں تفریق جائز نہیں اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ اگر اسطرح کی خرید و فروخت ہو جائے تو وہ سودا منسوخ ہے اور اسیطرح ہبہ اور نذر کی صورت میں بھی تفریق جائز ہے بعض روایات میں ہے کہ یہ شرط بلوغت تک ہے بلوغت کے بعد جائز ہے لیکن یہ بھی غلط ہے پھر اسکی تائید میں ایک اور اثر آگے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۳۴۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ فِي الْمَدِيْنَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلَمَةٍ فِيْ دَمٍ وَّلَا مَالٍ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ میں چیزوں کے بھاؤ مہنگے ہونے لگے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھاؤ بڑے تیز ہو گئے آپ قیمتوں پر کنٹرول کر دیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نرخ مقرر کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے وہی مہنگا کرتا ہے اور وہی سستا کرتا ہے وہی رازق ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ کو اس حال میں ملوں کہ کوئی شخص ظلم یا خون یا مال کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۸۳۵۔ وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی گناہگار ہی کرتے ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۸۳۶۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اونٹ اور بکریاں کے تھنوں میں دودھ جمع نہ کرو جو شخص کوئی ایسا جانور خریدے اسے دودھ دوہنے کے بعد اختیار ہے چاہے وہ جانور رکھ لے چاہے تو ایک ٹوپہ کھجوریں دے کر واپس کر دے متفق علیہ اور مسلم میں ہے کہ اسے تین روز تک اختیار ہے

(بقیہ حاشیہ ۸۳۴) حدیث بھی بیان کی گئی ہے لیکن اس کا ایک راوی عبداللہ بن عمر واقفی ہے جسے دارقطنی نے ضعیف کہا ہے بعض نے اسے کذاب اور وضاع الحدیث کہا ہے ۱۲ حواشی صفر ہذا ۸۳۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیمتوں پر کنٹرول کرنا منع ہے اس سے اگر ایک طرف تجارت کرنے والوں کو نقصان پہنچتا ہے تو دوسری طرف تاجروں کے مال کو روک لینے سے قحط بھی پڑتا ہے۔ لوگ ضروریات زندگی سے مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور بلیک مارکیٹ چلتی ہے۔ ۱۲ ۸۳۶ احتکار یہ ہے کہ آدمی کوئی چیز لے کر ذخیرہ اندوزی کرے تاکہ مہنگے وقت میں اسے فروخت کرے حدیث کے لفظ ہر چیز کو شامل ہیں جمہور نے اس سے مراد صرف آدمیوں اور مویشیوں کے کھانے کی چیزیں لی ہیں۔ لیکن یہ صحیح ہے کہ اس میں ہر چیز شامل ہے اور کھانے پینے کی چیزوں کے احتکار میں بہ نسبت دوسری چیزوں کے بہت زیادہ گناہ ہے۔ احتکار اس صورت میں حرام ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں تلف ہو جائے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَلَّقَهَا الْبُخَارِيُّ وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ قَالَ الْبُخَارِيُّ وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جسے بخاری نے معلق کہا ہے کہ اس کے ساتھ ایک ٹوپہ کسی غلے کا جو جائے گندم کا ضروری نہیں اور بخاری کہتے ہیں کہ اکثر کھجور[1] کا لفظ ہے۔

۸۳۷۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ: مِنْ تَمْرٍ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو جو شخص لگے ہوئے دودھ والی بکری کو خریدے وہ اسے ایک ٹوپہ دیکر واپس کرائے اسے بخاری نے روایت کیا اور اسمٰعیلی نے اتنا زیادہ کہا کہ کھجور کا ایک ٹوپہ۔

۸۳۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس گزرے آپ نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کر دیا۔ آپ کو نیچے سے بھیگا ہوا غلہ معلوم ہوا آپ نے فرمایا اوا ناج والے یہ کیا معاملہ ہے اس نے کہا یا رسول اللہ اس پر بارش ہوئی تھی آپ نے فرمایا تجھے اسے اوپر کیوں نہ ڈالا۔ جو شخص دھوکہ کرے وہ میری[2] امت سے نہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۸۳۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَبَسَ الْعِنَبَ أَيَّامَ الْقِطَافِ حَتّٰى يَبِيعَهُ مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ خَمْرًا فَقَدْ تَقَحَّمَ النَّارَ عَلَى بَصِيرَةٍ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

اور عبداللہ بن بریدہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص انگور توڑنے کے دنوں میں انگور روک لے کہ اسے کسی شراب بنانے والے کے ہاتھ فروخت کرے وہ جانتا بوجھتا جہنم میں داخل[3] ہو گیا۔ اسے طبرانی نے اوسط میں سند حسن سے روایت کیا۔

۸۴۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ اگر خریدار کو کسی طرح دھوکہ لگ جائے تو اس کو تین دن سودا واپس کرنے کا حق ہے اگر دودھ دینے والا جانور ہو تو دودھ کے عوض ایک ٹوپہ کسی جنس کا گندم کے سوا بھی بیچنے والے کو دیدے کھجور کا ضروری نہیں ۱۲ [2] اس حدیث سے دھوکہ کرنے کی حرمت ثابت ہوتی ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دھوکہ کرے اس نے وہ کام کیا جو میری امت کے لوگوں کو لائق نہیں اس نے یہ کام تو کافروں والا کیا یہ مطلب نہیں کہ وہ واقعی کافر ہو جاتا ہے ۱۲ [3] شراب بنانے والے کے ہاتھ انگور فروخت کرنا حرام ہے اور صرف انگور ہی نہیں حرام کام کسی طرح کی اعانت یا مدد جہنم کا موجب ہے قرآن مجید میں ہے کہ نیکی پر مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ الْقَطَّانِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفع ضمانت پر ہے اسے پانچوں نے روایت کیا اور بخاری اور ابوداؤد نے ضعیف کہا اور ترمذی اور ابن خزیمہ اور ابن جارود اور ابن حبان اور حاکم اور ابن قطان نے اسے صحیح کہا۔

۸۴۱۔ وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِيَشْتَرِيَ بِهٖ اُضْحِيَةً اَوْ شَاةً فَاشْتَرٰى بِهٖ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِيْنَارٍ فَاَتَاهُ بِدِيْنَارٍ وَّشَاةٍ فَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ فِيْ بَيْعِهٖ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيْهِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ ضِمْنِ حَدِيْثٍ وَّلَمْ يَسُقْ لَفْظَهٗ۔

اور عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار قربانی خریدنے کے لیے دیا اس نے ایک دینار سے دو بکریاں خریدیں پھر ایک کو دینار سے بیچ دیا اور آپ کے پاس دینار اور بکری لے کر آیا۔ آپ نے اس کے لیے تجارت میں برکت کی دعا کی۔ وہ اگر مٹی بھی خرید لیتا تھا تو اسی میں اس کو نفع مل جاتا تھا۔ اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا اسے بخاری نے ایک حدیث کے ضمن میں روایت کیا لیکن وہ لفظ صحیح نہیں

۸۴۲۔ وَاَوْرَدَ التِّرْمِذِيُّ لَهٗ شَاهِدًا مِّنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ۔

اور ترمذی نے اسکی شہادت میں حکیم بن حزام کی حدیث نقل کی ہے۔

۸۴۳۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شِرَآءِ مَا فِيْ بُطُوْنِ الْاَنْعَامِ حَتّٰى تَضَعَ وَعَنْ بَيْعِ مَا فِيْ ضُرُوْعِهَا وَعَنْ شِرَآءِ الْعَبْدِ

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ کے بچے کی تجارت سے منع فرمایا ہے اور دودھ روہنے سے پہلے تھنوں میں دودھ کی تجارت سے منع فرمایا ہے بھاگے ہوئے غلام

لہ ابوداؤد میں اسکے تین طرق ہیں جن میں سے دو کے متعلق ابوداؤد کا فیصلہ ہے کہ یہ راوی اچھے ہیں اور ایک طریق میں مسلم بن خالد زنجی ہے جس کے متعلق بعض کو اعتراض ہے امام بخاری نے اسی لیے اس کو ضعیف کہا ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر سودا واپس کرنے کی مدت میں چیز کا نقصان ہو جائے تو بھی خریدار کا ہے اور اگر فائدہ ہو جائے تو بھی خریدار کا ہے خلاً ایک بوقتی خریدا اسے واپس کرنے کی مدت مقررہ کی اس مدت میں جانور مر گیا تو خریدار کا مرا اور اسی طرح اگر اسے بیچ دیا اور اسے نفع مل گیا تو بھی خریدار کا ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے چار باتیں معلوم ہوئیں پہلی یہ کہ وکیل کو موکل کے مال میں تصرف کا پورا پورا اختیار ہوتا ہے جبکہ اسے مال کی وکالت سپرد کی جائے دوسری یہ کہ دوسرے کے مال کو فروخت کر دینا جائز ہے بشرطیکہ مالک اس پر رضامند ہو جائے تیسری یہ کہ قربانی کے جانور کو بیچ کر اس کے عوض دوسرا جانور خریدا جا سکتا ہے بشرطیکہ مالی منافع کی بنا پر فروخت نہ کیا جائے۔ اگر منافع ملے تو اسے صدقہ کر دیا جائے۔ چوتھی یہ کہ قربانی کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ آبِقٌ وَعَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتّٰى تُقْبَضَ وَعَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَزَّارُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ۔

اور غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اپنے حصے کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ صدقے کی فروخت قبضہ کرنے سے پہلے اور غوطہ لگانے والے کے غوطہ کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ اسے ابن ماجہ، بزار اور دار قطنی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۸۴۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْتَرُوا السَّمَكَ فِي الْمَاءِ فَإِنَّهُ غَرَرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَشَارَ إِلَى أَنَّ الصَّوَابَ وَقْفُهُ۔

اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی میں مچھلی نہ خریدو اس لیے کہ یہ دھوکا ہے اسے احمد نے روایت کیا اور اشارہ کیا کہ یہ حدیث موقوف ہے

۸۴۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةٌ حَتّٰى تُطْعَمَ وَلَا يُبَاعَ صُوفٌ عَلَى ظَهْرٍ وَلَا لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ لِعِكْرِمَةَ فَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِإِسْنَادٍ قَوِيٍّ وَرَجَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکنے سے پہلے پھلوں کی تجارت اور جانوروں کی پیٹھ پر اون کی تجارت اور تھنوں میں دودھ کی تجارت سے منع فرمایا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں اور دار قطنی اور ابو داؤد نے مکرمہ کی مراسیل میں روایت کیا ہے اور اس کو ابن عباس پر موقوف قوی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور بیہقی نے اسکو ترجیح دی ہے۔

۸۴۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضامین اور ملاقیح کی تجارت

ملہ اس میں چھ حرام تجارتوں کا ذکر ہے جن کی وجوہ حرمت مختلف ہیں۔ یہ چھ تجارتیں وہ ہیں جن کا حدیث میں صراحت سے ذکر آ چکا ہے ان میں پہلی دو کی حرمت پر اتفاق ہے کہ ان میں دھوکا ہے تیسری اسلیے حرام ہے کہ معلوم نہیں کہ بھاگا ہوا غلام ملے گا بھی یا نہیں۔ چوتھی اس لئے حرام کہ وہ بیچنے والے کی ملک نہیں، پانچویں اس لیے کہ اس پر قبضہ نہیں اور چھٹی میں معلوم کہ کچھ آئے گا یا نہیں ۱۲ ملہ اسکی سند قہستہ جو خود ضعیف راوی ہے ۱۲ ملہ یہ حدیث موقوف بھی ہے اور ضعیف بھی کیونکہ اسکی سند میں یزید بن ابان زیادہ ہے جسے بعض نے ضعیف کہا ہے لیکن اس حدیث کے اور بھی شاہد ہیں ۱۲ ملہ اس حدیث میں تین حرام تجارتوں کا ذکر ہے پہلی یہ کہ پکنے سے پہلے پھل کو فروخت نہ کیا جائے۔ یہ اس لئے حرام ہے کہ کچے پھل آخر درختوں پر ہی رہیں گے ایک تو انکے نقصان کا اندیشہ ہے۔ دوسرا یہ کہ درخت بیچنے والے کے ہیں اور پھل خریدنے والے کا۔ انکا اتنا عرصہ اکٹھا اور مخلوط رہنا جائز نہیں ہے۔ بھیڑ بکری کی اون پیٹھ پر فروخت نہ کیجائے اور اسی طرح دودھ دوہنے سے پہلے جانوروں کے تھنوں میں فروخت نہ کیا جائے، اسلیے حرام ہیں معلوم نہیں کہ اون کتنی اتریگی یا دودھ کتنا نکلے گا چونکہ یہ دھوکا ہے اسلیے یہ حرام ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ۔

سے منع فرمایا ہے اسے بزار نے روایت کیا اور اسکی سند ضعیف[1] ہے

۸۴۷۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا بَيْعَتَهٗ أَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان سے سودا واپس کرلے اللہ اس کے گناہ معاف[2] کردے گا۔ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

بَابُ الْخِيَارِ

اختیار کا بیان

۸۴۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيْعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب دو آدمی سودا کرنے لگیں تو جب تک اکٹھے ہیں انکو اختیار[3] ہے یا ایک دوسرے کو اختیار دے دے اور اگر ایک دوسرے کو اختیار دے دے اور اس پر سودا ہو جائے تو سودا ہو جائے گا اور اگر سودا کرنے کے بعد الگ الگ ہو جائیں اور کسی نے سودا فسخ کرنے کا ارادہ نہ کیا تو سودا پورا ہو گیا متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۸۴۹۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

اور عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کے

---

[1] اسکی سند میں صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہے مضامین یہ ہے کہ مادہ کے پیٹ میں بچوں کو کہتے ہیں۔ اور ملاقیح نر کی پشت میں سے ہونیوالی اولاد کو کہتے ہیں ۱۲ [2] اگر سودا واپس کرنے کا عہد ہو چکا ہو تو خریدار کو واپس کرنے کا حق ہے اور اگر عہد نہ ہوا اور خریدار کی سبب سے پشیمان ہوا اور سودا واپس کرنا چاہے تو جو اس سے بھی سودا واپس کرلے اللہ اسکے گناہ بخش دیتا ہے ۱۲ [3] اختیار یا خیار کا معنی ہے کہ بیع (خرید و فروخت) کے رکھنے یا توڑنے کا حق ہونا خیار کئی طرح کا ہے خیار مجلس کہ جب تک خریدو فروخت کرنے والے اکٹھے رہیں اور بات چیت ہوتی ہے ہر ایک کو حق ہے کہ چاہے تو سودا رکھے یا چھوڑ دے۔ خیار شرط یہ ہے کہ بیچنے والا یا خریدنے والا یا دونوں شرط کرلیں کہ اتنی مدت تک اختیار ہے اگر چاہا توڑ دیا جائیگا۔ خیار عیب یہ ہے کہ خریدار کہے کہ اس چیز میں کوئی عیب ہو تو میں واپس کردوں گا۔ خیار رویت یہ ہے کہ خریدار کہے کہ سودا ہوا لیکن میں چیز کو دیکھنے کے بعد بحال یا رد کردوں گا۔ خیار تعیین یہ ہے کہ خریدار کہے کہ میں ان میں سے جو جانور یا چیز پسند ہوگی وہ لے لوں گا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَائِعُ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُفَارِقَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَقِيْلَهٗ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا عَنْ مَكَانِهِمَا۔

زریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو الگ ہونے سے پہلے پورا اختیار ہے اور اگر کسی کو اختیار دیا ہو تو علیحدہ ہونے کے بعد بھی اختیار ہے اور سودا واپس کرنے کے ڈر سے جلدی الگ ہو جانا حلال نہیں اسے ابن ماجہ کے سوا پانچوں نے روایت کیا اور دارقطنی اور ابن خزیمہ اور ابن جارود نے بھی روایت کیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب تک کہ اپنی جگہ سے الگ نہ ہو جائیں۔

۸۵۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ مجھے عام طور پر بیع میں دھوکا ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ سودا کرتے وقت کہہ دیا کر کہ فریب نہیں ہے" متفق علیہ۔

بَابُ الرِّبٰوا

سود کا بیان

۸۵۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لکھنے والے پر گواہ پر سب پر لعنت کی ہے اور فرمایا کہ گناہ میں یہ سب برابر ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۸۵۲۔ وَلِلْبُخَارِيِّ نَحْوُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ

اور بخاری میں بھی ابو جحیفہ سے اسی طرح منقول ہے

۸۵۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا اَيْسَرُهَا مِثْلُ اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ وَاِنَّ اَرْبَى الرِّبٰوا

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سود کے تہتر درجے ہیں سب سے کم درجہ کا اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر گناہ ہے اور سب سے بڑا سود مسلمان کی بے عزتی

۱؎ خیار مجلس کے نزدیک بالاتفاق مسلم ہے اور خیار مجلس (۱) شافعی، احمد اور صحابہ اور تابعین کی ایک بہت بڑی جماعت کے نزدیک ثابت ہے امام ابوحنیفہ (۲) اور مالک اس کے قائل نہیں لیکن یہ حدیث قول اول کی تائید کرتی ہے ۱۲ ۲؎ ان کا نام حبان بن منقذ تھا انکے سر میں زخم آنے سے حافظہ بڑا کمزور ہو گیا تھا کوئی چیز سوچ سمجھ نہ سکتے تھے۔ عموماً سودے میں انکو دھوکا ہو جاتا آپ نے انکو یہ لفظ سکھائے کہ کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ کرنا ان الفاظ کی برکت سے کبھی انکو دھوکا نہ ہوتا ۱۲ ۳؎ سود دنص قرآنی سے حرام ہے اس میں (باقی بر ۲۵۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عِرْضَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصَرًا وَالْحَاكِمُ بِتَمَامِهِ وَصَحَّحَهُ۔

کرتا ہے اسے ابن ماجہ نے مختصر روایت کیا اور حاکم نے پورا روایت کیا اور صحیح کہا۔

۸۵۴۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے کے ساتھ برابر برابر بیچو اور ایک دوسرے کے وزن میں کمی بیشی نہ کرو۔ اور چاندی چاندی کے ساتھ برابر برابر بیچو اور ایک دوسرے کے وزن میں کمی بیشی نہ کرو اور ادھار کو نقد کے ساتھ نہ بیچو۔ متفق علیہ۔

۸۵۵۔ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَ

اور عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے اور گندم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵۴) کسی کا اختلاف نہیں سود لینے والا، دینے والا، لکھنے والا، گواہ بننے والا سب ملعون ہیں اس حدیث میں بظاہر بڑا مبالغہ معلوم ہوتا ہے کہ سود کے تہتر درجے ہیں سب سے کم درجے کا گناہ ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اور سب سے بڑا درجہ مسلمان کی بے عزتی کرنے کے برابر ہے۔ جاننا چاہئے کہ لازمی اور متعدی گناہوں میں بڑا فرق ہے لازمی گناہ میں سب سے بڑا گناہ متعدی گناہوں میں سب سے ہلکے گناہ کے برابر ہوتا ہے۔ زنا اللہ کی گناہ ہے اور سود متعدی اسلیے یہ نسبت بالکل درست ہے اور مسلمان کی عزت کے مقابلہ میں مالی گناہ کی کوئی حیثیت نہیں جتنا کمال اور جان میں فرق ہے اتنا ہی سود اور مسلمان کی عزت اور جان میں فرق ہے اس سے مسلمان کی عزت کا اندازہ کرنا چاہیئے ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا ۱۵ نبی اصلعم نے یہ اشیاء جو ہماری ہیں، سونا، چاندی، گندم، جَو، نمک، کھجور ان میں کمی بیشی جائز نہیں مثلاً ایک آدمی کے پاس اچھی گندم ہے اور دوسرے کے پاس ناقص تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اچھی گندم والا یہ کہے کہ میں تجھے بیس سیر گندم دیتا ہوں تو مجھے تیس سیر گندم دے۔ اگر تبادلہ کرنا ہو تو اچھی گندم فروخت کر کے دوسری گندم روپے سے خریدی جائے براہ راست کمی بیشی جائز نہیں، پھر ایک ہی جنس کا تبادلہ ہو تو اس میں ادھار بھی درست نہیں۔ علت ہو چیز میں ثمنیت اور غذائیت اب اگر جنس مختلف ہو اور علت واحد ہو مثلاً سونا اور چاندی کہ ان دونوں میں علت ثمنیت ہے تو اس میں کمی بیشی تو جائز ہے اور اگر علت مختلف ہو جیسا کہ روپے کا تبادلہ گندم سے تو اس میں کمی بیشی بھی جائز ہے اور ادھار بھی درست ہے۔ ان چھ چیزوں کے علاوہ بعض کے نزدیک ایک ہی جنس میں کمی بیشی جائز نہیں لیکن آئمہ اربعہ کے نزدیک ان کے علاوہ اور چیزوں میں بھی کمی بیشی جائز نہیں جبکہ جنسی تبادلہ ایک ہو اور علت بھی ایک ہو اب علت حرمت میں اختلاف ہے کہ علت کیا ہے امام شافعی کے نزدیک علت قیمت اور غذائیت ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک وزنا مدخر جنس علت ہے امام مالک کے نزدیک قیمت اور ذخیرہ علت ہے قیمت صرف سونا چاندی ہے۔ امام شافعی کے نزدیک ہر اس چیز میں کمی بیشی حرام ہے جو کھانے کے کام آتے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر اس چیز میں کمی بیشی حرام جو ماپ تول کر بیچی جا سکتی ہے اور امام مالک کے نزدیک ہر اس چیز میں کمی بیشی ۱۲

۱۲ حرام ہے جو ذخیرہ رکھنے کے لئے بشرطیکہ جنس ایک ہو ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

گندم کے بدلے، جَو جَو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر اور نقد بیچو۔ اگر ان جنسوں میں اختلاف ہو تو جس طرح چاہو بیچو۔ لیکن قیمت نقد لو۔ اسے مسلمؒ نے روایت کیا۔

۸۵۶۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے برابر وزن فروخت کرو جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے وہ سود ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۸۵۷۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ وَكَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر ایک آدمی کو حاکم مقرر کیا وہ خیبر سے آپ کے پاس بڑی اچھی کھجوریں لے کر آیا آپ نے فرمایا کیا خیبر کی ساری کھجوریں ایسی ہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ خدا کی قسم ہم ایک ٹوپر دو ٹوپے کے بدلے اور دو ٹوپے تین ٹوپے کے بدلے اچھی کھجوریں خریدتے ہیں تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو ناقص کھجوریں درہموں سے بیچ کر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو اور میزان میں بھی ایسا ہی منقول ہے متفق علیہ اور مسلم میں ہے کہ تول میں بھی اسی طرح۔

۸۵۸۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ الَّتِيْ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بے ماپے بے تولے کھجوروں کے ڈھیر سے مقررہ کھجوروں کا سودا کرنا منع فرمایا ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۵۹۔ وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا۔ کہ اناج اناج کے بدلے برابر برابر فروخت کیا جائے اور ہمارا اناج ان دنوں میں جَو ہوتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۸۶۰۔ وَعَنْ فُضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنْ اِثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ دینار میں خریدا اس میں سونا بھی تھا۔ اور نگینے بھی تھے۔ میں نے ان کو الگ الگ کر دیا تو اس میں بارہ دینار سے سونا ہی زیادہ تھا میں نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ الگ کرنے کے بغیر اسکو فروخت نہ کیا جائے اسے مسلم نے روایت کیا

۸۶۱۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ الْجَارُوْدِ۔

اور سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کی جانور سے ادھار تجارت سے منع فرمایا ہے اسے پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن جارود نے صحیح کہا۔

۸۶۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

(بقیہ حاشیہ ص ۲۵۶) ۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ جو چیزیں ناپ کر یا تول کر بیچی جاتی ہوں انکا تبادلہ اگر ہم جنس سے کیا جائے تو ناپ اور تول ضروری ہے عرف اندازہ کرنا درست نہیں ہے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۲؎ دوسری حدیث میں ہے کہ ہمارا کھانا گندم تھا معمر بتانا چاہتے ہیں کہ طعام میں گندم اور جو برابر ہیں گو ایک ہی جنس سمجھنا چاہیئے اور ان میں بھی کمی بیشی نہ کی جائے لیکن دوسرے صحابہ سے اسکے خلاف ثابت ہے چنانچہ عبادہ بن صامت کی حدیث میں اسکی تصریح ہے کہ گندم اور جو دو جنسیں ہیں ایک نہیں ۱۲ ۳؎ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر سونے کا بڑا زیور سونے کے دینار یا اشرفی یا پونڈ سے وزن کر کے بیچا جائے تو زیور سے نگینے الگ کر لینے چاہئیں تاکہ تول کی کمی بیشی سے سود نہ بنے اور اسی طرح اگر چاندی کا بڑا زیور چاندی کے سکے سے فروخت کیا جائے تو اسے کھول لیا جائے تاکہ کمی بیشی سے سود نہ بنے اور اگر چاندی کا زیور سونے کے سکے سے یا سونے کا زیور چاندی کے سکے سے فروخت کرے تو اسے کھولنا ضروری نہیں اور نہ ہی اس میں کمی بیشی ناجائز ہے ۱۲ ۴؎ ایک جانور دو جانوروں کے بدلے اگرچہ جنس ایک ہو بیچا جائے لیکن جانور کو جانور سے ادھار بیچنا منع ہے امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے امام شافعی کے نزدیک جائز ہے لیکن یہ صحیح نہیں ظاہر حدیث اس کے خلاف ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ رَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ نَافِعٍ عَنْهُ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلِأَحْمَدَ نَحْوُهُ مِنْ رِوَايَةِ عَطَاءٍ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ۔

کہ جب تم عینہ[1] کی تجارت کرو گے اور بیلوں کی دمیں پکڑو گے اور کھیتی باڑی شروع کرو گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت کو مسلط کر دیگا جبتک تم اپنے دین کو قائم نہ کرو گے اللہ اس ذلت کو دور نہ کریگا اسے ابوداؤد نے نافع کی روایت سے ذکر کیا ہے اور اسکی سند میں اختلاف ہے اور احمد میں عطا کی روایت سے ذکر کیا ہے اور اسکے راوی ثقہ ہیں اور اسکو ابن قطان نے صحیح کہا ہے۔

۸۶۳۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ۔

اور ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان کی سفارش کرے اور اس سفارش کے بدلے اسکو کوئی تحفہ دیا جائے اور وہ اس کو قبول کرے تو اس نے بہت بڑا سود[2] کھایا اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اسکی سند میں اختلاف ہے[3]

۸۶۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور دینے والے دونوں پر لعنت کی ہے[4] اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

۸۶۵۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ قَالَ فَكُنْتُ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کی تیاری کا حکم دیا اونٹ ختم ہو گئے تو آپ نے مجھے صدقے کے اونٹوں پر ادھار اونٹ لینے کا

---

[1] عینہ کی ایک صورت یہ ہے کہ ایک شخص کسی سے ادھار مانگتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں قرض نہیں دیتا ہاں میرے پاس یہ چیز مثلاً دس روپیہ کی ہے اگر تو راضی ہو تو میں تجھے یہ پندرہ روپے کو دیتا ہوں اور پھر اس سے خود ہی دس روپے کو خرید لے اور اس پر خواہ مخواہ کا پانچ روپیہ قرض ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کی ذلت کا سبب دو چیزیں ہیں ایک ترک جہاد اور دوسری دھوکہ دہی اور ظلم ۱۲ [2] اگر سفارش سے پہلے دیا جائے اور شفارش بھی ممنوع کام کی ہو تو یہ ہدیہ بالاتفاق حرام ہے یہ رشوت ہوئی اگر برسر کام کی شفارش کی اور ہدیہ بعد میں لیا تو بھی حرام ہے اور اگر ہدیہ بعد میں لیا مقرر بھی نہیں کیا تھا اور سفارش بھی نیک کام کی تھی تو وہ جائز ہے ۱۲ [3] اسکی سند میں قاسم بن عبدالرحمٰن ایک راوی ہے جس کے متعلق امام احمد اور منذری نے ضعف کا فتویٰ دیا ہے ۱۲ [4] رشوت لینے والا دینے والا بہر صورت لعنتی ہے۔ رشوت دینے والا اگر مجبور ہو کر اپنا حق وصول کرنے کے لیے دے تو امید ہے اللہ اسے معاف کرے اور اگر غیر کا حق لینے کے لیے دے تو وہ بھی لعنتی ہے سرکاری ملازم کو ایام ملازمت میں حلقہ ملازمت کے کسی اجنبی آدمی سے ہدیہ قبول کرنا بھی حرام ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخُذُ الْبَعِيرِ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

حکم دیا اور ایک اونٹ صدقے کے دو اونٹوں کے بدلے خرید لیتا تھا اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۸۶۶- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ آدمی اپنے باغ کی تازہ کھجوریں خشک کھجوروں سے یا تازہ انگور منقے سے ماپ کر سودا کرے اور اگر کھیتی ہو تو اس کا سودا غلے سے کرے آپ نے ان سب صورتوں سے منع فرمایا۔ متفق علیہ

۸۶۷- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا: نَعَمْ فَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْمَدِينِيِّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سے سوال کیا جا رہا تھا کہ تازہ کھجوریں خشک کھجوروں کے بدلے بیچی جا سکتی ہیں آپ نے فرمایا کیا خشک ہو کر کم ہو جاتی ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں آپ نے اس سے منع کر دیا اسے پانچوں نے روایت کیا اور ابن مدینی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۸۶۸- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ يَعْنِي الدَّيْنَ بِالدَّيْنِ رَوَاهُ إِسْحَاقُ وَالْبَزَّارُ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ۔

اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے اسے اسحاق اور بزار نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

لہ اس حدیث سے حیوانات کو قرض خرید نا ثابت ہوتا ہے۔ امام شافعیؒ، مالکؒ اور جمہور علماء اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور حنفیہ حیوانات کا قرض لینا جائز نہیں سمجھتے ۱۲ سے اس کا بیان پہلے گذر چکا ہے چونکہ اس میں کمی بیشی اور دھوکے کا احتمال ہے اس لیے یہ بیع منع ہے کھیتی والی صورت کو محاقلہ بھی کہتے ہیں ۱۲ سے بعض نے اس حدیث کو معلول کہا ہے کیونکہ اس کی سند میں ابو عیاش مجہول ہے لیکن بہت سے لوگوں نے اس کی توثیق کی ہے اور ترجیح اسی کو ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ سے اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ مثلاً زید نے عمرو سے ایک گھوڑا سو روپے کو ایک سال کے ادھار پر خرید لیا۔ سال گذرنے پر زید عمرو سے کہتا ہے کہ مجھ سے روپیہ نہیں بن سکا تو اس گھوڑے کو از سر نو ایک سو روپے زائد میں بیچ دے گویا ایک طرح سے اس کو تاخیر کا سود دیتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ زید نے عمرو سے دس روپے لینے ہیں اور بکر نے عمرو سے ایک کپڑا لینا ہے پس بکر زید سے کہے کہ جو کپڑا میں نے عمرو سے لینا ہے وہ میں تیرے ہاتھ دس روپے میں بیچ دیتا ہوں یہ بیع جائز ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَرَايَا وَبَيْعِ الْأُصُولِ وَالثِّمَارِ

درختوں[1] اور پھلوں[2] کی تجارت اور اسکے تخمینے کی اجازت

۸۶۹۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا۔

اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی رخصت دی کہ ان کو اندازہ سے ماپ کر بیچ دیا جائے متفق علیہ اور مسلم میں ہے کہ آپ نے عریہ کی رخصت دی ہے کہ اس سے گھر والے اندازے سے خشک کھجور دے کر تازہ کھجوریں کھا لیا کرتے تھے۔

۸۷۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی تجارت کی رخصت دی کہ تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے اندازے سے بیچ لیا جائے بشرطیکہ یہ سودا پانچ وسق[3] سے کم ہو متفق علیہ۔

۸۷۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهَا[4]

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکنے سے پہلے پھلوں کی تجارت سے خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کو منع فرمایا ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ پکنے کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا جب نقصان[4] کا اندیشہ نہ رہے

۸۷۲۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکنے سے پہلے پھلوں کی تجارت سے

---

[1] عرایا وہ درخت ہے جو کسی کو عاریۃً پھل کھانے کیلئے دیا جائے ۱۲ [2] اصول اصل کی جمع ہے اصل کا ترجمہ ہے "جڑ"، چونکہ جڑیں درختوں کی ہوتی ہیں ایسے بیع اصول کا ترجمہ ہے درختوں کی خرید و فروخت ۱۲ [3] اوسق وسق کی جمع ہے وسق ساٹھ ٹوپہ کا ہوتا ہے یعنی تین سو ٹوپہ یا یوں سمجھئے کہ وسق چار من تین سیر اور دو چھٹانک ہے اور پانچ وسق بیس من پندرہ سیر دس چھٹانک اس سے کم مقدار میں ضرورت کے لیے اندازہ سے دینا اور لینا جائز ہے ضرورت عامہ کے لیے اتنی رعایت دی گئی ہے ۱۲ [4] عاہۃ ناگہانی آفت کو کہتے ہیں بیع کی یہ صورت اس لیے منع ہے کہ غلہ یا میوہ کچا تو کارآمد نہیں اور پکنے تک شاید اس پر کوئی آفت آ جائے اور میوہ یا غلہ تباہ ہو جائے۔ چونکہ اس نقصان کا اندیشہ موجود ہے۔ اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتَّى تَزْهُوَ قِيلَ وَمَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

منع فرمایا آپ سے پوچھا گیا کہ پکنا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ پھل زرد یا سرخ رنگ کا ہو جائے متفق علیہ۔ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں

۸۷۳۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی تجارت سیاہ ہونے سے پہلے اور دانے کی تجارت سخت ہونے سے پہلے حرام قرار دی ہے اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۸۷۴۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔

اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کرے اور اسے کوئی مصیبت پہنچ جائے تو تیرے لیے اسکی قیمت کا لینا جائز نہیں آخر تو کس چیز میں اپنے بھائی کا مال لے گا اسے مسلم نے روایت کیا اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آفات کے مقابلہ میں قیمت وضع کر دینے کا حکم دیا ہے۔

۸۷۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ يُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند شدہ کھجور کا درخت خرید کرے تو اسکا موجودہ پھل بیچنے والے کا ہے مگر اس صورت میں خریدنے والا پھل کی شرط کر لے۔ متفق علیہ۔

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلہ پک جانے کے بعد بالیوں میں فروخت کر دینا جائز ہے۔ چنانچہ حنفیہ اسی کے قائل ہیں اور شافعیہ بالیوں میں دانہ پختہ جائز سمجھتے ہیں جو کے دانے نظر آتے ہوں جیسا چاول، جو۔ جوار، باجرہ اور غلہ جو نظر آئے نہ اسکو جائز نہیں سمجھتے مثلاً گندم، مونگ ماش وغیرہ۔ لیکن فروخت بقدر ضرورت ہے ورنہ اصول یہی ہے کہ دانے الگ کر کے صاف کر کے بیچے جائیں۔ ۱۲ ۲؎ اگر کوئی شخص باغ کا پھل اتار لے تو اس کے بعد اگر نقصان ہو جائے۔ تو خریدار کا نقصان ہوا اگر درختوں پر پھل کا نقصان ہو جائے تو بیچنے والے کا نقصان ہوا

۳؎ وضع جوائح کا یہ مطلب ہے کہ اگر پھل کاٹ لینے کے بعد بھی نقصان ہو جائے تو بیچنے والے کو چاہیئے کہ خریدار سے درگذر کرے اسے خواہ مخواہ کی چٹی نہ ڈالے یا کچھ چھوڑ دے احسان کرے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ السَّلَمِ وَالْقَرْضِ وَالرَّهْنِ

رہن، قرض اور سوداگری میں شراکت کا بیان

۸۷۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ: مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْبُخَارِيِّ: مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں آئے تو لوگ پھلوں میں ایک ایک اور دو دو سال کی بیع سلم کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جو شخص بیع کرے اسے چاہیئے کہ ماپ اور وزن اور مدت مقرر کرے۔ متفق علیہ اور بخاری میں ہے کہ جو شخص کسی چیز میں بیع سلم کرے۔

۸۷۷۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا: كُنَّا نُصِيْبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَأْتِيْنَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَفِي رِوَايَةٍ: وَالزَّيْتِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قِيْلَ: أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ قَالَا: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غنیمت کا حصہ لیتے تھے ہمارے پاس نبیط عربی لوگوں کے قافلے آتے تو ہم ان سے گندم، جو، منقہ میں اور ایک روایت میں زیتون بھی ہے۔ مدت مقرر تک بیع سلم کیا کرتے تھے۔ پوچھا گیا وہ کیا خود کھیتی باڑی کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ان سے کبھی نہیں پوچھا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۸۷۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے قرضہ لے اور ادا کرنے کی نیت رکھے اللہ اس کا قرضہ ادا کرے گا۔

سلم یہ ہے کہ قیمت پیشگی دے کر چیز بعد میں لی جائے مثلاً ایک شخص دوسرے کو ایک سو روپیہ دے اور کہے کہ دو مہینے یا چار مہینے بعد اس نرخ پر مجھ سے اتنے من غلاں جنس لے لوں گا یہ بیع جائز ہے بشرطیکہ ماپ یا تول قیمت مدت وغیرہ مقرر کر لی جائے اسکا دوسرا نام بیع سلف ہے ۱۲ ۵ اس بیع میں ماپ یا تول یعنی جو چیز تل کر بکتی ہے اسکی تول اور جو چیز ماپ کر بکتی ہے اس میں ماپ اور جو دونوں طرح بکتی ہو اسمیں ماپ یا تول اور مدت معین کر لینا کہ اتنی مدت میں لوں گا اور قیمت یہ سب باتیں مقرر ہونی چاہئیں ائمہ ثلثہ کا یہی قول ہے اور یہی حق ہے امام شافعی مدت معین کی شرط نہیں لگاتے ۱۲ ۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیع سلم کرتے وقت جنس نہ بھی موجود ہو تو بھی بیع سلم درست ہے صرف یہ شرط ہے کہ مدت ختم ہونے پر اس چیز کا ممکن ہونا موجود ہو امام شافعی، احمد، مالک کا یہی مذہب ہے۔ امام ابو حنیفہ کا مذہب یہی ہے کہ از ابتداء معاملہ تا اختتام مدت اس چیز کا پایا جانا ضروری ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَمَنْ اَخَذَهَا يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور جو تلف کرنے کی نیت رکھے اللہ اسکو تلف کر دے گا اس کو بخاری نے روایت کیا۔

۸۷۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا قَدِمَ لَهٗ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ فَلَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاَخَذْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ نَسِيْئَةً اِلٰى مَيْسَرَةٍ فَبَعَثَ اِلَيْهِ فَامْتَنَعَ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ فلاں آدمی کا شام سے کپڑا آیا ہے آپ بھی کسی کو بھیج کر ادھار دو کپڑے خرید لیں۔ آپ نے اس آدمی کی طرف بھیجا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا۔ اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

۸۸۰۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور کی سواری خرچ کے بدلے ہے جبکہ جانور کو رہن رکھا جائے اور دودھ خرچ کے بدلے پیا جائیگا جبکہ دودھ دینے والا جانور رہن رکھا جائے اور وہ آدمی جو سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے خرچ بھی اس کے ذمے ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۸۸۱۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ اِلَّا اَنَّ الْمَحْفُوْظَ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَغَيْرِهٖ اِرْسَالُهٗ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہن کا تاوان مرتہن پر نہیں جس نے رہن رکھا ہے اسی پر تاوان ہے اگر زیادتی ہو تو اسی کا حق ہے۔ اسکو دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا اور اسکے راوی ثقہ ہیں لیکن ابوداؤد کے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ادھار چیز لے لینی جائز ہے۔ اس بڑائی والے نے کپڑا دینے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ یہودی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار نہیں تھی۔ ۱۲ سہ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مقروض قرض کے عوض قرضخواہ کے پاس کھیت یا بھینس وغیرہ رہن رکھے تو وہ ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا یہ کہ مقروض اپنی رہن شدہ بھینس یا گھوڑے کو خود خوراک ڈالے اور خود ہی دودھ وغیرہ لے جایا کرے اور بوقت ضرورت گھوڑے پر سواری بھی کر لیا کرے اور دوسری صورت یہ ہے کہ قرضخواہ رہن شدہ جانور کا خرچ بھی خود ہی برداشت کرے اور نفع بھی خود ہی لے لیا کرے پہلا قول امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور امام مالک ہے اور دوسرا قول امام احمد حسن احمد لیث کا ہے اور حدیث قول ثانی کی تائید کرتی ہے ۱۲ سہ مطلب یہ ہے کہ مرتہن رہن شدہ کا مالک نہیں صرف قابض ہے اگر شے مرہونہ تعدی طور پر تلف ہو جائے یا ہو جائے تو مرتہن اس کا ذمہ دار نہیں اور اگر اس چیز میں اضافہ ہو جائے تو بھی وہ اسکا مالک نہیں نفع یا نقصان جو کچھ بھی ہے مالک کا ہے مرتہن کا نہیں ۱۲ سہ اس حدیث کے دو

(باقی آگے)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۸۲۔ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَکْرًا فَقَدِمَتْ عَلَیْہِ اِبِلٌ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ اَنْ یَقْضِیَ الرَّجُلَ بَکْرَہٗ فَقَالَ لَا اَجِدُ اِلَّا خِیَارًا رُبَاعِیًا فَقَالَ اَعْطِہِ اِیَّاہُ فَاِنَّ خَیْرَ النَّاسِ اَحْسَنُھُمْ قَضَاءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے قرض ایک اونٹنی نوجوان جب صدقے کے اونٹ آئے تو ابو رافع کو آپ نے حکم دیا کہ اس کا قرضہ ادا کر دو میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ساری اونٹنیاں بہت زیادہ تگڑی ہیں اور بہت بہتر ہیں آپ نے فرمایا یہی دے دو۔ بہترین آدمی وہی ہے جو قرضہ اچھا ادا کرے۔[1]

۸۸۳۔ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَۃً فَھُوَ رِبًا رَوَاہُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَۃَ وَاِسْنَادُہٗ سَاقِطٌ۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قرضہ جو نفع کھینچ کر لائے وہ سود ہے۔ اسے حارث بن اسامہ نے روایت کیا اور اس کی سند[2] ردی ہے۔

۸۸۴۔ وَلَہٗ شَاھِدٌ ضَعِیْفٌ عَنْ فُضَالَۃَ ابْنِ عُبَیْدٍ عِنْدَ الْبَیْھَقِیِّ۔

اور اس کا ایک کمزور شاہد بیہقی میں فضالہ بن عبید کی حدیث ہے۔

۸۸۵۔ وَاٰخَرُ مَوْقُوْفًا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ عِنْدَ الْبُخَارِیِّ۔

اور بخاری میں ایک اور حدیث موقوف عبداللہ بن سلام سے مروی ہے۔

بَابُ التَّفْلِیْسِ وَالْحَجْرِ

دیوالیہ اور قرقی کا بیان

۸۸۶۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ

ابو بکر بن عبدالرحمٰن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص مفلس کے پاس اپنی چیز

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) طریق ہیں ایک تو صحیح ہے لیکن وہ سعید بن سیب سے مرسل ہے چنانچہ بزار اور ابن قطان نے اس کی تصریح کی ہے اور دوسرا طریق ضعیف ہے اس کی سند میں نضر بن عاصم ہے اور اس میں تصحیف ہے صحیح ہے کہ یہ راوی عبداللہ بن نضر بن ام انطائی ہے اسکی کئی منکر حدیثیں ہیں ۱۲ حواشی مفوضہ ملا

[1] اگر مقروض خود بخود زیادہ ادا کرتے وقت قرضہ سے زیادہ دیا بہتر دے دے تو یہ جائز ہے اور اگر قرض خواہ قرض دیتے وقت یہ شرط کر لے کہ میں تجھ سے اتنا زیادہ لوں گا یا قرضہ بہتر لوں گا تو یہ سود ہوگا اور یہ حرام ہے ۱۲ [2] اسکی سند میں حارث مصنف ہے جس کے متعلق "متروک الحدیث" "منکر الحدیث" "غیر ثقہ" الہیثمی کے الفاظ محدثین نے استعمال کئے ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہو ہو بہو پالے تو اس کا وہی حقدار ہے۔ متفق علیہ۔

۸۸۷۔ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَمَالِكٌ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُرْسَلًا بِلَفْظِ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَوَصَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَضَعَّفَهُ تَبَعًا لِأَبِي دَاوُدَ۔

اور اسے ابوداؤد اور مالک نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے مرسل طور پر ان لفظوں سے روایت کیا ہے کہ جو شخص کسی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے اور خریدنے والا مفلس ہو جائے اور بیچنے والے کو اسکی قیمت ادا کر نہ سکے بیچنے والا اپنی چیز کو پالے تو وہ اس کا بہت حقدار ہے اور اگر خریدنے والا مر جائے تو بیچنے والا دوسرے قرضخواہوں کیطرح ایک قرضخواہ ہے اسے بیہقی نے موصول روایت کیا اور ابوداؤد کی اتباع میں ضعیف کہا

۸۸۸۔ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ مِنْ رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ خَلْدَةَ قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكُمْ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَضَعَّفَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَضَعَّفَ أَيْضًا هٰذِهِ

اور اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عمرو بن خلدہ کی روایت سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ ہم ابوہریرہ کے پاس آئے ہم اپنے ایک دوست کے متعلق جو مفلس ہو چکا تھا ابوہریرہ سے مسئلہ پوچھنا چاہتے تھے تو ابوہریرہ نے کہا میں تم کو وہی فیصلہ بتاؤں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا جو شخص مفلس ہو جائے یا مر جائے اور کوئی شخص اپنا سامان بعینہ دیکھ لے تو وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے اسے حاکم نے صحیح کہا اور

اور اسے ابوداؤد اور مالک نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے مرسل طور پر ان لفظوں سے روایت کیا ہے کہ جو شخص کسی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے اور خریدنے والا مفلس ہو جائے اور بیچنے والے کو اسکی قیمت ادا کر نہ سکے بیچنے والا اپنی چیز کو پالے تو وہ اس کا بہت حقدار ہے اور اگر خریدنے والا مر جائے تو بیچنے والا دوسرے قرضخواہوں کیطرح ایک قرضخواہ ہے اسے بیہقی نے موصول روایت کیا اور ابوداؤد کی اتباع میں ضعیف کہا

اور اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عمرو بن خلدہ کی روایت سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ ہم ابوہریرہ کے پاس آئے ہم اپنے ایک دوست کے متعلق جو مفلس ہو چکا تھا ابوہریرہ سے مسئلہ پوچھنا چاہتے تھے تو ابوہریرہ نے کہا میں تم کو وہی فیصلہ بتاؤں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا جو شخص مفلس ہو جائے یا مر جائے اور کوئی شخص اپنا سامان بعینہ دیکھ لے تو وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے اسے حاکم نے صحیح کہا اور

---

۱ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے کوئی مال خرید ے ادا اس کے بعد وہ مفلس ہو جائے قرضہ ادا کرنے کے لیے اس کے پاس کچھ نہ رہے تو جو چیز بیچے ہوئے کو حق پہنچتا ہے کہ اپنی بیع کو فسخ کر کے اپنی چیز پر قبضہ کر لے جمہور کا یہی مذہب ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک وہ ایسا اس چیز کو نہیں لے سکتا بلکہ اور قرضخواہوں کے ساتھ وہ بھی اس میں شامل ہے یعنی جس تناسب سے اوروں کو قرضہ ملے گا اسکو بھی اسی تناسب سے ملے گا لیکن یہ حدیث کے خلاف ہے ۱۲ ۲ ابی بکر بن عبدالرحمٰن کی مرسل حدیث میں اسمٰعیل بن عیاش ہے اور وہ ضعیف ہے اور عمرو بن خلدہ کی حدیث میں ابوالمعتبر مجہول ہے۔ اسمٰعیل کے متعلق امام بخاری کا فتویٰ یہ ہے کہ اگر یہ شامیوں سے روایت کرے تو درست ہے اور اس حدیث میں اس نے حارث بن یزید شامی سے روایت کیا ہے اور ابوالمعتبر کے متعلق ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ اس سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے اور وہ ثقہ فاضل ہے اسکی جہالت رفع کرنے کے لیے اتنا کافی کہ اس کا شاگرد ابن ابی ذئب ہے۔ امام شافعیؒ نے عمرو بن خلدہ کی روایت کو عبدالرحمٰن کی مرسل حدیث سے بہتر کہا ہے یہ سارے طرق استدلال کے قابل ہیں ۱۲ ۳ اگر مقروض نے کسی خریدکردہ چیز کی کچھ قیمت ادا کر دی ہو تو باقی قیمت کے عوض بیچنے والا زیادہ حقدار نہیں رہتا بلکہ دوسرے قرضخواہوں کے ساتھ اسکو بھی نسبت قرضہ کا حصہ ملے گا اور اگر مقروض مر جائے تو اس صورت میں جس کی کوئی چیز بعینہ موجود ہو وہ زیادہ حقدار نہیں رہتا۔ امام شافعی بہرحال اسکو حقدار سمجھتے ہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزِّيَادَةَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ۔

۸۸۹۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

ابوداؤد نے ضعیف کہا اور اس روایت میں موت کے ذکر کو بھی ضعیف کہا۔

اور عمرو بن شرید اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار آدمی اگر قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اسے سزا دینا اور اسکی بے عزتی کرنا جائز ہے اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور بخاری نے معلق کہا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۸۹۰۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَأَفْلَسَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو پھلوں کی تجارت میں بڑا نقصان ہوا اور اس پر قرضہ بہت بڑھ گیا اور مفلس ہوگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صدقہ کرو لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن وہ رقم اسکا قرضہ نہ ادا کرسکی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرضخواہوں کو کہا کہ یہی کچھ ہے[1] اور کچھ نہیں ملے گا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۸۹۱۔ وَعَنِ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَرَ عَلَى مُعَاذٍ مَالَهُ وَبَاعَهُ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا وَرَجَّحَ إِرْسَالَهُ۔

اور ابن کعب بن مالک اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دیا تھا۔ اور اسکے مال کو بیچ کر قرضخواہوں کو دیدیا اسے دارقطنی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور اسے ابوداؤد نے مرسل طور پر روایت کیا اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن پیش کیا گیا میری عمر اس دن چودہ سال تھی آپ نے مجھے جہاد میں جانے کی

---

[1] یعنی مقروض اگر توفیق ہوتے بھی قرضہ ادا نہ کرے تو قرضخواہ کو اسکی بے عزتی کرنے اور اسکو عدالت سے سزا دلوانے کا حق پہنچتا ہے ۱۲ سکہ یعنی آپ نے قرضخواہوں کو فرمایا یہی کچھ ہے جو کچھ بھی ہے جتنا جتنا قرضہ کی مناسبت سے تم کو ملتا ہے بانٹ لو یہ دیوالہ نکالنے کی صورت ہے ۱۲ سکہ یعنی مجھے احد کی لڑائی کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لڑائی کے لیے پیش کیا گیا ۱۲ سکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَةَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ: فَلَمْ يُجِزْنِي وَلَمْ يَرَنِي بَلَغْتُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

اجازت نہ دی اور خندق کے دن میں پیش کیا گیا تو اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی آپ نے مجھ کو جنگ میں جانے کی اجازت دیدی۔ متفق علیہ اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ مجھے اجازت نہ دی کہ مجھے بالغ نہ سمجھا اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۸۹۳۔ وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ هٰذَا عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔

اور عطیہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریظہ کی جنگ کے دن پیش کیے گئے جن کے زیر ناف بال اگے ہوئے تھے ان کو قتل کر دیا گیا اور جن کے نہیں تھے انکو چھوڑ دیا گیا میں بھی انہی میں تھا مجھے بھی چھوڑ دیا۔ اسے چاروں نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا اور کہا کہ یہ حدیث شیخین کی شرط پر ہے۔

۸۹۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَفِي لَفْظٍ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا

اور عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی تحفہ نہیں دے سکتی اور ایک لفظ یہ ہیں کہ عورت کو جائز نہیں کہ اپنے خاوند کے مال میں یا اپنے مال میں کوئی تصرف

لہ احد میں جب عمر چودہ سال تھی تو مجھے اجازت نہ ملی لیکن خندق کے دن جب میری عمر پندرہ سال تھی تو مجھے اجازت مل گئی۔ اس حدیث کو یہاں بیان کرنے کا صرف یہ مقصد ہے کہ شریعت کے احکام آدمی پر پندرہ برس کی عمر میں واجب ہوتے ہیں تو پندرہ برس کے آدمی کی خرید و فروخت معتبر ہوگی اس سے کم عمر کا بچہ اگر کوئی بیع کرے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور دوسری بلوغت کی علامت موئے زیار ہیں۔ چنانچہ عطیہ قرظی کی حدیث اسی چیز کے بیان کے لیے ذکر کی گئی ہے ۱۲ منہ سلہ موئے زیار پیدا ہونے سے آدمی بالغ سمجھا جاتا ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ۱۲ سلہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت اپنے ذاتی مال میں بھی بغیر خاوند کی اجازت کے تصرف نہیں کر سکتی۔ چنانچہ اسی حدیث کی بنا پر طاؤس فتویٰ دیتے تھے کہ عورت اپنے ذاتی مال میں بھی بغیر اجازت تصرف نہ کرے لیکن جمہور اس کے خلاف ہیں اسی طرح ائمہ اربعہ کے نزدیک بھی عورت اپنے مال میں تصرف کر سکتی ہے۔ عورت کا اپنا ذاتی مال کون سا ہے؟ اس کے جہیز کا سامان، اس کا حق مہر، اس کا وراثت کا حصہ اور اگر وہ اپنے مال سے تجارت کرائے تو اس کا منافع۔ اس مال پر مرد کا کوئی حق نہیں ہاں اگر عورت اپنی رضامندی سے دیدے تو جائز ہے جیسے عبداللہ بن مسعود اور ان کی بیوی کے صدقہ کرنے کا قصہ گذر چکا ہے۔ اگر عورت کو اختیار نہ ہوتا تو یہ واقعہ پیش نہ آتا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَصْحَابُ السُّنَنِ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

کرے جبکہ وہ اپنے وجود کی بھی مالک نہیں اسے احمد اور اصحاب سنن نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۸۹۵۔ وَعَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ مُخَارِقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے سوا کسی کو سوال کرنا جائز نہیں ایک وہ آدمی جس نے ضمانت اٹھائی ہو اسے ضمانت کی مقدار تک سوال کرنا جائز ہے پھر سوال کرنا چھوڑ دے اور ایک وہ آدمی جس پر کوئی ناگہانی آفت آئی ہو اور اسکا مال برباد ہوگیا ہو اسکو گذارہ کے لیے سوال کرنا جائز ہے اور ایک وہ آدمی جسے فاقے آرہے ہیں اور اسکی قوم کے تین معتبر آدمی شہادت دیں کہ اسے واقعی فاقے آرہے ہیں تو اس کو سوال کرنا جائز ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

بَابُ الصُّلْحِ

صلح کا بیان

۸۹۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ لِأَنَّ رَاوِيَهُ كَثِيرُ بْنُ

اور عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں صلح جائز ہے سوائے اس صلح کے جو کسی حرام کو حلال کرے یا کسی حلال کو حرام کرے اور مسلمانوں کی ساری شرطیں ٹھیک ہیں سوائے ان شرطوں کے جن سے کوئی حلال چیز حرام کیجائے یا حرام چیز حلال کیجائی اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح

۱؎ دیکھئے تو صلح کئی قسم کی ہے کافر اور مسلمان کی صلح مرد اور عورت کی صلح، باغی جماعت کے حق کی جماعت کے ساتھ صلح، دو ناراض آدمیوں کی صلح، مالی معاملات میں جھگڑے کی صلح اور یہاں یہی صلح آخری قسم مراد ہے یعنی مالی معاملات میں کون کون سی صلح جائز ہے اور کون کون سی ناجائز اور صلح کے شرائط کیا ہیں ۱۲ ۲؎ مسلمانوں کا ذکر صرف اسلئے کیا گیا ہے کہ شریعت کے احکام کے مخاطب یہی لوگ ہیں ورنہ اسی طرح مسلمانوں میں صلح جائز ہے یہودی، عیسائی، مشرک اقوام سے بھی صلح جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے یہودیوں سے صلح کا معاہدہ کیا۔ حدیبیہ میں مشرکوں سے صلح ہوئی اور اسی طرح عیسائی قبائل سے بھی صلح ہوئی ۱۲ ۳؎ صلح کے متعلق کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ شریعت کے کسی حکم کے برخلاف نہ ہو جس سے کوئی حلال چیز حلال ہو جائے یا حلال چیز حرام ہو جائے وہ صلح ناجائز ہے۔ حرام کو حلال کرنے کی مثال یہ کہ آدمی کہے کہ فلاں شخص کی طرف سے قرض کروں گا خواہ وہ بے قصور ہے لیکن میں تیری حمایت میں یہ کام کروں گا اور حلال کو حرام کی مثال یہ کہ آدمی کسی سے کہے کہ تیری خاطر میں اپنی عورت سے قطع تعلق کر لوں گا ۱۲ ۴؎ امام شافعیؒ کے سوا تینوں امام ہر صلح کو جائز سمجھتے ہیں جو کہ حدیث کی شرائط کے مخالف نہ ہو ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ ضَعِيفٌ وَكَأَنَّهُ اِعْتَبَرَهُ بِكَثْرَةِ طُرُقِهِ۔

اور دوسرے محدثین نے اس پر اعتراض کیا ہے اسلیے کہ اسکا ایک راوی کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف ضعیف ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ترمذی نے اس حدیث کو کثرت طرق کی وجہ سے صحیح کہہ دیا ہے۔

۸۹۷۔ وَقَدْ صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

اور ابن حبان نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۸۹۸۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ مَالِي اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے پھر ابوہریرہ کہتے ہیں کیا وجہ ہے کہ اب تم اس حکم کی تعمیل نہیں کرتے میں تمہارے کندھوں پر بھی شہتیر رکھوں گا۔

۸۹۹۔ وَعَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ اَنْ يَاْخُذَ عَصَا اَخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ فِي صَحِيحَيْهِمَا۔

اور ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی کی ایک چھڑی بھی اس کی رضامندی کے بغیر لے لے۔ اسے ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔

بَابُ الْحَوَالَةِ وَالضَّمَانِ

امانت اور ضمانت کا بیان

۹۰۰۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَمَنْ اُحِيلَ فَلْيَحْتَلْ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی آدمی کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو مالدار آدمی کا حوالہ دیا جائے تو اسے قبول کرلو۔ متفق علیہ اور احمد کی ایک روایت میں ہے کہ جسے کسی آدمی کی ضمانت دی جائے وہ ضمانت کو قبول کرے

لہ مالی حقوق میں یہ بات شریعت نے طے کر دی ہے کہ ہمسایہ ہمسائے کی دیوار پر اپنا شہتیر رکھ سکتا ہے امام احمد اور اسحاق کے نزدیک ہمسائے کو شہتیر رکھنے کی اجازت ہمسائے پر واجب ہے اور دوسرے ائمہ کے نزدیک واجب نہیں مستحب ہے ۱۲ سلہ حوالہ کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ مقروض اپنے قرض میں کوئی شخص ضمانت لے۔ شریعت میں یہ بھی جائز ہے اور دوسرا یہ کہ مقروض قرخواہ کو اپنے مقروض کے سپرد کر دے مثلاً خالد نے بکر سے سو روپیہ لینا ہے اور بکر نے عمرو سے سو روپیہ لینا ہے تو بکر خالد سے کہے کہ تم میرا قرضہ عمرو سے لے لو شریعت میں یہ بھی جائز ہے جبکہ عمرو اقرار کرلے کہ ہاں واقعی میں نے اسکا قرضہ دینا ہے اور میں تجھے دے دوں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۰۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَّا فَغَسَّلْنَاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ ثُمَّ اَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا نُصَلِّي عَلَيْهِ فَخَطَا خُطًا ثُمَّ قَالَ اَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟ فَقُلْنَا دِيْنَارَانِ فَانْصَرَفَ فَتَحَمَّلَهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَاَتَيْنَاهُ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ اَلدِّيْنَارَانِ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّ الْغَرِيْمِ وَبَرِيَ مِنْهُ الْمَيِّتُ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ہم میں سے فوت ہوگیا ہم نے اسکو غسل دیا اور خوشبو لگائی اور کفن دیا پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہم نے کہا یارسول اللہ چل کر اس کا جنازہ پڑھائیے آپ نے چند قدم اٹھائے پھر فرمایا کیا اس پر قرضہ بھی تھا؟ ہم نے کہا دو دینار تھے۔ آپ واپس آگئے ان کو ابوقتادہ نے اپنے ذمے لے لیا ہم پھر آپ کے پاس آئے ابوقتادہ نے کہا یارسول اللہ دو دینار میں ادا کروں گا آپ نے فرمایا قرضخواہوں کو دے کر میت کو اس سے بری کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی اسے احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۹۰۲۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَآؤُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقروض آدمیوں کے جنازے لائے جاتے تو آپ پوچھتے کیا قرضے کی ادائیگی کیلئے اسکا مال کافی ہے اگر بتایا جاتا کہ مال کافی ہے تو اس پر جنازہ پڑھتے ورنہ کہہ دیتے کہ جاؤ تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھو پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے ذریعے عام دولت عطا فرمائی تو آپ نے فرمایا میں مومنوں کو انکی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرضہ ہو تو وہ قرضہ میرے ذمہ ہے متفق علیہ۔

ف ۱ اس حدیث سے پانچ باتیں معلوم ہوئیں پہلی یہ کہ میت کی طرف سے قرضہ کی خلافت درست ہے۔ دوسری یہ کہ میت کے قرضہ کا ضامن ہونا میت کے ترکہ سے ادا نہیں کر سکتا تیسری یہ کہ میت کے متعلق واجبہ مثلاً نماز روزہ، حج زکوٰۃ قرضہ وغیرہ کو ادا کرنے سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے اور اس کی طرف سے وہ ادا ہو جاتے ہیں چوتھی یہ کہ قرضہ اور دیگر حقوق العباد بھی جب تک ادا نہ کئے جائیں یا صاحب حق یا قرضخواہ معاف نہ کر دے یہ کبھی ساقط نہیں ہوتے حتیٰ کہ مرنے کے بعد بھی ساقط نہیں ہوتے پانچویں یہ کہ قرضہ ایک بدترین لعنت ہے اور اسی قرضہ کا اٹھانے سے گریز کیا جائے اگر مجبوری کی وجہ سے اٹھائے تو فوراً ادا کرنیکی فکر کرے لاپرواہی سے کام نہ لے ۱۲ ۲ میرے ذمہ کا یہ مطلب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر یہ قرضہ واجب تھا بلکہ یہ قرضہ بیت المال کے ذمہ ہے چونکہ اس وقت بیت المال آپ کے ہاتھ میں تھا اسلیے آپ نے میرے ذمہ کہا اور آپ کے بعد یہ قرضہ ولیان ریاست کے ذمہ ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اسکی صراحت ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۰۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَفَالَةَ فِي الْحَدِّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی حدود میں ضمانت نہیں[1] اسکو بیہقی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْوَكَالَةِ

شراکت و وکالت کا بیان

۹۰۴۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دو شریکوں میں تیسرا میں ہوں جب تک کہ کوئی دوسرے سے خیانت نہ کرے جب ایک نے خیانت کی تو میں اسے نکل جاتا ہوں۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۹۰۵۔ وَعَنِ السَّائِبِ الْمَخْزُوْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ شَرِيْكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْبِعْثَةِ فَجَآءَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاَخِيْ وَشَرِيْكِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اور سائب مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں وحی آنے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تجارت میں ساتھی تھا جب میں فتح مکہ کے دن آیا تو آپ نے فرمایا مرحبا میرا بھائی اور میرا شریک[2] اسے احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

۹۰۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور عمار اور سعد نے بدر کے دن مال غنیمت

---

[1] حدود میں ضمانت نہیں مثلاً چوری، زنا، تہمت، شراب نوشی کی حدود میں ضمانت نہیں ہونی چاہیئے۔ اسکی تین وجہیں ہیں ایک یہ کہ ضمانت اس لیے ہوتی ہے کہ کسی مطالبہ کو مضبوط کیا جائے اور حدود میں قانون یہ ہے کہ اس کے ثبوت کو زیادہ سے زیادہ کمزور کیا جائے اور شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جائے۔ دوسرا یہ کہ ضمانت میں تاخیر ہوتی ہے تا فیصلہ اس کے بعد خواہ معافی ہو یا سزا لیکن حدود میں بعد ثبوت معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تیسری یہ کہ ضامن کی حیثیت یہ ہوتی ہے کہ اگر ملزم کو پیش کر دے یا ملزم ادا کر دے تو بہتر اور ضامن اس حق کو پورا کرے اور حدود میں یہ صورت نہیں ہوتی صرف ملزم پر ہی قائم کی جائے گی۔ کسی دوسرے پر وہ قائم نہیں ہو سکتی ۱۲ [2] اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ شراکت جسمی اور مالی درست ہے بشرطیکہ دیانت داری سے ہو۔ اس صورت میں یقیناً نفع ہوگا۔ بصورت دیگر نقصان لازمی ہے ۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ شرکت بعثت نبوی سے پہلے بھی رائج تھی اور اسلام نے اس پر چند ایک شرائط لگا کر اور نقائص سے پاک کر کے اسکو جاری رہنے دیا۔ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيمَا نَصِيبُ يَوْمِ بَدْرٍ الْحَدِيثَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

میں شرکت[1] کی۔ اسے نسائی نے روایت کیا

۹۰۷۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي بِخَيْبَرَ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ۔

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں خیبر کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا اگر میرے وکیل سے تیری ملاقات ہو جائے تو اس سے پندرہ وسق کھجوریں لیتے آنا۔[2] اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور صحیح کہا۔

۹۰۸۔ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ بِدِينَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ أُضْحِيَةً الْحَدِيثَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي أَثْنَاءِ حَدِيثٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ۔

اور عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک دینار دے کر قربانی خریدنے کے لیے بھیجا۔ الحدیث اسے بخاری نے ایک حدیث کے ضمن میں بیان کیا جو پہلے گذر چکی ہے

۹۰۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا۔[3] الحدیث متفق علیہ۔

۹۱۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ وَأَمَرَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَذْبَحَ الْبَاقِيَ

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ خود ذبح کئے اور باقی کے متعلق حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ آپ کی طرف سے ذبح کریں[4]

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ محنت مزدوری اور کسب میں برابر کی حیثیت سے شرکت جائز ہے اس کو شرکت ابدان کہا جاتا ہے۔ یہ جائز ہے امام ابوحنیفہؒ اس کے قائل ہیں لیکن امام شافعیؒ اس کو جائز نہیں سمجھتے۔ حدیث سے قول اول کی تائید ہوتی ہے ۱۲

[2] اس سے معلوم ہوا کہ مالی معاملات میں کسی کو وکیل کرنا درست ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جابر نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی مجھ سے نشانی طلب کرے تو اسے کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ اس کی ہتھیلی پر ہاتھ رکھ دینا گویا یہ نشانی حضورؐ نے پہلے اس سے طے کر رکھی تھی ۱۲

[3] اس حدیث کو یہاں وکالت کے اثبات میں بیان کیا گیا ہے۔ ساری حدیث اس طرح ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ابن جمیل اور حضرت عباس اور خالد بن ولید نے زکوٰۃ نہیں دی تو آپؐ نے فرمایا ابن جمیل غریب تھا۔ اس کو اللہ نے غنی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے وہ اس کام سے انتقام لیتا ہے (یہ منافق تھا بعد میں اس نے توبہ کی اور سچا مسلمان بنا) اور عباسؓ کی زکوٰۃ میرے ذمہ آئی۔ وہ میں ادا کروں گا۔ اور خالد بن ولید کو تم ظلم منسوب کرتے ہو اس نے جب اپنا سارا مال ہی اللہ کے لیے وقف کر رکھا ہے تو اس سے زکوٰۃ کیوں مانگتے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ سامان بھی وقف کیا جا سکتا ہے ۱۲ [4] اس سے معلوم ہوا کہ قربانی ذبح کرنے میں بھی وکیل کر لینا درست ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَدِيْثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

الحدیث اسے مسلم نے روایت کیا۔

۹۱۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ قِصَّةِ الْعَسِيْفِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا اَلْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہؓ سے مزدور کے قصہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انیس تو اس عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر دینا۔

الحدیث متفق علیہ۔

بَابُ الْاِقْرَارِ

اقرار کا بیان

۹۱۲۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ كَانَ مُرًّا، صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ

ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حق کہنا اگرچہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو اسے ابن حبان نے صحیح کہا یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔

بَابُ الْعَارِيَةِ

مانگی ہوئی چیز کا بیان

۹۱۳۔ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس ہاتھ سے لیا ہے اسی پر ادا کرنا واجب ہے اسے احمد اور چاروں نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۹۱۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تجھے امانت دی ہو اسکو امانت ادا کر اور جو تجھ سے خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر

ملہ اس سے معلوم ہوا کہ حدود قائم کرنے میں بھی وکالت درست ہے یہ مکمل حدیث کتاب الحدود میں آئے گی ۱۲ سلہ اقرار کا معنی کسی چیز کو ثابت کرنا اور اصطلاح شریعت میں اقرار عبادت ہے شریعت کے حق کو اپنے اوپر تسلیم کر لینے سے ۱۲ سلہ مفصل حدیث اس طرح ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی کہ ہمیشہ غریبوں کی طرف دیکھا کرو، مسکینوں سے محبت رکھو، رشتہ داروں سے نیک سلوک کیا کرو، ہمیشہ سچ کہو اگرچہ تلخ ہو کسی سے سوال نہ کیا کرو اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کثرت سے پڑھا کرو ۱۲ سلہ سمرہ بن جندب بن فزارہ سے تھے مشہور صحابی ہیں انصار کے حلیف تھے۔ ان کی مرویات کافی تعداد میں ہیں ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے ۶۰ھ میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا ۱۲ سلہ اس حدیث کے کئی طرق ہیں ایک میں طلق بن غنم ہے دوسرے میں ایوب بن سوید تیسرے میں بعض مجہول آدمی لیکن بایں ہمہ اسکو کثرت طرق کی بنا پر قابل استدلال سمجھا گیا ہے قرآن کریم کی آیت جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کے عموم کی کیا یہ حدیث مخصص ہے آدمی کو خیانت کے بدلہ میں بھی خیانت نہیں کرنا چاہئے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَحَسَّنَهُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَاسْتَنْكَرَهُ أَبُوْحَاتِمِ الرَّازِيُّ وَأَخْرَجَهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ وَهُوَ شَامِلٌ لِلْعَارِيَةِ۔

اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا اور حسن کہا اور حاکم نے صحیح کہا اور ابو حاتم رازی نے منکر کہا اور اسے محدثین کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے اور یہ حدیث مانگ کر چیز لینے کو بھی شامل ہے۔

۹۱۵۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ رُسُلِيْ فَأَعْطِهِمْ ثَلَاثِيْنَ دِرْعًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَعَارِيَةٌ مَّضْمُوْنَةٌ أَوْ عَارِيَةٌ مُّؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مُّؤَدَّاةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تجھے میرے ایلچی پہنچے تو انکو تیس زرعیں دیدینا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا عاریت کے طور پر جس میں ضمانت ہوگی یا اس عاریت کے طور پر جو امانت ہوتی ہے آپ نے فرمایا عاریت بطور امانت[1] اسے احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۹۱۶۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ دُرُوْعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبٌ يَّا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَّضْمُوْنَةٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حنین کے دن کچھ زرعیں مانگ کر لی تھیں اس نے کہا کیا آپ یہ زبردستی لیتے ہیں حضور نے فرمایا نہیں بلکہ عاریتاً جن کی ادائیگی ہوگی[2] اسے ابوداؤد احمد اور نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۹۱۷۔ وَأَخْرَجَ لَهُ شَاهِدًا ضَعِيْفًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

اور ایک ضعیف سا شاہد اس کا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بھی ہے۔

بَابُ الْغَصْبِ

غصب[3] کا بیان

۹۱۸۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سعید[4] بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

---

[1] عاریۃ مضمونہ قرض کو کہتے ہیں اور عاریۃ موداۃ مستعار چیز کو کہتے ہیں چونکہ قرض میں ضمانت لازم ہے اگر بالفرض ایک آدمی کوئی چیز قرض لے اور وہ اس سے تلف ہو جائے تو اس کی ضمانت بالاتفاق مقروض پر پڑجاتی ہے اسی لئے اس کو عاریۃ مضمونہ کہتے ہیں اور اگر کوئی چیز کوئی شخص عاریت کے طور پر بطور امانت لے اور وہ چیز اس سے تلف ہو جائے تو مستعیر کے ذمہ اس کی ضمانت لازم نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے ۱۲ [2] اگر کوئی شخص مانگ کر کوئی چیز لے اور اس سے وہ چیز اتفاقاً یا حادثہ میں ضائع ہو جائے تو امام شافعی کے نزدیک اس کی قیمت اس کو بھرنی آتی ہے اور دوسرے آئمہ کے نزدیک نہیں اور اگر آدمی قصداً اسے تلف کرے یا اس کی سستی کی وجہ سے اس سے تلف ہو جائے تو سب کے نزدیک اس کی قیمت دینی پڑتی ہے ۱۲ [3] کسی کا مال زبردستی چھین لینا غصب ہے ۱۲ [4] سعید بن زید عشرہ مبشرہ سے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ فاطمہ ان کے نکاح میں تھیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک بالشت زمین کسی کی ظلم سے چھین کرلے لے گا اللہ تعالیٰ اس جگہ کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک اس کی گردن پر رکھے گا۔[1] متفق علیہ

۹۱۹۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ لَهَا بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدَيْهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيْهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوْا وَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ لِلرَّسُوْلِ وَحَبَسَ الْمَكْسُوْرَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَسَمَّى الضَّارِبَةَ عَائِشَةَ وَزَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَاِنَاءٌ بِاِنَاءٍ وَصَحَّحَهُ۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی کے پاس تھے کہ آپ کی دوسری بیوی نے خادم کے ہاتھ ایک پیالے میں کچھ کھانا بھیجا تو اس نے ہاتھ مارا اور وہ پیالہ ٹوٹ گیا آپ نے اس کو جوڑ کر اس میں کھانا ڈال دیا اور فرمایا کھاؤ اور اس کی بجائے سالم پیالہ لانے والے کے ہاتھ واپس بھیج دیا اور ٹوٹا ہوا اپنے پاس رکھ لیا اسے بخاری اور ترمذی نے روایت کیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ ہاتھ مارنے والی حضرت عائشہ تھیں اور اتنا زیادہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کے بدلے کھانا اور برتن کے بدلے برتن[2] اور اسے صحیح کہا۔

۹۲۰۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَّلَهٗ نَفَقَتُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بغیر مالک کی اجازت کے کسی زمین میں کھیتی باڑی شروع کردے اس کو سوائے خرچ[3] کے کوئی حصہ نہیں ملے گا اسے احمد اور چاروں نے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا کبیرہ گناہ ہے اور زمین کا غصب یہ ہے کہ اس پر زبردستی قبضہ جما کر اس میں زراعت شروع کردی جائے ۱۲

[2] یہ کھانا بھیجنے والی حضرت صفیہ تھیں اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی چیز مستعیر کے ہاتھ سے ٹوٹ جائے یا ضائع ہو جائے تو اس کی ضمانت میں مثلیت کا اعتبار کیا جائے گا یا قیمت کا یہ اختلاف قیمت والی چیزوں میں ہے اور دوسری چیزوں میں تو قطعی فیصلہ ہے کہ مثلیت ہی معتبر ہوگی اس حدیث سے مثلیت ہی راجح معلوم ہوتی ہے ۱۲

[3] اگر کوئی شخص مالک کی اجازت کے بغیر کسی زمین میں کھیتی باڑی شروع کردے تو اس حدیث کی رو سے پیداوار میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا صرف بیج کی قیمت اسے ملے گی باقی ساری پیداوار مالک زمین کی ہوگی امام مالک احمد اسحٰق ابن حزم اور اہل مدینہ میں سے اکثر کا یہی مذہب ہے اور جمہور امت کا یہ قول ہے کہ پیداوار ساری کاشتکار کو ملے گی اور مالک کو اس ساری مدت کا زمین کا کرایہ ملے گا۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ يُقَالُ اِنَّ الْبُخَارِيَّ ضَعَّفَهُ۔

نسائی کے سوا روایت کیا اور ترمذی نے حسن کہا اور کہا جاتا ہے بخاری نے اس کو ضعیف کہا ہے

۹۲۱۔ وَعَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَرْضٍ غَرَسَ اَحَدُهُمَا فِيْهَا نَخْلًا وَالْاَرْضُ لِلْاٰخَرِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَرْضِ لِصَاحِبِهَا وَاَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ اَنْ يُّخْرِجَ نَخْلَهُ وَقَالَ لَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

اور عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کسی نے کہا کہ دو آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زمین کا جھگڑا لے کر آئے کہ ایک کی زمین تھی اور دوسرے نے اس میں کھجوریں لگا دی تھیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ زمین مالک کی ہے اور کھجور والے کو کہا تم اپنی کھجوریں اکھاڑ لو اور فرمایا کہ ظلم کے پسینے کی کوئی قیمت نہیں اسے ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

۹۲۲۔ وَاٰخِرُهٗ عِنْدَ اَصْحَابِ السُّنَنِ مِنْ رِّوَايَةِ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّاخْتُلِفَ فِيْ وَصْلِهٖ وَاِرْسَالِهٖ وَفِيْ تَعْيِيْنِ صَحَابِيِّهٖ۔

یہ آخری حصہ اصحاب سنن نے عروہ بن سعید بن زید سے روایت کیا ہے اور اس کے موصول اور مرسل ہونے میں اختلاف ہے اور اس صحابی کی تعیین میں بھی اختلاف ہے۔

۹۲۳۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یوم النحر کے خطبہ میں فرمایا کہ تمہارے خون تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے کہ تمہارے اس دن اس مہینے اس شہر میں خدا کی حد توڑنے کا گناہ ہے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

لہ امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق امام ترمذی نے تحسین نقل کی ہے اس اختلاف میں امام کی رائے زیادہ صحیح ہے کیونکہ وہ امام بخاری کے محاکمہ کو اچھی طرح جانتے ہیں البتہ خطابی نے صرف اس کو ضعیف کہا ہے اور وجہ یہ بتائی ہے کہ عطا سے سوائے ابو اسحٰق کے کوئی روایت کرنے والا نہیں قیس بن ربیع نے بھی اسے روایت تو کیا ہے لیکن وہ سئی الحفظ ہے لیکن خطابی کی اس تضعیف پر قریبا تمام محدثین کو اعتراض ہے ۱۲ سے ظالم وہ ہے جو بغیر کسی حق یا شبہ حق کے مکان بنالے یا کھیتی یا درخت لگادے ایسی صورت میں درخت والے کو درخت اکھاڑنے کا حق ہے اور وہ اس کا مالک ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ اگر زمین کے مالک سے قیمت لے لے تو بھی جائز ہے ۱۲ سے اس حدیث کو یہاں نقل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا مال غصب کرنا حرام ہے اور اس کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ[1] کا بیان

۹۲۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حق رکھا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو جب حدود اور راستے الگ ہو جائیں تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۹۲۵۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَلشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ فِيْ اَرْضٍ۔ اَوْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلٰى شَرِيْكِهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ الطَّحَاوِيِّ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ شفعہ ہر مشترک چیز میں ہے زمین میں مکان میں دیوار میں کسی آدمی کو جائز نہیں اور ایک لفظ میں یہ ہے کہ کسی کو حلال نہیں کہ کوئی چیز اپنے ساتھی پر پیش کرنے سے پہلے فروخت کر دے اور طحاوی کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا حق رکھا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۹۲۶۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهٗ عِلَّةٌ۔

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکان کا ہمسایہ مکان کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہے اسے نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔ لیکن اس میں علت ہے۔

۹۲۷۔ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْهِ

اور ابو رافع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ اپنے نزدیکی کا زیادہ حق دار ہے اسے بخاری نے روایت کیا۔ اور اس میں

---

[1] جاننا چاہئے کہ شفعہ غیر منقول اشیاء میں ہوتا ہے مثلاً مکان، دکان، زمین، باغ وغیرہ میں اب اس میں اختلاف ہے کہ شفعہ کا حق کس کو پہنچتا ہے۔ حضرت علی، عمر، عثمان، سعید بن مسیب، ابن یسار، ربیعہ، امام مالک، شافعی، اوزاعی، احمد، اسحاق اور عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہم اجمعین صرف اسی آدمی کا حق سمجھتے ہیں جو فروخت کردہ چیز میں شریک ہو اور صرف ہمسایہ کا کوئی حق نہیں سمجھتے اور امام ابوحنیفہ ثوری، ابن ابی لیلی اور ابن سیرین رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو بھی شفعہ کا حق پہنچتا ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ فروخت کرنیوالے کو چاہئے کہ اپنے شریک کو اطلاع دے کہ میں فلاں چیز کو فروخت کرنا چاہتا ہوں یہ اطلاع دینا بعض کے نزدیک واجب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے اور اگر شفیع فروخت کرنے کی اجازت دیدے تو اس کے بعد بھی امام ابوحنیفہ، امام مالک، شافعی ابن ابی لیلی اور جمہور اہل علم کے نزدیک وہ شفعہ کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اور امام احمد، سفیان ثوری، حکم، ابوعبید اور اہل حدیث کے نزدیک وہ شفعہ کا حق دار نہیں رہتا ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِصَّةٌ۔

۹۲۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهٖ يَنْتَظِرُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

ایک لمبا قصہ ہے

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ اپنے ہمسایہ کے شفعہ کا بہت حقدار ہے اگر موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کرنا چاہیئے بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہو اسے احمد اور چاروں نے روایت کیا اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۹۲۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلشُّفْعَةُ كَحَلِّ الْعِقَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَزَّارُ وَزَادَ وَلَا شُفْعَةَ لِغَائِبٍ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

اور ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ شفعہ جانور کھول دینے کی طرح ہے اسے ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ غائب کا شفعہ نہیں اس کی سند ضعیف ہے

بَابُ الْقِرَاضِ

تجارت کیلئے حصہ پر قرض لینا

۹۳۰۔ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ اَلْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَخَلْطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں برکت ہے۔ میعادی تجارت میں اور قرضے کے لین دین میں اور گندم میں جو ملا کر کھانے میں بشرطیکہ یہ اپنے کھانے کے لئے ہوں تجارت کے لئے نہ ہو اسے ابن ماجہ نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

لہ قصہ یہ ہے کہ ابو رافع صحابی نے مسور بن مخرمہ صحابی سے کہا کہ کیا آپ اس شخص کو یعنی سعد صحابی کو یہ نہیں کہتے کہ مجھ سے میرے مکان جو اسکی حویلی کے اندر ہیں خرید لے مسور نے سعد سے ذکر کیا۔ تو سعد کہنے لگے کہ اللہ کی قسم چار سو دینار سے زاید نہ دوں گا قسط وار لے یا یکمشت اس پر ابو رافع نے کہا کہ سبحان اللہ میں نے تو پانچ سو نقد پر بھی دینا پسند نہیں کیا۔ سو اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہ سنا ہوتا کہ جار اپنے نزدیک والی چیز کا زیادہ حقدار ہے تو میں تیرے پاس نہ بیچتا ۱۲ سے اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمن سلیمانی ہے اس کی اکثر روائتیں موضوع ہیں قریبا تمام محدثین نے اس کی حدیثوں کو رد کیا ہے۔ اونٹ کے بند کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح اونٹ کا بند کھولا جاتا ہے تو وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے اسی طرح جس وقت کوئی چیز فروخت ہو یا جس وقت شفعہ کرنے والے کو اس کے فروخت ہونے کا علم ہو اسی وقت فوراً شفعہ کرے اگر کچھ دن خاموش رہے تو اس کا شفعہ قبول نہ کیا جائے گا۔ ۱۲ سے اس کی سند میں تین آدمی مجہول ہیں نضر بن قاسم، عبدالرحیم بن داؤد اور صالح بن صہیب گویا سند کے لحاظ سے اس کی سند کوئی حیثیت ہی نہیں علامہ ابن حزم نے مراتب الاجماع نامی کتاب میں کہا ہے کہ فقہ کے تمام ابواب میں قرآن اور حدیث سے کوئی نہ کوئی اصل مل گیا۔ لیکن قرض میں کچھ اصل نہیں ملتا قرض یہ ہے کہ ایک آدمی کا روپیہ ہو اور دوسرا محنت کرے اور منافع دونوں تقسیم کر لیں۔ یہ درست ہے انکی یہ شرطیں ہیں اور کچھ رکن ہیں انکا بیان آگے آئے گا اس کا دوسرا نام "مضاربت" ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۳۱۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا أَعْطَاهُ مَالًا مُقَارَضَةً: أَنْ لَّا تَجْعَلَ مَالِي فِي كَبِدٍ رَّطْبَةٍ وَلَا تَحْمِلَهُ فِي بَحْرٍ وَلَا تَنْزِلَ بِهِ فِي بَطْنِ مَسِيلٍ فَإِنْ فَعَلْتَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ مَالِي رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ عَمِلَ فِي مَالٍ لِعُثْمَانَ عَلَى أَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ مَوْقُوفٌ صَحِيحٌ۔

اور حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آدمی کو روپیہ دیتے وقت شرط کر لیا کرتے کہ میرے مال سے جانور نہ خریدنا اور سمندر میں سفر نہ کرنا اور سیلاب کی جگہوں میں کاروبار نہ کرنا اگر تو نے ان میں سے کوئی ایک بھی کیا تو تو میرے مال کا ضامن ہو گا اسے دار قطنی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں مالک نے موطا میں علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کیا ہے کہ اس نے حضرت عثمان سے روپیہ[1] لے کر منافع پر کاروبار کیا تھا یہ حدیث موقوف ہے۔

بَابُ الْمُسَاقَاةِ[2] وَالْإِجَارَةِ[3]

آبپاشی اور زمین کے ٹھیکہ کا بیان

۹۳۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا فَسَأَلُوهُ أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلَى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا بِهَا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلِمُسْلِمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں کو آدھی پیداوار پر جو کچھ بھی اس سے نکلے پھل ہو یا کھیتی زمین دیدی تھی متفق علیہ اور ان کی ایک روایت ہے کہ انہوں نے خود مطالبہ کیا تھا کہ ان کی زمین پر قابض رہنے دیا جائے اور وہ کھیتی باڑی کرتے رہے گے مسلمانوں کو کھیتی باڑی کا آدھا حصہ دیدیا کریں گے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس شرط پر جب تک چاہیں گے تم کو قابض رہنے دینگے تو انکو اس پر مقرر کر دیا گیا یہاں تک کہ ان کو حضرت عمرؓ نے جلاوطن

[1] مضاربت ایک قسم کا اجارہ ہے اس میں اجرت کی جہالت ضرورت عامہ کے سبب سے معاف ہے اگر کام کرنے والے کی سستی یا غلطی سے مال تلف ہو جائے تو اس مال کا ضامن ہے ورنہ نہیں اور اسی طرح اگر روپے والے کی شرط کی خلاف ورزی کرے تو بھی اس کا ضامن ہے ۱۲ [2] کسی کھیتی یا باغ کو پانی دینا رکھوالی کرنا اور اس سے پیداوار کا حصہ لینا یا کسی کی زمین کو حصہ پر کاشت کرنا مساقات کہلاتا ہے ۱۲ [3] کسی چیز کو کرایہ پر دینا یا کسی کو منافع پر شریک کرنا یا منافع کا مالک کرنا اجارہ کہلاتا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَهُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَ اَرْضَهَا عَلٰی اَنْ یَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلَهُمْ شَطْرُ ثَمَرِهَا۔

کر دیا اور مسلم میں ہے کہ رسول اللہ نے خیبر کے یہودیوں کے پاس خیبر کی کھجوریں اور زمین اس شرط پر رہنے دی تھیں کہ وہ اپنے پیسے سے اس میں کام کریں گے اور مسلمانوں کو پھل کا آدھا حصہ دیا جائے گا۔

۹۳۳۔ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ یُؤَاجِرُوْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمَاذِیَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَاَشْیَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَیَهْلِكُ هٰذَا وَیَسْلَمُ هٰذَا وَیَسْلَمُ هٰذَا وَیَهْلِكُ هٰذَا وَلَمْ یَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ اِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَاَمَّا شَیْءٌ مَعْلُوْمٌ مَضْمُوْنٌ فَلَا بَاْسَ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْهِ بَیَانٌ لِمَا اُجْمِلَ فِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ مِنْ اِطْلَاقِ النَّهْیِ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ۔

اور حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج کو سونے اور چاندی کی صورت میں زمین ٹھیکے پر دینے کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ اس شرط پر دیدیا کرتے تھے کہ جو پیداوار پانی کی نالیوں اور پانی کی بہاؤ میں پیدا ہوگی اور کچھ حصہ کھیتی کا وہ ہیں لونگا پھر کبھی ایسا ہوتا کہ یہ حصہ ہلاک ہو جاتا اور کبھی اس حصے میں پیدا نہ ہوتا اور لوگوں کو ٹھیکہ اسی صورت سے ملتا تھا اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا لیکن اگر کوئی چیز مقرر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اسے مسلم نے روایت کیا۔ اور اس میں اس چیز کا بیان بھی ہے جو بخاری مسلم میں مجمل ہے کہ زمین ٹھیکے پر نہ دیا کرو۔

۹۳۴۔ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَیْضًا۔

اور ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین خود کاشت کرنے سے منع فرمایا اور کرائے پر دینے کا حکم دیا اس کو بھی مسلم نے روایت کیا۔

لہ اس حدیث سے مساقات اور مزارعت کا ثبوت ملتا ہے سوائے امام ابو حنیفہؒ کے باقی تمام ائمہ اور علمائے سلف و خلف اس کے جواز کے قائل ہیں اور وہ صورت جو رافع بن خدیج کی روایت میں بیان کی گئی ہے بالاتفاق ناجائز ہے اور اگر پیداوار کا مشترک حصہ کیا جائے جیسے تہائی یا نصف وغیرہ تو حنفیہ میں سے صاحبین کے نزدیک یہ بھی جائز ہے اور امام ابو حنیفہ اس کے بھی قائل نہیں ہیں ۱۲ سے یعنی جو کھیتی نیچی زمین یا نہروں کے کناروں پر ہوتی سیلاب میں تباہ ہو جاتی اور اونچی بچ جاتی اور اونچی تباہ ہو جاتی ۱۲ سے مزارعت یہ ہے کہ کسی کو زمین حصہ پر دے دیوے اور کہے کہ میری زمین میں تم کاشت کرو پیداوار آپس میں تقسیم کر لیں گے۔ اس سے مطلقاً آپ نے نہیں روکا تھا بلکہ وہی ممنوع صورت اس سے مراد ہے یا یہ کہ جب زمین تھوڑی تھی اور انصار اور مہاجرین زیادہ تھے اس وقت آپ نے مصلحتاً حکم دیا کہ جنتی زمین خود کاشت کر سکو کرلو باقی زمین جو کسی کے پاس ہو وہ حصہ پر دے دے بلکہ کرایہ پر دیدے چونکہ کرایہ کم ہوتا تھا اور حصہ زیادہ تو اجارہ پر دینے سے دوسرے کو سہولت ہو جاتی ہے اسی لیے مزارعت سے منع فرمایا تھا اور جب زمین زیادہ ہو گئی تو پھر کوئی پابندی نہ رہی ۱۲ سے اجارہ یہ ہے کہ ایک مدت معین مقرر کر کے زمین کو کرائے پر دیا جائے شریعت میں یہ بھی جائز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۳۵ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الَّذِيْ حَجَمَهٗ اَجْرَهٗ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت ادا کی اگر یہ حرام ہوتی تو آپ یہ اجرت نہ دیتے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۹۳۶ ۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچھنے لگانے کا کام بہت برا ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۹۳۷ ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تین آدمیوں کی طرف سے میں قیامت کے دن مدعی ہونگا ایک وہ آدمی جو میری ضمانت دیکر پھر دھوکہ کرے دوسرا وہ آدمی جو آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھا جائے تیسرا وہ آدمی جو کسی مزدور سے پورا کام لیکر مزدوری نہ دے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۹۳۸ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ اجرت لینے کا حق تمہیں اللہ کی کتاب[1] سے ہے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۹۳۹ ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری[2] ادا کرو اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔

---

[1] یہ حدیث تلاش بسیار کے باوجود صحیح مسلم میں نہیں مل سکی اس میں مزدوری ادا کرنے کی سخت تاکید ہے آج کل عموماً ایسی بدمعاملگی لوگ کرتے رہتے ہیں اس سے بچنا چاہیئے ۱۲ [2] اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید یا حدیث شریف کی کتابت اور تعلیم کی اجرت لینا درست ہے۔ چنانچہ امام شافعی مالک اور احمد اور اصحاب کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا تو حرام ہے۔ اور دوسری اجرتیں جائز ہیں اور اگر کوئی آدمی کسی کو تعلیم دے اور اس سے مزدوری مقرر نہ کرے اور پڑھنے والا از خود استاد کی خدمت کرنے کو دیدے تو سب کے نزدیک جائز ہے یہ بھی یاد رہے کہ امام ابو حنیفہ کو بھی قرآن کی تعلیم کی اجرت میں اختلاف ہے حدیث کی تعلیم میں نہیں ہے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ مزدور کی مزدوری فوراً ادا کرنی چاہیئے اور جو شخص مزدور کی مزدوری ادا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر قیامت کے دن مدعی ہوں گے ۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۴۰ - وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ أَبِي يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيِّ وَجَابِرٍ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ وَكُلُّهَا ضِعَافٌ۔

اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ابویعلی اور بیہقی اور جابر کی طبرانی میں بھی ہے اور سب کی سند ضعیف ہے۔

۹۴۱ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَلْيُسَمِّ لَهُ أَجْرَهُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَفِيهِ انْقِطَاعٌ وَوَصَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقِ أَبِي حَنِيفَةَ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مزدور کو کام پر لگانے سے پہلے مزدوری طے کر لی جائے[1] اسے عبدالرزاق نے روایت کیا۔ اس کی روایت منقطع ہے اور بیہقی نے ابوحنیفہ کے ذریعہ اس کو موصول روایت کیا۔

بَابُ إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

بنجر زمین کا آباد کرنا

۹۴۲ - وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَّرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ عُرْوَةُ وَقَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص کسی غیر مملوکہ زمین کو آباد کرے وہ دوسروں کی نسبت اس کا زیادہ حقدار ہے عروہ نے کہا حضرت عمر نے اپنی خلافت میں اسی پر فیصلہ دیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔

۹۴۳ - وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ رُوِيَ مُرْسَلًا وَهُوَ كَمَا قَالَ وَاخْتُلِفَ فِي صَحَابِيِّهِ فَقِيلَ جَابِرٌ وَقِيلَ عَائِشَةُ وَقِيلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَالرَّاجِحُ الْأَوَّلُ۔

اور سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص غیر آباد زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے[2] اسے تینوں نے روایت کیا ترمذی نے حسن کہا اور کہا کہ اسے مرسل روایت کیا گیا ہے اور اس حدیث کے صحابی میں بھی اختلاف ہے بعض نے جابر بعض عائشہ بعض نے عبداللہ بن عمرو کا نام لیا ہے لیکن پہلا قول زیادہ قوی ہے

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مزدور سے مزدوری پہلے طے کر لینی چاہیئے تاکہ بعد میں جھگڑا نہ ہو اور اسی طرح دوسرے تمام معاملات میں بھی یہی حکم ہے خواہ مضاربت ہو یا سلم یا مزارعت یا مواجرت گویا یہ حکم ایک اصول ہے جو شریعت کی طرف سے پہلے سے طے شدہ ہے اور ہر ایک شخص پر لازم ہے ۱۲

[2] اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ زمین اسی کی ہے بشرطیکہ وہ کسی مسلمان یا ذمی کی ملکیت نہ ہو اس میں کسی کا اختلاف نہیں لیکن امام ابوحنیفہ نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ زمین کو آباد کرنے کے لئے بادشاہ سے اجازت لینا شرط ہے اور امام مالک نے کہا ہے کہ بادشاہ سے اس وقت اجازت کی شرط ہے جبکہ زمین آبادی کے نزدیک ہو اور کسی کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۴۴ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صعب بن جثامہ نے آپ کو خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کو چراگاہ رکھنے کا حق نہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۹۴۵ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تم کسی کو تکلیف دو نہ تم کو کوئی دے اسے احمد نے روایت کیا۔

۹۴۶ - وَلَهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِثْلُهٗ وَهُوَ فِي الْمُوَطَّاِ مُرْسَلٌ۔

اور ابن ماجہ میں ابو سعید کی حدیث بھی اسی طرح ہے اور وہ مؤطا میں مرسل طور پر روایت کی گئی۔

۹۴۷ - وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلٰى اَرْضٍ فَهِيَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْجَارُوْدِ۔

اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غیر مملوکہ زمین پر چار دیواری بنالی وہ زمین اسی کی ہے اسے ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن جارود نے صحیح کہا۔

۹۴۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فَلَهٗ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا عَطَنًا لِمَاشِيَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

اور عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کنواں کھودے اسکے ارد گرد کی چالیس ہاتھ زمین اس کے مویشی باندھنے کے لیے اسی کی ہے اس کو ابن ماجہ نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

ایام جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ عرب سردار اپنے مویشیوں کے لئے آباد اور زرخیز زمین روک لیتے کہ اور کوئی اس میں مویشی نہ چرائے منع ہے البتہ صدقہ کے مویشیوں کے لیے چراگاہ رکھنے کا بادشاہ کو حق پہنچتا ہے اور وہ چراگاہ اللہ اور اس کے رسول کی ہوگی بادشاہ اپنے ذاتی مویشیوں کے لئے زمین نہیں روک سکتا ۱۲ منہ ضرر یہ ہے کہ کسی کو تکلیف دے اور ضرار یہ ہے کہ اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کرے یہ حدیث ایک اصول ہے کہ کسی پر ظلم نہ کرو اور کسی کا ظلم برداشت بھی نہ کرو اس کے علاوہ اس کی بہت سی تفسیریں ہیں ۱۲ منہ اگر مکان بنانا مقصود ہو تو چار دیواری بنا لینے سے اس پر ملکیت ثابت ہو جاتی ہے اور زراعت مقصود ہو تو جب تک اس کو آباد نہ کرے حق ملکیت ثابت نہیں ہوتی، دیوار کم از کم تین فٹ اونچی ہونا ثابت ہے ۱۲ منہ اس سے معلوم ہوا کہ کنواں بنانے والے کے لئے چالیس گز مربع زمین مویشی باندھنے کے لئے شریعت کی طرف سے مقرر ہے احمد بن حنبل پچیس گز قرار دیتے ہیں اور یہ پابندی اس وقت ہے کہ دوسرا مباح زمین میں تصرف کرے اور اگر اپنی ملکیت میں تصرف کرے تو پھر چالیس گز یا پچیس گز کی شرط نہیں ۱۲ منہ اس کی سند میں اسمٰعیل بن مسلم مکی ہے۔ جس کا حافظہ خراب تھا اور حدیث ابو ہریرہ سے بھی مرفوعاً مروی ہے لیکن اس کی سند میں عمر بن قیس ضعیف ہے مگر اس کے اور بھی بہت سے طرق ہیں جن سے اس کی تقویت ہوتی ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۴۹ - وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور علقمہ بن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرموت کے علاقہ میں جاگیر بخشی تھی اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۹۵۰ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرَى الْفَرَسَ حَتّٰى قَامَ ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْهِ ضُعْفٌ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو اتنی زمین دی کہ جہاں تک اسکا گھوڑا دوڑ سکے جب ان کا گھوڑا ٹھہر گیا تو انہوں نے اپنا کوڑا دور پھینک دیا آپ نے فرمایا جہاں تک کوڑا گرا ہے وہاں تک زبیر کی زمین ہے اسے ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۹۵۱ - وَعَنْ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ النَّاسُ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلَاثَةٍ فِي الْكَلَاِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شامل تھا آپ کو میں نے فرماتے سنا ہے کہ تین چیزیں ہر ایک کے لئے مشترکہ ہیں گھاس پانی اور آگ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

بَابُ الْوَقْفِ

وقف کا بیان

۹۵۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہوجاتے ہیں مگر تین چیزوں کا آدمی کو مرنے کے

لہ اسلامی ریاست میں جاگیر دی جاسکتی ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ اس زمین کا اس کو مالک بنا دیا جائے دوسرا یہ کہ اسی کی آمدن کچھ عرصہ کے لئے اس کو دی جائے ۱۲ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی خاص آدمی کو اس کی دینی اور قومی خدمات کے صلے میں جاگیر دینی جائز ہے بشرطیکہ وہ زمین کسی کی ملکیت نہ ہو کیونکہ اس میں کسی کا حق بھی ہوتا ہے اور وہ جاگیر جو کسی غدار کو اس کی قومی غداری کے صلے میں ایک بری حکومت عطا کرے وہ شرعاً حرام ہے ۱۲ سے وقف یہ ہے کہ کسی چیز کے اصل کو اپنے قبضے میں رکھا جائے اور اس کے حاصلات یعنی آمدن کو خدا کی راہ میں دیا جائے اور اسے مفاد عامہ میں خرچ کیا جائے امام شافعی کے نزدیک قرآن قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا ہے اور مالی معاملات کا ثواب پہنچتا ہے اور باقی ائمہ کے نزدیک ہر طرح کی نیکی جو میت کو بخشی جائے اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اور مذکورہ بالا تین چیزوں میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بعد بھی اجر ملتا رہتا ہے صدقہ جاریہ، علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا نیک اولاد جو میت کے لئے دعا کرے۔

۹۵۳ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ تَصَدَّقَ بِأَصْلِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر کے علاقہ میں زمین ملی تھی عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کے لئے آئے اور کہا یا رسول اللہ خیبر میں میری زمین ہے ایسی زمین میرے پاس کہیں بھی نہیں میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تو اس کے اصل کو روک لے اسکی پیداوار کو صدقہ کردے تو حضرت عمرؓ نے اس کو فقیروں قرابت والوں، غلاموں کے آزاد کرنے میں اور اللہ کے رستے میں مسافروں اور مہمانوں کے لئے وقف کردی اور وصیت کی کہ جو شخص اس کی نگہداشت کرے وہ آپ بھی کھائے اپنے دوست کو بھی کھلائے لیکن فضول خرچی نہ کرے یہ لفظ مسلم کے ہیں بخاری کی روایت میں ہے کہ اس کے اصل کو صدقہ کردیا جو نہ بیچی جاتی تھی نہ ہبہ کی جاتی تھی۔ لیکن اس کی پیداوار خرچ کرلی جاتی تھی۔

۹۵۴ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کیا۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی زمین اللہ کے راستے میں وقف

۱؎ یہ روایت موقوف اور مرفوع دونوں طریق سے مروی ہے ایک روایت میں تَصَدَّقْ امر کے لفظ ہیں اور موقوف روایت میں تَصَدَّقَ ماضی کے لفظ ہیں وقف کی بیع کسی کے نزدیک جائز نہیں البتہ امام ابوحنیفہ بیع ہبہ کے قائل ہیں امام ابویوسف کہتے ہیں کہ اگر امام صاحب کو اس حدیث کا پتہ چل جاتا تو وہ اس قول سے رجوع کر لیتے۔ وقف چیز کے نگران کو حق پہنچتا ہے کہ متوسط درجہ کا اپنا اور اپنے اہل وعیال کا خرچ اس میں سے لے لے زیادہ لینا حرام ہے ۱۲ ۲؎ حضرت عمرؓ نے یہ سمجھا کہ شاید خالد نے زرعین تجارت کے لئے لے رکھی ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ خالد نے ان کو خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منقولہ اشیا بھی وقف ہو سکتی ہیں اس مسئلہ میں کافی اختلاف ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفق علیہ۔

کر دی ہیں۔ متفق علیہ۔

بَابُ الْهِبَةِ وَالْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى

ہبہ[1] عمری اور رقبی کا بیان

۹۵۵۔ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا؟ فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ وَفِيْ لَفْظٍ فَانْطَلَقَ اَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهٗ عَلٰى صَدَقَتِيْ فَقَالَ اَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ اَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ فَاشْهَدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ ثُمَّ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟ قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا۔

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میرا باپ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا اور کہنے لگا کہ میں نے اپنے اس بچے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو ایک ایک غلام دیا ہے اس نے کہا نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو واپس کر لو۔ اور ایک روایت کے یہ لفظ ہیں کہ میرا باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس واسطے آیا کہ میرے ہبہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کرے تو آپ نے فرمایا کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو ہبہ کیا ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اولاد میں انصاف کرو میرے باپ نے اس ہبے سے رجوع کیا متفق علیہ مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس پر کسی اور کو گواہ بنا لو پھر آپ نے فرمایا کیا تجھے یہ چیز اچھی لگتی ہے کہ تیری سب اولاد تجھ سے ساتھ نیک سلوک کرے کہا ہاں۔ فرمایا پھر تو بھی انصاف کر۔

۹۵۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہبہ کر کے رجوع کرے[2] اس کی مثال کتے کی ہے جو الٹی کر کے پھر کھا لیتا ہے متفق علیہ اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ہماری مثال بری نہیں ہونی چاہیئے

[1] ہبہ یہ ہے کہ کوئی چیز منفعہ کسی فرد واحد کو کوئی سبیل اللہ بخش دینا وقف قومی ملکیت ہے اور ہبہ شخصی عمری وہ مکان ہے جو کسی کو آباد ہونے کے لئے مفت دیا جائے اور رقبی وہ مکان ہے جو اس شرط پر کسی کو دیا جائے کہ زید کی زندگی تک میں تجھے یہ مکان رہائش کے لئے دیتا ہوں جمہور کا یہ مذہب ہے کہ اولاد میں انصاف و مساوات مستحب ہے لیکن امام بخاری اور امام احمد کے نزدیک اولاد میں مساوات فرض ہے بظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے ۱۲ [2] باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز ہبہ کر کے بالاتفاق واپس لے سکتا ہے۔ اگر ہبہ کسی قرابت والے کو دیا جائے تو اسے واپس لینا بالاتفاق حرام ہے اور اس کے علاوہ اگر کسی شخص کو کوئی چیز ہبہ کی جائے تو اس کو واپس لینا جائز ہے باقی سب کے نزدیک حرام ہے اور حدیث سے حرمت ہی ثابت ہوتی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

جو شخص ہبہ کر کے پھر لے لیتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر کھا لیتا ہے۔

۹۵۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُّعْطِيَ الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ کسی کو کوئی چیز دے کر پھر اس میں رجوع کرے مگر باپ کو اجازت ہے کہ بیٹے کو کوئی چیز ہبہ کرنے کے بعد واپس لے لے اس کو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۹۵۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے تھے اور اس کے بدلہ میں کچھ عطا بھی فرمایا کرتے تھے اسے بخاری نے روایت کیا۔

۹۵۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَهَبَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَاَثَابَهٗ عَلَيْهَا فَقَالَ رَضِيْتَ قَالَ لَا فَزَادَهٗ فَقَالَ رَضِيْتَ قَالَ لَا فَزَادَهٗ فَقَالَ رَضِيْتَ فَقَالَ نَعَمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی ہبہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ ہدیہ مرحمت فرمایا اور پوچھا کیا تو راضی ہے اس نے کہا نہیں پھر اس کو اور دیکر پوچھا اب راضی ہے اس نے کہا نہیں پھر اس کو اور دیکر پوچھا اب راضی ہے اس نے کہا ہاں اس کو احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۹۶۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَهَا حَيًّا وَّمَيِّتًا وَّلِعَقِبِهٖ وَفِيْ لَفْظٍ

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا متفق علیہ اور مسلم میں ہے کہ تم اپنے مال اپنے پاس رکھو انہیں ضائع نہ کرو جس شخص نے کسی کو عمریٰ کیا تو عمریٰ اسی کا ہے جسے دیا گیا زندگی اور موت میں اور اس کے بعد اسکے وارثوں کے لئے

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ کے سوا ہبہ لینا حرام ہے اور اس سے کراہت مراد لینا صحیح نہیں ہے باپ رجوع کر سکتا ہے خواہ اولاد چھوٹی ہو یا بڑی والدہ بھی ہبہ میں رجوع کر سکتی ہے ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحفہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا سنت نبویہ ہے بلکہ ابن ابی شیبہ میں ہے کہ آپ تحفہ کا بہتر بدلہ دیتے اور بدلہ کے بغیر تحفہ ہضم کرجانا خصلت مذمومہ ہے لیکن عوض لینے کے ارادہ پر تحفہ دینا امام شافعی کے نزدیک باطل اور دوسروں کے نزدیک جائز ہے ۱۲ ۳؎ زید کا بکر کو ایک گھر عمر بھر کے لئے دیدینا عمریٰ کہلاتا ہے یہ تین طرح پر ہے ہمیشہ کے لئے دیدینا زندگی بھر کے لئے دینا۔ بغیر کسی شرط کے دینا پہلی اور دوسری قسم مراد ہے ۱۲ ۴؎ اس وقت لوگوں کا خیال یہ تھا کہ عمریٰ ایک عاریت ہے جو عرصہ تک مستعیر کے پاس رہتی ہے پھر عاریت دینے والا ہی اس کا مالک ہوگا لیکن آنحضرت نے فرمایا کہ شرعاً مستعیر ہی اس کا مالک ہو جاتا ہے خواہ دینے والا کچھ ہی ارادہ رکھتا ہو لہٰذا موہوب ۵؎

۵؎ سمجھ کر عمریٰ دیا کرو یا دیا کرو تاکہ بعد میں پیشیمانی نہ ہو ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا أَوْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ۔

ہے اور ایک لفظ یہ ہیں کہ عمری جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز رکھا یہ ہے کہ عمری دینے والا یہ لفظ کہے کہ یہ تیرے اور تیرے پیچھے تیری اولاد کے لئے ہے اور جب اس طرح کہے کہ یہ تیرے لئے ہے جب تک تو زندہ ہے تو وہ اپنے مالک کے پاس آجاتا ہے اور ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ عمری اور رقبیٰ نہ کیا کرو اور جس شخص کو عمری رقبیٰ دیا گیا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

۹۶۱ - وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کے رستہ میں ایک آدمی کو سواری کے لیئے دیا اس نے اسے ناکارہ کر دیا اور سستے داموں بیچنا چاہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اسے خرید لوں آپ نے فرمایا اگر تمہیں ایک درہم میں بھی ملے تب بھی نہ خرید الحدیث متفق علیہ۔

۹۶۲ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُوا تَحَابُّوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ وَأَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اور آپس میں محبت پیدا کرو اسے بخاری نے ادب مفرد میں اور ابویعلی نے سند حسن سے روایت کیا۔

۹۶۳ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَسُلُّ السَّخِيمَةَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرو کہ اس کو دشمنی ختم ہو جاتی ہے اسے بزار نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۹۶۴ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمان عورتو اپنے ہمسائے کے ہدیہ کو ذلیل نہ سمجھا کرو۔ اور ہدیہ بھیجا کرو۔ اگرچہ بکری کی کھری کیوں نہ ہو۔ متفق علیہ۔

لہ یہ عمری کی درمیانی قسم ہے اس کا حکم جابر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ ہے کہ دینے والا اس کا مالک رہتا ہے اور یہ بکر کے ہاتھ میں اسکی زندگی تک عاریت ہے اسی رہنے کا فائدہ اٹھاتا رہیگا جب مرجائے گا بمعہ کے وارث اس سے فائدہ اٹھانے کے حقدار نہیں ہونگے ۱۲ سہ رقبیٰ یہ ہے کہ زید بکر کو کہے کہ مکان دے کر اگر میں پہلے مرجاؤں تو مکان تیرا ہوگا اور اگر تو پہلے مرجائے تو مکان میرا رہے گا رقبیٰ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہدیہ بھیجنا واجب ہے کیونکہ امر اس کا متقاضی ہے ہدیہ کے متعلق جتنی بھی روایات ہیں ان کی سند میں کچھ نہ کچھ نقص ضرور ہے لیکن بعض بعض کی تقویت کا باعث ہیں اسی لئے اس حدیث کو حسن کہا گیا ہے ۱۲ سہ اس مثال میں ہدیہ دینے والے کو یہ سکھایا گیا ہے کہ اگرچہ معمولی ہدیہ ہو تو بھی ضرور دیدینا چاہیئے اور لینے والے کو بھی یہ بتایا گیا ہے کہ ہدیہ کو حقیر سمجھ کر ٹھکرایا نہ کرے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۶۶- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَالْمَحْفُوظُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَوْلُهُ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہبہ کرے وہ اس کا حقدار[1] ہے جبکہ اس کا معاوضہ نہ دیا جائے اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا اور صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔

بَابُ اللُّقَطَةِ۔

گری پڑی چیز کا بیان۔

۹۶۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو راستہ میں گری ہوئی ایک کھجور ملی آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ یہ شاید صدقہ کی ہو تو میں کھا لیتا۔ متفق علیہ۔

۹۶۸- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ

اور زید بن خالد سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے آکر گری پڑی چیز[2] کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا اس کا تھیلا اور تسمہ محفوظ اور یاد رکھو۔ پھر ایک سال تک اس کو مشہور کرو اس کا مالک مل جائے تو اسکو دیدو اگر نہ ملے تو جو چاہو کرو پھر اس نے پوچھا کہ گمشدہ بکری کا

---

[1] اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ ہدیہ کا معاوضہ ضرور دینا چاہیئے اور دوسری یہ کہ ہبہ کا اگر معاوضہ نہ دیا جائے تو مالک کو حق ہے کہ اپنے ہبہ میں رجوع کرلے یہ حدیث موقوف ہے اس طرح کی ایک حدیث ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے لیکن اس کی سند میں ابراہیم بن اسمٰعیل بن مجمع ضعیف ہے اگر بالفرض یہ حدیثیں ثابت ہو جائیں تو ان سے غیر فرزند ابتدا سے ہبہ واپس لینا ثابت ہو جائے گا ۱۲ [2] لقطہ وہ چیز ہے جو کسی آدمی سے غفلت میں گر پڑے اس کی تین قسمیں شریعت میں کی گئی ہیں ایک یہ کہ چیز معمولی ہو اور کھانے والی ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اسے بے کھٹکے کھا لیا جائے دوسری یہ کہ چیز تو معمولی ہو لیکن کھانے والی نہ ہو اس کا حکم تو یہ ہے کہ اس کو تین دن تک جہاں لوگوں کا مجمع دیکھے بیان کرے مثلاً جا تو چھری چھڑی، چابک وغیرہ اور اگر قیمتی چیز ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو ایک سال تک مشہور کرے اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے دیدے اگر نہ ملے تو اس کو خرچ کرلے اگر اس کے بعد اس کا مالک مل جائے تو اس میں اختلاف ہے کہ اسے کو پھر دینا پڑتا ہے یا نہیں ۱۲ [3] اس حدیث میں لقطہ کی تین قسموں کا بیان ہے۔ ایک سونے اور چاندی کا لقطہ یا قیمتی چیزوں کا لقطہ اس کا حکم یہ ہے کہ ان چیزوں کی نشانی یاد رکھ لے اور اس کو ایک سال تک مشہور کرے اگر مالک مل جائے تو دے دے ورنہ خود استعمال کرلے دوسرا بھیڑ بکری کا لقطہ اگر یہ کسی آبادی کے قریب ملیں تو اس لقطہ آبادیوں میں بیان کرے اگر مالک مل جائے تو دیدے ورنہ آپ کھالے اور اگر آبادی سے دور ملے تو اس کو مشہور کرنے کی ضرورت نہیں وہ اسی کی ہے اور تیسرا اونٹ کا لقطہ اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ اس کو بالکل کسی صورت میں بھی نہ پکڑا جائے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ؟ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا حِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی پھر اُس نے گمشدہ اونٹ کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا غرض اس کا پانی اور کھانا اور جوتے اس کے پاس ہیں گھاٹ پر پانی پی لیگا اور درختوں کے پتے کھائے گا اور کبھی اس کا مالک اس کو پالے گا۔ متفق علیہ۔

۹۶۹۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص گم شدہ چیز کو اپنے پاس رکھ لے اور اس کا اعلان نہ کرے وہ گمراہ ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۹۷۰۔ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَوِي عَدْلٍ وَلْيَحْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ لَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَابْنُ حِبَّانَ

اور عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے کوئی گری ہوئی چیز ملے وہ دو[1] انصاف والے آدمیوں کو گواہ بنالے اور اس کے تھیلے اور تسمے کو یاد رکھے اور چھپانے اور غائب کرنے کی کوشش نہ کرے پھر اگر اس کا مالک آئے تو اسکو دے اگر نہ ملے تو وہ اللہ کا مال ہے جسے اللہ چاہا دیدیا اسکو احمد اور چاروں نے سوائے ترمذی کے روایت کیا ابن خزیمہ اور ابن جارود اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۹۷۱۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عبدالرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری[2] ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۹۷۲۔ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ

اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھاڑنے والا درندہ اور پالتو گدھا اور کسی معاہد کی گری ہوئی

---

[1] یعنی آدمی اگر لقطہ کو مشہور کرنے کی نیت سے اٹھالے یا اس نیت سے اٹھالے کہ شاید یہ کسی ایسے آدمی کے ہاتھ لگ جائے جو اسے مشہور نہ کرے تو اس کو اٹھا لینے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کھا جانے کی نیت سے اٹھائے اور مشہور نہ کرے تو وہ گمراہ ہے ۱۲ [2] لقطہ جب ملے تو اس وقت بھی آدمیوں کو گواہ بنالے اور جب وہ کسی کو دے تب بھی گواہ ضرور بنالے لقطے کی یہ دونوں گواہیاں واجب ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی اگر لقطہ کی نشانیاں بتا کر اس کو لے لے اور دوسرا بھی اگر اتفاق اس کی صحیح نشانیاں بتلا دے اور جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے [3] اس کی وجہ یہ ہے کہ حاجی چونکہ مسافر ہوتا ہے بہت کم امکان ہے کہ حاجی اور لقطہ اٹھانے والے کی ملاقات ہو سکے اس لیے حکم دیا گیا کہ اس کو کسی صورت میں نہ اٹھایا جائے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

چیز حلال نہیں[1] مگر وہ چیز جس کی وقعت نہ ہو اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

بَابُ الْفَرَائِضِ

وراثت کا بیان

۹۷۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حصے والوں کو حصہ ادا کرو جو باقی بچ جائے وہ سب سے قریبی مرد کو دیدیا جائے متفق علیہ۔

۹۷۳۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ متفق علیہ۔

۹۷۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ بِنْتٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَّاُخْتٍ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسَ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی اور پوتی اور ہمشیرہ کے متعلق روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کو آدھا پوتی کو چھٹا حصہ دیا۔ اور دو ثلث پورے کر دیئے اور جو باقی بچا وہ ہمشیرہ کو دے دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

---

[1] ذمی وہ کافر ہے جو مسلمان حکومت میں سکونت رکھتا ہو اور سلطنت کے حقوق ادا کرتا ہو اور معاہد وہ کافر ہے۔ جو اسلامی سلطنت میں باقاعدہ اجازت لے کر آیا ہو اور پرامن طریقہ پر اپنا کام کر رہا ہو اس کے مال اور جان کی اسلامی سلطنت ذمہ دار ہوتی ہے۔ اس کے لقطہ اور مسلمانوں کے لقطہ میں کوئی فرق نہیں ہاں اگر معمولی سی چیز ہو تو اس میں مضائقہ نہیں ۱۲ [2] جن لوگوں کے حصے قرآن مجید میں مذکور ہیں ان کو ذوالفرائض کہا جاتا ہے اور باقی کو عصبہ اور بعض ذوالفرائض عصبے بھی ہیں قرآن مجید میں چھ حصے مقرر ہیں نصف، چوتھا حصہ اور آٹھواں حصہ، دو تہائی، ایک تہائی اور چھٹا حصہ اولاد اگر ایک ہی لڑکی ہو یا خاوند کو بیوی کی وراثت سے اگر بیوی کی کوئی اولاد نہ ہو تو اس کو نصف ملتا ہے اگر مرد کی اولاد ہو تو بیوی کو مرد کی وراثت سے چوتھا حصہ ملتا ہے۔ یا اگر عورت کی اولاد ہو تو مرد اس کی وراثت سے چوتھا حصہ ملتا ہے اگر مرد کی اولاد ہو تو عورت کو اس کی وراثت سے آٹھواں حصہ ملتا ہے اگر اولاد دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں یا اولاد کی عدم موجودگی میں دو ہمشیرہ ہوں تو ان کو دو تہائی حصہ ملتا ہے اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوں تو ان کو تیسرا حصہ ملتا ہے بشرطیکہ متوفی کے بہن بھائی نہ ہوں اور اگر بھائی بہن ہوں تو ماں باپ کو چھٹا چھٹا حصہ ملتا ہے ان کو حصے دے کر جو مال باقی بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد کو مل جاتا ہے دوسرے کا اس میں کوئی حصہ نہیں ۱۲ [3] میت اور وارث میں سے اگر ایک بھی مسلمان ہو اور دوسرا کافر ہو تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے بعض کہتے ہیں کہ مسلمان کافر کا وارث ہو جاتا ہے اور کافر مسلمان کا کسی صورت میں بھی وارث نہیں ہو سکتا ۱۲ [4] یعنی نصف بیٹی کو اور چھٹا حصہ پوتی کو اور ایک تہائی ہمشیرہ کو اس سے معلوم ہوا کہ بیٹی اور پوتی کے ساتھ ہمشیرہ عصبہ بن جاتی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۷۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ بِلَفْظِ أُسَامَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ حَدِيْثَ أُسَامَةَ بِهٰذَا اللَّفْظِ

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مختلف دین والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے اس کو احمد اور چاروں نے اور ترمذی نے روایت کیا اور حاکم نے بھی اور نسائی نے بھی اسامہ سے یہی لفظ نقل کئے ہیں۔

۹۷۶۔ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيْرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ وَقِيْلَ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میرا پوتا[1] فوت ہو گیا مجھے اس کے ورثہ سے کتنا حصہ ملتا ہے آپ نے فرمایا چھٹا حصہ جب وہ واپس جانے لگا تو پھر فرمایا کہ عصبے کی حیثیت میں بھی تمہارا ایک چھٹا حصہ ہے پھر جب جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ چھٹا حصہ تیرا رزق ہے اسے احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا اور یہ حدیث حسن بصری نے عمران سے روایت کی ہے کہا جاتا ہے کہ حسن کا عمران سے سننا ثابت نہیں

۹۷۷۔ وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهَا أُمٌّ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَقَوَّاهُ ابْنُ عَدِيٍّ۔

اور ابن بریدہ نے اپنے باپ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کی عدم موجودگی میں نانی کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ ابن خزیمہ اور ابن جارود نے صحیح کہا اور ابن عدی نے قوی کہا۔

۹۷۸۔ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ:

اور مقدام[2] بن معدیکرب سے روایت ہے کہ رسول

[1] اس میت کی دو بیٹیاں اور ایک دادا وارث تھے دو نہائی بیٹیوں کے بعد چھٹا حصہ اسے ذوالفرض کی حیثیت سے اور دوسرا چھٹا حصہ عصبہ کی حیثیت سے دیا آپ نے اسے پہلے چھٹا حصہ ہی بتایا کہ یہ نہ سمجھے کہ میرا حصہ تیسرا ہے پھر اس کی وضاحت بھی کر دی ۱۲ [2] اس حدیث کی سند میں عبیداللہ عتکی ہے اس میں لوگوں کو اختلاف ہے اسی لیے اس کی توثیق کی ضرورت پیش آئی جدہ صحیحہ دادی ہے اور جدہ فاسدہ نانی مگر میت کی ماں موجود نہ ہو تو ماں کا حصہ دادی کو اگر وہ بھی نہ ہو تو نانی کو مل جاتا ہے۔ بظاہر اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ دادی کی میراث کا ذکر ہے ۱۲ [3] مقدام کی حدیث کو بیہقی نے مضطرب کہا ہے لیکن ابوامامہ کی حدیث میں کسی کو کلام نہیں ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی وارث عصبہ یا ذوالفریضہ نہ ہو تو پھر ماموں وارث ہوتا ہے یعنی ماموں سب سے آخری وارث ہے اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر مال بیت المال میں چلا جائے گا خالہ کی حیثیت بھی وہی ہے جو ماموں کی ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ سِوَى التِّرْمِذِيِّ وَحَسَّنَهٗ اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں وارث ہے اسے اور ترمذی کے سوا چاروں نے روایت کیا اور ابو زرعہ رازی نے حسن کہا حاکم اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۹۷۹۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ سِوَى اَبِيْ دَاوٗدَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ کی طرف لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کا کوئی مولی نہ ہو اس کا اللہ اور اس کا رسول مولی ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں وارث ہے اسے احمد اور چاروں نے ابو داؤد کے سوا روایت کیا اور ترمذی نے حسن کہا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۹۸۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُوْدُ وُرِّثَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب بچہ پیدا ہو کر آواز نکالے[1] تو وہ وارث بن جاتا ہے اسے ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۹۸۱۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَقَوَّاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَاَعَلَّهُ النَّسَائِيُّ وَالصَّوَابُ وَقْفُهٗ عَلٰى عَمْرٍو۔

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل کو مقتول کی میراث سے حصہ نہیں ملتا اس کو نسائی اور دار قطنی نے روایت کیا اور ابن البر نے قوی کہا نسائی نے معلول کہا اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے عمرو پر۔

۹۸۲۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

---

[1] اس کی سند میں اسمٰعیل بن مسلم ضعیف ہے ایک روایت اسی طرح کی ابو ہریرہ سے بھی مروی ہے اس کی سند میں محمد بن اسحٰق ہے اس کی تصحیح بعض اور وجوہات کی بنا پر کی گئی ہے آواز نکالنا شرط نہیں بلکہ اس سے مراد زندگی کے آثار ہیں چونکہ عموماً چیخنا معتاد ہے اس لئے اس کا ذکر کر دیا جس بچہ میں زندگی کی کوئی علامت پائی جائے اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے اور وہ وارث بھی ہوتا ہے اور اس کی میراث تقسیم بھی ہوتی ہے ۱۲ سمہ اس میں علت یہ ہے کہ اس کی سند میں محمد بن راشد دمشقی مختلف فیہ ہے اس کے علاوہ یہ حدیث ضعیف بھی ہے لیکن بعض اور حدیثوں سے اس کی توثیق ضرور ہوتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل کو مقتول کی میراث سے کوئی حصہ نہیں ملتا خواہ قاتل عمد ہو یا ذوالفرض اور اس میں قتل عمد اور قتل خطا برابر ہیں اور نہ اس کو اصل مال سے حصہ ملتا ہے اور نہ دیت سے امام ابو حنیفہؒ شافعی اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أَحْرَزَتِ الْوَالِدُ أَوِ الْوَلَدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ۔

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ باپ اور بیٹے کا مال جو وہ چھوڑ جائیں عصبے کو ملے گا اسے ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ابن مدینی اور ابن عبدالبر نے صحیح کہا۔

۹۸۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّافِعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَعَلَّهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء سے بھی وہی حرمت پیدا ہوتی ہے جو نسب سے پیدا ہوتی ہے نہ اس کا ہبہ ہو سکتا ہے نہ فروخت۔ اس کو حاکم نے شافعی عن محمد بن حسن عن ابی یوسف کے طریق سے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا اور بیہقی نے معلول کہا۔

۹۸۴۔ وَعَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَضُكُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ سِوَى أَبِيْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَأُعِلَّ بِالْإِرْسَالِ۔

اور ابو قلابہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں فرائض کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے اسے احمد نے اور ابو داؤد کے سوا چاروں نے روایت کیا۔ ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا لیکن اس میں مرسل ہونے کی علت ہے۔

بَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

۹۸۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۱؎ یہ ایک لمبا قصہ ہے واقعہ یہ ہوا کہ ایک عورت مر گئی اس کے بیٹے، اس کے وارث ہوئے پھر بیٹے بھی سارے مر گئے اور عمرو بن عاص ان لڑکیوں کا عصبہ ہونے کی حیثیت سے ان کا وارث بنا پھر اس عورت کا مولیٰ (آزاد کردہ غلام) فوت ہوا تو اس کا ورثہ بھی عمرو بن عاص نے لے لیا عورت کے بھائی نے عورت کے مولیٰ کی میراث کا دعوے کر دیا تو حضرت عمر نے یہ لفظ فرمائے اور مولیٰ کی میراث عورت کے بھائی کو دلادی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ولاء (مولیٰ کی میراث) ورثہ کی طرح ذوالفرائض میں تقسیم نہیں ہوتی بلکہ یہ سب سے قریبی عصبہ کا حق ہے گو بعض نے اس میں اختلاف کیا ہے لیکن صحیح یہی ہے ۱۲ ۲؎ ساری حدیث اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے سب سے زیادہ رحیم ابوبکر دین کے معاملہ میں سب سے سخت عمر سب سے زیادہ حیادار عثمان حلال حرام کا سب سے بڑا عالم معاذ بن جبل سب سے زیادہ قاری ابی بن کعب اور وارث کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اجمعین۔ علماء اسلام نے اسی حدیث کی بناء پر میراث کے اختلافی مسائل میں زید بن ثابت کے قول کو ترجیح دی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَّہٗ شَیْءٌ یُّرِیْدُ اَنْ یُّوْصِیَ فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا حق[1] نہیں کہ وہ ایک رات یا دو راتیں گذارے اور وہ کوئی وصیت کرنا چاہے اور وصیت اس کے پاس رکھی ہوئی نہ ہو۔ متفق علیہ۔

۹۸۶۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَۃٌ لِّیْ وَاحِدَۃٌ اَوَاَتَصَدَّقُ ثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِہٖ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اِنَّکَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَآءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَہُمْ عَالَۃً یَّتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں مالدار آدمی ہوں میرا وارث سوائے میری ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھا مال صدقہ کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا ایک تہائی مال صدقہ کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا کہ ایک تہائی بھی بہت ہے اگر تو نے اپنے وارثوں کو مالدار بنا کر چھوڑ جائے تو اس بات سے بہتر ہے کہ تو بھوکا ننگا چھوڑ جائے۔ متفق علیہ۔

۹۸۷۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُہَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّہَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَہَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْہَا قَالَ نَعَمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میری ماں کا دفعۃً انتقال ہو گیا ہے اور وہ کوئی وصیت نہیں کر سکی میرا خیال ہے کہ اگر وہ بول سکتی تو صدقہ کرنے کی وصیت کرتی اگر میں اس کی طرف سے کوئی صدقہ کروں تو کیا اسے ثواب ملیگا آپ نے فرمایا ہاں متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں

۹۸۸۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاہِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ

[1] جب آیت میراث نازل نہیں ہوئی تھی اس وقت وصیت کرنا فرض تھا اس کے بعد ورثہ کی وصیت ختم ہو گئی۔ ہاں اگر میراث کے علاوہ کوئی وصیت کرنا چاہے تو وہ کر دے اور بعض صورتوں میں وصیت آج بھی ضروری ہے مثلاً بیٹے کی موجودگی میں دوسرے پوتے کی میراث ختم ہو گئی اس کی تعلیم و تربیت کے لئے وصیت کرنا۔ وصیت کی تحریر شرط نہیں یہ محض توثیق کے لئے ہے ۱۲ [2] وصیت کی مقدار ایک تہائی زیادہ سے زیادہ ہے بہتر یہ ہے کہ اس سے کم ہو اگر وارث تہائی سے زیادہ کی وصیت کی اجازت دیدیں تو جائز ہے اگر میت کے وارث موجود ہوں تو تہائی سے زیادہ کی وصیت قطعاً حرام ہے اور اگر وارث نہ ہوں تو امام مالک کے نزدیک پھر بھی تہائی سے زیادہ حرام ہے اور باقی ائمہ کے نزدیک جائز ہے آپ کا یہ فرمان حجۃ الوداع کے زمانہ میں ہوا جبکہ سعد بن ابی وقاص بیمار تھے ۱۲ [3] یہ آدمی حضرت سعد بن عبادہ تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر والدین کی وصیت کے بغیر بھی اولاد والدین کی طرف سے صدقہ کر دے تو جائز ہے اور ان کو اس کا ثواب پہنچتا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَّنَهٗ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَوَّاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ۔

اللہ نے ہر ایک حق والے کو حق دیدیا ہے اب وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں اس کو احمد اور نسائی کے سوا چاروں نے روایت کیا اور احمد نے حسن کہا ترمذی اور ابن خزیمہ اور ابن جارود نے قوی کہا۔

۹۸۹۔ وَرَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

اور دار قطنی نے اس حدیث کو ابن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ لفظ ہیں کہ اگر ورثے وارث راضی ہو جائیں تو پھر وصیت ہو سکتی ہے اس کی سند حسن ہے۔

۹۹۰۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلُثِ اَمْوَالِكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ زِيَادَةً فِيْ حَسَنَاتِكُمْ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم کو موت کے وقت تہائی مال کا صدقہ دینے کی اجازت دے کر تم پر احسان فرمایا ہے کہ تمہاری نیکیاں زیادہ ہو جائیں اسے دار قطنی نے روایت کیا۔

۹۹۱۔ وَاَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ۔

اور احمد اور بزار نے اس حدیث کو ابو داؤد سے روایت کیا۔

۹۹۲۔ وَابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكُلُّهَا ضَعِيْفَةٌ لٰكِنْ قَدْ يُقَوِّيْ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس کو روایت اور یہ ساری حدیثیں ضعیف ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ بعض حدیثیں دوسری کی تائید کر لیتی ہیں۔

بَابُ الْوَدِيْعَةِ

امانت کا بیان

۹۹۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا رضی اللہ عنہ سے

لہ اس حدیث کی سند میں اسمٰعیل بن عیاش مختلف فیہ ہے لیکن اگر یہ شامیوں سے روایت کرے تو اس کی حدیث کو قبول کیا گیا ہے اور اس روایت میں شرحبیل بن مسلم شامی ثقہ سے اس نے روایت کی ہے اسی لئے اسے حسن اور قوی کہا گیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وارث کے لئے وصیت نہیں کی جا سکتی ہاں اگر دوسرے وارث اس کی اجازت دیدیں تو پھر وارث کے لئے بھی وصیت ہو سکتی ہے جیسا کہ کسی اجنبی کے لئے ثلث سے زیادہ کی وصیت ورثاء کی اجازت سے ہو سکتی ہے ۱۲ سے احسان اس لئے کہ جیتے جی تندرستی میں تو اسے اختیار تھا جس طرح چاہتا جائز امور میں خرچ کرتا اب مرنے کے بعد تو اس کا اس مال سے کوئی تعلق نہ تھا مرتے وقت اللہ نے اس کی اجازت دے کر تم پر احسان کیا ہے کہ اس سے تمہاری نیکیوں میں اضافہ ہو گیا نمبر ۹۹۲ کی حدیث کی سند میں طلحہ بن عمرو حضرمی ضعیف ہے اور ابو الدرداء کی حدیث پر سکوت کیا گیا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُودِعَ وَدِيعَةً فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهْ وَفِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ وَ بَابُ قَسْمِ الصَّدَقَاتِ تَقَدَّمَ فِي آخِرِ الزَّكَوٰةِ وَبَابُ قَسْمِ الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ يَأْتِي عَقِبَ الْجِهَادِ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جائے وہ اس کا ضامن[1] نہیں ہوتا اسے ابن ماجہ نے ضعیف سند سے روایت کیا۔ صدقات[2] کی تقسیم کا بیان زکوٰۃ کے آخر میں گزر چکا۔ غنیمت اور فے کی تقسیم جہاد کے پیچھے انشاء اللہ مذکور ہوگی۔

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح

۹۹۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوجوانو[3]! جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھے وہ ضرور نکاح کرے اسلئے کہ اس سے آنکھیں نیچی رہتی ہیں، شرمگاہ محفوظ ہو جاتی ہے اور جسے نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ روزہ اس کیلیے ڈھال ہے۔ متفق علیہ۔

۹۹۵۔ وَعَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ لٰكِنِّي أَنَا أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ میں رات نماز بھی پڑھتا ہوں[4] اور سوتا بھی ہوں اور کبھی

---

[1] اس حدیث کی سند میں متنی بن صباح ضعیف ہے اسی لیے یہ ضعیف ہے امانت اور عاریت میں فرق یہ ہے کہ عاریت منافع کے لیے آدمی خود قیمتاً دیتا ہے اور امانت چیز والا خود حفاظت کیلیے دیتا ہے۔ عاریت کو استعمال کرنا جائز ہے اور امانت کو استعمال کرنا ناجائز۔ عاریت کے ضائع ہو جانے سے مستعیر پر ضمانت لازم آتی ہے اور امانت کے تلف ہو جانے سے ضمانت لازم نہیں آتی یعنی امانت کی رقم پوری کر کے دینا اس پر لازم نہیں بشرطیکہ اس کے تلف ہونے میں اس کا اپنا قصور نہ ہو اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور اگر امین نے امانت کی چیز کو استعمال کیا ہو ساری کو یا اس کے کچھ حصہ کو تو اس صورت میں امین پر ضمانت لازم آتی ہے ۱۲ [2] شوافع کی عادت ہے کہ اپنی تصانیف میں ان دو بابوں کو کتاب البیوع میں ہی ذکر کرتے ہیں چونکہ علامہ ابن حجر نے اس ترتیب کے خلاف کیا ہے لہذا اس کا اظہار کر دیا ہے ۱۲ [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر نکاح کی طاقت ہو تو نکاح ضرور کرنا چاہیئے۔ اس امر کو جمہور نے استحباب پر محمول کیا ہے لیکن بعض نے اسے وجوب کے لیے کہا ہے طاقت میں جسمانی مالی ساری طاقتیں مراد ہیں ۱۲ [4] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں مبالغہ کرنا حرام ہے اس سے نفس انسانی تھک جاتا ہے اور آدمی فرائض میں بھی کوتاہی کرنے لگتا ہے اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ بیوی سے کنارہ کشی کر کے یکسو ہو کر عبادت کرنا اچھا ہے تو اس سے آدمی کافر ہو جاتا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

نفلی روزے رکھتا ہوں اور کبھی چھوڑ بھی دیتا ہوں اور میں نے نکاح بھی کئے ہیں جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ امت سے نہیں متفق علیہ۔

۹۹۶۔ وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالْبَاءَةِ وَيَنْهَى عَنِ التَّبَتُّلِ نَهْيًا شَدِيدًا وَيَقُولُ تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو گھر آباد کرنے کا حکم دیتے تھے اور تجرد کی زندگی سے منع فرمایا کرتے تھے اور کہتے محبت کرنے والی بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو کہ میں تمہارے ساتھ قیامت کو انبیاء سے فخر کرنے والا ہوں۔ اسے احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا

۹۹۷۔ وَلَهُ شَاهِدٌ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ حِبَّانَ مِنْ حَدِيثِ مَعْقِلِ ابْنِ يَسَارٍ۔

اور اس کا ایک شاہد ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبان میں معقل بن یسار کی بھی روایت ہے۔

۹۹۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مَعَ بَقِيَّةِ السَّبْعَةِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے لوگ چار سبب[1] سے شادی کرتے ہیں کوئی مال کیلئے کوئی خاندان کیلئے کوئی حسن کے لئے کوئی دین کی الٰہی کے لیے تم دیندار عورتوں کو پسند کرو متفق علیہ۔ باقی ساتوں سمیت۔

۹۹۹۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ إِنْسَانًا إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا بِخَيْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ اس کی نئی شادی ہوئی ہے تو فرماتے اللہ تجھے برکت دے اور تمہارے درمیان محبت پیدا کرے اور اتفاق دے اسے احمد اور چاروں نے روایت کیا ترمذی ابن خزیمہ اور حبان نے صحیح کہا۔

۱۰۰۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

---

[1] تبتل یہ ہے کہ آدمی خدا کی عبادت کیلئے کسی عورت سے نکاح نہ کرے یہ مطلقاً طور پر حرام ہے۔ ہاں اگر کسی مجبوری کی وجہ سے نکاح نہ کر سکتے تو وہ اور بات ہے ۱۲ [2] آپ نے فرمایا کہ یہ چار خصلتیں عموماً عورت کے نکاح کا باعث ہوتی ہیں ان میں سے مسلمان آدمی پر لازم ہے کہ دینداری کو ترجیح دے کیونکہ میاں بیوی کی ہر وقت کی مصاحبت ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مبادا عورت کی محبت میں آدمی بے دینی کو برداشت کرنے لگ جائے اور اس لیے بھی کہ عورت اولاد کی پہلی استاد ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اولاد کو بے دین بنا دے ۱۲ [3] یعنی نکاح میں آنحضرت صلعم عورت مرد کے اتحاد اور اتفاق کی دعا مانگتے اور اس میں یہ کلمات کہتے جو حدیث میں مذکور ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ۔

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبۂ نکاح اسطرح سکھایا[1] تھا کہ سب تعریفیں اللہ کی ہیں ہم اسکی حمد کہتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اسی کی بخشش مانگتے ہیں اور اپنے نفس کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکے بندے اور رسول ہیں پھر تین آیتیں تلاوت فرمائیں اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا ترمذی اور حاکم نے حسن کہا۔

۱۰۰۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْظُرَ مِنْهَا اِلٰى مَا يَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری کسی عورت سے منگنی ہونے لگے تو اگر ہو سکے تو اسکو دیکھ لینا چاہیئے[2] اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۰۰۲۔ وَلَهٗ شَاهِدٌ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ۔

اور اس کا ایک شاہد ترمذی اور نسائی میں مغیرہ کی حدیث میں ہے۔

۱۰۰۳۔ وَعِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ وَابْنِ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ۔

ابن ماجہ اور ابن حبان میں محمد بن مسلمہ کی حدیث بھی اسکی شاہد ہے۔

۱۰۰۴۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: تَزَوَّجْ اِمْرَاَةً اَنَظَرْتَ اِلَيْهَا قَالَ: لَا قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا۔

اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جسکی منگنی ہو چکی تھی فرمایا کیا تو نے اس عورت کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپنے فرمایا جا کر اسے دیکھ لو۔

۱۰۰۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی

---

[1] یہ خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام اور ہر حاجت کے لیے سکھایا ہے مطلب یہ ہے کہ نکاح میں بھی یہی خطبہ پڑھنا نکاح میں سنت ہے کہ آدمی اپنا نکاح خود کرے لیکن یہ سنت آج ترک ہو چکی ہے اور بعض کے نزدیک تو اپنا نکاح مسلمانوں کی جو جو رگی میں خود پڑھنا واجب ہے ۱۲ اسلئے بہتر یہ ہے کہ جس عورت سے نکاح کرنا ہو اسکو نکاح سے پہلے دیکھ لے جمہور کے نزدیک دیکھنا مستحب ہے اور اگر خود دیکھ نہ سکے تو قابل اعتماد عورت کو بھیجکر عورت کا حلیہ اور اسکے حالات و خصائل کا پتہ کر لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیم کو ایک نکاح کرتے وقت پتہ کرنے کو بھیجا تھا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

منگنی پر منگنی نہ کرے جبتک کہ پہلا اسے چھوڑ نہ دے یا اجازت نہ دیدے۔ متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۱۰۰۶۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا قَالَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ

اور سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں اپنا نفس آپ کو ہبہ کرتی ہوں آپ نے اسکو اچھی طرح سے ملاحظہ فرمایا پھر آپنے اپنا سر نیچا کر لیا جب عورت نے محسوس کیا کہ آپ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکے تو وہ بیٹھ گئی۔ آپ کے صحابہ سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہ ہو تو میرا اس سے نکاح کر دیجئے آپنے فرمایا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا خدا کی قسم میرے پاس کوئی چیز نہیں آپ نے فرمایا اپنے گھر جا اور کوئی چیز تلاش کر کے لے آ وہ چلا گیا اور واپس آکر کہنے لگا خدا کی قسم مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا جا اچھی طرح دیکھ کوئی لوہے کی انگوٹھی لے آ وہ گیا پھر واپس آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ لیکن میرے پاس ایک تہبند کا ٹکڑا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرے تہبند کو کیا کرے گی۔ اگر تو اسے پہن لے تو اس کے پاس کچھ نہیں ہوگا اور اگر یہ پہن لے گی تو تیرے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی پھر وہ آدمی بیٹھ گیا اور بڑی دیر تک

[1] یہ نبی اس صورت میں ہے کہ آدمی کی منگنی نے ہو چکی ہو اور اگر طے ہو چکی ہو تو پھر جائز ہے اور ہر آدمی کو اجازت ہے کہ اپنے آپ کو پیش کرے۔ جمہور کے نزدیک یہ نبی تحریمی ہے اور بعض نے اسے تنزیہی پر محمول کیا ہے لیکن قول اول صحیح ہے ۱۲ ۵ اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم بھی حق مہر بن سکتی ہے اور سرایہ کہ حق مہر کی کوئی تعیین اسلام میں نہیں ہے بعض لوگ یہ حدیث پیش کیا کرتے ہیں کہ اس درہم سے کم حق مہر نہیں ہے اس حدیث کا کوئی اصل نہیں بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ آنحضرت نے اسے کہا تھا کہ یہ صرف تیرے لیے ہے اول تو یہ حدیث مرسل ہے باقی برصفحہ ۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْءٌ فَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ بِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَعَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ قَدْ مَلَّكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَمْكَنْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بیٹھا رہا جب وہ واپس جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس بلانے کا حکم دیا جب وہ واپس آیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تجھے قرآن کتنا یاد ہے اس نے کہا فلاں فلاں سورت اس نے گن کر بتائیں۔ آپ نے فرمایا کیا اسے زبانی پڑھتے ہو اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جاؤ میں نے تیرا نکاح اس سے کر دیا اور حق مہر یہ ہے کہ یہ قرآن اسے یاد کرا دینا متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔ اور ایک روایت کے یہ لفظ ہیں کہ جاؤ میں نے اس کا تجھ سے نکاح کر دیا اسکو قرآن پڑھا دینا اور بخاری کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ میں نے تجھے اس کا مالک بنا دیا اس قرآن کے بدلے۔

۱۰۰۷۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا تَحْفَظُ قَالَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَ قُمْ فَعَلِّمْهَا عِشْرِينَ آيَةً۔

ابو داؤد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے یہ لفظ ہیں کہ آپ نے فرمایا تجھے کتنا یاد ہے اس نے کہا سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران آپ نے فرمایا اسے بیس آیتیں یاد کرا دینا۔

۱۰۰۸۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَعْلِنُوا النِّكَاحَ" رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کا اعلان کیا کرو اسے احمد نے روایت اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۰۰۹۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ

اور بریدہ بن ابی موسیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اسے احمد اور چاروں نے روایت کیا۔ اور ابن مدینی اور ترمذی اور ابن حبان نے

حاشیہ بقیہ صفحہ سابقہ) ثانیاً اس حدیث میں کئی راوی مجہول ہیں (حواشی صفحہ ہذا) ۱۰۰۸ نکاح میں اعلان واجب ہے اس لیے کہ کوئی حیلہ بہانہ کرکے قطعاً نکاح سے انکار کرے اور صفت کی بدنامی و ہوا اعلان کی کئی صورتیں ہیں نکاح میں شہادت بھی اعلان ہی کے لیے ہے اسکے علاوہ لوگوں کے مجمع میں بھی بتا دیا جائے اور دف بجا کر اعلان کرنا بھی جائز ہے لیکن دف کے علاوہ باجے اور عید اور آتشبازی جائز نہیں ۱۲ ۱۰۰۹ اس حدیث کو قریباً تیس صحابہ نے روایت کیا ہے اس کے بعض رواۃ (صفحہ ۳۰۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَدِيْنِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاُعِلَّ بِالْاِرْسَالِ۔

صحیح کہا اور اس میں مرسل ہونے کی علت ہے

۱۰۱۰۔ وَرَوَى الْاِمَامُ اَحْمَدُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ مَرْفُوْعًا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَّشَاهِدَيْنِ۔

امام احمد نے حسن عن عمران بن حصین سے مرفوع روایت کیا ہے کہ ایک ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

۱۰۱۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ

اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کے بغیر نکاح کرے اسکا نکاح باطل ہے اور اگر شوہر نے اس کے ساتھ خلوت کی تو اس کیلئے حق مہر ہے اسکی شرمگاہ کو حلال کرنے کے بدلے اور اگر ولی آپس میں جھگڑیں تو جسکا کوئی ولی نہ ہو اس کا بادشاہ ولی ہے اسکو نسائی کے سوا چاروں نے روایت کیا ابوعوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۰۱۲۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ یا مطلقہ عورت کا نکاح اسکی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری سے بھی اجازت لی جائے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کنواری کی اجازت کی کیا صورت ہے آپ نے فرمایا کہ سنکر اگر خاموش ہو جائے تو اجازت ہے۔ متفق علیہ۔

۱۰۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

(حاشیہ بقیہ صفحہ سابقہ) طرق صحیح ہیں اور بعض ضعیف جمہور علماء کا سلفاً خلفاً عقیدہ ہے کہ نکاح ولی اور دو گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا اور جہاں کوئی ولی نہ ہو اسکا ولی حاکم وقت ہے ولی سب سے پہلے باپ ہے پھر دادا پھر بھائی پھر چچا۔ اگر نکاح میں دو ولیوں کا اختلاف ہو تو ترجیح قوی کو ہے اور اگر دو ولی برابر کے ہوں مثلاً چچا یا بھائی اور ان میں اختلاف ہو جائے تو اس وقت حاکم وقت ولی ہوگا جو وہ فیصلہ کرے ٹھیک ہے اور اگر ایک عورت کا دو ولی علیحدہ علیحدہ نکاح کریں بشرطیکہ دونوں برابر کے ہوں تو جو نکاح پہلے ہوا وہ صحیح ہے اور دوسرا باطل اور اگر ایک ولی کے ساتھ عورت سنکر کا اتفاق ہوا اور دوسرے کے ساتھ اختلاف تو عورت سے متفق ولی کو ترجیح ہوگی عمران بن حصین کی حدیث سند میں عبداللہ بن محرز متروک راوی ہے لیکن امام شافعی نے حسن سے اسے مرسل بھی روایت کیا ہے ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) ۱۵ نکاح میں عورت کی رضا مندی ضروری ہے اگر عورت کی رضا کے بغیر کوئی ولی عورت کا نکاح کر دے تو عورت کو فسخ نکاح کا حق ہے اگرچہ اس کا نکاح باپ ہی نے کیوں نہ کیا ہو۔ چنانچہ حدیث میں اسکی صراحت ہے اذن اور امر میں فرق یہ ہے کہ خاموشی اذن ہے اور امر نہیں۔ ایم وہ عورت ہے جس نے پہلے کوئی مرد دیکھا ہو بعد ازاں خواہ بیوہ ہو خواہ مطلقہ کنواری بدکار کو حقیقتاً تو ایم ہے لیکن حکماً نہیں۔ ایم جب تک منہ سے بولی کر نکاح کی اجازت نہ دے اس کا نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کنواری اور ایم اگر نابالغ ہو تو ان سے اذن لینا ضروری نہیں ولی کی اجازت کافی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ لَفْظٍ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

فرمایا کہ بیوہ یا مطلقہ[1] عورت نکاح ثانی میں اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے بھی اجازت لیجائے کنواری کی خاموشی اسکی اجازت ہے اسکو مسلم نے روایت کیا اور ایک لفظ یہ بھی ہیں کہ ولی کا بیوہ عورت پر کوئی اختیار نہیں اور یتیم لڑکیوں سے بھی اجازت لیجائے اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۰۱۴۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت نہ اپنا نکاح کر سکتی ہے نہ کسی دوسری عورت کا نکاح کر اسکتی[2] ہے اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۰۱۵۔ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاتَّفَقَا مِنْ وَّجْهٍ اٰخَرَ عَلٰى اَنَّ تَفْسِيْرَ الشِّغَارِ مِنْ كَلَامِ نَافِعٍ۔

اور نافع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبادلہ[3] کے نکاح سے منع کیا اور اسکی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو اپنی لڑکی اس شرط پر نکاح کر دے کہ وہ اسکو اپنی لڑکی نکاح کر دے اور ان کا حق مہر کوئی نہ ہو متفق علیہ۔ اور دونوں اس چیز پر متفق ہیں کہ نکاح شغار کی تفسیر نافع کی کلام ہے۔

۱۰۱۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ: اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاُعِلَّ بِالْاِرْسَالِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک کنواری عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرے باپ نے میرا زبردستی نکاح کر دیا ہے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دے دیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرسل ہے۔

---

[1] اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ ولی کی رضا کے بغیر اسکا نکاح نہیں ہو سکتا یہ مطلب نہیں کہ ولی اپنا نکاح بغیر ولی کی موجودگی کے کر سکتی ہے اگر ولی اور ولی میں اختلاف رائے ہو جائے تو کسی اور جگہ نکاح کرنا چاہے اور ولی کسی اور جگہ کرنا چاہے تو اگر عورت اپنے کفو میں نکاح کرنا چاہتی ہو اور اس مرد سے اسکے ناجائز تعلقات بھی نہ ہوں تو ولی کو عورت کی رائے پر مجبور کیا جائے گا اگر وہ رضامند نہ ہو تو عورت حاکم سے اجازت لے کر نکاح کر سکتی ہے ذوی الارحام کی صورت بھی ولی نہیں بن سکتے ۱۲ سلفی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح کے معاملہ میں عورت ولی نہیں ہو سکتی نہ اپنا نکاح کر سکتی ہے نہ غیر کا کر سکتی ہے اور اسی طرح عورت وکیل بھی نہیں بن سکتی مجبور بھی مذہب ہے

[2] شغار کی تعریف نافع کی کلام ہے طبرانی میں ابی بن کعب کی مرفوع حدیث میں بھی شغار کی یہی تعریف ہے۔ لیکن وہ حدیث ویسے ضعیف ہے اور دوبہ موصوف شغار یہی عدم مہر ہے ۱۲۔ [3] یہ حدیث مرسل ہونے کے علاوہ غریب بھی ہے کیونکہ حسین بن محمود جریر سے اور جریر حازم سے منفرد ہیں لیکن اس حدیث کے (باقی برصفحہ ۳۰۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۱۷۔ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اور حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت کا دو ولی مختلف جگہوں پر نکاح کر دیں اس عورت کا پہلا نکاح صحیح ہے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن کہا۔

۱۰۱۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ أَوْ أَهْلِهِ وَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَكَذَلِكَ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔ اسی طرح ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۰۱۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نکاح میں پھوپھی بھتیجی اور خالہ و بھانجی اکٹھی نہیں رہ سکتی متفق علیہ۔

۱۰۲۰۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام والا نہ خود نکاح کرے نہ کسی کا کرائے اسکو مسلم نے روایت کیا۔

(حاشیہ بقیہ صفحہ سابقہ) اور بھی بہت سے شواہد ہیں جو موصول بھی ہیں اس طرح کی ایک حدیث نسائی میں حضرت عائشہ سے بھی مروی ہے اس سے معلوم ہوا کہ غیر رشید لڑکی عورت کے نکاح نہیں ہوتا خواہ عورت کنواری ہو یا ایما اور اگر نکاح ہو جائے تو عورت کو اختیار ہے چاہے تو اس نکاح کو رکھے چاہے تو منسوخ کر دے اور نکاح کرنے والا خواہ باپ ہو یا کوئی اور (۱۲ حواشی صفوۃ) ۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دو ولی دو مختلف آدمیوں سے ایک عورت کا نکاح کر دیں تو پہلا نکاح صحیح ہے اور دوسرا باطل کیونکہ نکاح نا جائز ہے اور اگر دونوں بیک وقت ہوں تو دونوں باطل ہیں اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام کے نکاح میں مالک کی اجازت ضروری ہے اس کے بغیر نکاح حقیقتاً نہیں ہوتا۔ اگر نکاح ہو جائے اور غلام کو معلوم نہ ہو کہ مالک کی اجازت ضروری ہے اور وہ عورت سے صحبت کرے تو اس پر حد نہیں اور اگر معلوم ہو تو اس پر حد پڑتی ہے اور اگر بعد میں مالک اجازت دیدے تو نکاح درست ہو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے ۱۲۔ ۳؎ پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی ایک آدمی کے نکاح میں ایک وقت میں نہیں رہ سکتیں ایک کی طلاق یا موت کے بعد دوسری سے نکاح جائز ہے اور پھوپھی اور بھتیجی خواہ حقیقی ہوں یا مجازی اس میں کوئی فرق نہیں اور اسی طرح خالہ بھانجی میں بھی فرق نہیں اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ۱۲ ۴؎ احرام کی حالت میں اپنا نکاح کرنا یا منگنی کرنا یا کسی کا نکاح یا منگنی کرانا جمہور کے نزدیک حرام ہے۔ باقی ابن عباس کی حدیث سند کے لحاظ سے درست ہے لیکن ابن عباس کو وہم ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔ اس کی تردید خود حضرت میمونہ نے کر دی ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۲۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔ متفق علیہ۔

۱۰۲۲۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ نَفْسِهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ

اور مسلم میں میمونہ کی خود اپنی روایت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا۔

۱۰۲۳۔ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پختہ شرط وہ ہے کہ جس سے تم شرمگاہوں کو حلال بنائی اسے پورا کرو۔ متفق علیہ۔

۱۰۲۴۔ وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے غزوہ میں تین دن تک متعہ نکاح کی اجازت دی پھر اسے منع کر دیا اسکو مسلم نے روایت کیا۔

۱۰۲۵۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ سے روک دیا تھا متفق علیہ۔

۱۰۲۶۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ اَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے خیبر کے دن منع فرمایا اسے ابوداؤد کے سوا ساتوں نے روایت کیا۔

۱۰۲۷۔ وَعَنْ رَبِيْعِ ابْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ربیع بن سبرہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں عورتوں کے

لہ اس سے مراد حق مہر ہے اس کا ادا کرنا فرض ہے۔ آجکل عموماً لوگ حق مہر کی ادائیگی نہیں کرتے لیکن حق مہر کی رقمیں بڑی بڑی مقرر کرتے ہیں انصاف کہتے ہیں کہ زیادہ حق مہر تو صرف عزت کی نمائش کے لیے ہے یہ بالکل حرام ہے حق مہر کے بغیر نکاح نہیں ہوتا حدیث میں ہے کہ اگر حق مہر کے ادا کرنے کی شروع سے نیت ہی نہ ہو تو عورت مرد کی صحبت قیامت میں زنا شمار ہوگی ۱۲ سے متعہ وقتی نکاح کا نام ہے عرب میں یہ نکاح چلے سے رائج تھا اسلام نے اس پر بھی پابندی لگائی اور کبھی خاص ضرورت پر وقتی طور پر اجازت دی بالآخر حجۃ الوداع میں ہمیشہ کے لیے اس نکاح کو حرام کر دیا گیا اب سوائے شیعہ کے اسکی حلت کا کوئی بھی قائل نہیں اور متفقہ طور پر اسے حرام کہا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ زنا کا پیشہ اختیار کرنے والی عورتیں ساری کی ساری شیعہ ہوتی ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مِنْھُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَھَا وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ۔

متعہ کی اجازت دے دی تھی اب اللہ نے اسے قیامت تک حرام کر دیا ہے جس کے پاس کوئی متعہ والی عورت ہو تو وہ اسے چھوڑ دے اور جو تم ان کو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو اسے مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا۔

۱۰۲۸۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ نکاح کرنے والے اور نکلوانے والے دونوں پر لعنت[1] کی ہے اسکو احمد اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

۱۰۲۹۔ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ۔

اور اس بیان میں ایک حدیث حضرت علی کی بھی ہے جسے ابوداؤد کے سوا پانچوں نے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۰۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْکِحُ الزَّانِیْ الْمَجْلُوْدُ اِلَّا مِثْلَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرِجَالُہٗ ثِقَاتٌ۔

اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنی جس پر زنا کی حد لگ چکی ہو اپنی طرح کی کسی حد لگی ہوئی عورت سے نکاح کرے اسکو احمد ابوداؤد نے روایت کیا اور اسکے راوی ثقہ ہیں

۱۰۳۱۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: طَلَّقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَہٗ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَھَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَھَا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِھَا فَاَرَادَ زَوْجُھَا الْاَوَّلُ اَنْ یَّتَزَوَّجَھَا فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ الْاٰخَرُ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دیں پھر اس کو ایک دوسرے آدمی نے نکاح کر لیا اور صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دی پھر پہلے خاوند نے اس سے نکاح کرنا چاہا سو اس نے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نکاح جائز نہیں جب تک

---

[1] حلالہ یہ ہے کہ طلاق دہندہ مطلقہ عورت سے دوبارہ نکاح کرنے کے لیے نفع طور پر ایک دو دن کے لیے عورت کا نکاح کسی دوسرے مرد سے کر دے یہ حرام ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں آنحضرت نے اس پر لعنت کی ہے۔ اور اسے "مستعار سانڈ" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ایسے نکاحوں میں اصل یہ ہے کہ جو نکاح شروع ہی سے طلاق دینے کی نیت سے کیا جائے خواہ مدت مقرر ہو یا نہ ہو اور خواہ مدت تھوڑی ہو یا زیادہ ہو وہ نکاح حرام ہے۔

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی نیک مرد کو زانیہ عورت سے اور کسی نیک عورت کو زانی مرد سے نکاح نہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ اکثر علماء کا یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اسکو نہی کی بجائے خبر پر محمول کرتے ہیں اور ایسے نکاح کو برا سمجھتے ہیں حرام نہیں کہتے لیکن بظاہر اس سے قول اول کی تائید ہوتی ہے واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

دوسرا شوہر اس سے صحبت نہ کرے متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

بَابُ الْكَفَاءَةِ وَالْخِيَارِ

کفو[1] اور اختیار کا بیان

۱۰۳۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَرَبُ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ بَعْضٍ وَالْمَوَالِي بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ بَعْضٍ إِلَّا حَائِكًا أَوْ حَجَّامًا رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَفِي إِسْنَادِهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ وَاسْتَنْكَرَهُ أَبُو حَاتِمٍ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب سارے برابر ہیں اور آزاد شدہ غلام سارے[2] برابر ہیں سوائے جولاہے اور حجام کے اسکو حاکم نے روایت کیا اور اسکی سند میں ایک راوی ہے جسکا نام نہیں لیا گیا اور ابو حاتم نے اسکو منکر کہا ہے۔

۱۰۳۳۔ وَلَهُ شَاهِدٌ عِنْدَ الْبَزَّارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ بِسَنَدٍ مُنْقَطِعٍ۔

اسکا ایک شاہد بزار میں معاذ بن جبل کی منقطع حدیث بھی ہے۔

۱۰۳۴۔ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: اَنْكِحِي أُسَامَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہا تھا کہ تو اسامہ سے نکاح کر لے اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۰۳۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بَنِي بَيَاضَةَ اِنْكِحُوا أَبَا هِنْدٍ وَانْكِحُوا إِلَيْهِ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی بیاضہ ابو ہند کو نکاح کر دو اور اسکی لڑکیوں کا نکاح کر لو اور ابو ہند حجام تھے۔ اسے ابو داؤد

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طلاق کے بعد عورت دوسرا نکاح کر سکے مرد سے صحبت کر لے اور پھر مرد اپنے اختیار سے اسے طلاق دیدے یا فوت ہو جائے تو عورت کو پہلے طلاق دینے والے مرد سے نکاح کر لینا درست ہے اگر دوسرا نکاح ہو جائے اور صحبت نہ ہو یا نہ ہو سکے تو پہلے مرد سے نکاح نہیں ہوتا اور اگر دوسرا نکاح صرف پہلے مرد سے نکاح حلالہ کرنے کے لیے کیا جائے تو بالاتفاق پہلے مرد سے نکاح نہیں ہوتا یعنی پھر یہ بھی صورت حلالہ کی بن جائے گی اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ حلالہ نکاح کرنے والا اور نکلوانے والا تو لعنتی ہیں وہ دوسرا نکاح پہلے مرد سے بھی نہیں ہوتا یعنی حلالہ نکلوانے کے بعد بھی پہلے مرد کا دوسرا نکاح حرام ہے ۱۲ [2] کفو کا معنی ہے مثل اور نظیر کفو میں چار چیزوں کا اعتبار کیا گیا ہے دین، نسب، پیشہ، آزادی ان میں سے دین متفق علیہ ہے اور نسب کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں البتہ پیشہ اور آزادی مسلم ہیں غیر کفو سے نکاح کسی کے نزدیک بھی حرام نہیں۔ بہتر ہے کہ کفو میں ہو کیونکہ اس سے بہت سی سہولتیں ہوتی ہیں اگر عورت کے ولی متفقہ طور پر کسی غیر کفو پر رضامند ہو جائیں تو نکاح درست ہے اور اگر کوئی ان میں سے ناخوش ہو تو نکاح پھر بھی ہو جائیگا لیکن وہ عدالت میں فسخ نکاح کے لیے اسے بطور عذر پیش کر سکتا ہے ۱۲ [3] ابن عمر کی حدیث ذاتی برقم ۱۰۳۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ نَجَّامًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ

اور حاکم نے اچھی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ عَلٰى زَوْجِهَا حِيْنَ عُتِقَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ وَلِمُسْلِمٍ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ زَوْجَهَا كَانَ عَبْدًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا: كَانَ حُرًّا وَالْأَوَّلُ أَثْبَتُ وَصَحَّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ «أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا»

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بریرہ آزاد ہوگئی تو اس کو اپنے غلام شوہر سے نکاح رکھنے یا توڑنے کا اختیار دیا گیا۔ متفق علیہ۔ یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے اور مسلم میں ہے کہ اس کا خاوند غلام تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آزاد تھا۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے اور ابن عباسؓ سے بخاری میں صحیح روایت سے منقول ہے کہ وہ غلام تھا۔

۱۰۳۷۔ وَعَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ فِيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ أُخْتَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَعَلَّهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ میں مسلمان ہو چکا ہوں میرے نکاح میں دو حقیقی بہنیں ہیں آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو جسے تو چاہے طلاق دیدے اس کو احمد اور نسائی کے سوا چاروں نے روایت کیا۔ ابن حبان دارقطنی اور بیہقی نے صحیح کہا۔ بخاریؒ نے معلول کہا۔

۱۰۳۸۔ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ غَيْلَانَ ابْنَ سَلَمَةَ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور سالم اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ جب مسلمان ہوا تو اسکے پاس دس عورتیں تھیں وہ بھی اسکے ساتھ مسلمان ہوگئیں نبی صلی اللہ علیہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) حجام اور جولاہا کو مستثنیٰ کیا گیا ہے اور ابوہریرہؓ کی حدیث میں ابرص و حجام سے نکاح کرنے کو کہا گیا ہے۔ اور ابوہریرہ کی حدیث سند کے لحاظ سے بہت بہتر ہے اس سے معلوم ہوا کہ شریعت نے پیشہ کو محض بعولت عشرت کے طور پر مدنظر رکھا ہے ورنہ اسکی کوئی شرعی حیثیت نہیں اور فاطمہ بنت قیس قرشی کو اسامہ (مولا زادہ) سے نکاح کرنے کو کہا تو اس سے معلوم ہوا کہ "نسب" کی اسلام میں کوئی وقعت نہیں اور اس سے پہلے آنحضرتؐ نے خود حضرت زینب کا نکاح اسامہ کے باپ حضرت زید سے کیا تھا۔ البتہ آزادی اور غلامی کا فرق ایک حد تک شریعت نے تسلیم کیا ہے ۱۲ حواشی صفحہ ہذا

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ اگر کسی کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو اسے ایک کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ دوسری یہ کہ کفار کے نکاح شریعت اسلامیہ نے قبول کئے ہیں گو وہ شریعت کے مطابق نہیں ہوتے تھے تاہم عورت اس نکاح سے بغیر طلاق آزاد نہیں ہو سکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کافر مرد اور عورت مسلمان ہو جائیں تو ان کو نئے نکاح کی ضرورت نہیں پہلا نکاح صحیح ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَعَلَّهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ وَأَبُو حَاتِمٍ۔

وسلم نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کو انتخاب کر لو اسکو احمد اور ترمذی نے روایت کیا ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا اور بخاری اور ابو زرعہ اور ابو حاتم نے معلول کہا۔

۱۰۳۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِيعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کو ابو العاص کے پاس چھ سال بعد پہلے نکاح میں رد فرما دیا۔ اور نیا نکاح نہ کیا اسکو احمد نے اور نسائی کے سوا چاروں نے روایت کیا احمد اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۰۴۰۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ۔

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کو ابو العاص کے پاس نئے نکاح سے رد فرمایا تھا۔ ترمذی نے کہا سند کے لحاظ سے ابن عباس کی حدیث صحیح تر اور عمل عمرو شعیب کی حدیث پر ہے۔

۱۰۴۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْآخِرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت مسلمان ہوئی اور اس نے نیا نکاح کر لیا اسکا پہلا خاوند آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں بھی مسلمان ہو چکا تھا اور اسکو میرے اسلام لانے کا علم بھی تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے دوسرے خاوند سے اسکو واپس لیکر پہلے خاوند کے پاس رد فرما دیا اسکو احمد

لہ ایک وقت میں چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں رکھنا حرام ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں آنحضرت کا نو عورتیں ایک وقت میں رکھنا نبی کے ساتھ خاص تھا یہ دونوں حدیثیں معلول ہیں لیکن انکے شواہد اور بھی ہیں جن سے یہ حسن لغیرہ کے درجہ کو پہنچتی ہیں ۱۲ سہ اگر عورت مسلمان ہو جائے اور مرد کافر ہو تو جمہور کا فتویٰ یہ ہے کہ انکا نکاح نہیں رہتا۔ عدت گزرنے کے بعد عورت آزاد ہو جائے گی باقی حضرت زینب کی قصہ کی بہت سی تاویلیں کی گئیں ہیں اصل یہ ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہوتا لیکن یہ نیا نکاح بہتر ہے ۱۲ سہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر اختلاف دین کے سبب فرقت واقع ہو اور عورت کے ایام عدت کے اندر مرد بھی مسلمان ہو جائے اور عورت کو اس کے اسلام کا پتہ چل جائے تو پھر وہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور اگر کر لے تو اس کا نکاح باطل ہے اگر ایسے باطل نکاح میں مرد عورت سے صحبت کر لے تو ان پر حد نہیں پڑتی ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۰۴۲۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَالِيَةَ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَوَضَعَتْ ثِيَابَهَا رَاٰى بِكَشْحِهَا بَيَاضًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِسِيْ ثِيَابَكِ وَاَلْحِقِيْ بِاَهْلِكِ وَاَمَرَ لَهَا بِالصَّدَاقِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ جَمِيْلُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْ شَيْخِهٖ اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔

زید بن کعب بن عجرہ اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عالیہ نامی بنو غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا جب وہ آپ کے پاس آئی اور اس نے کپڑے اتارے اور اس کے جسم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلبہری کے داغ[1] دیکھے تو آپ نے فرمایا اپنے کپڑے پہن کر اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا اور آپ نے اسکو حق مہر دے دیا۔ اس کو حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند میں حمید بن زید مجہول راوی ہیں اور اس کے استاد میں بھی اختلاف ہے۔

۱۰۴۳۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَوَجَدَهَا بَرْصَاءَ اَوْ مَجْنُوْنَةً اَوْ مَجْذُوْمَةً فَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَسِيْسِهٖ اِيَّاهَا وَهُوَ لَهٗ عَلٰى مَنْ غَرَّهٗ مِنْهَا اَخْرَجَهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمَالِكٌ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ وَرَوٰى سَعِيْدٌ اَيْضًا عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ وَزَادَ وَبِهَا قَرْنٌ فَزَوْجُهَا بِالْخِيَارِ فَاِنْ مَسَّهَا فَلَهَا الْمَهْرُ

اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرے اور اسے بعد میں معلوم ہوا کہ اسے پھلبہری ہے یا دیوانی یا کوڑھی ہے تو اس کو حق مہر دیا جائے گا اور اس کے حق مہر کی رقم ان لوگوں سے وصول کی جائے گی جنہوں نے اسکو دھوکہ دیا[2] اسکو سعید بن منصور اور مالک اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور سعید نے حضرت علی سے بھی اسی طرح روایت کیا اسے اور اس میں مرض قرن کی بھی زیادتی ہے تو اسکے

---

[1] اس حدیث کی سند صحیح نہیں لیکن اس کے بعد کی حدیث صحیح ہے اس لیے یہ معلوم ہوا کہ اگر عورت کے ولی دھوکہ کر کے کسی دائم المریض یا دیوانی یا کوڑھی یا پھلبہری والی عورت کا نکاح کسی مرد سے کرا دیں تو اس دھوکہ سے نکاح فسخ ہو جائیگا اور اسی طرح اگر کسی عیب دار مرد سے نکاح ہو جائے تو عورت کو حق ہے کہ نکاح فسخ کر دے اگر مرد یا عورت اس دھوکے سے نکاح پر مطلع ہو جائیں تو نکاح درست ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حق مہر کے وجوب کیلئے صرف خلوت کافی ہے۔ صحبت لازم نہیں چنانچہ حنفیہ کا یہی مذہب ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ اگر مرد ایسی عورت کو نہ رکھنا چاہے تو اس پر حق مہر بدستور ثابت ہے۔ اور اگر عورت کو نہ ملے تو اس پر ظلم ہے کیونکہ حیثیت عرفی کا ازالہ ہو چکا ہے۔ لہٰذا بہتر صورت یہ ہے کہ حق مہر عورت کے اولیاء پر ڈالا جائے کیونکہ ان لوگوں نے ہی دھوکا کیا تھا انہی کو سزا ملے اور اگر مرد خود ادا کر دے تو یہ بہت بہتر ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَمِنْ طَرِيقِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَيْضًا قَالَ قَضَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْعِنِّينِ أَنْ يُؤَجَّلَ سَنَةً وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

خاوند کو اختیار ہے اگر اس نے ہاتھ لگایا ہو تو صحبت کے بدلے اسکو حق مہر دینا ہوگا اور سعید مسیب کے ذریعہ روایت ہے کہ حضرت عمر نے نامرد کے علاج کیلئے ایک سال کی مدت مقرر کی ہے اور اسکے راوی ثقہ ہیں

بَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ

عورتوں کے ساتھ گھریلو زندگی

۱۰۴۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ لَكِنْ أُعِلَّ بِالْإِرْسَالِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عورت سے قوم لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور اسکے راوی ثقہ ہیں مگر یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۰۴۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأُعِلَّ بِالْوَقْفِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مرد یا عورت سے قوم لوط کا فعل کرے اللہ اسکی طرف قیامت کے دن نظر رحمت سے نہیں دیکھیگا اس کو ترمذی اور نسائی نے اور ابن حبان نے روایت کیا اس میں موقوف ہونے کی علت ہے۔

۱۰۴۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے

لہ نامرد شریعت کی اصطلاح میں وہ ہے جس سے ایک دفعہ بھی بسہولت وبدشواری دخول نہ ہو سکے اگر ایک دفعہ بھی دخول ہو چکا ہو تو وہ نامرد کے احکام میں نہیں آئیگا نامرد کے متعلق اختلاف ہے کہ اسکا نکاح فسخ ہوتا ہے یا نہیں حضرت عمر کی اس حدیث سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ سال گزرنے کے بعد نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے اور بہت سے علماء اسی کے قائل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے طلاق حاصل کر جائے نامرد کے علاج کی مدت میں بھی اختلاف ہے جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت عمر کا فیصلہ ایک سال کا ہے اسکے بعد مرد سے طلاق لیجا سکتی ہے ۱۲ سلہ ابوہریرہ کی حدیث کے کئی طرق ہیں ان سب میں کلام ہے لیکن اسکی تائید علی بن طلق کی مرفوع حدیث سے اور ابن عباس کی موقوف حدیث سے ہوتی ہے جمہور اہل اسلام کا یہی مذہب ہے کہ عورت کی دبر میں ملی کرنا بالکلیہ حرام ہے اور جو اسطرح وطی کرے اس پر حد لازم آتی ہے اور اسکی حد قتل ہے ۱۲ سلہ مسلمان کو ایذا دینا مطلقاً حرام ہے اور جسمانیہ کو کسی قسم کی تکلیف دینا کبیرہ گناہ ہے جسمانیہ کی حد کہاں تک ہے اس میں اختلاف ہے اسکی تشریح میں مختلف اقوال ہیں گھر والے سے لیکر سو گھر تک مختلف اقوال ہیں۔ اس حدیث میں عورت سے حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ عورت میں کچھ فطری طور پر ٹیڑھا پن رکھا گیا ہے اور اس میں بہت سی حکمتیں مضمر ہیں جیسا کہ پسلی صحیح اور قدرت وہی ہے جو ٹیڑھی ہو اگر آدمی اسے سیدھا کرنے کی عادت کرے تو پسلی ٹوٹ جائیگی اور تکلیف ہوگی جو سنت بھی ساقط کر دیتا ہے وہ ٹھیک ہے اسیطرح عورت کا ٹیڑھا پن فطری ہے اسے سیدھا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے ورنہ بہت سی تکلیف ہوگی اور فائدہ اسی ٹیڑھا پن میں ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

اور عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو کہ عورتیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں اور پسلی کا اوپر کا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے اگر تو پسلی کو سیدھا کرنا چاہے تو توڑ دیگا اگر تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیگا تو وہ ٹیڑھی رہے گی، ہو عورتوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں ہے کہ اگر تو اس سے فائدہ اٹھائیگا تو ٹیڑھی ہی سے فائدہ اٹھائیگا اور اگر سیدھا کرنا چاہیگا تو اسکو توڑ دیگا اسکا توڑنا اسکی طلاق ہے۔

۱۰۴۷- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا يَعْنِي عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ إِذَا طَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں شریک تھے جب ہم مدینہ واپس آکر اپنے گھروں کو جانے لگے تو آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ رات کو گھروں کو جانا تاکہ عورتیں اپنی صفائی کرلیں متفق علیہ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب کوئی بڑی مدت کے بعد واپس آئے تو رات کو گھر نہ جائے۔

۱۰۴۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین انسان اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو عورت کے پاس جائے اور پھر اپنی عورت کی باتیں دوسرے لوگوں سے بیان کرتا پھرے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۰۴۹- وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ

اور حکیم بن معاویہ اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی زیادہ مدت کے بعد واپس آئے تو رات کو گھر نہ آئے بلکہ رات باہر قیام کرے۔ گھر میں اطلاع کردے اور صبح کو گھر جائے اس میں کئی حکمتیں ہیں۔ عموماً عورتیں مرد کی عدم موجودگی میں گندی سنڈی رہتی ہیں ایسی حالت میں دیکھ کر مبادا عورت سے نفرت نہ ہو جائے۔ عبداللہ بن رواحہ ایک دفعہ رات کو گھر آئے ان کے گھر میں ایک عورت آئی ہوئی تھی۔ ان کو شبہ ہوا شاید مرد ہے تلوار مارنے لگے کہ پتہ چل گیا ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد عورت کے صحبت کے واقعات یا اس وقت کی آپس کی گفتگو، پیار و محبت، بوس و کنار کے متعلق لوگوں کو بتانا کبیرہ گناہ ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَوْجِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ تُطْعِمُهَا اِذَا اَكَلْتَ وَ تَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعَلَّقَ الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے تو آپ نے فرمایا جب تم کھاؤ انکو بھی کھلاؤ جب تم پہنو تو ان کو بھی پہناؤ منہ پر نہ مارو ان پر پھٹکار نہ کرو مکان کے علاوہ ان سے قطع تعلق نہ کرو اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اس کے بعض حصہ کو بخاری نے معلق کہا ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۰۵۰۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کا خیال تھا کہ جب آدمی پچھلی طرف سے عورت سے جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اپنی کھیتی میں جسطرح چاہو جاؤ۔ متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۰۵۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی عورت کے پاس جائے تو یہ دعا پڑھے اللہ کے نام سے یا الٰہی شیطان کو ہم سے دور رکھ اور ہماری اولاد سے بھی اگر اللہ نے اسکی قسمت میں کوئی بچہ لکھا ہوگا تو اسے شیطان کبھی کوئی تکلیف نہ دے سکے گا۔ متفق علیہ۔

۱۰۵۲۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی عورت کو بلائے اور وہ

۱۰۵۰ اس حدیث کی سند میں بہز بن حکیم ہے جو اپنے دادا معاویہ کے نسخہ سے روایت کرتا ہے۔ محدثین میں اس نسخہ کی روایت مختلف فیہ ہے بہرحال حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسا مرد کھائے ویسا کھانا اور جیسا مرد پہنے ویسا کپڑا عورت کو بھی دینا فرض ہے اور اس میں کمی کرنا منع ہے اور بیشی جائز ہے۔ عورت کا منہ نہ پھٹکارے منہ پر نہ مارے۔ گھر سے باہر نہ نکالے یہ عورت کے مرد پر حق ہیں ۱۲ ۱۰۵۱ اس حدیث کے قریباً چھتیس طرق ہیں نسائی کم وبیش کم فاتوا حرثکم انی شئتم اسکا واقعہ نازل ہوئی تھی، مطلب یہ ہے کہ مرد چاہے آگے کی طرف سے ہو کر فرج میں دخول کرے یا پیچھے کی طرف سے دونوں طرح جائز ہے ۱۲ ۱۰۵۲ آدمی اگر صحبت کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے تو اسکا اثر یہ ہوگا کہ اولاد ہوئی تو نیک ہوگی شیطان کا اس پر داؤ نہ چلے گا ۱۲ ۱۰۵۳ طبرانی میں ابن عمر کی مرفوع حدیث میں ہے کہ دو آدمیوں کی نماز اللہ قبول نہیں کرتا۔ بھاگے ہوئے غلام کی اور اس عورت کی جو جماع کے وقت مرد کی نافرمانی کرے۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورت کا جماع سے انکار عورت کے لیے کبیرہ گناہ ہے لیکن مرد کو بھی عورت کی صحت کا خیال رکھنا چاہیئے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

إِمْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا۔

انکار کردے اور وہ ناراض ہو کر سو جائے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔ اور مسلم میں ہے کہ وہ اللہ جو آسمان میں ہے اس پر ناراض ہوتا ہے جب تک کہ اس پر شوہر راضی نہ ہو جائے۔

۱۰۵۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بال جوڑنے والی اور بال جوڑنے والی اور نتوے لگانے والی اور لگوانے والی سب پر اللہ کی لعنت[1] ہے۔ متفق علیہ۔

۱۰۵۴۔ وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يَغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ ذَلِكَ أَوْلَادَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ آدمیوں سمیت آئی آپ فرما رہے تھے کہ میرا خیال تھا کہ میں غیلہ[2] سے روک دوں میں نے دیکھا کہ روی اور فارسی اپنی اولاد سے غیلہ کرتے ہیں اور ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ لوگوں نے آپ سے عزل کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ بھی ایک طرح سے زندہ دفن کرنے کا خفیہ طریقہ ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۰۵۵۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں اپنی ایک لونڈی سے عزل کیا کرتا ہوں میں پسند نہیں کرتا کہ اس سے کوئی اولاد ہو اور

---

[1] اس حدیث میں چار عورتوں پر لعنت کی گئی ہے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی۔ دانتوں کے نکالنے والی اور نکلوانے والی یہ چاروں لعنتی ہیں۔ آجکل بھی عورتوں میں مصنوعی بال لگا کر بال لمبا کرنے کا رواج بہت عام ہو رہا ہے ۱۲ [2] غیلہ یہ ہے کہ بچے کا دودھ چھڑانے سے پہلے عورت سے صحبت کی جائے مطلب یہ ہے کہ ایام شیر خوارگی میں بچے کی صحت پر چونکہ کوئی برا اثر نہیں پڑتا لہٰذا عورت سے ان دنوں میں صحبت کرنا منع نہیں ہے عزل یہ ہے کہ مرد عورت سے صحبت کرتا رہے جب انزال کا وقت آئے تو منی کو عورت کے رحم میں نہ گرائے بلکہ باہر نکال کر گرا دے۔ عزل جائز ہے یا نہیں اس کے متعلق احادیث مختلف ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حرام تو نہیں لیکن شریعت نے اسے اچھا نہیں سمجھا مالبتہ اگر عورت کی صحت اچھی نہ ہو تو ایسا کر لینے میں حرج نہیں تاکہ مرد بھی اپنی خواہش پوری کرلے اور عورت بھی اولاد کے بوجھ سے بچی رہے۔ لونڈی سے عزل مالک بغیر اسکی رضامندی اور اجازت کے بھی کر سکتا ہے۔ لیکن آزاد عورت سے اس کی رضامندی اور اجازت کے بغیر مرد عزل نہیں کر سکتا ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَنَا أُرِيدُ مَا يُرِيدُ الرِّجَالُ وَأَنَّ الْيَهُودَ، تُحَدِّثُ: أَنَّ الْعَزْلَ الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى قَالَ كَذَبَتِ الْيَهُودُ لَوْ أَرَادَ اللهُ أَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَصْرِفَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

میں اس سے خواہش نفس بھی پوری کرنا چاہتا ہوں اور یہودی کہتے ہیں کہ یہ بھی زندہ درگور کرنے کا خفیہ طریقہ ہے آپ نے فرمایا یہود جھوٹے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو تو اسے روک نہیں سکتا۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ نسائی اور طحاوی نے بھی اسے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۰۵۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ وَلَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ.

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے اور آپ پر قرآن مجید اتر رہا تھا لیکن آپ ہم کو منع نہ کرتے تھے۔ اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ آپ کو اسکی اطلاع بھی پہنچی لیکن ہم کو منع نہ کیا

۱۰۵۷۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ أَخْرَجَاهُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل[1] سے ساری عورتوں کے پاس چلے جایا کرتے تھے۔ متفق علیہ، اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

بَابُ الصَّدَاقِ

حق مہر کا بیان

۱۰۵۸۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت[2] صفیہ کو آزاد کیا اور اسکی آزادی کو اس کا حق مہر مقرر کیا۔ متفق علیہ۔

[1] یہ حدیث باب الغسل میں پہلے گذر چکی ہے۔ یہاں اس کے بیان کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باری کی تقسیم واجب نہ تھی۔ اگر واجب ہوتی تو ایک ہی رات میں ساری بیویوں کے پاس نہ جاتے ۱۲

[2] حضرت صفیہ ام المومنین رضی اللہ عنہا حیی بن اخطب کی بیٹی حضرت ہارون کی اولاد سے تھیں یہ ابن ابی الحقیق کے گھر تھیں وہ خیبر کے جنگ میں قتل ہوگیا۔ وہ حضرت صفیہ اسیر عورتوں میں پکڑی گئیں۔ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے پسند فرمالیا۔ ان کی آزادی کو ان کا حق مہر مقرر کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مالیت کے علاوہ دوسری چیزیں بھی حق مہر بن سکتی ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مالک اپنی لونڈی کو آزاد کردے اس سے خود ہی نکاح کرسکتا ہے اس میں ولی کی اجازت کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۵۹۔ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِيَةً وَنَشًّا قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قَالَ: قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِيَةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَزْوَاجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا حق مہر کتنا تھا آپ نے فرمایا ساڑھے بارہ اوقیہ۔ پھر حضرت عائشہ رضہ نے پوچھا۔ جانتا ہے کہ کتنی رقم بنتی ہے۔ میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا یہ پانچ سو درہم ہوتے ہیں۔ یہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہ وازواجہ وسلم کی بیویوں کا حق مہر تھا۔

اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۰۶۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِیٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ: مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ قَالَ اَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضہ کا فاطمہ رضہ سے نکاح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو کوئی چیز دے تو حضرت علی رضہ نے کہا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ تیری حطمی زرہ کہاں ہے اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا

۱۰۶۱۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ اَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت حق مہر یا کسی عطیہ یا کسی وعدے پر نکاح کرے اور یہ نکاح سے پہلے طے ہو جائے تو اس کی مالک عورت[1] ہے اور نکاح کے

---

[1] پانچ سو درہم کی مالیت تقریباً ساڑھے سولہ سو روپیہ ہوتی۔ اکثر حق مہر ازواج مطہرات کا یہی تھا اور عوام جیسہ کا حق مہر نجاشی نے تقریباً ایک ہزار روپیہ ادا کیا تھا۔ حق مہر کی کوئی مقررہ حد شریعت میں نہیں ہے لیکن شریعت تھوڑے حق مہر کو پسند کرتی ہے تاکہ نکاح کرنا عوام کے لیے آسان ہو جائے اور کوئی شخص مجبور نہ رہے ۱۲ [2] اس حدیث سے علماء نے استدلال کیا ہے کہ قبل از صحبت حق مہر کا کچھ حصہ عورت کو ضرور دیدینا چاہیئے اس میں کسی کا اختلاف نہیں علمہ بن محارب بن عبدالقیس میں سے دربین بنایا کرتا تھا وہ دربین اسکی طرف منسوب ہوتی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضہ کا نکاح رمضان سنہ ۲ھ میں ہوا۔ ذی الحجہ میں انکی رخصتی ہوئی آپ کے بطن اطہر سے تین بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ سے چھ ماہ بعد آپکا انتقال ہوا ۱۲ [3] اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز نکاح سے پہلے طے ہو جائے وہ حق مہر ہے اور اسکی مالک فقط عورت ہے خواہ وہ روپیہ ہو یا زیور یا پارچات یا زمین یا مکان وغیرہ اگر کوئی چیز عورت کے لواحقین کو نکاح کے بعد دی جائے تو وہ حق مہر میں شمار نہ ہوگی اور نہ ہی عورت اسکی مالک ہے وہ ایک قسم کا ہدیہ ہے جسے دیا گیا ابھی کا ہے اور اگر حق مہر کے طے شدہ چیزیں بعد از نکاح عورت کے لواحقین کو دی جاویں تو وہ حق مہر سے اور اس کی مالک عورت ہے خواہ وہ کسی کو دی جائیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أَعْطَاهُ وَأَحَقُّ مَا أَكْرَمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ۔

بعد کوئی عطیہ دیا جائے وہ اسی کا ہے جسے دیا جائے اور بہت حق ہے کہ عورت کی وجہ سے اس کے باپ یا بھائی کی عزت کی جائے اسے احمد اور ترمذی کے سوا چاروں نے روایت کیا

۱۰۶۲۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ جَمَاعَةٌ۔

اور علقمہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو حق مہر ادا کرنے کے بغیر نکاح کرلے اور صحبت کرنے سے پہلے فوت ہو جائے ابن مسعود نے کہا اسے مہر مثل ملے گا اس میں کمی بیشی نہ ہوگی اور اس پر عدت بھی ہوگی اور میراث میں سے حصہ بھی ہوگا معقل نے کھڑے ہو کر کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے متعلق ایسا ہی فیصلہ کیا تھا۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سن کر خوش ہوئے اس کو احمد نے اور چاروں نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے صحیح کہا۔ اور ایک جماعت نے حسن کہا۔

۱۰۶۳۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَةٍ سَوِيقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَشَارَ إِلَى تَرْجِيحِ وَقْفِهِ۔

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے عورت کو حق مہر میں جو یا کھجوریں دے دیں تو حق مہر ادا ہو گیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اشارہ کیا کہ یہ موقوف ہے

۱۰۶۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَجَازَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ عَلَى نَعْلَيْنِ"

اور عبداللہ بن عامر اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نکاح دو جوتیوں پر کیا تھا۔ اسے ترمذی نے

لہ حق مہر متعین ہو جائے وہ صحیح ہے اگر نہ ہو تو جتنا حق مہر عورت کا اس خاندان کی عورتوں کا ہے آنا ہی سکا ہوگا اسے مہر مثل کہتے ہیں اگر خلوت صحیحہ سے پہلے مرد عورت کو طلاق دیدے اور مہر مقرر ہو تو آدھا حق مہر دینا آتا ہے اور اگر مقرر نہ ہو تو کچھ بھی دینا نہیں آتا اور اگر خلوت سے پہلے مر جائے فوت ہو جائے تو اسکو پورا حق مہر ملتا ہے خواہ مقرر ہو خواہ مثل اور عدت وارث بھی ہوتی ہے ۱۲ سے اس حدیث کی سند میں ولید بن سلمہ بن ردان ضعیف ہے لیکن اسکا اصل مسلم میں بھی ہے بیہقی نے تصریح کی ہے کہ یہ حق مہر متعہ کے نکاح میں ہوتا تھا اور وہ چونکہ منسوخ ہو چکا ہے اس لیے اس سے سند انہیں ہو سکتی حدیث میں حق مہر کی کم از کم حد مقرر نہیں ہے لیکن فقہاء نے کم از کم حق مہر پانچ درہم مقرر کیا ہے ۱۲ سے دیکھئے سہل کی حدیث گذر چکی ہے کہ نبی صلعم نے حق مہر میں لوہے کی انگوٹھی لانے کا حکم کیا تھا۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ چیز حق مہر ہو سکتی ہے جس کی کچھ نہ کچھ قیمت ہو ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَخُولِفَ فِي ذٰلِكَ۔

روایت کیا ہے اور صحیح کہا اور اس میں علماء کا اختلاف ہے۔

۱۰۶۵۔ وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا امْرَأَةً بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَهُوَ طَرَفٌ مِنَ الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ الْمُتَقَدِّمِ فِي أَوَائِلِ النِّكَاحِ۔

اور سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نکاح لوہے کی انگوٹھی پر کیا تھا۔ اس کو حاکم نے روایت کیا اور یہ ٹکڑا ہے ایک لمبی حدیث کا جو نکاح کے بیان میں پہلے گذر چکی۔

۱۰۶۶۔ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَاقِ أَيْسَرُهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مَوْقُوفًا وَفِي سَنَدِهِ مَقَالٌ۔

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر حق مہر وہ ہے جس کا ادا کرنا آسان ہو۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور حاکم نے صحیح کہا اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دس درہم سے کم مالیت حق مہر نہیں ہوتی۔ اسے دارقطنی نے موقوف روایت کیا اور اسکی سند کمزور ہے۔

۱۰۶۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَامَةَ بِنْتَ الْجَوْنِ تَعَوَّذَتْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ يَعْنِي لَمَّا تَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَقَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ فَطَلَّقَهَا وَأَمَرَ أُسَامَةَ فَمَتَّعَهَا بِثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهْ وَفِي إِسْنَادِهِ رَاوٍ مَتْرُوكٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عمرہ بنت جون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی پناہ مانگی تھی جبکہ وہ آپ کے پاس آئی اور آپ نے اس سے نکاح کیا تو آپ نے فرمایا تو نے بڑی پناہ مانگی پھر آپ نے اسکو طلاق دیدی اور اسامہ کو حکم دیا کہ اسے تین کپڑے دے دو۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اسکی سند میں ایک راوی متروک ہے۔

۱۰۶۸۔ وَأَصْلُ الْقِصَّةِ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ۔

اور صحیح بخاری میں اصل قصہ ابو اسید ساعدیؓ کی حدیث میں ہے۔

لہ یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں ایک عورت کے اپنے نفس کو ہبہ کرنے کا ذکر ہے کو لوہے کی انگوٹھی پر نکاح تو نہ ہوا لیکن آنحضرتؐ نے اسکو حق مہر تسلیم کر لیا اور یہی بیان کرنا مقصود ہے ۱۲ سے گر ان تدرحق مہر جائز تو ہیں لیکن اچھے نہیں اور تھوڑی قیمت کے حق مہر سے بہت بہتر ہیں کہ ان کا ادا کرنا آسان ہوتا ہے ۱۲ سے یہاں اس کے بیان کرنے کا یہ مقصد ہے کہ آنحضرتؐ نے اس کا حق مہر مقرر نہیں کیا تھا اور صحبت سے پہلے طلاق دے دی تو اس کو متعۃ الطلاق کے طور پر تین کپڑے دیدیے۔ اگر عورت کا حق مہر مقرر نہ ہو اور صحبت سے پہلے طلاق ہو جائے تو اسے تین کپڑے دینے پڑتے ہیں۔ یہ کم از کم مقدار ہے زیادہ سے زیادہ ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اسے متعۃ الطلاق کہتے ہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْوَلِيْمَةِ

ولیمہ کا بیان

۱۰۶۹۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کو زرد رنگ لگا ہوا دیکھا آپ نے فرمایا یہ کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے گٹھلی جتنا سونا دے کر نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے ولیمہ ضرور کرنا خواہ ایک بکری کا ہی سہی۔ متفق علیہ۔

۱۰۷۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهُ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرو۔ متفق علیہ اور مسلم میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی یا اس کے سوا اور کسی قسم کی دعوت دی جائے تو اسکو قبول کرو۔

۱۰۷۱۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ: يُمْنَعُهَا مَنْ يَّاْتِيْهَا وَيُدْعَى اِلَيْهَا مَنْ يَّاْبَاهَا وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین ولیمہ وہ ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو نہ کھلایا جائے۔ اور جو شخص دعوت ولیمہ کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اسکو مسلم نے روایت کیا۔

۱۰۶۹ ان کی بیٹی کا نام فاطمہ تھا بریدہ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ ضروری ہے ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض علماء نے ولیمہ کا واجب کہا ہے لیکن جمہور کے نزدیک ولیمہ سنت ہے۔ ولیمہ کے وقت میں اختلاف ہے بہتر یہ ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد ہو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کی کم از کم مقدار ایک بکری ہے آنحضرت صلعم نے حضرت زینب کے نکاح پر ایک ہی بکری کا ولیمہ کیا تھا لیکن صفیہ بنت شیبہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کم بھی ولیمہ ہو سکتا ہے ۱۲ ۱۰۷۰ اس حدیث سے بظاہر ولیمہ کی دعوت کو منظور کرنا واجب معلوم ہوتا ہے اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے تفلی روزہ اس کے لیے توڑ دینا چاہیئے۔ دعوت ولیمہ کو رد کرنا نبی صلعم کی نافرمانی ہے کما فی الحدیث ۱۲ ۱۰۷۱ ایک حدیث کے یہ لفظ ہیں کہ ولیمہ کا بدترین کھانا وہ ہے جس میں صرف امیروں کو دعوت دی جائے اور غریبوں کو شامل نہ کیا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ میں محتاجوں اور فقیروں کو ضرور شامل کرنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ صرف برادری کے لوگوں کے پیٹ بھر دیئے جائیں اور انہی کو خوش کیا جائے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۷۲۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو روٹی کی دعوت دی جائے تو اگر وہ روزے دار ہو تو ان کے حق میں دعا کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو جا کر کھانا کھالے۔ اسکو بھی مسلم نے روایت کیا۔

۱۰۷۳۔ وَلَهُ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ نَحْوُهُ وَقَالَ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

اور مسلم میں جابر کی حدیث بھی اسی طرح ہے لیکن اسکے لفظ یہ ہیں کہ اگر چاہے کھالے چاہے تو چھوڑ دے۔

۱۰۷۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاسْتَغْرَبَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کا کھانا پہلے دن[1] سچی دعوت ہے اور دوسرے دن سنت ہے اور تیسرے دن ریا کاری ہے اور جو شخص ریا کاری کرے گا اللہ اس کو اس کی سزا دے گا[2]۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور غریب کہا اور اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

۱۰۷۵۔ وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ أَنَسٍ عِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور اس کا ایک شاہد ابن ماجہ میں انسؓ کی حدیث بھی ہے صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ دو مد جَو سے کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۰۷۶۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک ٹھہرے حضرت صفیہ سے زفاف کیا میں مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت دینے گیا۔ اس ولیمہ میں روٹی اور گوشت نہیں تھا۔ جو کچھ تھا وہ یہ تھا کہ دسترخوان بچھا کر اس پر کھجوریں اور پنیر اور گھی جمع کر دیا گیا تھا۔ متفق علیہ اور یہ الفاظ بخاری کی روایت

[1] ولیمہ کی روٹی میں کوئی حد معین نہیں جتنا کھانا پکائے جائز ہے اور کم از کم ایک بکری ضرور ہونا چاہیے اور دو دن کے بعد کھانا پکانا بدعت ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی جو شخص ریا کاری اور نام نمود کے لیے روٹی پکائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اولین و آخرین کے سامنے ذلیل کرے گا۔ اعاذنا اللہ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

۱۰۷۸۔ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ فَاجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا فَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَسَنَدُهُ ضَعِيْفٌ۔

کے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ جب دو لیمہ والوں کی دعوت پہنچے تو جو زیادہ قریب ہو اسکی دعوت قبول کرے اور اگر ایک نے پہلے کہا ہو تو پہلے کی دعوت قبول کرلی چاہیئے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور اسکی سند ضعیف ہے۔

۱۰۷۹۔ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تکیہ لگا کر نہیں کھایا کرتا اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۰۸۰۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے بچے بسم اللہ پڑھ اور داہنے ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔ متفق علیہ۔

۱۰۸۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِّنْ ثَرِيْدٍ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي الْوَسَطِ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَهٰذَا لَفْظُ النَّسَائِيِّ وَسَنَدُهُ صَحِيْحٌ۔

اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اس کو کناروں کناروں سے کھاؤ۔ درمیان سے نہ کھاؤ درمیان میں برکت اترتی ہے۔ اور یہ لفظ نسائی کے ہیں اور اسکی سند صحیح ہے۔

۱۰۸۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ

اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ اس حدیث کی سند میں ابوخالد یزید بن عبدالرحمٰن المعروف بالدالانی ضعیف ہے۔ اگر ولیمہ کی دو دعوتیں ہوں تو پہلی کو قبول کیا جائے اگر ایک وقت ایسی تو زیادہ قریب کی دعوت قبول کی جائے قریب کو بعض نے قرابت پر محمول کیا ہے اور بعض نے مکانیت پر بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ جس کا دروازہ قریب ہو وہاں جائے ۱۲

۲؎ قصہ یہ ہوا کہ ایک اعرابی نے آنحضرتؐ کی دعوت کی آپ چار زانو ہو کر کھانا کھانے لگے تو اعرابی نے کہا کہ اس طرح کا بیٹھنا اچھا نہیں اس نے تکیہ دینا چاہا تو آپ نے یہ الفاظ فرمائے بہتر یہ ہے کہ دو زانو ہو کر کھانا کھائے ورنہ چار زانو بیٹھے اور سب سے برا یہ ہے کہ تکیہ لگا کر بیٹھے کیونکہ یہ متکبرین کا طریقہ ہے ہاں اگر عذر ہو تو اس طرح بیٹھنے میں حرج نہیں ۱۲ ۳؎ عمر بن سلمہ کی عمر اس وقت اتنی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گود میں بٹھایا ہوا تھا۔ اپنے آگے سے کھانے کی وجہ یہ ہے کہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔ اور بسم اللہ کے ضروری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر نہ پڑھی جائے تو شیطان کھانے میں شریک ہو جاتا ہے اور داہنے ہاتھ سے کھانے کی وجہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔ اگر کبھی پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آوے پڑھ لے اور کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ ۱۲۔ اللھم اغفرلنا تبدلن سئی فیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ کَانَ اِذَا اشْتَہٰی شَیْئًا اَکَلَ وَاِنْ کَرِہَہٗ تَرَکَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

نے کبھی کھانے کو برا نہیں کہا اگر چاہتے تو کھا لیتے اگر ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔ متفق علیہ۔

۱۰۸۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْکُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِالشِّمَالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۰۸۴۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس[1] نہ لیا کرو متفق علیہ۔

۱۰۸۵۔ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نَحْوُہٗ وَزَادَ وَیُنْفَخُ فِیْہِ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ۔

اور ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اس میں پھونک نہ مارا کرو اسے ترمذی نے صحیح کہا

بَابُ الْقَسْمِ[2]

عورتوں کی باری کا بیان

۱۰۸۶۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لِنِسَائِہٖ فَیَعْدِلُ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِکُ وَلَا اَمْلِکُ رَوَاہُ الْاَرْبَعَۃُ وَصَحَّحَہُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَلٰکِنْ رَجَّحَ التِّرْمِذِیُّ اِرْسَالَہٗ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کی باری مقرر کی ہوئی تھی اور آپ انصاف کیا کرتے تھے اور کہتے یا الٰہی یہ میری تقسیم ان چیزوں میں ہے جن پر مجھے اختیار ہے اور جن پر مجھے اختیار نہیں ان پر مجھ کو ملامت نہ کرنا اسے چاروں نے روایت کیا ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا لیکن ترمذی نے مرسل کہا۔

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے کا نام نہیں رکھنا چاہیئے اگر طبیعت چاہے تو کھالے ورنہ چھوڑ دے ۱۲ [2] پانی ٹھہر ٹھہر کر پینا چاہیئے پانی پیتے وقت تین دفعہ ٹھہر کر سانس لینا چاہیئے اور اس کا یہ مطلب ہے کہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لینا چاہیئے کہ آدمی کے سانس کے ہمراہ جراثیم نکلتے ہیں اور وہ پانی میں شامل ہو کر پھر معدہ میں چلے جاتے ہیں جو خرابی صحت کا باعث ہیں۔ ترمذی میں ابو سعید کی حدیث میں ہے کہ پانی کے ایک پیالہ میں ایک تنکا گر پڑا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے گرا دو ۱۲ [3] گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم ضروری نہیں تھی تاہم آپ نے بیشتر عورتوں میں انصاف فرمایا تا امت میں حضرت عائشہ صدیقہ کی محبت زیادہ تھی۔ اس کی آپ اللہ کی بارگاہ میں عذر خواہی کرتے تھے۔ گو دل کا میلان اختیاری چیز نہیں اور نہ ہی اس پر مواخذہ ہے لیکن وہ آنحضرت صلعم کا مقام تھا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۸۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِمْرَاَتَانِ فَمَالَ اِلٰی اِحْدٰهُمَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَشِقُّهٗ مَائِلٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ وَسَنَدُهٗ صَحِیْحٌ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کی دو عورتیں ہوں اور وہ ایک کی طرف زیادہ رجحان رکھتا ہو تو قیامت کے دن اس حال میں آئیگا کہ اسکی ایک جانب جھکی ہوئی ہوگی اسے احمد اور اربعہ نے روایت کیا اور اسکی سند صحیح ہے

۱۰۸۸۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَی الثَّیِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب آدمی دوسری شادی کسی کنواری عورت سے کرے تو اس کے پاس سات دن تک رہے پھر تقسیم کرے اور اگر بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن رہے پھر تقسیم کرے۔ متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۱۰۸۹۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ بِكِ عَلٰی اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَآئِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے شادی کی تو میرے پاس آپ تین دن ٹھہرے اور پھر فرمایا اگر تو اسے کم سمجھے تو میں تیرے پاس ایک ہفتہ ٹھہرتا ہوں لیکن اس کے بعد میں دوسری عورتوں کے پاس بھی ایک ایک ہفتہ ٹھہروں گا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۰۹۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ یَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لِعَائِشَةَ یَوْمَهَا وَیَوْمَ سَوْدَةَ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سودہ بنت زمعہ نے اپنا دن مجھ کو دے دیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے پاس عائشہ کا اور سودہ کا دن ٹھہرتے تھے۔

---

۱ اس انصاف سے مراد ان نفقہ اور دوسری ضروریات اور شب باشی یا قیام ہے یہ اختیاری چیزیں ہیں اور انہی پر مواخذہ ہے اگر دل کا میلان ایک طرف ہو جس سے معاملات میں فرق نہ آئے تو وہ گناہ نہیں ۱۲ ۲ اگر پہلے گھر میں عورت ہو اور دوسری شادی کی کنواری سے کرے تو اس کنواری کے پاس سات دن رہے اور پھر تقسیم کرے اور اگر دوسری شادی کسی بیوہ یا مطلقہ سے کرے تو اس کے پاس تین دن رہے اور پھر تقسیم کرے ۱۲ ۳ اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعد کی عورت تین دن یا سات دن سے زیادہ کا مطالبہ کرے تو اس صورت میں اس کے یہ دن ضبط ہو جائیں گے اور اسے منہا کر کے نہیں دیئے جائیں گے ۱۲ ۴ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ کر دی تھی۔ آپ کا نکاح مکہ کر رہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ہوا تھا۔ نبی صلعم کے ساتھ انہی نے ہجرت فرمائی تھی۔ آپ کا انتقال ۵۴ھ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت اپنے نان نفقہ میں یا باری میں کمی کر دے تو یہ جائز ہے اور اس سے مرد پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ لیکن عورت کو اپنے حق میں کمی کرنے کے بعد بھی حق پہنچتا ہے۔ کہ اپنے حق کا کسی وقت بھی مطالبہ کرے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

متفق علیہ۔

۱۰۹۱۔ وَعَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْنَا جَمِيعًا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ حَتَّى يَبْلُغَ الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيتُ عِنْدَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے میرے بھانجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دیا کرتے تھے کبھی ایسا ہوتا آپ اپنی ساری بیویوں کے پاس چلے جاتے تھے لیکن رات اسی کے پاس گزارتے تھے جس کی باری ہوتی اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ اور حاکم نے اس کو صحیح کہا۔

۱۰۹۲۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يَدْنُو مِنْهُنَّ الْحَدِيثَ۔

اور مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر اپنی عورتوں کے پاس جاتے اور ان سے قریب ہوتے۔ پوری حدیث تک۔

۱۰۹۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ "أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا" يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَّ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آخری بیماری میں پوچھتے تھے کہ کل کس کی باری ہے[1] آپ عائشہ کا دن پوچھنا چاہتے تھے تو آپ کی بیویوں نے آپ کو اجازت دیدی کہ آپ جہاں چاہیں ٹھیرا کریں پھر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہے متفق علیہ۔

۱۰۹۴۔ وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتوں پر قرعہ ڈالتے قرعہ میں جسکا نام نکل آتا اسی کو ساتھ لیجاتے[2] متفق علیہ

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ باری کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی دوسری عورت سے بات ہی نہ کرے یا اس کے گھر نہ جائے باری کا مطلب صرف شب باشی ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ کسی عورت کے پاس بیماری میں مستقل قیام کرنے کا محض ارادہ جرم نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو اجازت ہے کہ مرد کو کسی ایک کے پاس رہنے کی اجازت دیدیں۔ آپ کی بیماری کا آغاز حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہوا تھا ۱۲ [3] قرعہ اسلئے ڈالا جاتا کہ عورتیں رنجیدہ نہ ہوں اور جسکا نام قرعہ میں نکلتا وہ سفر کے ایام خالص اسی کے ہوتے وہ تقسیم میں نہ آتے اور اگر قرعہ کے بغیر بھی آپس میں تصفیہ کرلیں تو جائز ہے ۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰۹۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اپنی عورت کو غلاموں کی طرح نہ مارے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔

بَابُ الْخُلْعِ

خلع کا بیان

۱۰۹۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعِيْبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَاَمَرَهُ بِطَلَاقِهَا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ثابت بن قیس کے دین اور خلق میں مجھے کوئی عیب معلوم نہیں ہوتا لیکن میں اسے پسند نہیں کرتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کا باغ اس کو واپس دیتی ہے اس نے کہا ہاں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہا اپنا باغ لے لے اور اسکو طلاق دے دے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔ اس کی ایک روایت میں ہے کہ اس کو طلاق دینے کا حکم دیا۔

۱۰۹۷۔ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَحَسَّنَهُ اَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ثابت بن قیس کی عورت نے اس سے خلع کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی عدت ایک ماہواری مقرر کی۔

۱۰۹۸۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے جو روایت ابن ماجہ میں بیان کرتے ہیں اس میں ہے کہ ثابت

لہ عورت کو مارنے کی احادیث میں سخت ممانعت آئی ہے۔ صرف ایک جرم ایسا ہے کہ جسکی سزا میں اللہ تعالیٰ نے مرد کو مارنے کا اختیار دیا ہے اور وہ جرم ہے بدکاری اور اس میں بھی شرط یہ ہے کہ اس کے چہرہ پر نہ مارے اور اتنا نہ مارے کہ اس کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے تو مرد پر دیت لازم آئے گی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غلام اگر نافرمانی کرے تو اسے آدمی سزا دے سکتا ہے بلاوجہ کسی کو بھی مارنا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کو یا غلام کو نہیں مارا اور آپ فرمایا کرتے کہ بہترین آدمی وہ ہے جو بیوی سے اچھا سلوک کرے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ كَانَ دَمِيمًا وَاَنَّ امْرَاَتَهٗ قَالَتْ: لَوْلَا مَخَافَةُ اللّٰهِ اِذَا دَخَلَ عَلَيَّ لَبَصَقْتُ فِي وَجْهِهٖ۔

بن قیس کچھ بدصورت تھے اور اس کی عورت نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتی ہوں ورنہ اس کو دیکھ کر تھوک دینے کو میرا دل چاہتا ہے۔

۱۰۹۹۔ وَلِاَحْمَدَ مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ وَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ خُلْعٍ فِي الْاِسْلَامِ۔

اور احمد میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث میں ہے کہ یہ خلع اسلام میں سب سے پہلا خلع تھا۔

بَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کا بیان

۱۱۰۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَرَجَّحَ اَبُوْ حَاتِمٍ اِرْسَالَهٗ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال چیزوں میں بدترین چیز اللہ کے نزدیک طلاق ہے اسکو ابوداؤد ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور ابو حاتم نے اس کے مرسل ہونے کو ترجیح دی۔

۱۱۰۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ماہواری میں طلاق دے دی تو حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا اسے کہو کہ رجوع کرے پھر اسے

۱؎ خلع کا معنی ہے اتارنا، یا نکالنا، اور یہ لفظ کپڑے وجود سے اتارنے پر بولا جاتا ہے اور اصطلاح شریعت میں اس چیز سے عبارت ہے کہ عورت کو نکاح کا حق دے کر اس سے بنا مال واپس لے لے۔ اگر مرد کو معقول اعتراض ہو تو وہ طلاق دے سکتا ہے اگر عورت کو معقول عذر ہو تو وہ خلع کرا سکتی ہے یعنی حق مہر واپس دے کر خاوند سے طلاق لے لے امام ابوحنیفہ، مالک اور شافعی کے نزدیک خلع طلاق ہے اور امام احمد کے نزدیک خلع فسخ ہے حق مہر سے زیادہ مال لینے میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ مرد کو اس سے زیادہ نہ لینا چاہیئے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مرد کا بدصورت ہونا اور عورت کا اس کے ساتھ انس نہ ہونا یہ خلع کے لیے معقول عذر ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عذر پر یہ خلع کرایا۔ معقول عذر یہ ہیں۔ خاوند نامرد ہو، یا بدصورت ہو، یا طبیعتوں میں اختلاف ہو، یا مرد بدبین ہو یا سخت طبیعت ہو، یا مار پیٹ کرتا ہو۔ ان صورتوں میں عورت خلع کرا سکتی ہے ۱۲ ۱؎ اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ ساری حلال چیزیں اللہ کو پیاری نہیں ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو حلال ہونے کے باوجود اللہ کو ناپسند ہیں دوسری یہ کہ طلاق ہے حلال لیکن بری ہے حلال تو اس لیے ہے کہ بعض دفعہ ایسی مجبور ہو جاتا ہے اور مصلحت اسی میں ہوتی ہے کہ طلاق ہو جائے اور برا اس لیے ہے کہ اس سے عداوت اور دشمنی پھیلتی ہے اور شیطان اس پر اسی لیے خوش ہوتا ہے۔ طلاق کا ترجمہ ہے "آزاد کر دینا" یا "چھوڑ دینا" اور شریعت میں طلاق یہ ہے کہ عورت کو مرد عقد نکاح سے آزاد کر دے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

روک لے پھر دوسرے طہر میں چاہے تو اپنے پاس رکھے چاہے تو طلاق دے دے یہ وہ طریقہ ہے جس طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ (متفق علیہ)۔

۱۱۰۲۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا.

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اسے حکم دے کہ رجوع کرے پھر اسے پاکیزگی یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔

۱۱۰۳۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ وَ حُسِبَتْ تَطْلِيقَةً.

اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ طلاق ایک طلاق شمار کر لی گئی تھی۔

۱۱۰۴۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي أَنْ أُرَاجِعَهَا ثُمَّ أُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ.

مسلم کی روایت میں ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ تو نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رجوع کا حکم دیا تھا کہ میں عورت کو روک لوں جب تک کہ اس کا دوسرا طہر نہ ہو جائے پھر جب اسے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دینا ہو اور تو نے تو تین طلاقیں دے دیں تو نے طلاق کے طریقہ میں اپنے اللہ کی نافرمانی کی۔

۱۱۰۵۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

ایک دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا

لہ اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ حیض میں طلاق دینا حرام ہے دوسری یہ کہ عورت کی مرضی کے بغیر بھی آدمی رجوع کر سکتا ہے۔ تیسری یہ کہ اس طہر میں طلاق دینا جس میں عورت سے مرد صحبت کر چکا ہے بدعت ہے جیسا کہ حیض کی حالت میں طلاق دینا بدعت ہے۔ طلاق کی چار قسمیں ہیں جن میں سے دو حلال ہیں اور دو حرام ہیں حلال یہ ہیں کہ آدمی عورت کو حمل کی حالت میں طلاق دے یا اس طہر میں طلاق دے جس میں صحبت نہ کی ہو اور حرام یہ ہے کہ آدمی حیض کی حالت میں طلاق دے یا اس طہر میں طلاق دے جس میں صحبت کی ہو طلاق کی ایک اور لحاظ سے تین قسمیں ہیں۔ احسن، حسن اور بدعت۔ احسن یہ ہے کہ آدمی طہر یا حمل کی حالت میں صرف ایک ہی طلاق دے اور اس کے بعد عورت کی عدت گذر جائے اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ عدت میں آدمی رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت بلا حیل وحجت جس وقت چاہے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ حسن یہ ہے کہ آدمی تین طہروں میں تین طلاقیں دے مگر اس میں دو طلاقوں تک آدمی رجوع کر سکتا ہے تیسری کے بعد نہ رجوع کر سکتا ہے اور نہ ہی بعد میں بغیر کسی دوسرے آدمی کے نکاح کئے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور طلاق بدعی یہ ہے کہ اکٹھی دو یا تین طلاقیں دے دے یا حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق شمار ہوتی ہے یا نہیں جمہور کا مذہب یہی ہے کہ وہ شمار کی جاتی ہے گو اس سے رجوع واجب ہے اور حدیث کے یہ لفظ کہ آنحضرت نے ابن عمر کی اس طلاق کو شمار نہ کیا یہ الفاظ ابو زبیر کی زیادت ہیں جسے محدثین نے بالاتفاق رد کر دیا ہے بلکہ دار قطنی میں ابن عمر سے یہ لفظ منقول ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یہ ایک طلاق ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ عُمَرَ: فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ۔

کہ مجھے طلاق واپس لینے کا حکم دیا اور اس کو شمار نہ کیا گیا اور کہا کہ جب پاک ہو جائے تو طلاق دے یا اپنے پاس رکھ

۱۱۰۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ: فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور حضرت عمر کی خلافت کے دو سال تک طریقہ یہ تھا کہ اکٹھی تین طلاقوں کو ایک[1] ہی طلاق شمار کیا جاتا تھا حضرت عمر نے کہا کہ اللہ نے لوگوں کو سوچنے سمجھنے کا موقعہ دیا تھا لوگوں نے اس میں جلدی کی کیوں نہ ہم انکی تینوں طلاقوں کو نافذ کر دیں پھر انہوں نے انکو نافذ کر دیا اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۱۰۷۔ وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ۔

اور محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کے متعلق اطلاع دی گئی کہ اس نے تین طلاقیں اکٹھی دے دی ہیں آپ[2] غصے میں بھرے ہوئے اٹھے اور فرمانے لگے کیا میری موجودگی میں اللہ کی کتاب کے ساتھ ٹھٹھا کیا جانے لگا ہے یہاں تک کہ ایک آدمی نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ کیا میں اسکو قتل کر دوں اسے نسائی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۱۰۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ الرکانہ نے ام رکانہ

---

[1] اکٹھی تین طلاقوں کا کیا حکم ہے اس میں اختلاف ہے۔ اکٹھی تین طلاقیں کچھ بھی نہیں۔ اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں حضرت عمر ابن عباس، عائشہ اور الحمد اربعہ کا یہی مذہب ہے ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔ حضرت علی، امام جعفر صادق، امام باقر، ہادی قاسم، امام محمد تین، ابن تیمیہ ابن قیم کا یہی مذہب ہے۔ اگر عورت مدخولہ ہے تو تین واقع ہوں گی اور اگر غیر مدخولہ ہے تو ایک اسحاق بن راہویہ اور ابن عباس سے ایک روایت اسی طرح مروی ہے ان میں سے دلائل کے لحاظ سے قول ثالث راجح ہے اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رواج تھا چنانچہ ابو رکانہ کو آپ نے تین طلاقوں کے باوجود رجوع کا حکم دیا اگر وہ تینوں ہو جاتیں تو آپ اسکو رجوع کا حکم نہ دیتے نقلی لحاظ سے بھی یہی صحیح ہے تین طلاقوں کے لئے آنحضرت نے تین ماہ کی مدت رکھی ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ ایک آدمی صبح سویرے اٹھ کر پانچوں نمازیں ادا کر لے تو اس صورت میں یقیناً نماز ایک ہی ہوگی جس کا وقت ہے۔ باقی لغو ہوں گی اسی طرح ایک طلاق تو واقع ہو جائے گی باقی لغو ہوں گی ۱۲ [2] محمود بن لبید کی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت نے پھر اسکی تینوں طلاقیں نافذ کر دیں بلکہ اس کے اس فعل پر غصہ اور ناراضگی کا اظہار فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ اکٹھی تین طلاقیں گناہ کبیرہ ہیں گو اسے امام ابو حنیفہ اور مالک نے صرف مکروہ کہا ہے اور امام شافعی اور احمد اسے مکروہ بھی نہیں جانتے بلکہ خلاف اولیٰ کہتے ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ طَلَّقَ اَبُوْ رُكَانَةَ اُمَّ رُكَانَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعْ اِمْرَاَتَكَ فَقَالَ اِنِّيْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

کو طلاق دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تم رجوع کرلو اس نے کہا کہ میں نے تین طلاقیں دی ہیں آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہے اس سے رجوع کرلو اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

۱۱۰۹۔ وَفِيْ لَفْظٍ لِاَحْمَدَ طَلَّقَ اَبُوْ رُكَانَةَ اِمْرَاَتَهٗ فِيْ مَجْلِسٍ وَّاحِدَةٍ ثَلَاثًا فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا وَاحِدَةٌ فَرَاجِعْهَا اِنْ شِئْتَ وَفِيْ سَنَدِهِمَا ابْنُ اِسْحٰقَ وَفِيْهِ مَقَالٌ۔

اور احمد کے یہ لفظ ہیں کہ ابورکانہ نے اپنی عورت کو ایک ہی جگہ تین طلاقیں دے دیں تھیں پھر اسکو اس پر افسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک ہی طلاق ہے اگر چاہو رجوع کرلو ان دونوں کی سند میں ابن اسحٰق ہیں جن کے متعلق اختلاف ہے

۱۱۱۰۔ وَقَدْ رَوَى اَبُوْدَاوٗدَ مِنْ وَّجْهٍ اٰخَرَ اَحْسَنَ مِنْهُ اَنَّ اَبَا رُكَانَةَ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ بِهَا اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور ابوداؤد کی ایک حدیث میں جو اس سے اچھی ہے یہ لفظ ہیں کہ رکانہ نے اپنی عورت سہیمہ کو طلاق مغلظہ دے دی اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم میرا ارادہ ایک طلاق دینے کا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس پر واپس کردیا۔

۱۱۱۱۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں ارادہ اور غیر ارادہ کا فرق نہیں[1] نکاح۔ طلاق اور رجوع اسے نسائی کے سوا چاروں نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۱۱۲۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّابْنِ عَدِيٍّ مِّنْ وَّجْهٍ اٰخَرَ ضَعِيْفٍ اَلطَّلَاقُ وَالْعِتَاقُ وَالنِّكَاحُ۔

اور ابن عدی کی ایک اور ضعیف روایت میں ہے کہ طلاق آزادی اور نکاح۔

۱۱۱۳۔ وَلِلْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ مِنْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَفَعَهٗ لَا يَجُوْزُ اللَّعِبُ فِيْ ثَلَاثٍ اَلطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالْعِتَاقُ فَمَنْ قَالَهُنَّ فَقَدْ وَجَبْنَ وَسَنَدُهٗ

اور حارث بن ابی اسامہ عبادہ بن ثامت رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ تین چیزوں میں مذاق نہ کرنا چاہیئے۔ طلاق نکاح اور آزادی۔ جو شخص یہ مذاق کے ساتھ کہے گا یہ واجب ہوجائیں گی۔ اور اس کی سند

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح۔ طلاق سے رجوع۔ اور غلام کو آزاد کرنا۔ یہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ہنسی اور مخول سے بھی ان کو کیا جائے تو یہ واقع ہوجاتے ہیں۔ ان میں نیت کا اعتبار نہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضَعِيفٌ۔

کمزور ہے۔

۱۱۱۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَتَكَلَّمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے خیالوں کو معاف فرمایا ہے جبتک ان پر عمل نہ کرے اور منہ سے نہ کہہ دے۔ متفق علیہ۔

۱۱۱۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَاَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ لَا يَثْبُتُ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی[1] اور بھول اور مجبوری کو معاف فرمایا ہے اسے ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا۔ اور حاتم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔

۱۱۱۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا حَرَّمَ امْرَاَتَهٗ لَيْسَ بِشَیْءٍ وَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی عورت کو حرام کرے تو وہ کوئی چیز نہیں تمہارے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بہترین طریقہ ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۱۱۷۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَهُوَ يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا۔

مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آدمی اپنی عورت کو حرام کرے تو یہ قسم ہے تو اس کو کفارہ دینا چاہیئے

۱۱۱۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا اُدْخِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جون کی بیٹی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ اس کے قریب آئے تو کہنے لگی میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو نے بڑے کی پناہ لی۔

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ اگر اپنے دل میں آدمی عورت کو طلاق دینے کا خیال کرے تو محض خیال سے یہ باتیں واقع نہیں ہو جاتیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مجبوری کی طلاق نہیں ہوتی یعنی اگر زبردستی کسی کو مار پیٹ کر طلاق لے لی جائے یا کوئی نکاح کرا لیا جائے تو نہ وہ طلاق ہوتی ہے نہ نکاح حنفیہ طلاق مکرہ کے قائل ہیں۔ لیکن یہ حدیث ان کی تردید کرتی ہے اسی طرح بھول اور غلطی کی طلاق بھی نہیں ہوتی جمہور کا یہی مذہب ہے۔ ۱۲ [2] اگر مرد اپنی عورت کو کہہ دے کہ تجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھونگا اور اسے اپنے نفس پر حرام کر لے تو اس سے طلاق نہیں ہو جاتی بلکہ اسے قسم قرار دے دیا جائے گا اور اسپر قسم کا کفارہ پڑے گا۔ اگرچہ اس نے قسم نہ اٹھائی ہو۔ حنفیہ کا بھی مذہب ہے۔ شافعیہ کے نزدیک اس پر کفارہ بھی نہیں وہ اسے لغو کہتے ہیں۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَقِي بِأَهْلِكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

جا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۱۱۹۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ وَلَا عِتْقَ إِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَهُوَ مَعْلُولٌ۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی ملکیت سے پہلے آزادی نہیں ہوتی۔ اس کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور یہ حدیث معلول ہے۔

۱۱۲۰۔ وَأَخْرَجَ ابْنُ مَاجَهَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مُخَرِّمَةَ مِثْلَهُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ لٰكِنَّهُ مَعْلُولٌ أَيْضًا۔

اور ابن ماجہ نے مسور بن مخرمہ سے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔ لیکن وہ بھی معلول ہے۔

۱۱۲۱۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَنُقِلَ عَنِ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ أَصَحُّ مَا وَرَدَ فِيهِ۔

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے واسطہ دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے آدم کے بیٹے کی نذر ملکیت کے سوا نہیں ہے اور جسکا مالک نہیں اس کی آزادی بھی نہیں ہے جس کا نکاح نہیں اس کی طلاق نہیں اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔ امام بخاری کا قول ہے یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

سلہ اس حدیث سے طلاق کی ایک اور قسم معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ ہے طلاق صریح اور طلاق بالکنایہ طلاق صریح یہ ہے کہ میں نے تجھے طلاق دی ان الفاظ میں نیت کا اعتبار نہیں مرد نے یہ لفظ کہہ دیئے اور طلاق ہو گئی اور اس میں تین اور ایک کا اختلاف بھی ہو سکتا ہے اور طلاق بالکنایہ یہ ہے کہ آدمی ایسے الفاظ بولے کہ جن کا مفہوم طلاق بھی ہو سکتا ہو اور ان کا معنی طلاق نہ بھی ہو مثلاً عورت کو کہے کہ تو آزاد ہے یا تو اپنے میکے چلی جا ان کا حکم یہ ہے کہ مرد کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے اگر اس نے ان الفاظ سے طلاق دی ہے تو طلاق گنی جائے گی اور اگر وہ کہے کہ میری نیت طلاق دینے کی نہیں تھی تو ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگی اور اگر مرد کی نیت طلاق ہی کی ہو تو اس سے بالاتفاق ایک ہی طلاق ہوگی ۱۲ سلہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اسی عورت کو طلاق دے سکتا ہے جو اس کے نکاح میں ہے اور دوسری عورت کو طلاق نہیں دے سکتا خواہ وہ بیٹے کی بیوی ہو یا بھائی کی اور طلاق معلق بھی جمہور کے نزدیک نہیں ہوتی اور طلاق معلق یہ ہے کہ آدمی کہے کہ میں جس عورت سے بھی نکاح کروں اس کو طلاق ہے اسی طرح نذر بھی اسی چیز کی ہوگی جو آدمی کے قبضہ میں ہے مثلاً ایک مفلس آدمی جس کے پاس کوئی پیسہ نہیں یہ کہے کہ میں ایک ہزار روپیہ خدا کی راہ میں دوں گا یہ کوئی چیز نہیں اور اسیطرح اگر باپ کہہ دے کہ میں بیٹے کے مال سے ایک سو روپیہ خدا کی راہ میں دوں گا یہ کوئی چیز نہیں ہے اور اسیطرح کوئی کہے کہ میں ایک غلام آزاد کروں گا یا کسی کے غلام کے متعلق کہے کہ میں فلاں غلام آزاد کر دوں گا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۲۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتّٰى يَكْبَرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ نے حساب[1] اٹھا رکھا ہے۔ سوئے ہوئے آدمی سے یہاں تک کہ وہ جاگے اور بچے سے جوان ہونے تک اور دیوانے سے افاقہ ہونے تک اسے احمد اور ترمذی کے سوا چاروں نے روایت کیا۔ حاکم نے صحیح کہا اور ابن حبان نے بھی روایت کیا۔

بَابُ الرَّجْعَةِ

رجوع کرنے کا بیان

۱۱۲۳۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثُمَّ يُرَاجِعُ وَلَا يُشْهِدُ فَقَالَ أَشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهٰكَذَا مَوْقُوفًا وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو بغیر شہادت کے رجوع کرے آپ نے فرمایا طلاق اور رجوع پر گواہ مقرر کر لے ابوداؤد نے اسی طرح موقوف روایت کیا اور اسکی سند صحیح ہے

۱۱۲۴۔ وَأَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ بِلَفْظِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَمَّنْ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُشْهِدْ فَقَالَ: فِي غَيْرِ سُنَّةٍ فَلْيُشْهِدِ الْآنَ وَزَادَ الطَّبَرَانِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

بیہقی نے اس حدیث کو ان لفظوں سے صحیح کہا ہے کہ اس آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو بغیر گواہوں کے رجوع کرے آپ نے فرمایا یہ سنت کے خلاف ہے۔ اب گواہ مقرر کرے اور طبرانی میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے بخشش مانگے۔

۱۱۲۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس نے اپنی عورت کو طلاق دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اسے رجوع کا حکم دو۔ متفق علیہ۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر اس سوتے ہوئے نے طلاق دے دی تو وہ طلاق نہ ہوگی۔ اگر نابالغ بچہ طلاق دے تو نہ ہوگی۔ اور دیوانے کی طلاق نہ ہوگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک دیوانی عورت نے زنا کیا تو اس پر کوئی حد نہ لگائی گئی۔ ۱۲ [2] طلاق اور رجوع پر دو آدمیوں کو گواہ ضرور مقرر کرنا چاہیئے کیونکہ اگر گواہ نہ ہوں تو اپنے مفاد کے لیے کسی وقت مرد یا عورت طلاق یا رجوع سے انکار کر سکتے ہیں۔ جن سے بہت سے مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں گواہوں کا مقرر کرنا واجب ہے یا مستحب اجماع اسی پر ہے کہ مستحب ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ واجب ہے۔ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْإِيلَاءِ وَالظِّهَارِ وَالْكَفَّارَةِ

ایلاء، ظہار اور کفارہ کا بیان

۱۱۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اٰلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَآئِهِ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَلَالَ حَرَامًا وَجَعَلَ لِلْيَمِيْنِ كَفَّارَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایلاء[1] کیا اور حرام کر دیا تو چونکہ آپ نے حلال کو حرام کیا اس لیے آپ نے قسم کا کفارہ ادا کیا اس کو ترمذی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۱۲۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وُقِفَ الْمُوْلِي حَتّٰى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ حَتّٰى يُطَلِّقَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جار مہینے گزر جائیں تو ایلاء کرنے والے کو کھڑا کر کے پوچھا جائے کہ طلاق دے اور طلاق دینے کے بغیر طلاق نہیں[2] ہوگی اس کو بخاری نے روایت کیا۔

۱۱۲۶۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقِفُوْنَ الْمُوْلِيَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ إِيْلَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ

اور سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دس سے زیادہ آدمیوں کو دیکھا ہے کہ وہ ایلاء کرنے والے کو کھڑا کر کے پوچھتے تھے اسے شافعیؒ نے روایت کیا اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جاہلیت[3] کا ایلاء سال اور دو سال تک ہوتا تھا

---

[1] ایلاء یہ ہے کہ آدمی قسم کھائے کہ میں اپنی عورت سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھوں گا یا براہ راست عورت کو کہہ دے کہ میں تجھ سے خدا کی قسم کوئی تعلق نہ رکھوں گا اس کی مدت خدا تعالیٰ نے چار مہینے مقرر کر دی ہے اگر چار مہینے سے پہلے پہلے آدمی قسم کا کفارہ دے کر عورت سے تعلق بحال کر لے تو خیر ورنہ اس کے بعد طلاق ہو جائے گی یا طلاق یا درستی تعلقات پر اسے مجبور کیا جائے گا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک چار مہینے گزرنے پر خود بخود طلاق ہو جائے گی اور باقی کے نزدیک ایلاء کرنے والے کو کھڑا کر کے اس سے مطالبہ کیا جائے گا کہ یا تو اپنی قسم کا کفارہ دے کر تعلقات بحال کر دے یا عورت کو طلاق دیدے اگر ان میں سے کوئی کام بھی نہ کرے تو حاکم کو اختیار ہے کہ اس کی طرف سے عورت کو طلاق دیدے ۱۲

[2] جمہور کا یہی مذہب ہے کہ ایلاء کرنے والے سے طلاق کا مطالبہ کیا جائے یا رجوع کرے اس کے طلاق دیئے بغیر عورت کو صرف چار مہینے گزرنے سے خود بخود طلاق نہ ہوگی اور اگر وہ رجوع بھی کرے اور طلاق بھی نہ دے تو اس کی جگہ حاکم اس نکاح کو فسخ کر کے اسے نکاح کرنے کا اختیار دے سکتا ہے اور اس صورت میں بھی وہ عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے ۱۲

[3] جاہلیت کے زمانہ میں عورت بیچاری پر بڑا ظلم ہوتا تھا۔ سال سال دو دو سال تک عورت معلق رہتی نہ وہ شادی شدہ ہوتی اور نہ وہ مطلقہ اور بیوہ ہی ہوتی کہ عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے بعض دفعہ عورت کو جائز طور پر سزا دینے کے لیے قطع تعلق ناگزیر ہوتا ہے لہٰذا محدود مدت تک عورت کو قطع تعلق کی سزا دینا بھی بڑا ظلم تھا خدا تعالیٰ نے دونوں طرف کا لحاظ رکھ کر ایلاء کی زیادہ سے زیادہ مدت چار مہینے مقرر کر دی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ایلاء کی صورت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَوَقَّتَ اللّٰهُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَلَيْسَ بِاِيْلَاءٍ اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے چار مہینے مقرر کر دیئے۔ پھر اگر وہ چار مہینے سے کم ہو تو ایلاء نہیں۔ اسے بیہقی نے روایت کیا۔

۱۱۲۷۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ ثُمَّ وَقَعَ عَلَيْهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَجَّحَ النَّسَائِيُّ اِرْسَالَهٗ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَزَادَ فِيْهِ كَفِّرْ وَلَا تَعُدْ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت سے ظہار کر کے اس سے صحبت کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی عورت کو ہاتھ لگایا ہے۔ آپ نے فرمایا اب آئندہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے نزدیک نہ جانا اسکو چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا اور نسائی نے اس کے مرسل ہونے کو ترجیح دی اور بزار نے ایک اور طریقے سے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ اس میں یہ بھی ہے کہ کفارہ ادا کر اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔

۱۱۲۸۔ وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَخِفْتُ اَنْ اُصِيْبَ امْرَاَتِيْ فَظَاهَرْتُ مِنْهَا فَانْكَشَفَ لِيْ شَيْءٌ مِنْهَا لَيْلَةً فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِّرْ رَقَبَةً فَقُلْتُ مَا اَمْلِكُ اِلَّا رَقَبَتِيْ قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قُلْتُ فَهَلْ اَصَبْتُ الَّذِيْ اَصَبْتُ اِلَّا مِنَ

اور سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان شروع ہو گیا تو مجھے یہ خوف تھا کہ میں اپنی عورت سے کوئی روزہ توڑ لوں میں نے اس سے ظہار کر لیا اور ایک چاندنی رات میں جو میں نے اس کو دیکھا تو میں نے اس سے صحبت کر لی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کر میں نے کہا یا رسول اللہ میں خود ہی اپنا غلام ہوں آپ نے فرمایا دو مہینے کے متواتر روزے رکھ میں نے کہا یہ مصیبت مجھ پر روزوں ہی کی آئی ہے

(حاشیہ بقیہ صفحہ سابقہ) چار مہینے سے پہلے اگر وہ تعلقات قائم کر لے تو اصطلاحاً یہ ایلاء نہیں اور نہ ہی اس پر ایلاء کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ مگر حضرت علقمہ بھی ایک شخص کو اپنی بیویوں سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا تھا ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ ظہار ظہر سے مشتق ہے۔ ظہر یعنی ظہار پیٹھ کو تشبیہ دینا اور اصطلاح شریعت میں ظہار یہ ہے کہ اپنی عورت کو اپنی ماں کی پیٹھ سے تشبیہ دے کر اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرنا۔ عرب کہتے تھے انت علی کظھر امی تو مجھ پر اسطرح حرام ہے جسطرح مجھ پر میری ماں کی پیٹھ۔ اور اب اس میں وسعت کر کے ہر اس تشبیہ کو باعث ظہار سمجھا جاتا ہے کہ جس میں عورت کے کسی ایسے عضو کو ماں کے ایسے عضو کو تشبیہ دے کہ جس عضو کو دیکھنا بیٹے پر حرام ہے یہ بالکل اسی طرح کا لفظ ہے جسطرح کہ ہماری زبان میں عورت کو ماں بہن کہہ دیتے ہیں گو یہاں تشبیہ کے لفظ تو نہیں بولے جاتے لیکن مقصد تشبیہ ہی ہوتا ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے طلاق نہیں ہوتی البتہ کفارہ (سزا) ضرور ہوتی ہے اور جب تک اس سزا کو پورا نہ کر لے عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ سزا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اگر نہ کر سکتا ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے رکھے اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ان میں سے کوئی نہ کوئی سزا ضرور اسے برداشت کرنی پڑے گی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الصِّيَامِ قَالَ أَطْعِمْ فَرَقًا مِنْ تَمْرٍ سِتِّينَ مِسْكِينًا أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ۔

آپ نے فرمایا ایک بڑی کھجوروں کی ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا اور اس کو احمد اور نسائی کے سوا چاروں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور ابن جارود نے صحیح کہا

بَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

۱۱۲۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ فُلَانٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو بدکاری کرتے دیکھے تو کیا کرے کہے تو جانے ماذن نہ پائے نہ بولنے کی طاقت نہ چپ رہنے کی سکت آپ نے اسوقت اسکو کوئی جواب نہ دیا وہ شخص چلا گیا پھر کچھ عرصہ بعد اس نے آکر کہا کہ میں نے جو سوال آپ سے کیا تھا وہی صورت حال مجھے پیش آئی تو اللہ نے سورہ نور کی آیتیں نازل فرمائیں آپ نے وہ آیتیں پڑھ کر سنائیں اور نصیحت کی کہ دنیا کی سزا آخرت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی اس نے کہا خدا کی قسم میں بہتان نہیں لگاتا پھر آپ نے اس عورت کو بلا کر وعظ و نصیحت کی وہ کہنے لگی خدا کی قسم وہ جھوٹ کہتا ہے پھر آپ نے مرد سے قسموں کی ابتدا کرائی اس نے چار قسمیں اٹھائیں پھر اس کے بعد عورت نے بھی قسمیں اٹھائیں۔ پھر آپ نے ان میں جدائی کرادی اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۱۳۰۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سلہ لعان یہ ہے کہ مرد اپنی عورت پر زنا کا الزام لگائے اور اس کے پاس کوئی شہادت نہ ہو اور عورت انکار کرے تو اس صورت میں مرد چار دفعہ قسم اٹھا کر الزام کو دہرائے اور پانچویں دفعہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر میں جھوٹ بولوں۔ اس کے بعد اگر عورت خاموش ہو جائے تو اس پر حد پڑے گی اور اگر وہ انکار کر دے تو چار دفعہ وہ بھی قسم اٹھا کر اس الزام کو جھوٹا قرار دے گی اور پانچویں دفعہ کہے گی کہ اگر مرد سچ کہتا ہے تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو چونکہ اس میں اللہ کی لعنت کی جاتی ہے اس لیے اس کا نام لعان ہوا اس کا حکم یہ ہے کہ لعان سے خود بخود عورت اور مرد میں جدائی ہو جاتی ہے اور پھر ان کا آپس میں کبھی کسی صورت میں بھی نکاح نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

لعان کرنے والوں کو نصیحت فرمائی کہ ایک تم دونوں میں ضرور جھوٹا ہے جس کا حساب اللہ ہی کرے گا مرد کو فرمایا کہ اب تیرا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں حق مہر واپس لے سکتا ہوں آپ نے فرمایا اگر وہ الزام جو تو نے اس پر لگایا اگر صحیح ہے تو وہ تیری سابقہ زندگی کا عوض ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو ابھی تک ظلم ہی تیری طبیعت سے نہیں ہوئی کہ اس کے بعد حق مہر کا مطالبہ کرتا ہے متفق علیہ

۱۱۳۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبْطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا فَهُوَ لِلَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مذکورہ بالا لعان کے واقعہ کے متعلق فرمایا کہ اگر عورت کا بچہ سفید رنگ کمزور جسم پیدا ہوا تو سمجھ لینا کہ وہ اس کے اپنے شوہر کا ہے اور اگر سرمگیں چشم موٹا بدن پیدا ہوا تو سمجھنا کہ وہ الزام درست تھا۔ متفق علیہ۔

۱۱۳۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لعان کرنے والے کے منہ پر پانچویں شہادت کے وقت ہاتھ رکھ لے اور فرمایا کہ یہ آخری دفعہ ہے اس پر فیصلہ ہو جائے گا ذرا سوچ سمجھ کر بولنا اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۱۳۳۔ وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قِصَّةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے لعان کرنے والوں کے قصہ میں روایت ہے کہ جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہو چکے تو مرد نے کہا اگر میں اسے رکھ لوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے جھوٹ بولا پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے بغیر

سلہ اس میں تو بری رغبت دلائی گئی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لعان شدہ عورت سے آدمی حق مہر واپس نہیں لے سکتا اور اس پر اتفاق ہے اور غیر مدخولہ عورت کے متعلق اختلاف ہے جمہور کا قول ہے کہ آدھا حق مہر اس سے واپس لے سکتا ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہوئیں پہلی یہ کہ جن چیزوں میں وحی نہ آئی تھی ان میں آنحضرت اجتہاد کیا کرتے تھے دوسری یہ کہ قیافہ سے فیصلہ جات میں مدد لینا ٹھیک ہے۔ تیسری یہ کہ لعان میں قیافہ درست ہونے پر بھی عورت پر حد نہیں پڑتی ۱۲ سلہ منہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم اس لیے دیا کہ اس آخری مرتبہ میں بھی باز آ جائے اس سے یا ذیابی حد یا آخرت کا عذاب لازم آئے گا۔ اگر وہ پانچویں دفعہ رک گیا تو اس پر تہمت کی حد لگ جائے گی۔ اگر عورت کو مرد کے خلاف بھی شکایت ہو تو وہ بھی لعان کر سکتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اس کو تین طلاقیں[1] دے دیں۔ متفق علیہ۔

۱۱۳۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَأَتِي لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا قَالَ اَخَافُ اَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِلَفْظٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا اَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ فَاَمْسِكْهَا۔

اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری عورت کسی آدمی کے ہاتھ کو نہیں روکتی[2] آپ نے فرمایا اس کو طلاق دیدے وہ کہنے لگا میں اس کے بغیر جیتا نہیں رہوں گا آپ نے فرمایا پھر اس سے گزارا کر۔ اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور بزار نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور نسائی نے ابن عباس کے طریق سے ان لفظوں سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا پھر اس کو اپنے گھر رکھ۔

۱۱۳۵۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُؤُسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ لعان کی آیت اتری فرماتے سنا کہ جو عورت کسی قوم کا بچہ کسی دوسری قوم میں شامل کر دے[3] وہ اللہ کے ذمہ میں نہیں رہتی اور نہ ہی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو آدمی اپنے بچہ سے انکار کر دے اور وہ جانتا ہو کہ یہ بچہ میرا ہے اس کو خدا کا دیدار نصیب نہیں ہوگا۔ اور اللہ اسے تمام مخلوق کے سامنے ذلیل کرے گا۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

---

[1] لعان کے بعد طلاق دینے کی ضرورت نہیں رہتی طلاق خود بخود ہو جاتی ہے۔ اس آدمی نے سمجھا کہ شاید یہ ابھی مجھ پر حرام نہیں ہوئی لہٰذا اس نے طلاق دے دی۔ اور آنحضرتؐ نے اسے فرمایا کہ اب تیری طلاق کا اس پر کوئی اثر نہیں کیونکہ طلاق تو پہلے ہی ہو چکی۔ لعان شدہ عورت کو ایام عدت میں خرچ اور مکان مرد کی طرف سے نہیں ملتا ۱۲

[2] اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک بر کہ بد کار ہے۔ دوسرا یہ کہ کسی کے ہاتھ کو نہیں روکتی یعنی گھر کی حفاظت نہیں رکھتی۔ جو آدمی جو چیز آ کر پکڑ لے یہ کچھ نہیں کہتی۔ یہ دوسرا مطلب صحیح ہے پہلا غلط ہے۔ کیونکہ اس صورت میں تو کہنے والے سے شہادت کا مطالبہ ہوتا یا لعان ہوتا۔ یا عورت پر حد لگتی۔ ان چیزوں میں سے کچھ بھی نہ ہوا بلکہ آنحضرت فرما رہے ہیں کہ پھر اس کو گھر میں رکھ۔ اگر معاذ اللہ پہلا مطلب صحیح ہو تو گویا آپ اسکو دلیوث بننے کی اجازت دیتے ہیں ۱۲

[3] اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ تو حرام کا جنے اور نام اپنے خاوند کا لگا دے کہ یہ بچہ کس کا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ میراث نکاح وغیرہ کے معاملات میں کئی دشواریاں پیش آتی ہیں ۱۲ منہ ❊ ❊ ❊

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۳۶۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ أَقَرَّ بِوَلَدٍ هٰ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ حَسَنٌ مَوْقُوفٌ۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص ایک طرفۃ العین اپنے بچے کا اقرار کرلے پھر اس سے کبھی انکار نہیں کر سکتا۔ اسکو بیہقی نے سند حسن سے روایت کیا لیکن یہ حدیث موقوف ہے

۱۱۳۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنَّى ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَهُوَ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ۔

اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میری عورت نے ایک کالے رنگ کا بچہ جنا ہے آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں کہنے لگا ہاں آپ نے فرمایا انکا کیا رنگ ہے کہنے لگا سرخ آپ نے فرمایا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے کہنے لگا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ کسطرح پیدا ہو گیا وہ کہنے لگا کہ کسی رگ کا اثر ہو گیا ہوگا آپ نے فرمایا شاید تیرے بچے میں بھی رگ کا اثر ہو۔ متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ اپنے بچہ کا انکار کرنا چاہتا تھا اور اس کے آخر میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔

بَابُ الْعِدَّةِ وَالْإِحْدَادِ وَالْاِسْتِبْرَاءِ

عدت[۵۲] وغیرہ کا بیان

۱۱۳۸۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَفِي

مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے چند دن بعد بچہ جنا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر نکاح کی اجازت مانگی تو آپ نے اسکو اجازت دیدی پھر اس نے نکاح کر لیا۔ اسکو بخاری نے روایت کیا اور اسکا اصل صحیحین میں بھی ہے اور

---

[۵۲] آدمی کو محض شبہات کی بنا پر اپنے بچہ کا انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایک دفعہ آدمی اقرار کرے تو پھر مدت العمر اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ابو ہریرہؓ کی حدیث میں ہے ضمضم بن قتادہ کچھ شبہات کی بنا پر اپنے بچہ کا انکار کرنا چاہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انکار کرنے نہ دیا کیونکہ اس سے اگر بچہ لعان کرے تو اس کی ماں پر بھی بدچلنی کا الزام لگتا ہے اور پھر بچہ اپنے جائز حقوق سے محروم رہ جاتا ہے ۱۲ ۵۲ عدت اس مدت کا نام ہے کہ جس میں عورت اپنے خاوند کی وفات یا جدائی میں انتظار کرتی ہے اور عدت تین طرح کی ہے ولادت کی مدت حیض کی عدت اور مہینوں کی عدت حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے خواہ اسے مرد طلاق دے خواہ اسکا مرد فوت ہو جائے۔ حاملہ کے لیے دونوں صورتوں میں ایک ہی مدت ہے فرض کرو اگر رات کو اسے طلاق ملے یا بیوہ ہو جائے اور صبح کو اس کے بچہ پیدا ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو گئی۔ چاہے تو اسی وقت نکاح کر لے لیکن جبتک (باقی بر صفحہ ۳۳۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَفْظِ اَتَمَّا وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَفِيْ لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَا اَرٰى بَاْسًا اَنْ تَزَوَّجَ وَهِيَ فِيْ دَمِهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ۔

روایت کے یہ لفظ ہیں کہ اس نے اپنے خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنا تھا اور صحیح مسلم میں ہے کہ زہری نے کہا کہ عورت اگر نفاس کے دنوں میں نکاح کرے تو اسمیں کوئی حرج نہیں صرف اتنی بات ہے کہ شوہر کو عورت سے پاک ہونے تک قربت نہ کرنی چاہئے

۱۱۳۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُمِرَتْ بَرِيْرَةُ اَنْ تَعْتَدَّ بِثَلَاثِ حِيَضٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ لٰكِنَّهُ مَعْلُوْلٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ کو تین ماہواری عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن یہ حدیث معلول ہے

۱۱۴۰۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور شعبی فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین طلاق والی عورتوں کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نہ اسے مکان ملتا ہے نہ خرچہ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۱۴۱۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ مِنَ الزِّيَادَةِ وَلَا تَخْتَضِبُ وَالنَّسَائِيُّ

اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو کسی عزیز کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی اجازت نہیں سوائے شوہر کے کہ اس کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے کہ وہ کوئی رنگدار کپڑا نہ پہنے سرمہ نہ لگائے۔ خوشبو نہ لگائے پاک ہو جائے تو تھوڑی سی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔ ابوداؤد اور نسائی میں اتنا زیادہ ہے کہ مہندی نہ لگائے۔ اور نسائی میں ہے کہ کنگھی

(حاشیہ بقیہ ۳۲۸) خون نفاس سے پاک نہ ہو جائے اس سے مخالفت درست نہیں ہے ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ حضرت بریرہ کا خاوند غلام تھا آزاد ہو گئی تھیں اور انکو نکاح کا اختیار دیا گیا تھا بریرہ نے پہلے نکاح کو فسخ کر دیا تو انکو آزاد عورتوں کی عدت تین ماہواری گزارنی پڑی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عدت عورت کی حیثیت کے مطابق ہوتی ہے نہ کہ مرد کی حیثیت کے مطابق ۱۲ ۲؎ شریعت کے مطابق اگر ماہ بماہ طلاق ہوتی ہے تو تیسری طلاق کے وقت تک اور اعلیٰ صورت میں عدت کے آخر وقت تک عورت کو مرد رہنے کیلئے مکان اور کھانے اور پینے کا خرچ دیگا۔ اور تیسری طلاق ہو جانے کے بعد عورت کا مکان موقوف ہو جاتا ہے ۱۲ ۳؎ بیوہ عورت کی عدت اگر وہ حاملہ نہ ہو تو چار مہینے اور دس دن ہے اور مطلقہ کی عدت اگر وہ حاملہ نہ ہو تو تین ماہواری ہے بشرطیکہ عورت جوان ہو اور اگر عورت بوڑھی ہو جسے ماہواری کا آنا بند ہو چکا ہو یا نابالغ ہو تو طلاق کی صورت میں ان کی عدت تین مہینے ہے اور بیوگی کی صورت میں وہی چار مہینے اور دس دن ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَمْتَشِطُ۔

بھی نہ کرے۔

۱۱۴۲۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا بَعْدَ أَنْ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِينَهُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ قَالَ بِالسِّدْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو سلمہ کی وفات کے بعد میں نے بیماری کی وجہ سے آنکھوں پر صبر لگایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر چہرے کا رنگ نکھارتا ہے تو اسے رات کو لگایا کر اور دن کو دھو دیا کر اور کنگھی نہ کر اور مہندی نہ لگایا کر کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا رنگ ہے میں نے پوچھا کہ میں اپنا سر کس طرح دھویا کروں آپ فرمانے لگے بیری کے پتوں سے اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور اسکی سند حسن ہے

۱۱۴۳۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا قَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انہی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا میری بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا میں اسے سرمہ لگا دوں آپ نے فرمایا نہیں۔ متفق علیہ۔

۱۱۴۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلْ جُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی وہ اپنی کھجوروں کی دیکھ بھال کے لیے باہر جانا چاہتی تھی اسے لوگوں نے گھر سے نکلنے سے منع فرمایا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا جا اپنے درختوں کی دیکھ بھال کر ممکن ہو کہ تو کوئی اچھا کام کرے یا صدقہ کرے اسکو مسلم نے روایت کیا۔

۱۱۴۵۔ وَعَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ

اور فریعہ بنت مالک سے روایت ہے کہ اس کا خاوند غلاموں کی تلاش میں نکلا تو ان غلاموں نے اسکو قتل کر دیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنے میکے چلی جاؤں کیونکہ میرے پاس نہ کوئی مکان ہے نہ خرچ آپ نے

سلہ عدت کے احکام یہ ہیں کہ ان دنوں میں عورت خوشبو نہ لگائے، سرمہ نہ لگائے، رنگے ہوئے اور رنگین کپڑے نہ پہنے۔ ان ایام میں کسی مرد سے نکاح کا فیصلہ نہ کرے ان احکام میں نابالغ، جوان اور بوڑھی عورتیں ساری شامل ہیں ۱۲ سلہ طلاق یا بیوگی کی صورت میں حکم یہ ہے کہ عورت عدت مرد کے گھر میں گزارے سوائے مطلقہ ثلاثہ کے کہ وہ مرد کے گھر میں نہیں رہے گی۔ جب یہ کام کاج کو باہر نکلنے گئیں تو لوگوں نے عموم آیت کی بنا پر ان کو نکلنے سے منع کیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کام کاج سے ضرورت کے وقت نکلنا جائز ہے اور اس نکلنے کا مطلب یہ نہیں جو انہوں نے سمجھا ہے بلکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ عدت کے دوران میں عورت مکان تبدیل نہ کرے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا نَفَقَةَ فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ نَادَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَقَضَى بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ عُثْمَانُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالذُّهْلِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَغَيْرُهُمْ۔

فرمایا ہاں۔ ابھی میں حجرہ ہی میں تھی تو آپ نے پھر مجھے آواز دی اور فرمایا کہ اپنی عدت کے دن تجھے اپنے گھر ہی ٹھہرنا پڑیگا[1] وہ کہتی ہیں کہ پھر میں نے چار مہینے اور دس دن اسی مکان میں گزارے اور اسی طرح حضرت عثمان نے بھی ایک واقعہ کے متعلق فتویٰ دیا تھا۔ اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذیؒ ذہلی اور ابن حبان نے اور حاکم وغیرہ نے صحیح کہا۔

۱۱۴۶۔ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیدیں اور مجھے اپنی جان کا ڈر ہے تو نبی نے مکان تبدیل کرنے کی اجازت دیدی اسے مسلم نے روایت کیا

۱۱۴۷۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأَعَلَّهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِالْانْقِطَاعِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ فِي قِصَّةٍ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ

اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تبدیل نہ کرو ام ولد کا مالک جب فوت ہو جائے تو اسکی عدت چار مہینے اور دس دن[2] ہے اسکو احمد ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور دارقطنی نے منقطع کہا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قرء طہر کا نام[3] ہے اس کو مالک نے ایک قصہ کے بیان میں صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

---

[1] یہ عورت عدت کے دن اپنے خاوند کے گھر میں گزارے اکثر علمائے امت کا یہی فتویٰ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس کے لیے کوئی مکان نہیں ہے لیکن یہ قول قرآن مجید اور حدیث دونوں کے خلاف ہے گویا کہ کے گھر میں عدت گذارنے کی مصلحت خاوند کے مرجانے سے فوت ہو جاتی ہے تاہم حکم یہی ہے اور خلاف منصوص اجتہاد کا کوئی درجہ نہیں ہے ایک وجہ اسکی یہ بھی ہے کہ خاوند کی موت ایک خدائی فیصلہ تھا اس میں عورت کا کوئی قصور نہیں تھا پھر اتنی جلدی اس کو گھر سے بے دخل کر کے نکال دینا انتہائی قساوت قلبی ہے ۱۲ [2] اس حدیث کی سند میں قبیصہ بن ذویب عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں اور ان کا سماع عمرو سے ثابت نہیں اسی لیے اس کو منقطع کہا ہے۔ ابن ماجہ نے بھی اسکو روایت کیا ہے لیکن اسکی سند میں مظہر بن ظاہر ضعیف ہے ایک تو اس کے ضعیف سے شاہد اور بھی ہیں بعض نے اسی سے استناد کیا ہے اور بعض نے اس کے ضعیف ہونے کے باعث اسکو چھوڑ دیا ہے۔ اوزاعی اور ظاہریہ ام ولد کی عدت چار مہینے اور دس دن کہتے ہیں۔ امام شافعی احمد اور مالک کے نزدیک اسکی عدت ایک حیض ہے ابوحنیفہ کے نزدیک اسکی عدت تین حیض ہے ۱۲ [3] عربی میں بعض الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے معانی دو ہوتے ہیں اور وہ دونوں معنی ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں مثلاً سیاہی اور سفیدی وغیرہ ان کو ذوات الاضداد کہتے ہیں انہی الفاظ میں سے قرء کا لفظ ہے اسکا معنی حیض بھی ہے اور طہر بھی حضرت عائشہ اسکا معنی طہر کرتی تھیں اور راجح اسکا معنی حیض ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۴۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاَخْرَجَهُ مَرْفُوعًا وَضَعَّفَهُ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لونڈی کی دو طلاقیں ہوتی ہیں اور عدت دو حیض ہوا کرتی ہیں اس کو دارقطنیؒ نے روایت کیا اور مرفوع اور ضعیف کہا۔

۱۱۴۹۔ وَاَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَخَالَفُوْهُ فَاَعَلُّوْهُ بِالْوَقْفِ عَلَى ضُعْفِهِ۔

اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسکو روایت کیا ہے اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے انکی مخالفت کر کے اسکو ضعیف کہا ہے

۱۱۵۰۔ وَعَنْ رُوَيْفِعِ ابْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَحَسَّنَهُ الْبَزَّارُ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ امْرَاَةِ الْمَفْقُوْدِ تَرَبَّصُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ۔

اور رویفع ابن ثابت رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسی آدمی کو جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی میں ڈالے اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا اور بزار نے حسن کہا اور حضرت عمر سے مفقود کی بیوی کے متعلق روایت ہے کہ وہ چار سال تک انتظار کرے پھر چار مہینے اور دس دن عدت گزارے اس کو مالکؒ اور شافعیؒ نے روایت کیا۔

۱۱۵۱۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةُ الْمَفْقُوْدِ اِمْرَاَتُهُ حَتّٰى يَاْتِيَهَا الْبَيَانُ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مفقود کی بیوی پوری طرح یقین ہونے تک اسی کی بیوی رہتی ہے اس کو دارقطنیؒ نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۱؎ اس حدیث کو مالک اور شافعی نے بھی روایت کیا ہے عمرو بن سعید اور عطیہ عوفی دونوں ضعیف ہیں اور عائشہ کی حدیث میں مظاہر بن اسلم مجہول ہے حاکم نے کثرت طرق کی بنا پر اسکی تصحیح کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ غلام دو طلاقیں دے سکتا ہے اور لونڈی کی دو حیض ہے ۱۲۔ ۲؎ اس کے دو سلاب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ زنا نہ کرے اور دوسرا یہ کہ حاملہ لونڈی جو پچھلے خاوند یا مالک سے حاملہ ہو اس کے ساتھ وضع حمل تک صحبت نہ کرے ۱۲۔ ۳؎ مفقود کی عدت کے انتظار کی مدت حضرت عمر نے چار سال مقرر کی ہے بعد میں صحابہ کا اسی پر اجماع ہوا اور امت کے علماء نے اسی پر فتویٰ دیا۔ چنانچہ ابن عمر ابن مسعود، حضرت عثمان، نخعی، عطاء، زہری، مکحول، شعبی سے اس فتویٰ کے سابق بالمراجعت منقول ہے ۱۲۔ ۴؎ امام ابوحنیفہ کے نزدیک مفقود کی بیوی کے انتظار کی مدت نوے سال ہے اور انہوں نے اس حدیث پر اعتماد کیا ہے لیکن اس حدیث کو محدثین میں سے کسی نے صحیح نہیں کہا۔ چنانچہ ابوحاتم، بیہقی، اور ابن قطان نے اس حدیث پر خوب بحث کر کے اسے ضعیف کہا ہے اور استدلال سے کسی نے امام صاحب کے فتویٰ کو قبول نہیں کیا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۵۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی سوائے اپنی بیوی یا محرم کسی عورت کے ساتھ علیحدہ رات نہ گزارے اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۱۵۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی کسی عورت سے سوائے محرم کی موجودگی کے تنہائی میں ملاقات نہ کرے اسکو بخاری نے روایت کیا۔

۱۱۵۴۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَبَايَا أَوْطَاسٍ لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيْضَ حَيْضَةً أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی لونڈیوں کے متعلق بتایا تھا کہ کسی حمل والی سے وضع حمل تک صحبت نہ کیجائے اور دوسری لونڈیوں سے ایک حیض گزرنے تک صحبت نہ کیجائے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا

۱۱۵۵۔ وَلَهٗ شَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي الدَّارَقُطْنِيِّ۔

اور اس کا ایک شاہد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دارقطنی میں ایک روایت ہے

۱۱۵۶۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِهٖ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بچہ نکاح والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ متفق علیہ۔

۱۱۵۷۔ وَمِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ فِيْ قِصَّةٍ۔

اور حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ایک قصہ کے ذیل میں اسطرح

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کے ساتھ خلوت حرام ہے اس کی وجہ دوسری حدیث میں بیان کی گئی ہے کہ ان میں تیسرا شیطان آجاتا ہے اور اس کو زنا پر ابھارتا ہے اور اگر زنا نہ بھی کریں گے تو بدنامی تو ضرور ہو جائے گی اور تہمت کی جگہوں سے بچنا بھی فرض سے محروم رہے جس سے عورت کا نکاح عورت کی وجہ سے ٹوٹ سکے اگر جوان عورت کے پاس اور بھی عورتیں ہوں تو رات کی عدم موجودگی میں وہاں رات رہنا جائز ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے ۱۲

لہ اس حدیث کو بیس سے زیادہ صحابہ نے روایت کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کا بچہ ہمیشہ اسی کے خاوند کی طرف منسوب ہوگا۔ اور اسی کے پاس رہے گا۔ اگر کوئی آدمی یہ دعویٰ کرے کہ میں نے فلاں عورت سے زنا کیا تھا اور اس کے پاس جو بچہ ہے وہ میرا ہے اور مجھے ملنا چاہیے تو اس صورت میں بچہ تو عورت والے ہی کا رہیگا اور زانی نے چونکہ زنا کا اقرار کر لیا اس لیے اس پر حد قائم ہو جائے گی اور صرف زانی کے کہنے سے عورت پر حد قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ اس پر چار گواہ شہادت نہ دیں ورنہ اس پر زنا کے علاوہ تہمت کی حد بھی لگے گی۔ زانی یا زانیہ اپنے زنا کا اقرار کر سکتے لیکن دوسرے فریق کا نام نہیں لے سکتے کہ میں نے فلاں سے زنا کیا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۵۸۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ النَّسَائِيِّ۔
۱۱۵۹۔ وَعَنْ عُثْمَانَ عِنْدَ اَبِيْ دَاوُدَ۔

اور ابن مسعود سے نسائی میں اسی طرح روایت ہے۔
اور حضرت عثمان سے ابوداؤد میں بھی اسیطرح روایت ہے

بَابُ الرَّضَاعِ

دُودھ پلانے کا بیان

۱۱۶۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ کے ایک یا دو گھونٹ سے حرمت[1] ثابت نہیں ہوتی اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۱۶۱۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ لیا کرو کہ بھائی[2] کون سے کیونکہ رضاعت اسوقت مؤثر دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے جب بچے کی غذا دودھ ہو متفق علیہ

۱۱۶۲۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِيْ بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ فَقَالَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل نے آکر کہا یا رسول اللہ سالم ابوحذیفہ کا غلام ہمارے ساتھ رات گزارتا ہے اور اب وہ جوان ہو چکا ہے آپ نے فرمایا تم اسکو دودھ پلادو وہ تم پر حرام ہو جائے[3] گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۱۶۳۔ وَعَنْهَا اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ الْحِجَابِ قَالَتْ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور انہی سے روایت ہے کہ ابوالقعیس کا بھائی افلح حجاب کی آیت اترنے کے بعد عائشہ سے اندر آنیکی اجازت لینے آیا تو وہ کہتی ہیں کہ میں نے اندر آنے کی اجازت نہ دی جب نبی صلی اللہ

---

[1] امام مالک اور امام ابوحنیفہ کا یہ مذہب ہے کہ تھوڑے سے دودھ سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ ایک دو دفعہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت عائشہ کی حدیث میں صراحت ہے کہ کم از کم پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ ابن مسعود، ابن زبیر اور شافعی کا یہی مذہب ہے۔ مص کا معنی ہے تھوڑا سا چوسنا ۱۲ [2] واقعہ یہ ہوا کہ ایک آدمی حضرت عائشہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آنحضرت صلعم تشریف لائے آپ کو اس آدمی کا تخلیہ میں بیٹھنا برا معلوم ہوا۔ حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا رضاعی بھائی ہے عرب میں بعض اوقات بچے کو دو سال سے زائد بھی دودھ پلایا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ دودھ کے بھائیوں کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو کہ صرف بچپن کے دودھ ہی سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور جھوٹ کا بھی مذہب ہے۔ کہ بڑا ہو کر دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور بچپن کی حد دو سال تک ہے ۱۲ [3] یہ صرف انہی کے لیے خاص تھا۔ دوسروں کے لیے نہیں جمہور علماء نے اسی طرح کہا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ صَنَعْتُهُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰذَنَ لَهُ عَلَيَّ وَقَالَ اِنَّهُ عَمُّكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

علیہ وسلم آئے تو میں نے آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی آپ نے مجھے اجازت دینے کے لیے کہہ دیا اور فرمایا کہ وہ تیرا چچا ہے متفق علیہ

۱۱۶۴۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيْمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ ابتداء میں قرآن میں یہ آیت اتری تھی کہ دس گھونٹ مدرہ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہو پھر ان کی تعداد پانچ گھونٹ کر دی گئی اور حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت پانچ گھونٹ تک فتویٰ تھا اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۱۶۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدُ عَلَيْهَا بِنْتَ حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ اِنَّهَا بِنْتُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لوگوں کا خیال تھا کہ آپ حضرت حمزہ کی بیٹی سے شادی کریں گے آپ نے فرمایا کہ وہ مجھ پر حلال نہیں اسلیے کہ حمزہ میرے دودھ کے بھائی تھے اور جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ دودھ سے بھی حرام ہیں متفق علیہ

۱۱۶۶۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ هُوَ وَالْحَاكِمُ

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دودھ حرمت ثابت کرتا ہے جو دودھ چھڑانے سے پہلے پلایا گیا ہو اور آنتیں دودھ کے علاوہ اور کوئی غذا برداشت نہ کر سکتی ہوں اس کو ترمذی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا

۱۱۶۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا رَضَاعَ اِلَّا فِي الْحَوْلَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ مَرْفُوْعًا وَمَوْقُوْفًا وَرَجَّحَا الْمَوْقُوْفَ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رضاع کا زمانہ دو سال کی عمر تک ہے اس کو دار قطنی اور ابن عدی نے مرفوع اور موقوف روایت کیا ہے لیکن موقوف ہونے کو ترجیح دی۔

۱۱۶۸۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَضَاعَ اِلَّا مَا اَنْشَزَ الْعَظْمَ وَاَنْبَتَ اللَّحْمَ اَخْرَجَهُ

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رضاع اس وقت تک ہے کہ جب تک ہڈیاں اور گوشت دودھ سے بنیں اس کو ابو داؤد نے

لہ جس عورت کا دودھ پیا جائے سمجھ لیا جائے کہ یہ بچا اسی عورت سے پیدا ہوا تھا اور اس کا خاوند اس کا باپ ہوگا اب جو رشتے ماں اور باپ کی طرف سے حرام ہوتے ہیں وہ دودھ سے بھی حرام ہو جائیں گے ۱۲ سہ یعنی پانچ دفعہ کا دودھ پینا قرآن مجید میں اترا تھا بعد میں اسکی تلاوت تو منسوخ ہو گئی لیکن حکم باقی رہا ۳ سہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دودھ کی ماں اور بچے کا آپس میں تعلق تو ہے ماں کے قرابتداروں سے بچے کی قرابت تو ہو گی لیکن بچے کے قرابتداروں سے ماں کی قرابت نہ ہو گی اور اس حیثیت سے بعض رشتے بچے کے لواحقین کے لیے حرام نہیں ہوں گے اور تفصیل کا یہ مقام نہیں ہے۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُوْدَاوُدَ۔

۱۱۶۹۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ لَقَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ فَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

نے روایت کیا۔

اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب سے نکاح کیا ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اب جبکہ شہادت ہو چکی ہے تو نکاح کس طرح رہ سکتا[1] ہے تو پھر میں نے اس کو طلاق دے دی پھر اس نے کسی اور سے نکاح کر لیا اس کو بخاری نے روایت کیا۔

۱۱۷۰۔ وَعَنْ زِيَادٍ السَّهْمِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسْتَرْضَعَ الْحَمْقَى أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَهُوَ مُرْسَلٌ وَلَيْسَ لِزِيَادٍ صُحْبَةٌ۔

اور زیاد سہمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوقوف عورتوں سے دودھ پلوانے سے منع فرمایا اس کو ابوداؤد نے مرسل روایت کیا ہے کیونکہ زیاد رضی اللہ عنہ صحابی نہیں ہے۔

بَابُ النَّفَقَاتِ

نفقہ کا بیان

۱۱۷۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُقْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہ ابوسفیان کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے مجھے اپنے اور بچوں کے لیے پورا خرچ نہیں دیتا میں اس کے مال سے چوری لے کر گذارہ کرتی ہوں، کیا اس کا مجھے کوئی گناہ تو نہیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اور اپنے بچوں کے جائز خرچ کے لیے لے لیا کر۔

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رضاعت کے لیے ایک عورت مرضع (دودھ پلانے والی) کی شہادت بھی کافی ہے اور اسی پر عمل بھی کیا گیا۔ امام احمد کا یہی مذہب ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ معاملات جو عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں ان میں عورت کی گواہی مرد کی نسبت زیادہ قوی ہے ۲ ۱۲ دو سے زیادہ بھی ہو اگر نہ ہونے کے علاوہ مجہول بھی ہے بعض نے کہا کہ یہ عمر بن عاص کا عمل تھا لیکن اصول طب کے لحاظ سے یہ مضمون صحیح ہے کیونکہ دودھ کی تاثیر بچے میں اثر کرتی ہے شیخ رئیس نے کہا کہ مرضعہ وہ ہونی چاہیئے جس کی عمر ۲۵ سے ۳۵ سال تک ہو، رنگ خوبصورت، گردن موٹی، سینہ پر گوشت اور جسم متوسط ہو اس کے علاوہ اس کے اچھے اخلاق بھی اور زود رنج نہ ہو ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَمَا يَكْفِي بَنِيكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(متفق علیہ)[1]

اور طارق محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ آئے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ دینے والا ہاتھ بہتر ہے اور ان سے شروع کرو جن کی تم عیال داری کرتے ہو اپنی ماں، باپ، بہنیں، بھائی پھر درجہ بدرجہ لوگوں سے شروع کرو اس کو نسائی نے روایت کیا ابن حبان اور دارقطنی نے صحیح کہا۔

۱۱۷۲۔ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ الْمُحَارِبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَيَقُولُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ فَأَدْنَاكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ۔

اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا مالک کے ذمہ ہے اور غلام سے طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۱۷۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور حکیم بن معاویہ قشیری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ عورت کا مرد پر کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا تو اسے اپنے ساتھ کھلا اور پلا۔ الحدیث۔ اور یہ حدیث عورتوں سے گزارے کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۱۱۷۴۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ الْحَدِيثَ وَتَقَدَّمَ فِي عِشْرَةِ النِّسَاءِ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کی

۱۱۷۵۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ

---

[1] اس حدیث کے اس جگہ بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ عورت کا خرچ اور بچوں کا خرچ آدمی کے ذمہ فرض ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی کے جائز حق یا مطالبہ کو پورا نہ کرے تو صاحب حق کو اپنا حق لینے کی اجازت ہے خواہ چوری سے لے خواہ فریب سے لیکن دینے والا ہاتھ بہتر ہے اور لینے والا برا جب تک ہو سکے کسی سے لینا نہ چاہیئے اس حدیث میں بیوی اور بچوں کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ تو پہلے ہی خرچ میں شامل ہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غریب بھائی اور بہن مالدار آدمی کے خرچ عیال میں داخل ہیں تاکہ ان کی گذر اوقات اچھی طرح ہو سکے ۱۲ سنہ ۳۳ بہتر یہ ہے کہ مالک اپنے لونڈی غلام کو وہی کھانا کھلائے جو خود کھاتا ہے لیکن یہ فرض نہیں فرض یہ ہے کہ ان کو گذارہ کے لیے کپڑے اور روٹی ضرور ملنے چاہئیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طاقت سے بڑھ کر لونڈی غلام سے کام لینا منع ہے اور اگر مالک ایسے کام پر مجبور کرے تو غلام پر اس کی تعمیل فرض نہیں ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ الْحَجِّ بِطُوْلِهٖ قَالَ فِيْ ذِكْرِ النِّسَاءِ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

لمبی حدیث میں عورتوں کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا کپڑا اور روٹی اوسط درجہ کا تم پر فرض ہے اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۱۷۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ بِلَفْظِ أَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهُ۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جن کی روزی کا وہ کفیل ہے ان کو ضائع کر دے اس کو نسائی نے روایت کیا اور مسلم میں یہ لفظ ہیں کہ جن کی روزی آدمی کے سپرد ہے ان کی روزی کو روک دے۔

۱۱۷۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ لَا نَفَقَةَ لَهَا أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ لٰكِنْ قَالَ الْمَحْفُوْظُ وَقْفُهُ۔

اور جابرؓ حاملہ بیوہ عورت کے متعلق مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اس کے لیے کوئی خرچ نہیں اس کو بیہقی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن یہ حدیث موقوف ہے۔

۱۱۷۸۔ وَثَبَتَ نَفْيُ النَّفَقَةِ فِيْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمَا تَقَدَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں بھی جو پہلے گزر چکی ہے خرچ کی نفی موجود ہے اسکو مسلم نے روایت کیا

۱۱۷۹۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ أَحَدُكُمْ بِمَنْ يَّعُوْلُ تَقُوْلُ الْمَرْأَةُ أَطْعِمْنِيْ أَوْ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینے والا ہاتھ بہتر ہے لینے والے سے اور ان سے شروع کرو جن کی تم عیال داری کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ عورت کہنے لگے یا مجھے کھانا کھلا یا مجھے

سلہ اس حدیث کو یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اخراجات مرد کی مالی حیثیت کے مطابق تصور کئے جائیں اگر وہ مالدار ہے تو عورت امیر انہ خرچ کا مطالبہ کر سکتی ہے اور اگر غریب ہے تو اس کی حیثیت کے مطابق اسی سے مطالبہ کرے ۱۲ سلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنے اہل و عیال کے اخراجات پورے نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے اور جن کے اخراجات پورے کرنا آدمی پر فرض ہے وہ یہ ہیں بیوی، بچے، لونڈی، غلام، ماں باپ ۱۲ سلہ مطلقہ ثلاثہ غیر حاملہ کے لئے بالاتفاق نہ خرچ ہے اور نہ مکان مطلقہ ثلاثہ حاملہ کے لیے خرچ ہے مکان نہیں، بیوہ غیر حاملہ کے لیے خرچ نہیں مکان ہے اور بیوہ حاملہ کیلئے مکان ہے خرچ میں اختلاف ہے۔ اور خروج اور مکان کی بحث اس وقت ہے جبکہ عورت عدت میں ہو بعد عدت کچھ بھی نہیں ہے ۱۲ سلہ ابوہریرہؓ کی حدیث میں عاصم فلکی ہے اسے دارقطنی نے ضعیف کہا ہے اور سعید بن مسیب کی مرسل حدیثوں کو قبول کیا ہے کیونکہ ان کی یہ عادت ہے کہ ہمیشہ ثقہ سے ارسال کرتے ہیں بہر حال انکے شواہد اور بھی ہیں جو ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں ان سے معلوم ہوا کہ اگر رشتہ دار عورت کا خرچ پورا نہ کر سکے یا نہ کر سکے تو ان کے درمیان جدائی ہو جانا چاہیئے لیکن طلیکہ عدت بھی علیحدگی کا مطالبہ کرے اور اگر عورت تنگی ترشی میں بھی مرد کے ساتھ رہے تو اس کو بڑا اجر ہے اگر مرد خرچ پورا نہ کرے تو جمہور کا مذہب یہ ہے کہ عورت طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے اور اگر مرد وحی سر اداء نہ کر سکے تو بالاتفاق عورت طلاق کا مطالبہ نہیں کر سکتی ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَلِّقِنِي رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

طلاق دے اس کو دارقطنی نے حسن سند سے روایت کیا۔

۱۱۸۰۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا أَخْرَجَهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ وَهَذَا مُرْسَلٌ قَوِيٌّ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ فِي رِجَالٍ غَابُوا عَنْ نِسَائِهِمْ أَنْ يَأْخُذُوهُمْ بِأَنْ يُنْفِقُوا أَوْ يُطَلِّقُوا فَإِنْ طَلَّقُوا بَعَثُوا بِنَفَقَةِ مَا حَبَسُوا أَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ ثُمَّ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

اور سعید بن مسیب کو اس آدمی کے متعلق روایت ہے جو اپنی بیوی کو خرچ نہ دے سکے کہ ان میں جدائی کر دی جائے اسکو سعید بن منصور نے سفیان عن ابوالزناد سے روایت کیا ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ یہ سنت ہے تو وہ کہنے لگے ہاں یہ سنت ہے اور یہ حدیث مرسل قوی ہے اور حضرت عمر کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے لشکر کے امیروں کو ان آدمیوں کے متعلق جو اپنی عورتیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں حکم بھیجا تھا کہ یا تو وہ اپنی عورتوں کا خرچ بھیجا کریں یا ان کو طلاق دے دیں اگر ان کو طلاق دیں تو ان کو عدت کا خرچ بھیج دیں اس کو شافعی اور بیہقی نے سند حسن سے روایت کیا۔

۱۱۸۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ أَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ بِتَقْدِيمِ الزَّوْجَةِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے آپ نے فرمایا اس کو اپنے نفس پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے آپ نے فرمایا اس کو اپنے بال بچوں پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے آپ نے فرمایا اس کو اپنی بیوی پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے آپ نے فرمایا کہ اسکو اپنے نوکر پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے آپ نے کہا اب تجھ کو بہتر جانتا ہے اسکو شافعی اور ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور

لہ ایک دفعہ حضرت عمر رات کو گشت کر رہے تھے کہ آپ نے ایک خیمہ سے ایک عورت کے نہایت دردناک شعر سنے جو اپنے خاوند کی جدائی میں بول رہی تھی اور اس کا خاوند فوج میں ملازم تھا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے لشکر کے سپہ سالار کو حکم بھیجا کہ تمام فوجیوں کو حکم دو کہ جو تا چار ماہ کے بعد گھر آیا کریں اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو اپنی عورتوں کو طلاقیں بھیج دیں اور عدت کے لیے خرچ بھی بھیجا کریں ۱۲ منہ

ملہ دوسری حدیث میں ہے کہ وہ روپیہ بڑے اجر والا ہے جس کو آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کر دے بہ نسبت اس روپیہ کے جو دوسرے اجنبی مسکینوں پر خرچ کیا جائے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْوَلَدِ۔

۱۱۸۲۔ وَعَنْ بَهْزِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ۔

نسائی اور حاکم نے روایت کیا لیکن انہوں نے بہن کو بھائی کو پہلے بیان کیا ہے

اور بہز بن حکیم اپنے باپ کے ذریعے دادا رضی اللہ عنہم کو روایت کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ میں کس پر احسان کروں آپ نے فرمایا اپنی ماں پر میں نے کہا پھر کس پر آپ نے فرمایا اپنی ماں پر میں نے کہا پھر کس پر آپ نے فرمایا اپنی ماں پر میں نے کہا پھر کس پر آپ نے فرمایا اپنے باپ پر پھر درجہ بدرجہ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔

بَابُ الْحِضَانَةِ

تربیت کا بیان

۱۱۸۳۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت آکر کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بیٹا ہے جس کو میں نے پیٹ میں رکھا چھاتی سے دودھ پلایا اور گود میں کھلایا اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی ہے اور مجھ سے یہ بچہ چھیننا چاہتا ہے آپ نے فرمایا جب تک تو اور کوئی نکاح نہ کرے تو بچہ تیرے پاس رہیگا اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا

۱۱۸۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میرا خاوند مجھ سے یہ بچہ چھیننا چاہتا ہے یہ بچہ مجھے کام کاج میں مدد دیتا ہے اتنے میں اس کا خاوند بھی آگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے بیٹا یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے جس کے ساتھ تو جانا چاہے چلا جا۔ اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا وہ اسکو لیکر

لہ حضانت کا معنی ہے "حفاظت" اور شریعت کی اصطلاح میں حضانت بچے کی حفاظت اور پرورش اور تربیت پر بولا جاتا ہے۔ اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور ان کے چھوٹے بچے ہوں اور دونوں مرد عورت مسلمان ہوں تو عورت کا زیادہ حق ہے کہ وہ بچوں کو اپنے پاس رکھے مرد اس سے بچہ کو زبردستی چھین نہیں سکتا اور اگر بچہ غیر خوار ہو تو اس کا کپڑا اور عورت کا خرچ ایام شیر خوارگی تک مرد کے ذمہ ہوگا اور بعد ازاں بچہ خواہ عورت کے پاس رہے اس کا خرچ باپ کے ذمہ ہوگا۔ اگر عورت دوسرا نکاح نہ کرے تو بچہ بلوغت تک عورت کے پاس رہے گا اور اگر نکاح کر لے اور نکاح کرنے کے کسی قرابتدار سے ہو تو بھی بچہ عورت کے پاس رہے گا اور اگر نکاح کسی اجنبی سے کر لے تو بچہ باپ کے پاس چلا جائیگا ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَانْطَلَقَتْ بِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

لیکن ان کی اس کو احمد اور چاروں نے روایت کیا ترمذی نے صحیح کہا

۱۱۸۵- وَعَنْ رَافِعِ ابْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُمُّ نَاحِيَةً وَالْأَبُ نَاحِيَةً وَأَقْعَدَ الصَّبِيَّ بَيْنَهُمَا فَمَالَ إِلَى أُمِّهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهِ فَمَالَ إِلَى أَبِيهِ فَأَخَذَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور رافع بن سنانؓ سے روایت ہے کہ میں مسلمان ہو گیا۔ میری عورت مسلمان ہونے سے انکار کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف مجھ کو اور ایک طرف میری بیوی کو بٹھا دیا اور درمیان میں بچہ کو بٹھایا بچہ ماں کی طرف جانے لگا تو آپ نے دعا کی یا الٰہی بچہ کو ہدایت دے پھر وہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا اور باپ نے اسکو لے لیا اس کو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۱۸۶- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي ابْنَةِ حَمْزَةَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی بیٹی کو پرورش کے لیے خالہ کو دے دیا تھا اور فرمایا خالہ ماں کے برابر ہے۔ اسکو بخاریؒ نے روایت کیا

۱۱۸۷- وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ وَالْجَارِيَةُ عِنْدَ خَالَتِهَا وَإِنَّ الْخَالَةَ وَالِدَةٌ۔

اور احمد نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ بچی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ ماں ہے۔

۱۱۸۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام کھانا لے کر آئے تو

سلہ پہلی حدیث میں ماں کا حق زیادہ رکھا ہے اور اس حدیث میں بچہ کو اختیار دیا گیا کہ جس کے پاس رہنا چاہو رہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ بچہ بڑا تھا اور سمجھ دار تھا اس لیے اسکو اختیار دیا گیا کہ اپنا نفع نقصان سوچ کر فیصلہ کر لے اس سے معلوم ہوا کہ اگر بچہ تیسری عمر کا ہو اور اپنی حفاظت میں ماں باپ کا محتاج نہ ہو تو اسے اختیار ہے جس کے پاس چاہے چلا جائے۔ اختیار کے لیے فقہا نے سات سال کی عمر کا اندازہ کیا ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ماں کی عدم موجودگی میں خالہ ماں کے قائم مقام ہے اور باپ سے خالہ کا حق مقدم ہے سلہ اس واقعہ میں عجیب کیفیت ہے ایک طرف ماں ہے جسکا حق مقدم ہوا اور ہر کافر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حق کو دیکھتے ہیں تو بچہ اسی کو ملتا ہے اور اگر اسکے کفر کو دیکھتے ہیں تو بچے کی دینی زندگی خطرہ میں ہے آپ نے بچہ کو اختیار دیدیا کہ اپنی زبان سے ماں کے حق کو باطل کر دے بچہ سمجھ تھا ماں کے پاس جانے لگا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اسکی برکت سے بچہ ماں کو چھوڑ کر باپ کے پاس آ گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں خواہ کافر ہو پھر بھی اس کا حق باطل نہیں ہوتا۔ لیکن جب بچہ کو سمجھ آنے لگے تو اس وقت بچہ اس کے پاس نہیں رہے گا ۱۲ سلہ آنحضرتؐ کے سامنے حضرت علی، جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ حضرت حمزہ کی لڑکی کا دعویٰ لے کر آئے حضرت علی کہتے ہیں کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے زید بن حارثہ کہتے یہ میری رضاعی بھتیجی ہے حضرت جعفر کہتے کہ میری بیوی کی یہ بھانجی ہے اور میری بہن ہے۔ آنحضرتؐ نے حضرت جعفر کو دیدیا اور یہ لفظ فرمائے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

مالک کا حق ہے کہ اسے اپنے پاس بٹھلا کر کھلائے اور اگر اتنا نہ ہو تو اسے ایک دو لقمے تو ضرور دے دے[1] متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۱۱۸۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتِ النَّارَ فِيهَا لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَطْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت کو ایک بلی کے متعلق سزا دی گئی تھی عورت نے بلی کو باندھ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی پھر وہ عورت اس کے بدلے دوزخ میں چلی گئی[2] اور ایک روایت کے یہ لفظ ہیں کہ اسکو کھانے کو دیا نہ پینے کو اور اس نے اسکو باندھ رکھا اور آزاد نہ کیا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گذارہ کر لیتی۔ متفق علیہ۔

كِتَابُ الْجِنَايَاتِ

جرائم

۱۱۹۰۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں جو اللہ کے واحد ہونے کی اور میرے رسول ہونے کی شہادت دیتا ہو مگر تین آدمیوں کا خون کرنا جائز ہے جو شادی شدہ زنا کرے یا کوئی آدمی کسی کو قتل کرے یا جو شخص دین چھوڑ کر الگ ہو جائے[3] متفق علیہ

۱۱۹۱۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ

عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا مسلمان آدمی کو تین صورتوں کے سوا

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالک کو اپنے کھانے میں سے کچھ نہ کچھ خادم کو بھی ضرور دینا چاہیئے ۱۲

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر کے جانوروں کا خرچ بھی مالک کے ذمہ ہے۔ اگر وہ بھی ادا نہ ہوں تو ان کی سزا بھی ملے گی ۱۲

[3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کلمہ شہادت ایک دفعہ ادا کر لے۔ اس کا قتل جائز نہیں۔ شادی شدہ زانی، قاتل اور مرتد اس سے مستثنیٰ ہیں ایک حدیث میں ہے کہ اپنی جان بچانے کے لیے جو بھی کسی پر حملہ کرے یعنی حملہ آور کو قتل کرنا جائز ہے یہ چوتھی قسم تھی۔ اس حدیث میں نفس بدلے نفس کے" کے الفاظ صاف دلالت کر رہے ہیں کہ مرد عورت کے بدلے اور آزاد غلام کے بدلے اور مومن کافر کے بدلے قتل کیا جا سکتا ہے۔ گو اس میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٌ فَيُرْجَمُ وَرَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ وَرَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ.

قتل کرنا جائز نہیں شادی شدہ زانی کہ اس کو سنگسار کیا جائے گا اور وہ آدمی جو کسی آدمی کو جانتے بوجھتے قتل کرے اسکے بدلے میں قتل کیا جائیگا اور وہ آدمی جو اسلام سے نکل جائے اور اللہ اور اسکے رسول سے لڑائی شروع کردے اسے یا قتل کیا جائیگا یا سولی چڑھایا جائیگا یا جلاوطن کیا جائیگا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۱۹۲- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے قتل کے مقدموں کا فیصلہ کیا جائے گا۔ متفق علیہ

۱۱۹۳- وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي سَمَاعِهِ مِنْهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ زِيَادَةٌ وَمَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ هَذِهِ الزِّيَادَةَ۔

اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام کو قتل کردے ہم اس کو قتل کر دیں گے اور جو شخص اپنے غلام کے کان کاٹے گا ہم اسکے کان کاٹ دیں گے اسکو ترمذی نے حسن کہا اور یہ حدیث حسن بصری کے ذریعہ سمرہ سے روایت کی گئی اور حسن بصری سمرہ سے سماع اختلافی بات ہے اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں اتنے لفظ زیادہ ہیں کہ جو شخص غلام کو خصی کردیگا ہم اسکو خصی کردیں گے حاکم نے اس زیادتی کو صحیح کہا ہے۔

۱۱۹۴- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ

اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے باپ کو بیٹے کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اس کو احمد اور

ل اس سے معلوم ہوا کہ قتل کبیرہ گناہ ہے دستور ہے کہ جو کام بڑا ہو وہ پہلے کیا جاتا ہے قتل حقوق العباد میں سب سے بڑا جرم ہے لہذا پہلے اسی کو شروع کیا جائے گا اور حقوق اللہ میں سے سب سے اہم نماز ہے اس میں سب سے پہلے اسی کو شروع کیا جائیگا ۱۲ ۲ آزاد کے بدلے غلام کے قتل میں کسی کا اختلاف نہیں اور غلام کے بدلے آزاد کے قتل میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ آزاد غلام کے بدلے قتل ہوگا اور قتل کے سوا دوسری سزاؤں میں غلام اور آزاد کا فرق متفقہ طور پر نہیں ہے یہ حدیث حسن عن سمرہ کی روایت سے ہے حسن کا سمرہ سے سماع اختلافی مسئلہ ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے" اور جو غلام کو خصی کریگا ہم اس کو خصی کریں گے" کے الفاظ متفقہ طور پر تسلیم کئے گئے ہیں ۱۲ ۳ مصنف نے تلخیص میں تصریح کی ہے کہ بیہقی کی روایت کے راوی سب ثقہ ہیں۔ اکثر سلف اسی طرف گئے ہیں کہ اگر باپ بیٹے کو قتل کردے تو باپ کو اس کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا البتہ آخری رائے پر صفحہ آئندہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْجَارُودِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَنَّهُ مُضْطَرِبٌ۔

ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ابن جارود اور بیہقی نے صحیح کہا اور ترمذی نے مضطرب کہا۔

۱۱۹۵۔ وَعَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّنَ الْوَحْيِ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ قَالَ: لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِلَّا فَهْمٌ يُّعْطِيهِ اللّٰهُ تَعَالٰى رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْاَسِيرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی سے پوچھا کیا قرآن کے سوا اور بھی کوئی وحی ہے آپ نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم جو دانے اگاتا ہے جان کو پیدا کرتا ہے ہاں مگر وہ سمجھ جو اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو قرآن کے متعلق عطا فرمائے اور اس کے علاوہ ایک یہ چیز ہے جو اس صحیفہ میں ہے میں نے پوچھا اس میں کیا لکھا ہے آپ نے فرمایا دیت کے احکام اور قیدیوں کے آزاد کرنے کے حکم اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اسکو بخاری نے روایت کیا۔

۱۱۹۶۔ وَاَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ وَّجْهٍ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَالَ فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور اسکو احمد، ابوداؤد اور نسائی نے ایک اور طریق سے بھی حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ سارے مومنوں کے خون برابر ہیں اور ان میں سے ادنےٰ درجے کے آدمی کی ذمہ داری بڑے آدمی کے برابر ہے اور وہ غیر مسلموں کے مقابلہ میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے اور نہ کسی ذمی کو اس کے زمانہ عہد میں قتل کیا جائے اسکو حاکم نے صحیح کہا۔

۱۱۹۷۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ جَارِيَةً وُجِدَ رَاْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَاَلُوْهَا: مَنْ صَنَعَ بِكِ هٰذَا فُلَانٌ

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لونڈی حالت نزع میں اس طرح پائی گئی کہ اس کا سر دو پتھروں میں دکھ کر کچل دیا تھا لوگوں نے اس کو قاتل کے متعلق پوچھا وہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) سزا سے وہ نہیں بچ سکے گا۔ اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ باپ بیٹے کے وجود کا سبب ہے اور بیٹا باپ کے وجود کا سبب نہیں اس لئے بیٹا اپنے باپ کے معدوم کرنے کا حق بھی نہیں رکھتا ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱؎ ابو جحیفہ نے یہ سوال اس لئے کیا کہ شیعہ کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ گو نبی تو حضرت محمد رسول اللہ ہی تھے لیکن اہل بیت کو وحی میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ملا ہے اس خیال کی وہ تردید کرانا چاہتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے گا۔ کافر حربی ہو تو اس کے بدلے میں بالاتفاق مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اسلامی حکومت اس کے لئے جواب دہ نہیں ہے اور کافر معاہد کے بدلے میں متفقہ طور پر مسلمان کو قتل کیا جائے گا اور کافر ذمی کے بدلے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ذمی کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے میں مرد کو قتل کیا جائے گا جمہور کا یہی مذہب ہے باقی امیر، غریب چھوٹے بڑے کا خون میں کوئی فرق نہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْ فُلَانٌ حَتّٰى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأُومِئَ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

جواب دینے سے معذور تھی لوگوں نے اس کے سامنے آدمیوں کے نام لینے شروع کر دیئے ایک یہودی کا جب ذکر کیا گیا تو اسنے سر سے اشارہ کیا اس یہودی کو گرفتار کر لیا گیا اور اسنے اقرار کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسکا سر بھی دو پتھروں میں کچل کر کچل دیا جائے اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۱۹۸- وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے غریب لوگوں کے ایک غلام نے کسی امیر کے ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے ان غریبوں سے کوئی چیز نہ دلوائی اس کو احمد اور تینوں نے صحیح سند سے روایت کیا۔

۱۱۹۹- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي رُكْبَتِهِ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِدْنِي فَقَالَ حَتّٰى تَبْرَأَ ثُمَّ جَاءَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَقِدْنِي فَأَقَادَهُ ثُمَّ جَاءَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَرِجْتُ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُكَ فَعَصَيْتَنِي فَأَبْعَدَكَ اللّٰهُ وَبَطَلَ عَرَجُكَ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَصَّ مِنْ جُرْحٍ حَتّٰى يَبْرَأَ صَاحِبُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کے گھٹنے پر ایک جانور کا سینگ مارا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ مجھے قصاص دلوایئے آپ نے اس کو قصاص دلوایا کچھ مدت کے بعد پھر وہ آیا اور کہنے لگا کہ میں لنگڑا ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو منع کیا تھا لیکن تو نے میری مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے تجھ کو دور کر دیا اور تیرے لنگڑا پن کو باطل کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زخموں کا قصاص تندرست ہونے سے پہلے نہ لیا جائے اس کو احمد اور دار قطنی نے روایت کیا

لہ یعنی غلام نے کان کاٹ دیا اب دو ہی صورتیں تھیں یا قصاص یا دیت قصاص تو مالکوں نے چھوڑ کر دیت مانگی اور دیت کے لیئے اس کے مالک کے پاس کوئی چیز نہ تھی اور خود غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا اس لئے ان کو کوئی چیز نہ مل سکی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فقیر کسی دیت کا ضامن نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی برادری پر دیت پڑتی ہے کیونکہ برادری پر تاوان اس صورت میں ہوتا ہے کہ اس کے ترکہ سے ان کو حصہ ملنے کی امید ہو اگر اس کا ترکہ ہی نہ ہو گا تو تاوان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۱۲ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زخموں کی دیت زخم اچھا ہو جانے کے بعد لینی چاہیئے اور زخم کے تندرست ہونے تک انتظار کرنا چاہیئے یہ انتظار ائمہ ثلاثہ کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک مستحب وجہ اس کی یہ ہے کہ زخم معمولی ثابت ہو یا گندہ ہو کر بڑھ جائے اور دیت دونوں حالتوں کی الگ الگ ہے اس وقت اس آدمی کو صرف پانچ اونٹ معمولی زخم کی دیت ملی بعد میں پاؤں جب لنگڑا ہو گیا تو اس کی دیت پچاس اونٹ ہونی چاہیئے تھی اسی لئے انتظار کا حکم ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأُعِلَّ بِالْإِرْسَالِ۔

اور یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۲۰۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ عورت حاملہ تھی مر گئی اس کے وارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لے کر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے بدلے[1] ایک لونڈی یا غلام کا حکم دیا اور عورت کے بدلے وارثوں پر دیت ڈال دی اور مقتولہ عورت کے بچے کو اس کا وارث بنایا۔ حمل بن نابغہ ہذلی اٹھ کر کہنے لگا یا رسول اللہ ہم اس کا بدلہ کیونکر ادا کریں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا نہ چیخا اس طرح کا حکم تو قابل اعتبار نہیں آپ نے فرمایا یہ شخص جوگیوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس نے جوگیوں کی طرح قافیہ بند کی تھی (متفق علیہ)

۱۲۰۱۔ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَ مَنْ شَهِدَ قَضَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ فَقَالَ: فَقَامَ حَمَلُ بْنُ نَابِغَةَ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

ابوداؤد اور نسائی نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا تھا کہ جنین کے متعلق کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سنا ہو تو وہ بتاؤ تو حمل بن نابغہ نے کہا کہ میں دو عورتوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک نے دوسری کو مارا پھر راوی نے اس حدیث کو مختصر طور پر ذکر کیا اس کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۲۰۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا

اور انسؓ سے روایت ہے کہ ربیع بنت نضر اس کی پھوپھی نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیئے تھے۔ ربیع کے

[1] اگر بچہ پیٹ میں مر جائے یا مردہ پیدا ہو تو اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے اور اگر پیدا ہو کر مرے تو اس کی دیت پوری دیت ہے سو اونٹ قتل شبہ عمد میں یا قتل خطا میں قصاص نہیں ہوتا بلکہ لازمی طور پر دیت ہی ہوتی ہے اور قتل عمد میں مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ چاہیں تو قصاص لے لیں اور چاہیں تو دیت، عاقلہ کا ترجمہ ہے عصبہ یعنے دیت صرف قاتل پر ہی نہیں بلکہ اس کے عصبات پر بھی پڑتی ہے جمہور کا مذہب ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ۔

خاندان نے معاف لینے کی کوشش کی لیکن لڑکی کے وارثوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا پھر انہوں نے دیت پیش کی وہ پھر بھی نہ مانے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ہم قصاص چاہتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا تو انس بن نضر کہنے لگے یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا نہیں خدا کی قسم اس کے دانت نہیں ٹوٹیں گے تو آپ نے فرمایا اے انس اللہ کا فیصلہ قصاص کا ہے پھر ان لوگوں نے آپس میں صلح کر لی اور انہوں نے معاف کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی اللہ کی قسم اٹھائے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۱۲۷۳- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا أَوْ فِي رَمْيٍ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ عَصًا فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ أَخْرَجَهُ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نامعلوم طریقے سے[1] مارا جائے یا پتھر لگنے سے مر جائے یا کوڑے اور لاٹھی سے مر جائے تو تو اسکی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جو شخص قصداً قتل کیا جائے تو اسمیں قصاص ہے جو شخص قصاص لینے میں حائل ہو تو اس پر

[1] اس حدیث سے انس بن نضر کی کمال فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ یہ وہ ہیں جن کی قسم کو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا حضرت انس کا یہ کہنا شریعت کے حکم کو باطل کرنے کے لئے نہیں تھا بلکہ شفاعت میں مبالغہ تھا اور اللہ کی رحمت کا پورا یقین تھا۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعریف نہ فرماتے بلکہ ان کو سرزنش کرتے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دانت میں بھی قصاص ہے ۱۲ [2] عمیا، عمی سے مشتق ہے جس کا معنی ہے اندھا پن عمیا سے وہ مقتول مراد ہے جس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے یا یہ معلوم نہ ہو سکے کہ مقتول کو کس طرح قتل کیا گیا ہے۔ اسی طرح اگر بلوہ میں کوئی شخص مارا جائے تو اس میں بھی قصاص نہیں ہے بلکہ دیت ہے اور لاٹھی یا کوڑے یا پتھر سے کوئی آدمی مر جائے تو یہ قتل شبہ عمد ہے اس میں بھی دیت ہے۔ قتل عمد اور قتل خطا یا قتل شبہ عمد کی دیت دیسے تو سب کی سو اونٹ ہے لیکن ان میں پھر بھی بہت فرق رکھا گیا ہے اس کی تفصیل آگے آتی ہے اور قتل عمد میں اگر قصاص ہو جائے تو معاملہ ختم ہو گیا۔ لیکن اگر دیت ہو تو اس کی دیت عصبات پر بھی پڑتی ہے خواہ قاتل امیر آدمی ہو اور خود ساری دیت ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ جب دیت عصبات پر پڑے گی تو برادری خواہ مخواہ اپنے آدمی پر کنٹرول کریگی اور ایسے بے باک اور مفسد آدمی کو دیت کے ڈر سے ہمیشہ سنبھال کر رکھے گی اور اس طرح قتل کے واقعات بہت کم ہوا کریں گے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ قَوِيٍّ

اللہ کی لعنت ہے اسکو ابوداؤد اور نسائی نے قوی سند سے روایت کیا

۱۲۰۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي حَبَسَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَهُوَ مَوْصُولٌ وَمُرْسَلًا وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ الْبَيْهَقِيَّ رَجَّحَ الْمُرْسَلَ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر ایک آدمی دوسرے کو پکڑ رکھے کوئی تیسرا آدمی اس کو قتل کر دے تو قاتل کو قتل کر دیا جائے اور پکڑنے والے کو قید اس کو دارقطنی نے موصولاً اور مرسلاً روایت کیا اور ابن قطان نے صحیح کہا اور اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن بیہقی کا فیصلہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۲۰۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ وَقَالَ أَنَا أَوْلَى مَنْ وَفَى بِذِمَّتِهِ أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هٰكَذَا مُرْسَلًا وَوَصَلَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِذِكْرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ وَإِسْنَادُ الْمَوْصُولِ وَاهٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُتِلَ غُلَامٌ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اشْتَرَكَ فِيهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور عبدالرحمن بن بیلمانی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کو معاہد کے بدلے میں قتل کیا تھا[1] اور فرمایا کہ میں اسکے عہد کو زیادہ پورا کرنیوالا ہوں اسکو عبدالرزاق نے اس طرح مرسل روایت کیا ہے اور دارقطنی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موصول۔ لیکن اسکی موصول سند ضعیف ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بچہ کو ظلم سے قتل کر دیا گیا تھا[2] تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر اسکے قتل میں سارے صنعاء والے شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

۱۲۰۶۔ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ مَقَالَتِي هٰذِهِ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ إِمَّا أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ

اور ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے اس فیصلہ کے بعد قتل کیا جائے اسکے وارثوں کو دونوں چیزوں کو اختیار ہے چاہے تو دیت لے لیں چاہے قصاص[3] اس کو

---

[1] یہ جاننا چاہئے کہ مرسل حدیثیں بہت ہیں اور جن میں صرف مرسل ہونے کی علت ہو وہ علت حدیث میں قدح نہیں ہے محدثین کی ایک جماعت کا یہی مذہب ہے اس لئے کہ رفع ایک زیادت ہے جس سے حدیث کی صرف تائید منظور ہوتی ہے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مقتول کو پکڑ رکھنے والے کو قتل نہیں کیا جا سکتا اس کے لئے صرف قید ہے اور قید کی مدت مقرر کرنا حاکم کی رائے پر موقوف ہے کیونکہ یہ قتل کی نوعیت کے لحاظ سے کم بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ بھی ۱۲ [2] یہ حدیث مرسل ہے اور عبدالرحمن بیلمانی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے معاہد وہ کافر ہے جو اسلامی حکومت میں مستقل رہائش نہیں رکھتا اور حکومت اسلامی سے اجازت اور امان لے کر اسلامی حکومت میں کسی کام کو آیا ہوا ہو اس کا قتل متفقہ طور پر حرام ہے اور اسکے قاتل مسلمان کو اسکے بدلے میں قتل کیا جائیگا ۱۲ [3] واقعہ یہ ہوا کہ ایک جوان لڑکے کو تین آدمیوں نے مل کر فریب سے قتل کر دیا حضرت عمرؓ نے ان سب کے قتل کا حکم دیدیا اسمیں اختلاف ہے کہ ایک آدمی کے بدلے میں زیادہ آدمیوں کو قتل کیا جا سکتا ہے یا نہیں لیکن ترجیح بہرحال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْ يَقْتُلُوا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۱۲۰۷۔ وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ۔

ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

اور اس کا اصل صحیحین میں ابو ہریرہؓ کی حدیث سے ہے۔

بَابُ الدِّيَاتِ

دیت کا بیان

۱۲۰۸۔ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ أَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَإِنَّهُ قَوَدٌ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ وَأَنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنَ الْأَصَابِعِ الْيَدِ أَوِ الرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي الْمَرَاسِيلِ لِ

ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ کے ذریعہ دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی طرف یہ تحریر بھیجی تھی کہ جس قتل پر قتل ظلم ہونے کی شہادت مل جائے اس میں قصاص ہے مگر اس صورت میں کہ مقتول وارث دیت لینے پر راضی ہو جائیں اور آدمی کی دیت سو اونٹ ہے اور ناک میں پوری دیت ہے جبکہ وہ جڑ سے کاٹی گئی ہو اور آنکھوں اور زبان اور ہونٹ اور شرمگاہ اور خصیتین اور پیٹھ توڑنے میں سب میں دیت ہے اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ اور دماغی زخموں میں اور پیٹ کے زخموں میں تیسرا حصہ دیت ہے اور ہڈی توڑنے والے زخم میں پندرہ اونٹ دیت ہے ہاتھ اور پاؤں کی ہر ایک انگلی میں دس دس اونٹ دیت ہے دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے اور ایسے زخم میں جس میں ہڈی نظر آنے لگے پانچ اونٹ دیت ہے اور مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا اور جن لوگوں کے پاس اونٹ نہ ہوں ان سے ایک ہزار دینار دیت لی جائے اس کو ابو داؤد نے مراسیل میں اور نسائی ابن خزیمہ

لہ اس حدیث کی سند میں ابو شریح محمد بن اسحٰق مدلس ہے اور اس کی تدلیس ضعیف ہے اس کے علاوہ سلیمان بن ابو العرجاء مجہول بھی ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قتل عمدہ میں مقتول کے وارثوں کو خواہ میں نسبی ہوں یا سببی یہ اختیار ہے کہ چار چیزوں میں سے جو چاہیں پسند کر لیں وہ چار چیزیں یہ ہیں قصاص۔ دیت۔ معافی یا دیت سے کم و بیش پر صلح ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَابْنُ حِبَّانَ وَاَحْمَدُ وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّتِهِ۔

ابن جارود اور ابن حبان اور احمد نے روایت کیا اور اس کی صحت میں اختلاف[1] ہے۔

۱۲۰۹۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ الْخَطَاءِ اَخْمَاسًا عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَبَنَاتُ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي لَبُونٍ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ بِلَفْظٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ بَدَلَ بَنِي لَبُونٍ وَاِسْنَادُ الْاَوَّلِ اَقْوٰى وَاَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ مَوْقُوفًا وَهُوَ اَصَحُّ مِنَ الْمَرْفُوعِ۔

اور ابن مسعود نبی صلی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قتل خطا کی دیت میں پانچ طرح کے اونٹ لیے جائیں گے بیس اونٹ تین سالہ بیس اونٹ چار سالہ بیس اونٹنیاں دو سالہ اور بیس اونٹنیاں ایک سالہ اور بیس اونٹ ایک سالہ اس کو دار قطنی نے روایت کیا اور چاروں نے ان الفاظ سے ذکر کیا کہ بیس اونٹ ایک سالہ بدلے دو سالہ کے اور پہلی کی سند قوی ہے ابن ابی شیبہ نے ایک اور طریق سے موقوفاً روایت[2] کیا ہے اور وہ سند اس مرفوع سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۱۰۔ وَاَخْرَجَهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ اَلدِّيَةُ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا اَوْلَادُهَا۔

اور ابو داؤد اور ترمذی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریق سے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ دیت میں تیس تین سالہ اور تیس چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں لی جائیں گی۔

---

[1] اس حدیث کی صحت میں اختلاف یہ ہے کہ آیا عمرو بن حزم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ کچھ سنا ہے یا نہیں سارا اختلاف اسی وجہ سے ہے صحیح یہ ہے کہ عمرو بن حزم کا سماع ثابت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث میں دلالت ہے اس بات پر کہ جو بے گناہ قتل کیا جائے تو اسکے وارثوں کو دیت یا قصاص لینے کا اختیار ہے اور دیت سو اونٹ ہے، اعضا کی الگ الگ دیت کا بیان کیا گیا ہے مامومہ وہ ضرب ہے جو دماغ تک پہنچ جائے جائفہ وہ زخم ہے جو حلق سے لیکر مثانہ تک کے جسم میں ہو اور پیٹ کا چمڑا پھاڑ دے، موضحہ وہ زخم ہے جس سے ہڈی کھل جائے امام مالک اور شافعی کے نزدیک اگر موضحہ ناک یا پچھلے حصے میں ہو تو اسکی دیت یہ ہے کہ اگر اسے غلام تصور کر لیا جائے اور اس کے بے عیب اور عیبدار ہونے میں جتنا قیمت میں فرق پڑتا ہے اور اسکی دیت ہے ۱۲

[2] صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود سے موقوفاً مروی ہے اور چاروں کی سند میں خشف بن مالک طائی مجہول ہے اور اس کے علاوہ حجاج بن ارطاۃ مدلس بھی ہے جس کے متعلق ابن قطان کا فیصلہ یہ ہے کہ حجاج اور اسحق دونوں برابر ہیں، ابن مسعود کی روایت پر اکثر امت کا عمل ہے چنانچہ امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے اور عمرو بن شعیب کی حدیث پر اس حدیث کو ترجیح دی گئی ہے یا شاید عمرو بن شعیب کی حدیث میں قتل عمد کی دیت کا بیان ہو اور ابن مسعود کی حدیث میں قتل خطا کا اور ان دونوں میں بڑا فرق ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ: مَنْ قَتَلَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ أَوْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ أَوْ قَتَلَ لِذَحْلِ الْجَاهِلِيَّةِ أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي حَدِيثٍ صَحَّحَهُ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ سرکش اللہ کے نزدیک تین[1] آدمی ہیں ایک وہ جو اللہ کے حرم میں قتل کرے دوسرا وہ جو بے گناہ کو قتل کرے اور تیسرا وہ جو جاہلیت کی عداوت کی بنا پر قتل کرے اس کو ابن حبان نے صحیح سند سے روایت کیا۔

۱۲۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَأِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل خطا[2] اور شبہ عمد کی دیت سو اونٹ ہیں اور یہ وہ قتل ہیں جو لاٹھی یا کوڑے سے واقع ہو جائیں دیت میں چالیس اونٹنیاں وہ ہونگی جو حاملہ ہوں اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۲۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ دِيَةُ الْأَصَابِعِ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ وَلِابْنِ حِبَّانَ دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرَةٌ مِنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ

اور ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ چھوٹی اور بڑی انگلی قصاص میں برابر ہے اسکو بخاری نے روایت کیا، ابوداؤد اور ترمذی میں ہے کہ ساری انگلیوں کی دیت برابر ہے سارے دانتوں کی دیت برابر ہے ڈاہڑ اور دوسرے دانت کی دیت برابر ہے ابن حبان میں ہے کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے ہر ایک انگلی کے دس اونٹ۔

۱۲۱۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا رضی اللہ عنہ

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ حرم میں گناہ بہ نسبت اور جگہ کے زیادہ ہوتا ہے ۱۲ [2] ابن مسعود کی حدیث قتل خطا اور قتل شبہ عمد کی دیت کے متعلق گذر چکی ہے بعض لوگ اس حدیث کی بنا پر اس طرح کی دیت کے قائل ہیں اصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر قتل میں مقتول کی کیفیت کو مدنظر رکھا گیا ہے اگر بہت بے رحمی سے یا نہایت بری طرح سے قتل ہوا ہو تو اس کی دیت میں بھی سختی ہے۔ قتل عمد یہ ہے کہ ایسے آلہ سے آدمی کو ارادہ کرکے مارا جائے جس سے موت عموماً واقع ہو جاتی ہو قتل خطا یہ ہے کہ آلہ قتل تو واقعی مہلک ہے لیکن آدمی کو مارنا مقصود نہ تھا بلکہ شکار کو یا تیر مارا لیکن نشانہ چوک کر کسی انسان کو جا لگا اور قتل شبہ عمد یہ ہے کہ ارادہ تو آدمی کو مارنے کا تھا لیکن آلہ قتل ایسا نہ تھا جس سے عموماً موت واقع نہیں ہوتی مثلاً کوڑا، لاٹھی، اینٹ وغیرہ ۱۲ [3] یعنی چھوٹی بڑی انگلیاں دیت میں سب برابر ہے کوئی فرق نہیں ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ رَفَعَہٗ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ یَکُنْ بِالطِّبِّ مَعْرُوْفًا فَاَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُوْنَہَا فَہُوَ ضَامِنٌ اَخْرَجَہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ وَہُوَ عِنْدَ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ وَغَیْرِہِمَا اِلَّا اَنَّ مَنْ اَرْسَلَہٗ اَقْوٰی مِمَّنْ وَصَلَہٗ۔

سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بغیر حاذق حکیم ہونے کے علاج شروع کر دے اور اس کے ہاتھ سے کوئی مر جائے یا کسی کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو وہ اسکا ضامن[1] ہے اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور ابوداؤد اور نسائی وغیرہ میں بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اسکا مرسل ہونا موصول ہونے سے زیادہ قوی ہے۔

۱۲۱۵۔ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَۃُ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالْاَصَابِعُ سَوَآءٌ کُلُّہُنَّ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایسے زخم میں جس میں ہڈی ننگی ہو جائے پانچ پانچ اونٹ دیت[2] ہے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور احمد میں اتنا زیادہ ہے کہ انگلیاں ساری برابر ہیں ہر انگلی کے دس اونٹ ہیں اسے ابن خزیمہ اور ابن جارود نے صحیح کہا۔

۱۲۱۶۔ وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقْلُ اَہْلِ الذِّمَّۃِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَۃُ وَلَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ دِیَۃُ الْمُعَاہِدِ نِصْفُ دِیَۃِ الْحُرِّ وَلِلنَّسَائِیِّ عَقْلُ الْمَرْاَۃِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰی یَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِیَتِہَا وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذمیوں کی دیت مسلمانوں سے آدھی[3] ہے اس کو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ابوداؤد کے یہ لفظ ہیں کہ معاہد کی دیت آزاد کی دیت سے آدھی ہے اور نسائی کے یہ لفظ ہیں کہ عورت کی دیت مرد کے برابر ہے لیکن یہ دیت تیسرے حصہ تک ہے اس کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا۔

۱۲۱۷۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقْلُ شِبْہِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد کی دیت قتل عمد کی طرح ہے۔ فرق صرف یہ

---

[1] یعنی جب تک آدمی ماہر حکیم (طبیب) نہ ہو اسے کوئی خطرناک اور مہلک دوائی کسی مریض کو استعمال نہ کرانی چاہیئے اور اگر اس طرح مہلک دوائی کے استعمال سے یا خطرناک آپریشن سے اس کے زیر علاج کوئی آدمی مر جائے تو اس پر دیت لازم آئے گی ۱۲

[2] یہ عمرو بن حزم کی حدیث کی تائید ہے جو اس سے پہلے گذر چکی ہے ۱۲ [3] اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ ذمی کی دیت مسلمان کی دیت سے نصف ہے ذمی وہ کافر ہے جو مسلمان حکومت میں بطور رعایا سکونت رکھتا ہو اور عورت کی دیت قتل کی دیت کے سوا زخموں میں مرد کی دیت سے نصف ہے بشرطیکہ اس زخم کی دیت مرد کی پوری دیت کے ثلث سے اوپر ہو مثلاً ایک عورت کی تین انگلیاں کٹ گئیں ان کی دیت تیس اونٹ مرد کے برابر ہوگی اور اگر چار کٹ جائیں تو مرد کی دیت چالیس اونٹ ہوگی تہائی سے زیادہ ہے اس لئے اس میں عورت کی دیت بیس اونٹ رہ جائے گی اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور عورت کے قتل کی دیت میں اختلاف ہے حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک نصف دیت ہے اور باقی کے نزدیک پوری ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ وَذٰلِكَ اَنْ يَّتَزَوَّدَ الشَّيْطَانُ فَتَكُوْنُ دِمَاءً بَيْنَ النَّاسِ فِيْ غَيْرِ ضَغِيْنَةٍ وَّلَا حَمْلِ سِلَاحٍ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَضَعَّفَهُ۔

ہے کہ قتل شبہ عمد میں قصاص نہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر اس طرح نہ کیا جائے تو شیطان لوگوں کو قتل پر آمادہ کرے گا اور بغیر دشمنی اور بغیر ہتھیاروں کے قتل عام ہونے لگیں گے اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور ضعیف کہا۔

۱۲۱۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَرَجَّحَ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْ حَاتِمٍ اِرْسَالَهُ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی کو ایک آدمی نے قتل کر دیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم[1] مقرر کی تھی اس کو چاروں نے روایت کیا نسائی اور حاتم نے مرسل کہا۔

۱۲۱۹۔ وَعَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنٌ لِّيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ ابْنِيْ وَاَشْهَدُ بِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ۔

اور ابی رمثہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میرے ساتھ ایک چھوٹا بچہ تھا آپ نے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میرا لڑکا ہے اور آپ اس پر گواہ ہیں آپ نے فرمایا نہ یہ تیرے گناہ کا ذمہ دار اور نہ تو اس کا اسکو نسائی اور ابوداؤد نے روایت کیا ابن خزیمہ اور ابن جارود نے صحیح کہا۔

بَابُ دَعْوَى الدَّمِ وَالْقَسَامَةِ

خون کا دعویٰ اور اسکی قسموں کا بیان

۱۲۲۰۔ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ فَاَخْبَرَ

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کے بڑے آدمیوں سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود مزدوری کرنے کے لئے خیبر کی طرف گئے محیصہ نے آکر خبر دی کہ عبداللہ بن سہل قتل ہو گیا ہے اور اسکی لاش

---

[1] اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد دمشقی مکحولی ہے اور وہ ضعیف ہے قتل شبہ عمد کی دیت حاکم کی رائے پر موقوف ہے اگر قتل کی وارداتیں زیادہ ہوتی ہوں یا قاتل بہت زیادہ شرارتی اور جوشیلا ہو تو اس کی دیت قتل عمد کی دیت کے برابر کر دے اور اگر حالات اس کے برعکس ہوں تو قتل خطا کی طرح کر دے ۱۲ [2] ابوداؤد میں عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ آدمی کی دیت آٹھ ہزار درہم ہے اور اس حدیث میں بارہ ہزار درہم ہیں یہ حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے اور مقدم ہے یعنی اگر روپیہ لوا کیا جائے تو بارہ ہزار درہم (تقریباً تین ہزار اسو روپیہ) دیا جائے ۱۲ [3] اس حدیث کو یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ باپ کے جرم کا بیٹا اور بیٹے کے جرم کا باپ ذمہ دار نہیں اور نہ ہی کسی کی سزا دوسرے کو دے جا سکتی ہے خواہ وہ باپ بیٹا ہی کیوں نہ ہوں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ. قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَاَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ لَهُمْ بِذٰلِكَ فَكَتَبُوْا: اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا: لَا قَالَ فَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا: لَيْسُوْا مُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مِائَةَ نَاقَةٍ قَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ایک چشمہ میں پڑی ہے محیصہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم لوگوں نے اسکو قتل کیا ہے وہ کہنے لگے اللہ کی قسم ہم نے اسکو قتل نہیں کیا پھر محیصہ اور اس کا بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے محیصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے لگے آپ نے فرمایا کہ بڑے کو کہنے دے تو حویصہ نے کہنا شروع کیا پھر اس کے بعد محیصہ نے اپنا بیان دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو وہ اس آدمی کی دیت دیں یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں چنانچہ آپ نے خیبر کے یہودیوں کو اس کے متعلق لکھا انہوں نے واپسی جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا آپ نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمن بن سہل کو کہا کیا تم قسم اٹھا کر اپنے ساتھی کی دیت لے لوگے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر یہودیوں سے قسم لے لو انہوں نے کہا وہ مسلمان نہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹ دیت[1] دیدی۔ سہل کہتے ہیں کہ ان اونٹنیوں میں سے مجھے ایک سرخ رنگ کی اونٹنی نے لات ماری تھی اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

۱۲۲۱۔ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا

اور انصاریوں میں سے ایک آدمی نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کا وہی طریقہ برقرار

---

[1] قسامت یہ ہے کہ قاتل کا پتہ نہ چلنے پر مشتبہ اشخاص یا قوم سے قسم لی جائے، قسامت کی رسم جہالت کے زمانہ سے آرہی ہے اور اسلام نے اس کو جائز رکھا ہے اس میں پچاس آدمیوں کی قسمیہ شہادت ہوتی ہے کہ ہم نے یا ہمارے قبیلہ نے یا ہمارے گاؤں نے اس کو قتل نہیں کیا اور قسم صرف خون کے مقدمہ میں ہوتی ہے باقی حدود کے مقدمات میں قسامت نہیں ہے اور قسامت دونوں طرف سے ہو سکتی ہے اگر مدعی یعنی مقتول کے ورثاء ثبوت پیش کر دیں یا عدم ثبوت کی صورت میں وہ دیں کہ ہمارے مقتول کے قاتل یہی ہیں تو مدعا علیہ پر دیت لازم ہو جاتی ہے اور اگر مدعی ان دونوں باتوں سے قاصر ہوں تو مدعا علیہ یا مدعا علیہم پچاس قسمیں دے دیں تو وہ بری ہو جاتے ہیں اور قسمیں ان اشخاص کی ہوں گی جن کو مدعی انتخاب کرے صرف یہ ایک واحد معاملہ ہے جس میں مدعی کی قسم بھی جائز ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي قَتِيْلٍ ادَّعُوْهُ عَلَى الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

رکھا جو جاہلیت میں حارثی تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح انصاریوں کے ایک مقتول کا فیصلہ کیا تھا جس کا انصاریوں نے یہودیوں پر دعوے کیا تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

بَابُ قِتَالِ اَهْلِ الْبَغْيِ

باغیوں سے جہاد کا بیان

۱۲۲۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم سے نہیں۔ متفق علیہ۔

۱۲۲۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ عَنِ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَمَاتَ فَمِيْتَتُهُ مِيْتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے الگ ہو کر مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے[1] اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۲۲۴۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عمار[2] کو ایک باغی جماعت

---

[1] قسامت کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ ایک قریشی نے ایک ہاشمی کو قتل کر دیا جب معاملہ بڑھ گیا تو قاتل نے انکار کر دیا ابو طالب نے اٹھ کر کہا کہ تین باتوں میں سے ایک کو انتخاب کر لو یا تو ہمیں دیت ادا کر دو اور یا پچاس آدمیوں کی قسمیں دے دو اور یا ہم تجھے قتل کر دیں گے ہمارا قاتل تو ہی ہے اس دن سے قسامت کا رواج ہوا۔ اگر مدعا علیہم قسمیں دے دیں تو ان پر بالاتفاق دیت نہیں پڑتی۔ اس معاملہ میں شریعت نے کافر کی قسم کو بھی قبول کیا ہے اور محض مدعی کے کہنے سے قسامت شروع نہ ہو جائے گی جب تک کہ اور شبہات اس کی تائید نہ کریں ۱۲ [2] مسلمان غیر باغی سے لڑائی کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اسی طرح مسلمان کو قتل کی دھمکی دینا یا اس کو اسلحہ سے مرعوب کرنا یا ڈرانا دھمکانا بھی کبیرہ گناہ ہے اور اگر کوئی شخص مسلمان کے قتل کو جائز کہے یا سمجھے یا اس کو جائز سمجھ کر قتل کر دے تو اس کے کفر میں کسی کو اختلاف نہیں ہے مسلمانوں کی باغی جماعت سے لڑائی درست ہے بدلیل آیت وقاتلوا التی تبغی الآیۃ اور دوسری صحیح احادیث کی بنا پر ۱۲ [3] امیر کی اطاعت اس وقت تک فرض ہے جب تک کہ وہ کسی صریح حکم شریعت کے خلاف نہ دے اور اس وقت تک اس کی بیعت توڑنے کا حکم نہیں جب تک وہ صریح کفر کے کام نہ کرنے لگے اور شریعت کے پابند امیر کی نافرمانی بغاوت ہے اور جو شخص امیر کی اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے الگ ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے یعنی گمراہی کی موت ہے وہ عاصی ہو کر مرے گا لیکن کافر نہیں ہوتا ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَّارٍ نِ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قتل کرے گی اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۲۲۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرِيْ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ حُكْمُ اللّٰهِ فِيْمَنْ بَغٰى مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ لَا يُجْهَزُ عَلٰى جَرِيْحِهَا وَلَا يُقْتَلُ أَسِيْرُهَا وَلَا يُطْلَبُ هَارِبُهَا وَلَا يُقْسَمُ فَيْئُهَا رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ وَوَهِمَا لِأَنَّ فِيْ إِسْنَادِهٖ كَوْثَرَ بْنَ حَكِيْمٍ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ وَصَحَّ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ طُرُقٍ نَحْوُهٗ مَوْقُوْفًا أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے تجھے معلوم ہے کہ اس امت کے باغیوں کے متعلق کیا حکم ہے اس نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانے آپ نے فرمایا کہ ان کے زخمیوں کو جان سے نہ مارا جائے ان کے قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے اور ان کا مال غنیمت سمجھ کر تقسیم نہ کیا جائے اسے بزار اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا لیکن یہ حاکم کا وہم ہے اس لئے کہ اس کی سند میں کوثر بن حکیم متروک ہے اور حضرت علی سے متعدد طریقوں سے اسی طرح مروی ہے اسکو ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا۔

۱۲۲۶۔ وَعَنْ عُرْفُجَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ يُرِيْدُ أَنْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور عرفجہ بن شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اکٹھے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا چاہے اس کو قتل کر دو اس کو مسلم نے روایت کیا۔

بَابُ قِتَالِ الْجَانِيْ وَالْمُرْتَدِّ

مجرم اور مرتد کے قتل کا بیان

۱۲۲۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے اس کو ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ اور حضرت علی کی جنگ میں حضرت علی حق پر تھے اور امیر معاویہ خطا پر لیکن وہ اجتہادی خطا تھی وہ گناہگار نہیں ہیں۔ اس سے نبی صلعم کا معجزہ بھی ثابت ہوا اور وہ بھی کئی وجوہات سے ایک یہ کہ حضرت عمار قتل ہونگے دوسرا یہ کہ ان کو مسلمان قتل کریں گے اور وہ باغی ہوں گے اور یہ کہ صحابہ کی آپس میں لڑائی ہوگی انکی شہادت جنگ صفین میں ہوئی تھی ان کو سبائی گروہ کے آدمیوں نے شہید کیا تھا ۱۲ کوثر بن حکیم متفقہ طور پر ضعیف ہے اور حضرت علیؓ کی حدیث مضطرب ہے باغیوں سے جنگ کی اجازت تو متفقہ طور پر ہے لیکن ان کے مال لوٹنے اور زخمیوں کو قتل کرنے اور مفرور (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۲۸۔ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یعلی بن امیہ کا ایک آدمی سے جھگڑا ہو گیا ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر منہ سے کاٹا جب اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ گیا وہ دونوں جھگڑتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم ایک دوسرے کو اس طرح کاٹتے ہو جس طرح اونٹ کاٹتا ہے جاؤ اسکی کوئی دیت نہیں متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۲۲۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي لَفْظٍ لِأَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی کسی کے گھر بغیر اجازت کے جھانکے اور وہ کنکر مار کر اسکی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں متفق علیہ اور احمد اور نسائی اور ابن حبان کی صحیح روایت کے یہ لفظ ہیں کہ نہ اسکی کوئی دیت ہے اور نہ ہی قصاص۔

۱۲۳۰۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَفِي إِسْنَادِهِ اخْتِلَافٌ۔

اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ باغوں کی حفاظت دن کو باغ کے مالک کریں اور جانوروں کو مویشیوں کی حفاظت انکے مالک کریں اور اگر رات کو مویشی کوئی نقصان کرے تو اس کا تاوان اس کے مالک پر ہوگا اس کو احمد اور ترمذی کے سوا چاروں نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا اور اس کی سند میں اختلاف ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کا پیچھا کرنے میں اختلاف ہے ۱۲ ۵ دوسری حدیث میں ہے کہ مال جان اولاد اور دین کے لئے جو مارا جائے یعنی انکی حفاظت کرتا مارا جائے وہ شہید ہے اور اسے جنت ملتی ہے اگر کوئی آدمی کسی کی جان پر یا مال پر یا بیوی بچوں پر حملہ کرے خواہ مال تھوڑا ہو یا زیادہ اور وہ حملہ آور کو قتل کر دے تو اس پر گناہ نہیں اور اس پر اتفاق ہے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۵ اگر تکلیف کو دور کرنے کے سلسلے میں کوئی مقصود ہو جائے جس پر دیت آتی ہو تو اسکی معافی ہے جمہور کا یہی مذہب ہے اور معافی کے لئے دو شرطیں ہیں پہلی یہ کہ اس تکلیف سے جسمانی ضرر ہوتی ہو اور دوسری یہ کہ اس سے خلاصی کی کوئی صورت نہ ہو اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اس پر دیت پڑیگی ۱۲ ۵ یہ اس مکان کے متعلق ہے جس میں بغیر اجازت کے جھانا منع ہو اگر خلا خانہ کا بھی مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک پھر بھی دیت ہے ۱۲ ۵ اختلاف یہ ہے کہ براء سے راوی حرام بن محیصہ ہے اور حرام کا حماد سے سماع ثابت نہیں ہے امام شافعی کہتے ہیں کہ اس کے اور بھی شواہد ہیں جو اسکی تائید کرتے ہیں اور نسائی کی روایت میں بجائے حرام کے سعید بن مسیب ہے اسی لئے ابن حبان نے اسکو صحیح کہا ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر مویشی کسی کے باغ یا کھیتی کا دن کو نقصان کریں تو مویشیوں والوں پر ضمان آئیگا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۳۱۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَكَانَ قَدْ اسْتُتِيبَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق جو مسلمان ہو کر پھر یہودی ہو گیا تھا روایت ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ جب تک یہ قتل نہیں ہو جائیگا میں نہیں بیٹھوں گا اللہ اور اسکے رسول ہی فیصلہ کرتے چنانچہ اسکے قتل کا حکم دیا گیا اور وہ قتل کر دیا گیا متفق علیہ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اسکو توبہ کرنے کیلئے بھی کہا گیا تھا۔

۱۲۳۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل دے اس کو قتل کر دو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔

۱۲۳۳۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْمٰى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَخَذَ الْمِعْوَلَ فَجَعَلَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ ایک نابینے آدمی کی ام ولد لونڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیا کرتی تھی صحابی اس کو منع کرتے وہ باز نہ آتی ایک رات انہوں نے کدال پکڑ کر اس کے پیٹ پر رکھ کر اس زور سے دبائی کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا جب یہ اطلاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ گواہ رہو کہ اس کا خون ضائع ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور اسکے راوی ثقہ ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کے مالک پر کوئی تاوان نہیں کیونکہ دستور یہی ہے کہ دن کو مویشی چرنے کے لئے نکلتے ہیں مالک اپنی چیز کی حفاظت کرے اور رات کو مویشی کے باندھنے کا دستور ہے مویشی کے مالک کا فرض ہے کہ مویشیوں کو سنبھالے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱؎ یہ حدیث اور ابن عباس کی حدیث صریح دلیل ہیں اس پر کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ اب اگر کوئی شخص علی الاعلان مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے اور اگر باطن میں مرتد ہوا ہے تو اس کی سزا قتل نہیں ہے اور اگر کسی کے مجبور کرکے کافر بنایا جائے یا کلمہ کفر اس سے کہلوایا جائے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے اللہ کے نزدیک وہ مجرم نہیں بعض نے مرتد عورت کو بھی قتل سے مستثنیٰ کیا ہے لیکن یہ غلط ہے اس کی سزا بھی قتل ہے اب اس چیز میں اختلاف ہے کہ مرتد کو توبہ کی مہلت دینی چاہیئے یا نہیں یا اسے توبہ کے لیئے کہنا چاہیئے یا نہیں تو جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اس سے توبہ کرائی جائے اور اس پر صحابہ کا اجماع سکوتی ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ کے مجمع میں فرمایا تھا کہ تمہیں اس کو توبہ کی مہلت دینی چاہیئے تھی شاید وہ توبہ کر لیتا ۱۲ ۲؎ اس حدیث میں صراحت ہے اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کی سزا قتل ہے ابن منذر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صریحاً گالی دینے والے کو قتل کرنا واجب ہے کیونکہ گالی دینے والا اگر پہلے مسلمان بھی تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے سے مرتد ہو گیا اور مرتد کی سزا بھی قتل ہے اور اگر گالی دینے والا ذمی کافر تھا تو آنحضرت کو گالی دینے سے عہد ذمہ ٹوٹ گیا اس لئے اسکی سزا بھی قتل ہے بہر حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے کی سزا قتل ہے۔ لیکن حنفیہ ذمی کے قتل کے قائل نہیں ہیں تعزیر کے قائل ہیں اور ابو بکر فارسی نے کتاب الاجماع میں لکھا ہے کہ ایسے شخص کو توبہ کی مہلت بھی نہ دینی چاہیئے اور اگر توبہ کر بھی لے تو پھر بھی اسے قتل کیا جائے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْحُدُودِ

حدیں!

بَابُ حَدِّ الزَّانِي

زانی کی حد کا بیان

۱۲۳۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى فَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ قُلْ: قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آپ مجھ کو اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیں دوسرا جو اس سے زیادہ عقلمند تھا کہنے لگا ہم میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کر دیجئے آپ نے مجھ کو فرمایا کہ تو بیان دے اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس آدمی کے گھر مزدوری کرتا تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کیا ہے مجھے جب خبر ملی کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کر دیا جائے گا تو میں نے اس کے بدلے سو بکری اور ایک لونڈی اللہ کے لیے دیدی پھر میں نے علم والوں سے پوچھا تو انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ میرے بیٹے پر سو درّے اور ایک سال جلاوطنی ہے اور مجھے اس لونڈی کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرتا ہوں وہ لونڈی اور بکریاں تجھے واپس مل جائیں گی اور تیرے بیٹے پر سو درّہ اور ایک سال کے جلاوطنی ہے اور اے انیسؓ تو اس آدمی کی عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے تو اسکو سنگسار کر دے متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مال صلح میں مالک کی رضا کے بغیر لیا جائے وہ جائز نہیں ہے انیس ابن ضحاک اسلمی کا نام ہے بعض نے انس بن مالک اس سے سمجھا ہے لیکن یہ غلط ہے اس حدیث میں دلیل ہے کہ کنوارے مرد اور عورت پر سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی ہے سو کوڑے تو قرآن کے مطابق ہیں اور جلاوطنی زیادت ہے جسے محدثین نے بالاتفاق قبول کیا ہے حنفیہ جلاوطنی کے قائل نہیں لیکن یہ غلط ہے جلاوطنی صحیح احادیث سے ثابت ہے اور شادی شدہ مرد اور عورت کی حد بالاتفاق رجم ہے (یعنی پتھروں سے مارنا) اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ زنا یا زانیہ کا ایک دفعہ اقرار کر لینا حد قائم کرنے کے لیے کافی ہے ۱۲ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۳۵۔ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو اللہ تعالیٰ نے انکے لیے رستہ پیدا فرمایا اگر کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے تو اوپر سو درّہ اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو انہیں سو درّہ بھی لگایا جائے اور[1] سنگسار بھی کیا جائے اسکو مسلم نے روایت کیا۔

۱۲۳۶۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى ثَنّٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اس وقت مسجد میں تھے آواز دے کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے دوسری طرف سے آکر پھر کہا کہ یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے تو آپ نے منہ پھیر لیا پھر چار دفعہ یہی شہادت دی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ کیا تو دیوانہ تو نہیں۔ اس نے کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے کہنے لگا ہاں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو لے[2] جاؤ اور سنگسار کر دو۔ (متفق علیہ)

۱۲۳۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اَتٰى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے اس کو فرمایا شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا تو نے اشارہ کیا ہوگا یا تو نے دیکھا ہوگا وہ کہنے لگا نہیں یا رسول اللہ اسکو بخاری نے روایت کیا

---

[1] اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی شدہ زانی یا زانیہ کو پہلے کوڑے لگائے جائیں اور پھر اسے سنگسار کیا جائے حضرت علی اور امام احمد کا یہی فتویٰ ہے لیکن جمہور کے نزدیک کوڑے لگانا ضروری نہیں صرف رجم کافی ہے وہ کہتے ہیں کہ زانی محصن کے لیے کوڑے کی سزا منسوخ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کو کوڑے نہیں لگائے تھے صرف سنگسار کیا تھا۔ [2] یہ اقرار کرنے والا ماعز اسلمی تھا اس حدیث کی بنا پر جمہور نے فتویٰ دیا ہے کہ زانی چار دفعہ جب تک اقرار نہ کرے اس پر حد جاری نہیں ہوتی اور بعض نے کہا ہے کہ چار دفعہ کی شرط نہیں کیونکہ چار دفعہ کے الفاظ مضطرب ہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حد لگانے سے پہلے حاکم اچھی طرح تفتیش کر لینا چاہیے تاکہ غلطی کی وجہ سے کسی کی جان ضائع نہ ہو جائے ۱۲ ۶

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۳۸۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ خَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ قَرَاْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ فَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ قَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت محمدؐ کو ہمارا رسول بنا کر بھیجا اور آپ پر کتاب نازل کی اس کتاب میں سنگسار کرنے کی آیت بھی نازل ہوئی تھی ہم نے اس کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے آپ کے بعد رجم کیا مجھے خوف ہے کہ کچھ زمانہ گذر جانے کے بعد لوگ یہ نہ کہنے لگے کہ اللہ کی کتاب میں رجم نہیں پھر وہ اس فرض کو جو اللہ نے اتارا تھا ترک کر کے گمراہ ہو جائیں سنگسار کرنا حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں مردوں پر جبکہ شادی شدہ ہو کر زنا کریں اور عورتوں پر جب کہ دلیل قائم ہو جائے یا حمل ہو جائے یا اقرار کرے (متفق علیہ)

۱۲۳۹۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا حَدًّا

اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور ثابت ہو جائے تو اس پر حد لگائے اور کوئی زیادتی نہ کرے اگر پھر زنا کرے تو اس کو حد لگائے اور اس

لہ اس حدیث کو نسائی کے سوا قریباً تمام محدثین نے روایت کیا ہے اور مختلف صحابہ سے مروی ہے ابی بن کعب کی روایت ہے کہ سورہ احزاب سورہ بقرہ کے برابر تھی باقی منسوخ ہو گئی اور اس میں ہم یہ آیت پڑھا کرتے تھے کہ شادی شدہ مرد یا عورت جب زنا کرے تو ان کو سنگسار کرو وغیرہ میں اس آیت کی تلاوت تو منسوخ ہو گئی لیکن حکم باقی رہا اور نسخ کی ایک قسم یہ بھی ہے زنا کے تین ثبوت ہیں چار شہادتیں یا اقرار یا عورت کا حمل یہ تیسری قسم عورت کے ساتھ مخصوص ہے اگر کوئی عورت شادی شدہ بھی نہ ہو اور لونڈی بھی نہ ہو اور اس کا حمل ظاہر ہو جائے تو اس پر حد قائم ہو جائے گی ۱۲ سلہ اس حدیث سے اور حضرت علی کی حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام اور لونڈی پر حد قائم کرنے کا اختیار اس کے مالک کو دیا گیا ہے دوسرے لوگوں پر حد حکومت قائم کرے گی اگر لونڈی شادی شدہ ہو تو اس پر حد قائم کرنے میں اختلاف ہے کہ اس پر حد حکومت لگائے یا مالک جمہور کا مذہب یہی ہے کہ مالک حد لگائے اور امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ اس پر مالک حد نہیں لگا سکتا کیونکہ وہ صرف اس کی لونڈی ہی نہیں بلکہ ایک دوسرے آدمی کی بیوی بھی ہے ہاں اگر لونڈی کے مالک کا غلام ہو تو پھر بالاتفاق مالک حد لگا سکتا ہے باقی لونڈی کے زنا کے ثبوت کے لیے وہی صورت ہے جو آزاد کے لیے ہیں اور بعض کے نزدیک اگر شہادت یا اقرار نہ بھی ہو اور مالک کو یقین ہو کہ اس نے زنا کیا ہے اس پر حد لگا سکتا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

زیادتی نہ کرے اگر تیسری دفعہ زنا کرے اور زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ دے اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۲۴۰۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَهُوَ فِي مُسْلِمٍ مَوْقُوفٌ۔

اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے غلام اور لونڈی پر حد جاری کیا کرو اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ حدیث مسلم میں موقوف مروی ہے۔

۱۲۴۱۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَائْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ أَتُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کو زنا کا حمل تھا کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے مجھ پر حد قائم کر دیجئے صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے وارثوں کو بلایا اور فرمایا اس کے ساتھ وضع حمل تک اچھی طرح برتاؤ کرو پھر اس کے بعد میرے پاس لے آنا پھر انہوں نے ایسا ہی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضع حمل کے بعد اس پر حکم دیا اس کے کپڑے مضبوط باندھ دیے جائیں پھر اسکو سنگسار کیا گیا پھر اس پر آپ نے نماز جنازہ پڑھائی تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسی زانی عورت پر جنازہ پڑھایا ہے آپ نے فرمایا اس نے توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر گنہگاروں پر اسکی توبہ تقسیم کیجائے تو وہ بخشدیے جائیں کیا تو اس سے بہتر کوئی آدمی پائیگا کہ جسنے اللہ کیلئے اپنی جان کو پیش کر دیا اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۲۴۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کے ایک آدمی کو اور یہودیوں میں سے مرد اور عورت کو سنگسار کیا تھا اس کو مسلم نے روایت کیا۔

یہ عورت بنو جہینہ کی شاخ بنو غالد سے تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت پر زنا کی حد فی الفور نہیں لگا دینی چاہیئے۔ بلکہ دیکھنا چاہیئے کہ شاید اسے حمل ہو جائے، اور اگر ہو جائے تو وضع حمل تک بالاتفاق اس پر حد نہیں لگے گی۔ اور وضع حمل کے بعد اگر کوئی بچے کو پالنے والی اور دودھ پلانے والی ہو تو اس کو حد لگائی جائے، ورنہ دودھ چھڑانے تک حد کو مؤخر کیا جائے اگر کنواری عورت ہو تو بھی وضع حمل تک اس پر حد نہیں لگائی جائیگی۔ اور اس کو اچھا سلوک کرنے کی تاکید اس لئے کی کہ عموماً عورتوں کے فریب اور ایسی عورت کو طعنے کچوکے دیتے رہتے ہیں خدائی حد کے علاوہ ایسی باتوں سے اس کے دل کو (باقی بر صفحہ ۳۷۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۴۳- وَقِصَّةُ الْيَهُودِيِّ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ۔

اور یہودی مرد اور عورت کا قصہ بخاری اور مسلم میں ابن عمر کی حدیث میں ہے۔

۱۲۴۴- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي أَبْيَاتِنَا رَجُلٌ ضَعِيفٌ فَخَبَثَ بِأَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ حَدَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَضْعَفُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ خُذُوا عِثْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ ثُمَّ اضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً فَفَعَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ لٰكِنِ اخْتُلِفَ فِي وَصْلِهِ وَإِرْسَالِهِ۔

اور سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے گھروں میں ایک ناقص خلقت کمزور سا آدمی رہتا تھا اس نے ایک لونڈی سے زنا کیا۔ حضرت سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو کوڑے کی حد لگاؤ۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ بہت کمزور ہے آپ نے فرمایا کہ درخت کی ایک شاخ جس میں سو ٹہنیاں ہوں اسکو ایک دفعہ مارو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس کو احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے لیکن اس کے موصول یا مرسل ہونے میں اختلاف ہے۔

۱۲۴۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ وَمَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قوم لوط کا عمل کرے تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو اور جو شخص کسی جانور کے بدفعلی کرے تو اس جانور اور آدمی دونوں کو قتل کر دو۔ اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی

(حاشیہ بقیہ صفحہ سابقہ) مجروح کرنا ایک زیادتی ہے جو جائز نہیں ہے ۱۲ سلہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں چار آدمیوں کو سنگسار کیا ہے۔ ایک یہی عورت جس کا قصہ اوپر گذرا۔ ایک نواسلم کا آدمی یعنی ماعز بن مالک اور دو یہودی مرد اور عورت اس سے معلوم ہوا کہ حدود کفارہ بھی اسی طرح قائم ہوں گی جسطرح کہ مسلمانوں پر قائم ہوتی ہیں ذمی کے متعلق تو کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ حربی کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کو سنگسار نہ کیا جائے اور کوڑے لگائے جائیں ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر زانی غیر شادی شدہ کسی بیماری کے سبب یا فطری طور پر اتنا کمزور ہو کہ کوڑوں کی پوری حد سے اس کے مر جانے کا امکان غالب ہو تو اس کی حد ترک کی جا سکتی ہے سو کی تعداد میں کمی نہیں ہوگی البتہ چھڑی چھوٹی بڑی میں فرق ہوگا۔ دوسرا فرق سختی سے مارنے اور نرمی سے مارنے میں ہوگا ۱۲ سلہ مرد یا عورت کی دبر میں وطی کرنے والے کی سزا میں اختلاف ہے کیونکہ کسی صحیح حدیث میں اسکی سزا سوائے موت کے مقرر نہیں یعنی طریقہ سزائے موت میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک رجم ہے بعض کے نزدیک اونچی جگہ سے گرا کر مارنا بعض کے نزدیک آگ میں جلا دینا لیکن یہ غلط ہے امام شافعی رح کے نزدیک سو کوڑہ اور سال کی جلاوطنی ہے خواہ وہ عورت ہو یا مرد آزاد خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَرْبَعَةُ رِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ إِلَّا أَنَّ فِيهِ اخْتِلَافًا۔

ثقہ ہیں لیکن اس میں اختلاف ہے۔

۱۲۴۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ اخْتُلِفَ فِي وَقْفِهِ وَرَفْعِهِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا۔ ابوبکرؓ نے درے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا۔ عمرؓ نے درے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا اس کو ترمذی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن اس کے موقوف یا مرفوع ہونے میں اختلاف ہے۔

۱۲۴۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیجڑوں پر لعنت کی ہے اور ان عورتوں پر جو مردوں کا لباس لگائیں۔ اور فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیا کرو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔

۱۲۴۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدْفَعُوا الْحُدُودَ مَا وَجَدْتُمْ لَهَا مَدْفَعًا أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی صورت ممکن ہو تو حد جاری نہ کیا کرو۔ اسے ابن ماجہ نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۱۲۴۹۔ وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا بِلَفْظِ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

ترمذی اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان لفظوں سے روایت کیا کہ مسلمانوں سے جب تک ہو سکے حدیں دور رکھو۔ اور یہ حدیث بھی ضعیف

لہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جلاوطنی منسوخ ہے یہ حدیث اس خیال کی تردید کرتی ہے کہ جب خلفائے راشدین کے زمانہ تک جلاوطن کیا جاتا رہا ہے تو اس کا منسوخ ہونا کہاں سے ثابت ہوا۔ ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت مرد کا لباس لگائے یا مرد عورت کا لباس لگائے اور ایک دوسرے کے علامات و اطوار اختیار کرے تو اس پر لعنت ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ ہیجڑوں کی دو قسمیں ہیں بعض خلقتاً عورتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور بعض مردوں سے۔ ہیجڑا جس کے قریب ہو وہی لباس اور طور طریقے اختیار کرے۔ ایک مخنث جو کہ مردوں کے مشابہ تھا عورتوں کا لباس لگایا کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جلاوطن کر دیا تھا۔ ۱۲ سلہ اگر حدود کے ثبوت میں شبہ پیدا ہو جائے تو حد کو موقوف کر دینا چاہیئے۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حد نہ لگایا کرو بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس وقت حد لگاؤ جبکہ جرم پوری طرح ثابت ہو جائے (عام لوگوں کو یہ ہدایت ہے کہ جب تک کسی کے جرم کا پورا پورا ثبوت نہ مل جائے مقدمہ عدالت میں نہ لائیں۔ ۱۲ منہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا۔

ہے۔

۱۲۵۰۔ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ بِلَفْظِ ادْرَؤُوا الْحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ۔

امام بیہقیؒ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ اگر تھوڑا سا بھی شبہ ہو جائے تو حد ٹالا کرو۔

۱۲۵۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْتَنِبُوا هٰذِهِ الْقَاذُورَاتِ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَمَنْ أَلَمَّ بِهَا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلْيَتُبْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَإِنَّهُ مَنْ يُبْدِ لَنَا صَفْحَتَهُ نُقِمْ عَلَيْهِ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَهُوَ فِي الْمُوَطَّإِ مِنْ مَرَاسِيلِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ۔

اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گناہ جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے بچتے رہو۔ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے تو خدا کے سامنے توبہ کرے اور اس کو چھپائے رکھے۔ جو شخص ہمارے سامنے بیان کرے گا ہم اس پر حد جاری کریں گے اسکو حاکم نے روایت کیا۔ اور یہ حدیث مؤطا میں زید بن اسلم سے مرسل روایت کی گئی ہے

بَابُ حَدِّ الْقَذْفِ

تہمت کی حد کا بیان

۱۲۵۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضُرِبُوا الْحَدَّ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَأَشَارَ إِلَيْهِ الْبُخَارِيُّ۔

عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب میری بریت قرآن مجید میں نازل ہوئی[1] تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور اسکا ذکر کیا اور قرآن مجید کی آیتیں پڑھیں پھر جب آپ نیچے اترے تو دو مردوں اور ایک عورت کے متعلق حکم دیا کہ ان کو حد لگائی جائے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور بخاری نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے

۱۲۵۳۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَوَّلُ لِعَانٍ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ شَرِيكَ ابْنَ سَحْمَاءَ قَذَفَ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ بِامْرَأَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

اور انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ سب سے پہلا لعان جو اسلام میں ہوا یہ تھا کہ شریک بن سحماء کو ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کے ساتھ زنا کا الزام لگایا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ

[1] جب کوئی آدمی کسی مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اسے چار شہادتوں سے ثابت نہ کر سکے تو اس کی سزا اسی کوڑے ہیں۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ کو منافقوں نے زنا کی تہمت لگائی تھی۔ اس بات کی لپیٹ میں بعض مخلص مومن بھی آ گئے۔ وہ بھی اس الزام کو صحیح سمجھنے لگے اور اس کے چرچا میں شریک ہوئے۔ جب حضرت عائشہؓ کی قرآن مجید میں بریت نازل ہو گئی تو آپ نے مومنوں کو تو حد لگائی اور منافقوں کو کچھ کہا کہ انکی سزا اللہ کے سپرد ہے۔ یہ تین مومن جن کو حد لگائی گئی تھی حضرت حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ، اور حمنہ بنت جحش تھے۔ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ۔ اَلْحَدِيْثَ اَخْرَجَهُ اَبُوْيَعْلٰى وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

وسلم نے فرمایا کہ شہادتیں لاؤ یا حد کے لیے تیار ہو جاؤ الحدیث اس کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۵۴۔ وَفِي الْبُخَارِيِّ نَحْوُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ لَقَدْ اَدْرَكْتُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فَلَمْ اَرَهُمْ يَضْرِبُوْنَ الْمَمْلُوْكَ فِي الْقَذْفِ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالثَّوْرِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ۔

اور بخاری میں بھی اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عامر بن ربیع سے مروی ہے کہ فرمایا میں نے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور جو ان کے بعد تھے دیکھا ہے کہ وہ غلام اور لونڈی کو تہمت کی حد میں چالیس درّے مارا کرتے تھے۔ اس کو امام مالک رح اور سفیان ثوری رحمہا اللہ تعالیٰ نے اپنی جامع میں ذکر کیا۔

۱۲۵۵۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی لونڈی یا غلام پر زنا کی تہمت لگائے اگر سچی ہے تو فبہا۔ اگر جھوٹی ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر حد لگائے گا

بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ

چوری کی حد کا بیان

۱۲۵۶۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینار کی چوتھائی قیمت سے کم پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ متفق علیہ۔

لہ اگر مرد اپنی عورت پر زنا کا الزام لگائے تو یا شہادتیں لائے یا لعان کرے ورنہ اس کو حد لگائی جائے گی اور اگر کسی مرد کا نام بھی لے لے تو پھر شہادتیں پیش کرنے کے بغیر رہائی نہیں ہوگی کیونکہ اپنی عورت سے تو وہ لعان کر لیگا۔ لیکن اس مرد کی تہمت کا کیا بنے گا اس کیلئے یا شہادتیں لائے یا خود حد کے لیے تیار ہو جائے ۱۲ سلہ عبداللہ بن عامر ابو عمران قاری ہیں جو کہ سات قاریوں میں سے ایک ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام لونڈی کی حد آزاد سے نصف ہے۔ مثلاً زنا کی حد میں پچاس کوڑے ہیں۔ اور بالاتفاق رجم نہیں ہے کیونکہ سزائے موت کا نصف نہیں ہو سکتا اور تہمت کی حد چالیس کوڑے ہیں ملی ہذا القیاس اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور بعض نے تہمت کی حد میں غلام اور آزاد کا فرق نہیں کیا۔ ۱۲ سلہ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی لونڈی یا غلام کو زنا کی تہمت لگائے اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی۔ ۱۲ سلہ دینار صحیح روایت کے مطابق بارہ درہم کا ہے ایک روایت میں دس درہم آئے ہیں۔ لیکن اس کی سند میں محمد بن اسحٰق مشہور ضعیف راوی ہے۔ تین درہم اور چوتھائی دینار قیمت میں برابر ہیں جن کی قیمت بارہ آنے قریباً بنتی ہے اس سے کم قیمت کی چوری میں بالاتفاق ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۲۵۷۔ وَلَفْظُ الْبُخَارِيِّ تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ اقْطَعُوا فِي رُبُعِ دِينَارٍ وَلَا تَقْطَعُوا فِيمَا هُوَ أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ۔

بخاری کے یہ لفظ ہیں کہ چوتھائی دینار یا زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور احمد کی روایت ہے کہ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹو اور اگر اس سے کم ہو تو اس میں نہ کاٹو۔

۱۲۵۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تین درہم کی قیمت کی ایک ڈھال میں چور کا ہاتھ کاٹا تھا۔ متفق علیہ۔

۱۲۵۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ أَيْضًا۔

اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ چور پر لعنت کرے کہ وہ انڈا چورا کر اپنا ہاتھ کٹوا لیتا ہے یا رسی چوراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ متفق علیہ۔

۱۲۶۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اللہ کی حد میں سفارش کرتا ہے[1] پھر آپ کھڑے ہوئے۔ خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے تھے کہ جب ان میں کوئی عزت والا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ متفق علیہ۔

[1] اس حدیث میں صرف چوری سے نفرت دلائی گئی ہے کہ چور کی زندگی کتنی ذلیل ہو کہ تھوڑی سی چیز پر ہاتھ کٹوا لیتا ہے آخر ہاتھ کاٹنے کی کیا حیثیت ہے یہی ہاتھ اگر چوری نہ کرتا تو اسکی قیمت پچاس اونٹ تھی چوری کرنے سے اس کی قیمت صرف پانچ آنے رہ گئی حدیث میں ہے کہ ہاتھ جب تک امین تھا قیمتی تھا اور جب اس نے خیانت کی تو ذلیل ہو گیا۔ انڈے اور رسی کی چوری میں بالاتفاق ہاتھ نہیں کاٹا جاتا یہ صرف مبالغہ ہے اور چوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے ۱۲

[2] قصہ یہ ہوا کہ فاطمہ بنت اسود مخزومیہ نے چوری کی تھی بڑے خاندان کی لڑکی اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا گیا لوگ سفارش کرنے لگے اسامہ بن زید نے بھی سفارش کر دی اس پر آپ نے یہ الفاظ فرمائے مقدمہ عدالت میں جانے سے پہلے صاحب مال کو حق ہے کہ چور کو معاف کر دے اور اس کا ہاتھ نہ کٹوائے لیکن مقدمہ عدالت میں جانے کے بعد معافی کی کوئی صورت نہیں پھر لازمی طور پر ہاتھ کاٹا جائے گا اور اس وقت سفارش کرنا حرام ہے اور چور کا ہاتھ کاٹنے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور یہ لفظ مسلم کے ہیں

۱۲۶۱۔ وَلَهُ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ امْرَأَةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا

اور اسی میں ایک اور طریق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت لوگوں سے مانگ کر چیزیں لیا کرتی تھی پھر انکار کر دیتی تھی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔

۱۲۶۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ قَطْعٌ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ خیانت کرنے والے اور جیب تراش اور ڈاکو پر ہاتھ کاٹنے کی حد نہیں اس کو احمد اور چاروں نے روایت کیا ترمذیؒ اور ابن حبانؒ نے صحیح کہا

۱۲۶۳۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ رَوَاهُ الْمَذْكُورُونَ وَصَحَّحَهُ أَيْضًا التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور رافع بن خدیج رضی سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ درخت کے پھل اور پھول میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اسکو سابقہ حدیث روایت کرنیوالوں نے روایت کیا۔ ترمذی اور ابن حبانؒ نے اس کو بھی صحیح کہا۔

۱۲۶۴۔ وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ

اور ابو امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے چوری کا اقرار کیا لیکن اس سے چوری کا مال برآمد نہ ہوا آپ نے فرمایا

۱؎ نہب اور اختلاس اور خیانت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔ خیانت یہ ہے کہ کسی کے مال سے جو خیانت کرنے والے کے پاس بموجب طریقہ سے مال نکال لے اور مالک کے روبرو اپنی خیر خواہی بھی ظاہر کرتا ہے۔ نہب یہ ہے کہ زبردستی چھین لے یعنی ڈاکہ مارے۔ اختلاس یہ ہے کہ مالک کی غیر حاضری میں آدمی غیر محفوظ مال کو بجائے ان کی سزائیں دوسری مالی معاملات کی طرح حسب رائے حاکم وقت ہیں اس سے چوری کی تعریف بھی ہو گئی۔ یعنی چوری یہ ہے کہ آدمی مالک کی غیر حاضری میں محفوظ مال کو لیجائے یا مالک کی بجبری میں محفوظ مال کو لے جائے البتہ جو شخص مانگ کر چیز لے اور اس سے انکار کر دے، مکر جائے تو اس کی سزا یا تھ کاٹنا ہے ۱۲ منہ

۲؎ پھل اور پھول میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا بشرطیکہ باغ کے گرداگرد دیوار نہ ہو اگر دیوار ہو تو وہ مال محفوظ میں شمار ہو جائیں گے البتہ مسافر کو جسے کھانا بھوک سے نڈھال ہو حق ہے کہ باغ محفوظ سے بھی پھل توڑ کر کھا لے ۱۲ ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چوری کی سزا کیلئے دو چیزوں کا اعتبار کیا گیا ہے یا تو اس چوری کا مال برآمد ہو جائے یا چور خود اقرار کرلے اور اقرار میں دو دفعہ کا اقرار کافی ہے۔ چوری میں شہادت کی بنا پر سزا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے یعنی اگر اس سے مال بھی برآمد نہ ہو اور اقرار بھی نہ کرے اور لوگ کہیں کہ اس نے چوری کی ہے تو ایسی صورت میں اختلاف ہے۔ ہاتھ کاٹ کر جلتے تیل میں باندھ کر رکھنا ضروری ہے کہ خون بند ہو جائے اور اسطرح نہ کیا جائے اور خون کے خارج ہو جانے سے آدمی مر جائے تو اس کی دیت بیت المال پر پڑتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ فَجِيْءَ بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

میرا خیال ہے کہ تو نے چوری نہیں کی اس نے کہا نہیں میں نے چوری کی ہے آپ نے دو تین مرتبہ اسی طرح دہرایا اس نے اقرار کیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر اس کو آپ کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو کہا اللہ سے بخشش مانگ اور توبہ کر اس نے کہا میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں آپ نے تین دفعہ فرمایا الٰہی اس پر رحم فرما اسکو ابوداؤدؒ نے روایت کیا اور یہ لفظ بھی اسی کے ہیں احمد اور نسائیؒ نے بھی روایت کیا اور اسکے راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۶۵۔ وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاقَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ فِيْهِ إِذْهَبُوْا بِهِ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ وَأَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ أَيْضًا وَقَالَ لَا بَأْسَ بِإِسْنَادِهِ۔

اور اسی حدیث کو حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اس کو لیجاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹو پھر اس کو داغ لگا دینا اس کو بزار نے بھی روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند میں کوئی نقص نہیں۔

۱۲۶۶۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْرَمُ السَّارِقُ إِذَا أُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَبَيَّنَ أَنَّهُ مُنْقَطِعٌ وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ هُوَ مُنْكَرٌ۔

اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چور پر جب حد قائم ہو جائے تو پھر مال کی ضمانت اس پر نہیں اس کو نسائیؒ نے روایت کیا اور منقطع کہا۔ اور ابوحاتم نے منکر کہا۔

۱۲۶۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے کھجوروں کے توڑنے کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا جو بھوکا شخص

اگرچہ سے مال برآمد ہو جائے تو بالاتفاق وہ مال مالک کو دیا جائے گا اور چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر مال تلف ہو چکا ہو تو امام شافعی اور احمد کے نزدیک پھر بھی اور اس مال کی یا اس کی قیمت کی ضمانت ہوگی اور امام ابوحنیفہؒ سے دو روایتیں ہیں۔ آخر قول یہی ہے کہ اس پر ضمانت ہے اور بعض لوگ اس حدیث کی بنا پر اسے مان نہیں سمجھتے لیکن اس حدیث کو بطور سند پیش کرنا زبردستی ہے کیونکہ یہ تابل احتجاج نہیں ہے ۱۲ اسکی مختلف صورتیں ہیں اگر پھل درخت پر ہو اور آدمی بھوکا ہو اور کھانے کیلئے توڑے تو بالاتفاق نہ اس پر جرمانہ ہے اور نہ سزا اور اگر پھل درخت سے توڑ کر کپڑے میں ڈال کر لے جانا چاہے تو اس پر جرمانہ بھی ہے اور سزا بھی جیسا کی عمرو کی روایت میں جرمانہ مال مسروقہ کی قیمت سے دگنا آیا ہے اور سزا زیادہ سے زیادہ دس کوڑے تک اور اگر پھل درخت سے کاٹ کر ڈھیر لگا رکھا ہو اس میں جو چوری کرے تو اگر اس پھل کی قیمت نصاب کو پہنچ جائے گی تو پھر اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ حَدِّ الشَّارِبِ وَبَيَانِ الْمُسْكِرِ

شرابی کی حد اور منشیات کا بیان

۱۲۷۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ اَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ اَبُوبَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانُونَ فَاَمَرَ بِهِ عُمَرُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شرابی آدمی لایا گیا آپ نے اس کو چالیس بید لگائے اسی طرح ابوبکرؓ نے بھی چالیس بید لگائے پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کم از کم سزا اسی بید ہونا چاہیئے تو حضرت عمرؓ نے اسی پر فیصلہ دے دیا۔ متفق علیہ۔

۱۲۷۲۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِينَ وَجَلَدَ اَبُوبَكْرٍ اَرْبَعِينَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ وَفِي الْحَدِيثِ اَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عَلَيْهِ اَنَّهُ رَاٰهُ يَتَقَيَّأُ الْخَمْرَ فَقَالَ عُثْمَانُ اَنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْهَا حَتّٰى شَرِبَهَا۔

اور مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ولید بن عقبہ کے واقعہ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ نے چالیس بید لگائے اور عمرؓ نے اسی بید لگائے اور یہ اسی بید والی سزا مجھے زیادہ پسند ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک آدمی نے عقبہ پر شہادت دی کہ اس نے شراب کی قے کی ہے تو حضرت عثمانؓ نے کہا کہ شراب پی ہوگی تو اس کی قے ہوگی۔

۱۲۷۳۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ اِذَا شَرِبَ الثَّالِثَةَ

اور معاویہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شراب پینے والے کے متعلق بتایا ہے کہ جب شراب پیئے تو اسکو حد لگاؤ پھر شراب پیئے پھر حد لگاؤ تیسری دفعہ شراب پیئے تو پھر حد لگاؤ۔ چوتھی دفعہ شرا

ترجمہ ہے "دھانپنا"، عربی لوگ عموماً انگور کی شراب پیتے تھے اور اس سے جب مستی پیدا ہوتی ہے تو عقل پر پردہ سا پڑ جاتا اس لیے اس کو خمر کہتے ہیں شریعت کی اصطلاح میں ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور مدہوش کر دینے والی چیز شراب ہے شراب کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے کہ شرابی کے لیے حد ہے اور حد کی کمی میں اختلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر کے زمانہ میں چالیس کوڑے حد تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بڑھا کر اسی کوڑے کر دیا بعد ازاں اسی پر اجماع ہو گیا۔ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ، مالکؒ، احمدؒ، اوزاعی اور اسحٰق نے اسی کوڑے کا فتویٰ دیا ہے اور جو نکہ صحابہ کے زمانہ میں اسی کوڑے تھی، اسی لیے امام شافعیؒ، ابوثورؒ، داؤدؒ اور اہل ظاہر کے نزدیک شرابی کی حد چالیس کوڑے ہے دوسرا اختلاف یہ ہے کہ آیا کوڑے ہی سے مارنا لازمی ہے یا جوتا وغیرہ سے مارنا بھی کافی ہے اکثر کا یہی مذہب ہے کہ کوڑا جوتا چھڑی جس سے بھی ہو جائے ٹھیک ہے ۱۲ منہ۔

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بَابُ حَدِّ الشَّارِبِ وَبَيَانِ الْمُسْكِرِ

شرابی کی حد اور منشیات کا بیان

۱۲۷۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُوبَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانُونَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شرابی آدمی لایا گیا آپ نے اس کو چالیس بید لگائے اسی طرح ابوبکرؓ نے بھی چالیس بید لگائے پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کم از کم سزا اسی بید ہونا چاہیے تو حضرت عمرؓ نے اسی پر فیصلہ دے دیا۔ متفق علیہ۔

۱۲۷۲۔ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُوبَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ الْخَمْرَ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْهَا حَتّٰى شَرِبَهَا۔

اور مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ولید بن عقبہ کے واقعہ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ نے چالیس بید لگائے اور عمرؓ نے اسی بید لگائے اور یہ اسی بید والی سزا مجھے زیادہ پسند ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک آدمی نے عقبہ پر شہادت دی کہ اس نے شراب کی قے کی ہے تو حضرت عثمانؓ نے کہا کہ شراب پی ہوگی تو اس کی قے ہوگی۔

۱۲۷۳۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ الثَّالِثَةَ

اور معاویہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شراب پینے والے کے متعلق بتایا جو کہ جب شراب پیے تو اسکو حد لگاؤ پھر شراب پیے پھر حد لگاؤ تیسری دفعہ شراب پیئے تو پھر حد لگاؤ چوتھی دفعہ شرا

ہ فرمانا ترجمہ ہے "ڈھانپنا"، عربی لوگ عموماً انگور کی شراب پیتے تھے اور اس سے جب مستی پیدا ہوتی ہے تو عقل پر پردہ سا پڑ جاتا ہے اس لیے اس کو خمر کہتے ہیں شریعت کی اصطلاح میں ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور مدہوش کر دینے والی چیز شراب ہے شراب کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے کہ شرابی کے لیے حد ہے اور حد کی تعیین میں اختلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر کے زمانہ میں چالیس کوڑے حد تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بڑھا کر اسی کوڑے کر دیا بعد ازاں اسی پر اجماع ہو گیا۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ رح، مالک رح، احمد رح، اوزاعی اور اسحٰق نے اسی کوڑے کا فتویٰ دیا ہے اور چونکہ نبی صلعم کے زمانہ میں اسی بھی اسی لیے امام شافعی رح، ابوثور، داؤد رح اور اہل ظاہر کے نزدیک شرابی کی حد چالیس کوڑے ہے دوسرا اختلاف یہ ہے کہ آیا کوڑے ہی سے مارنا لازمی ہے یا جوتا چھڑی وغیرہ سے مار لینا بھی کافی ہے اکثر کا یہی مذہب ہے کہ کوڑا جوتا چھڑی جس سے بھی ہو جائے ٹھیک ہے۔ منہ ؛

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِذَا شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالْاَرْبَعَةُ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ مَنْسُوْخٌ وَاَخْرَجَ ذٰلِكَ اَبُوْدَاوٗدَ صَرِيْحًا عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

پیئے تو اسے قتل کر دو اس کو احمد نے انہی لفظوں سے روایت کیا ہے اور چاروں نے بھی اور ترمذی کے یہ لفظ ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے[1] اور ابو داؤد نے یہ حکم صریحاً زہری سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی کو مارنے لگے تو چہرے[2] پر نہ مارے۔ متفق علیہ۔

۱۲۷۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْحَاكِمُ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں نہ لگائی جائیں[3] اس کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔

۱۲۷۶۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَحْرِيْمَ الْخَمْرِ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب شراب حرام کیا تو مدینہ میں کھجور کا شراب[4] پیا جاتا تھا اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۲۷۷۔ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ جب شراب حرام ہوا تو انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو کا شراب تیار کیا جاتا تھا اور ہر وہ چیز شراب ہے جس سے عقل چھپ جاتی ہے۔ متفق علیہ۔

---

[1] امام شافعیؒ نے اجماع نقل کیا ہے کہ شرابی کے لئے کسی صورت میں بھی سزائے موت نہیں ہے خواہ کتنی بار شراب پیئے اسی طرح شراب کی حد واجب ہونے پر بھی اجماع ہے اور اس پر بھی اجماع ہے کہ جب بھی شراب پیئے اس پر حد لگائی جائے خواہ اس پر کتنی دفعہ حد لگ چکی ہو۔ حضرت علیؓ نے اسی لیے اسی کوڑے کی سزا کو پسند کیا تھا کہ لوگ زیادہ سزا سے تنگ آکر شراب چھوڑ دیں ۱۲ [2] یعنی حدود میں مارتے وقت چہرے پر نہ مارا جائے اس کے علاوہ بھی اگر کوئی تادیب کے طور پر بچے یا عورت کو مارنے لگے تو کبھی چہرے پر نہ مارے ۱۲ [3] اس حدیث کی سند میں اسمٰعیل بن مسلم مکی ضعیف ہے لیکن اس کے اور بھی شواہد ہیں ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ کے وقت ایک آدمی کو حد لگانے لگے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس کو مسجد کے باہر لے جاؤ اس لیے کہ مسجد میں اللہ کی عبادت کے لئے ہیں وہ پاک صاف رکھی جائیں۔ حدود کا خون وغیرہ وہاں نہ گرے نیز وہ رحمت کی جگہ ہیں۔ حدود اللہ کا انتقام ہیں۔ اگر کوئی کسی کو مار کر حرم میں پناہ گزین ہو جائے تو اس کا کھانا اور پانی بند کر دینا چاہیئے تاکہ مجبور ہو کر نکلے اور اس پر حد قائم کی جائے ۱۲ [4] اس حدیث کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صرف انگور کی شراب ہی حرام نہیں بلکہ ہر چیز کی بھی ہو حرام ہے اور جو بھی مستی لائے وہ حرام ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۷۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز شراب کے حکم میں ہے ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۲۷۹۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز مستی لائے اس کا تھوڑا استعمال بھی حرام ہے۔ اسے احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ابن حبان نے بھی صحیح کہا۔

۱۲۸۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَقَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزہ میں منقی کا شربت تیار کیا جاتا تھا۔ آپ اس کو دو دن تک پیتے رہتے جب تیسرے دن کی شام ہوتی تو اس کو آپ پی لیتے یا پلا دیتے یا گرا دیتے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۲۸۱۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہاری بیماریوں کی شفا نہیں رکھی ہے اسکو بیہقی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۲۸۲۔ وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ يَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ۔

اور وائل بن حضرمی سے روایت ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے شراب کو دوا میں استعمال کرنے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا یہ دوا نہیں بیماری ہے۔ اسے مسلم اور ابو داؤد وغیرہ نے روایت کیا۔

لہ مطلب یہ ہے کہ جو چیز زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے مستی لاتی ہے۔ اس کا تھوڑا سا استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ خواہ اس مقدار سے نشہ نہ ہو یا نہ ہو ۱۲ سلہ تیسرے دن کے بعد اس میں مستی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ جب اس کا مزہ بگڑنے لگے تو گرا دے۔ تین دن تک پینا منع ہے اور اگر اس سے پہلے اس میں مستی پیدا ہو جائے تو پہلے ہی گرا دینا چاہیئے ۱۲ سلہ اس سے معلوم ہوا کہ حرام چیز کا بطور دوا استعمال کرنا بھی حرام ہیں۔ مثلاً شراب، بھنگ، افیون، چرس وغیرہ ۱۲ منہ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ التَّعْزِيرِ وَحُكْمِ الصَّائِلِ

تعزیر کا بیان اور ڈاکوؤں کے احکام

۱۲۸۳۔ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

ابو بردہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ دس کوڑے سے زیادہ حدود کے سوا کسی کو سزا نہ دی جائے۔ (متفق علیہ)

۱۲۸۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْلُوْا ذَوِی الْهَیْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ۔

اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عزت والوں کی لغزشیں حدود کے سوا معاف کر دیا کرو اس کو احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور بیہقیؒ نے روایت کیا۔

۱۲۸۵۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ اُقِیْمُ عَلٰی اَحَدٍ حَدًّا فَیَمُوْتُ فَاَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ اِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّهٗ لَوْ مَاتَ وَدَیْتُهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اگر کسی حد میں کوئی آدمی مر جائے تو مجھے کبھی اسکی فکر نہیں ہوئی سوائے شراب پینے والے کے اگر وہ مر جائے تو میں اسکی دیت ادا کروں گا اسکو بخاری نے روایت کیا۔

۱۲۸۶۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت

۱؎ امت کے تعامل نے اس حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے بعض لوگ مثلاً امام احمد اور شافعی اسی کے قائل ہیں کہ حدود مقررہ کے علاوہ کسی جرم میں دس کوڑے سے زیادہ سزا نہیں دی جا سکتی۔ لیکن باقی لوگوں نے اسکو حاکم کی عدالت کی رائے پر چھوڑا ہے جتنی سزا مناسب سمجھے اتنی دیدے ۱۲ منہ

۲؎ اس حدیث کے بہت سے طرق ہیں اور سب میں کلام ہے مطلب یہ ہے کہ حدود الٰہی میں تو کسی کا لحاظ نہیں سب پر بلا امتیاز قائم ہوں گی کوئی امیر ہو یا غریب معمولی آدمی ہو یا اثر رسوخ والا لیکن معمولی لغزشوں میں اثر رسوخ والے دیندار کا لحاظ کرنا چاہیئے اسلیے کہ عموماً ان کے پیچھے لوگوں کی ایک جماعت ہوتی ہے کبھی بغاوت کا اندیشہ ہوتا ہے اور اگر یہ نہ بھی ہو تو بھی ان کے ساتھ شامل رہنے کی وجہ سے کئی آدمی اچھے بھی اسلام کو چھوڑ جائیں گے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ عوام میں اس سے بددلی پھیلتی ہے۔ ۱۲ ۳؎ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ میں بھی اختلاف رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شرابی کو چالیس کوڑے مارے آیا یہ حد تھی یا تعزیر۔ تعزیر اس لیے اس کو سمجھا جانے لگا کہ قرآن مجید میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے اور حد میں اگر کوئی آدمی مر جائے تو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور تعزیر میں اگر کوئی مر جائے تو اسی کی دیت بیت المال کو دینی پڑتی ہے۔ شرابی کی موت اگر حد میں ہو جائے تو جمہور دیت کے قائل ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔ اس کو چاروں نے روایت کیا اور ترمذیؒ نے صحیح کہا۔

۱۲۸۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَكُوْنُ فِتَنٌ فَكُنْ فِيْهَا عَبْدَ اللّٰهِ الْمَقْتُوْلَ وَلَا تَكُنِ الْقَاتِلَ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ۔

اور عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد فتنے ہوں گے۔ عبداللہ تو ان میں مقتول ہی جانا لیکن قاتل نہ بننا۔[1] اس کو ابن ابی خیثمہ اور دار قطنی نے روایت کیا۔

۱۲۸۸۔ وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ نَحْوَهٗ عَنْ خَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ۔

اور امام احمدؒ نے بھی خالد بن عرفطہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

كِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد

۱۲۸۹۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِهٖ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کبھی جہاد نہیں کیا اور اس کے دل میں کبھی جہاد کی خواہش بھی پیدا نہیں ہوئی تو اس میں کچھ حصہ نفاق کا[2] بھی ہے۔ اسکو مسلم نے روایت کیا۔

۱۲۹۰۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ

اور انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں

---

[1] اس حدیث کے کئی طرق ہیں لیکن سب میں کوئی نہ کوئی راوی مجہول ہے۔ امام احمدؒ نے اسے ایک اور طرق سے روایت کیا ہے لیکن اس میں علی بن زید جدعان ضعیف ہے۔ پہلے حدیث گذر چکی ہے کہ جو جان اور مال اور اہل کی حفاظت کرتا مارا جائے وہ شہید ہے اور اگر مار دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن یہ جب ہے کہ وہ لڑائی معلوم ہو۔ اور اگر بات جنگ کوئی یقینی چیز نہ ہو کر یہ جائز ہے یا نہیں تو اس وقت ہاتھ نہ اٹھانا چاہیئے کہ سلامتی اسی میں ہے کہ مقتول جنتی ہوگا اور قاتل دوزخی اور اگر دونوں لڑیں گے تو دوزخی ہوں گے ۱۲ [2] جہاد کا ہر وقت موقع ہے کبھی تلوار کا جہاد ہے اور کبھی مال کا اور زبان کا اگر آدمی ان میں کوئی بھی نہ کرے تو وہ منافق ہے اور تلوار کے جہاد کا اگر موقع ملے تو اس میں شامل ہو اگر نہ ملے تو نیت رکھے اگر نیت بھی رکھے تو منافق ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

سے جہاد کرو۔ اس کو احمد اور نسائی نے روایت کیا۔ اور صحیح کہا۔

۱۲۹۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ هُوَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے آپ نے فرمایا وہ جہاد جس میں لڑائی نہیں حج و عمرہ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کا اصل بخاری میں ہے

۱۲۹۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت لینے کیلئے آیا تو آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا جا کر ان کی خدمت کر متفق علیہ۔

۱۲۹۳۔ وَلِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوُهُ وَزَادَ ارْجِعْ فَاسْتَاْذِنْهُمَا فَاِنْ اَذِنَا لَكَ وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا۔

اور احمد اور ابوداؤد میں ابوسعید سے بھی اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ واپس جا کر ان سے اجازت لیکر اگر وہ تجھے اجازت دیں تو فبہا ورنہ ان کی خدمت کر

۱۲۹۴۔ وَعَنْ جَرِيْرٍ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرَجَّحَ

اور جریر بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس مسلمان سے بیزار ہوں، جو مشرکوں میں رہتا ہو۔ اس کو تینوں نے روایت کیا۔ اس کی سند صحیح ہے اور بخاری نے اس کے مرسل ہونے

---

۱ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جب موقع ہو وقت مومن پر جہاد فرض ہے اور اسی سے اسلامی زندگی وابستہ ہے اور اگر آدمی اس کو چھوڑ کر بے حس ہو جائے تو پھر کیا مومن اور کیا کافر ۲ اس کو معلوم ہوا کہ عورتوں پر جہاد بالسیف فرض نہیں اور حج اور عمرہ کرنے سے عورت کو وہی ثواب ملتا ہے جو مومن مرد کو میدان جنگ میں ملتا ہے ۳ یہ حدیث دلیل ہے کہ میدان جنگ میں جانے سے پہلے ماں باپ سے اجازت لینا ضروری ہے جمہور کا یہی مذہب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ماں باپ مسلمان ہوں اور ان کی نگرانی کرنے والا کوئی نہ ہو اگر ماں باپ جہاد سے روک دیں تو جہاد میں جانا منع ہے اس لیے کہ ان کی خدمت بھی فرض عین ہے ۱۲ ۴ جریر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن سعدی کی تینوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ شروع اسلام میں چونکہ مسلمانوں کی تعداد نہایت قلیل تھی اور پانچ سو کر مدینہ کو مضبوط کرنا تھا اس وقت ہجرت کے بغیر اسلام کچھ نہ تھا اور ہجرت فرض تھی۔ جریر کی حدیث اسی زمانہ کے متعلق ہے اور جب مکہ فتح ہو گیا اور قبائل عرب مسلمان ہونے لگے اور اسلامی سلطنت کا رقبہ بہت بڑھ گیا تو مدینہ منورہ کی ہجرت کرنا فرض نہ رہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی کے متعلق ہے اور اگر کوئی شخص اب بھی دار الکفر میں اپنے اسلام کے لیے خطرہ ہو تو اس کو دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے ابن سعدی کی حدیث کا یہی مطلب ہے یعنی خاص مدینہ کی ہجرت اب منسوخ ہے

۲ ہے اور دار الاسلام کی ہجرت آج بھی جاری ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البخاری ارسالہ۔

کو ترجیح دی۔

۱۲۹۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کرنے کی ضرورت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ابھی باقی ہے متفق علیہ

۱۲۹۶۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کا دین بلند کرنے کے لیے جہاد کرے وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔[1]

(متفق علیہ)

۱۲۹۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوْتِلَ الْعَدُوُّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک دشمنوں سے لڑائی جاری ہے تب تک ہجرت بھی جاری ہے اس کو نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۲۹۸۔ وَعَنْ رَافِعٍ قَالَ: اَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى ذَرَارِيَهُمْ وَحَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْهِ اَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ۔

اور رافع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر رات کے وقت حملہ کیا وہ لوگ مطمئن تھے آپ نے ان کے لڑائی کرنیوالوں کو قتل کر دیا اور انکی اولاد کو گرفتار کر لیا[2] مجھ سے یہ واقعہ عبداللہ بن عمر نے بیان کیا اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت جویریہ اسی جنگ میں ملی تھیں

۱۲۹۹۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ

اور سلیمان بن بریدہ اپنے باپ کے ذریعہ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کو لشکر کا سردار مقرر کرتے تو اس کو اور ساتھ کے مسلمانوں

---

[1] یعنی شجاعت، حمیت، انتقام، غنیمت، ریا اور جوع الارض کی جنگیں اسلام کی جنگیں نہیں اگرچہ جنگ کرنے والے مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔ اسلام کی جنگ صرف وہ ہے جو اسلام پھیلانے کی نیت سے کیا جائے اور اس سے اگر دوسرے فائدے بھی حاصل ہو جائیں تو حرج نہیں ہے کوئی حرج نہیں ہے

[2] مصطلق جذیمہ بن سعد کا لقب تھا یہ بنو خزاعہ کی شاخ تھے یہ غزوہ مریسیع کہلاتا ہے۔ مریسیع ایک چشمہ کا نام ہے جہاں یہ جنگ لڑی گئی تھی۔ یہ

[3] یہ کا واقعہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو پہلے اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس سے انکار کر چکا ہو تو جنگ سے پہلے پھر اسکو دعوت کی فرض نہیں ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ شبخون مارنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی غلام بنایا جا سکتا ہے۔ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا عَلَى اسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا فَأَخْبِرْهُمْ بِأَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِمْ بِاللهِ تَعَالَى وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوا أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَفْعَلْ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَإِذَا أَرَادُوكَ

کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے پھر کہتے جاؤ اللہ کا نام لیکر اللہ کے رستے میں جہاد کرو۔ جو اللہ کے منکر ہیں ان سے لڑائی کرو۔ لڑائی کے وقت خیانت نہ کرنا۔ دھوکہ نہ کرنا۔ کسی کے ناک، کان نہ کاٹنا۔ بچوں کو قتل نہ کرنا۔ جب تم مشرک دشمنوں سے ملو تو ان کو تین چیزوں کی طرف دعوت دو جو بھی وہ قبول کرلیں ان سے قبول کرلو اور لڑائی نہ کرو پہلے ان کو اسلام کی دعوت دو، اگر وہ مان لیں تو ان سے یہ قبول کرلو پھر ان کو مہاجرین کے ملک کی طرف آنے کی دعوت دو اگر وہ انکار کریں تو انکو بتا دو کہ تمہارے حقوق دیہاتی مسلمانوں کے برابر ہوں گے تمہارا غنیمت اور فے کے مال میں اس وقت تک حصہ نہ ہوگا جبتک کہ تم مسلمانوں کیساتھ مل کر جہاد نہ کرو اور اگر وہ اسلام سے انکار کریں تو ان سے جزیہ مانگو اگر جزیہ دینا منظور کرلیں تو یہ بھی قبول کرلو اور اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگو لڑائی شروع کردو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور تم سے اللہ اور اس کے رسول کا عہد لینا چاہیں تو ایسا نہ کرو اور اگر وہ تجھ کو اللہ لیں اور پھر اس میں کوئی خامی نہ رہ جائے تو یہ بہت آسان ہے اس چیز سے کہ تم اللہ کا عہد دے اللہ کے نام کو بدنام کرو اور جب وہ تجھ سے اللہ کے فیصلے پر قلعہ سے باہر آنا قبول کریں تو ایسا نہ کرو بلکہ اپنے حکم

سریہ اس لشکر کو کہتے ہیں جو رات کو خفیہ طور پر چلتا ہوا خلل یعنی خیانت، مثلہ ناک، کان یا اور اعضاء کا کاٹنا، غنیمت وہ مال ہے جو کفار سے لڑائی کرکے اور ان کو شکست دے کر حاصل کیا جائے اس میں سے پانچوں حصہ نکال کر باقی فوج میں تقسیم کیا جاتا ہے پیادہ کا ایک حصہ اور سوار کے تین، فے وہ مال ہے جو بغیر لڑائی کفار سے حاصل ہو اس میں سے خمس نہیں نکالا جاتا۔ یہ سارا مسلمانوں پر تقسیم ہوتا ہے۔ لیکن اس کی تقسیم میں کوئی پابندی نہیں ہوتی کسی کو کم یا زیادہ کسی کو کم مصلحت کے لحاظ سے، جزیہ وہ مال ہے جو اسلامی حکومت غیر مسلم رعایا سے بطور ٹیکس وصول کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت ہمیشہ کے لئے ہے کیوں کہ دار الکفر میں رہنے سے شریعت کی تعلیم مشکل ہوتی ہے۔ جزیہ میں اہل کتاب اور دوسرے کفار سب برابر ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُفْعِلْ بَلْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ: اَتُصِيْبُ فِيْهِمْ حُكْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَمْ لَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

پر اتارو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں اللہ کے فیصلہ کا نہ پتہ لگ سکے اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۳۰۰۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ غَزْوَةً وَرّٰى بِغَيْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لڑائی پر جاتے تو کسی اور ہی جگہ کا نام لیتے۔ متفق علیہ۔

۱۳۰۱۔ وَعَنْ مَعْقِلٍ اَنَّ النُّعْمَانَ ابْنَ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَهَبَّتِ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَاَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ۔

اور معقل سے روایت ہے کہ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائیوں میں شریک ہوتا رہا۔ جب اول دن میں لڑائی شروع ہوتی تو پھر سورج ڈھلنے کے بعد لڑائی شروع کرتے ہوا چلتی تھی اور مدد آتی تھی۔ اس کو احمد اور تینوں نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور اس کا اصل بخاری میں ہے۔

۱۳۰۲۔ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے گھر والوں کے متعلق پوچھا گیا کہ اگر رات کو شبخون مارا جائے تو ان کی عورتوں اور بچوں کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ کفار کے حکم میں ہی ہیں متفق علیہ

۱۳۰۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَبِعَهُ يَوْمَ بَدْرٍ اِرْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مشرک آدمی کو جو بدر کے دن آپ کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ فرمایا تھا واپس چلا جا میں مشرکوں سے مدد نہیں لیتا۔ اسکو مسلم نے روایت کیا۔

لہ تورپر یہ ہے کہ جہاں کا قصد ہو اس کے سوا کسی اور جگہ کے حالات وغیرہ دریافت کرنا تاکہ دشمن سے کوئی پتہ چلے کہ شاید آپ فلاں جگہ جائیں گے۔ اس سے مقصود صرف اتنا ہوتا ہے کہ دشمن کو پتہ نہ چلے اور اپنی تیاری نہ کر لے اور ان الفاظ میں نہ کہتے کہ میں فلاں جگہ جاؤں گا اور فلاں جگہ نہ جاؤں گا کہ اس سے جھوٹ بولنا پڑتا تھا اور آپ کی شان کے لائق نہ تھا وہ دھوکہ متفقہ طور پر دشمن کو دیا جا سکتا ہے جس سے نقض عہد یا نقض امان نہ ہو۔ ۱۲ سلہ غذت کے لیے صبح کا وقت بہتر ہے اور جنگ کیلئے ظہر کا کیونکہ نماز کے اوقات میں مومنوں پر رحمت نازل ہوتی ہے اس وقت فتح کی دعا جلد قبول ہوگی۔ ہوا تو یہ کہ آپ کی جنگ میں چلتی رہی تھی ۱۲ سلہ مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا چاہیئے اگر رات کے اندھیرے میں بچوں اور عورتوں کا امتیاز نہ ہو سکے اور وہ قتل ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے ۱۲ منہ ربانی بزیادۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۰۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اِمْرَاَۃً مَقْتُوْلَۃً فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَاَنْکَرَ قَتْلَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑائی میں ایک عورت کو مقتول دیکھا تو آپ نے بچوں اور عورتوں کے قتل کو ناپسند فرمایا۔ متفق علیہ۔

۱۳۰۵۔ وَعَنْ سَمُرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْا شُیُوْخَ الْمُشْرِکِیْنَ وَاسْتَبْقُوْا شَرْخَھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ۔

اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکوں کے بوڑھوں کو قتل کرو اور بچوں کو قتل نہ کرو اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا۔

۱۳۰۶۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّھُمْ بَارَزُوْا یَوْمَ بَدْرٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ مُطَوَّلًا۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بدر کے دن کفار سے مبارزہ کیا تھا اس کو بخاری نے روایت کیا۔ اور ابوداؤد نے بڑا بیان کیا۔

۱۳۰۷۔ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ یَعْنِیْ قَوْلَہٗ تَعَالٰی وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ قَالَہٗ رَدًّا عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ عَلٰی مَنْ حَمَلَ عَلٰی صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰی دَخَلَ فِیْھِمْ رَوَاہُ الثَّلَاثَۃُ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ۔

اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت انصاریوں کے حق میں اتری ولاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت فرمایا تھا جب کہ ایک اکیلے شخص نے رومیوں کی صف پر حملہ کر دیا تھا۔ اس کو تینوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

(حاشیہ بقیہ صفحہ سابقہ) ۱۲ سے پہلے مشرک سے جنگی مدد لینا حرام تھا بعد میں اجازت دے دی گئی۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ تم رومیوں سے صلح کرو گے اور تم اور رومی مل کر دشمن سے مقابلہ کرو گے۔ صلح حدیبیہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر ہم دونوں میں سے کسی پر حملہ ہوا تو دوسرا اس کی مدد کرے گا ۱۲ (حاشیہ صفحہ بذا)

۱۳ بچوں کو دیدہ دانستہ قتل کرنا مطلق حرام ہے۔ عورت اگر کسی مسلمان پر حملہ کرے تو اس کا قتل کرنا جائز ہے ورنہ نہیں وہ بوڑھے جو کفار کو کسی طرح کی مدد دیں خواہ مشورہ ہی سے مدد کریں الغرض جائز ہے دوسرے کا جائز نہیں ہے ۱۲ ۱۴ مبارزت کا منشا ہے فریق مخالف کو جنگ کے لیے بلانا اور اپنی بہادری کے فخریہ کلمے کہنا۔ اس میں گو زور طاقت کی نمائش اور فخر پایا جاتا ہے جو عام حالات میں ناجائز ہے لیکن جنگ میں یہ جائز ہے۔ تاکہ دشمن مرعوب ہو ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حملہ کرتے وقت تناسب تعداد کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اگر کافر مسلمانوں سے دوگنا ہوں تو مسلمانوں پر جنگ کرنا فرض ہے۔ اگر اس سے زیادہ ہوں تو فرض نہیں۔ اگر آدمی فرط شجاعت کے سبب زیادہ دشمنوں پر حملہ کرے تو یہ اچھا ہے۔ اور اگر متہور ہو تو منع ہے۔ بالخصوص جبکہ مسلمانوں کو شکست ہو رہی ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاں موت کا غالب گمان ہو وہاں دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال دینا بھی ایک قسم کی خودکشی ہے ۱۲ منہ ❊ ❊ ❊

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۰۸- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجوریں کچھ جلا دی تھیں کچھ کاٹ دی تھیں۔ متفق علیہ۔

۱۳۰۹- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغُلُّوْا فَإِنَّ الْغُلُوْلَ نَارٌ وَعَارٌ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیانت نہ کیا کرو خیانت دنیا میں عار ہے۔ اور آخرت میں جہنم۔ اس کو احمد اور نسائی نے روایت کیا۔ اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۳۱۰- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَصْلُهُ عِنْدَ مُسْلِمٍ۔

اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو مقتول کے سامان جنگ کا مالک قرار دیا اسکو ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور اسکا مضمون مسلم میں ہے۔

۱۳۱۱- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا قَالَ فَنَظَرَ فِيْهِمَا فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ فَقَضَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْجَمُوْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ابوجہل کے قصے میں روایت ہے کہ وہ دونوں لڑکے اپنی تلواریں لے کر دوڑے اور اس کو قتل کر دیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا تم دونوں میں سے کس نے قتل کیا ہے کیا تم دونوں نے اپنی تلواریں صاف کر ڈالیں انہوں نے کہا نہیں آپ نے ان کی تلواروں کو دیکھ کر کہا تم دونوں نے اس کو قتل کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دے دیا۔ متفق علیہ۔

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جو چیز حارج ہو یا دشمن کی تقویت کا باعث ہو اسے تباہ کر دینا جائز ہے۔ بنو نضیر ان درختوں کی اوٹ میں ہو کر مسلمانوں کو نقصان پہنچا جاتے۔ ویسے کسی چیز کو خواہ عمارت ہو یا درخت یا تلف کرنا جائز نہیں ہے ۱۲ سلہ خیانت کبیرہ گناہ ہے تھوڑی ہو یا بہت اس سے دنیا میں ذلت ہوتی ہے اور آخرت میں عذاب ۱۲ سلہ سلب وہ سامان ہے جو مقتول کے جسم پر ہو کپڑے ہو یا اسلحہ وغیرہ امام احمد کہتے ہیں کہ سلب میں مقتول کا گھوڑا شمار نہیں ہوتا۔ امام شافعی سلب میں صرف اسلحہ کو شمار کرتے ہیں۔ کپڑے کو شمار نہیں کرتے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ قاتل سلب کا مالک ہے بعض کہتے ہیں کہ قاتل یا سلب کے یا غنیمت سے حصہ لے لے لیکن یہ غلط ہے۔ قاتل کو اپنے قتل کے ثبوت کیلئے دلائل پیش کرنے میں اختلاف ہے ابوجہل کو معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء دونوں نے قتل کیا تھا لیکن چونکہ اسی کے قتل میں معاذ بن عمرو کا زیادہ حصہ تھا اسلیے سامان اسی کو دے دیا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۱۲۔ وَعَنْ مَكْحُولٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَوَصَلَهُ الْعُقَيْلِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اور مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں پر منجنیق کا استعمال فرمایا۔[1] اس کو ابوداؤد نے مراسیل میں روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور عقیلی نے ضعیف سند سے حضرت علی رضی سے موصول روایت کیا۔

۱۳۱۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جب آپ نے اس کو اتارا تو ایک آدمی نے کہا کہ ابن خطل کعبہ کا پردہ پکڑ کر کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔[2] متفق علیہ۔

۱۳۱۴۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَوْمَ بَدْرٍ ثَلَاثَةً صَبْرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن تین آدمیوں کو بھوک پیاس سے قتل کیا تھا۔[3] اس کو ابوداؤد نے مراسیل میں روایت کیا۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۳۱۵۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مُشْرِكٍ مِنْ

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مسلمانوں کے بدلے[4] ایک مشرک کفار کو دیا تھا۔ اس کو ترمذی نے

---

[1] منجنیق وہ آلہ ہے جس سے قلعہ پر بڑے بڑے پتھر پھینکے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ گولہ باری میں چونکہ عورتیں، بچے اور بوڑھے سب مارے جاتے ہیں کیا گولہ باری کرنی جائز ہے یا نہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ گولہ باری کی اجازت ہے خواہ اس میں عورتیں اور بچے بھی تلف ہو جائیں۔ خصوصاً جبکہ دشمن قلعہ بند ہو جائے اور کوئی صورت اس کے فتح کی نہ ہو ۱۲ [2] ابن خطل کا نام عبداللہ تھا یہ ضعیف پہلے مسلمان ہوا آنحضرت نے اس کو اور ایک انصاری کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا یہ مرتد ہو گیا اور انصاری کو قتل کر دیا۔ اور زکوٰۃ کا مال لے کر مکہ بھاگ آیا۔ جب مکہ فتح ہوا تو یہ خانہ کعبہ میں پناہ گزین ہو گیا آپ نے فرمایا کہ اس کو قتل کر دو۔ چنانچہ ابوبرزہ اسلمی اور سعید بن حریث اور عمار تینوں نے جا کر اسکو قتل کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ باغی مرتد اور قاتل کو خانہ کعبہ میں بھی پناہ نہیں ملتی ۱۲ [3] یہ تین شخص طعیمہ بن عدی، نضر بن حارث اور عقبی بن ابی معیط تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بھوک پیاس سے قتل کرنا جائز ہے [4] اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا تبادلہ کرنا جائز ہے۔ بنو ثقیف نے دو صحابہ کو گرفتار کر لیا تھا جو عقیل ان کے حلیف تھے نبی صلعم کے صحابہ نے بنو عقیل کا ایک آدمی گرفتار کر لیا۔ مشرکوں نے صحابہ کو چھوڑ دیا تو آپ نے اس مشرک کو چھوڑ دیا۔ جمہور کا یہی مذہب ہے کہ سگی قیدیوں کا آپس میں تبادلہ کر لینا جائز ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُشْرِكِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَاَصْلُهٗ عِنْدَ مُسْلِمٍ۔

روایت کیا اور اس کو صحیح کہا۔ اور اس کا مضمون مسلم میں بھی ہے۔

۱۳۱۶۔ وَعَنْ صَخْرِ ابْنِ الْعَيْلَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا اَسْلَمُوْا اَحْرَزُوْا دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرِجَالُهٗ مَوْثُوْقُوْنَ۔

اور صخر بن عیلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی قوم مسلمان ہو جاتی ہے تو اپنے خون اور مالوں کو محفوظ کر لیتی ہے[1]۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۳۱۷۔ وَعَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ الْعَدِيِّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَآءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے متعلق بتایا کہ اگر مطعم بن عدی[2] زندہ ہوتا اور ان مردار وں کے متعلق مجھ سے گفتگو کرتا تو میں ان کو چھوڑ دیتا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔

۱۳۱۸۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فَتَحَرَّجُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) الْاٰيَةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب اوطاس کے دن لونڈیاں لے کر واپس آئے تو ان کے شوہر بھی زندہ تھے مسلمانوں نے ان کے شوہروں کی موجودگی کو حرج سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت[3] نازل فرمائی والمحصنٰت من النساء الا ما ملکت ایمانکم اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۳۱۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاَنَا فِيْهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا میں بھی انہی میں تھا لشکر بہت سے اونٹ[4] لے کر آیا۔ ان کے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ زیادہ دے دیا۔ متفق علیہ۔

---

[1] حربی جب بطیب خاطر مسلمان ہو جائے تو اس کا تمام مال خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ اسی کے پاس رہتا ہے خواہ اسکا اسلام دار الکفر میں ہو یا دار الاسلام یہی جمہور کا مذہب یہی ہے ۱۲ [2] آنحضرت جب طائف سے مجروح ہو کر واپس آئے تو مطعم بن عدی نے آنحضرت کو اپنے گھر میں لا کر رکھا اور خدمت کرتا آپ اس کا احسان یاد فرماتے رہے ہیں ۱۲ [3] جو عورتیں جنگ میں پکڑی جائیں مجرد پکڑے جانے سے ان کا پچھلا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ حاملہ عورتوں سے بعد وضع حمل اور غیر حاملہ سے ایک حیض کے بعد صحبت کرنی جائز ہے خواہ وہ مسلمان ہوں یا نہ ہوں۔ یہ بھی شرط ہے کہ جو لونڈی تقسیم سے حصہ میں آئے اس سے جماعت درست ہے یہ نہیں کہ جو جس کو ملجائے اس سے وطی کرے ۱۲ [4] جمہور کا مذہب یہ ہے کہ غنیمت کو پیادہ کو ایک حصہ ملیگا (باقی بر صفحہ ۳۹۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

غنیمت کے حصہ کے علاوہ انعام کے طور پر بھی کچھ عنایت فرما دیا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔

۱۳۲۵۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمَا الْخُمُسُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ ہم کو جہاد میں شہد اور انگور بھی مل جاتے تھے ہم ان کو کھا لیا کرتے تھے اور اٹھا کر آپ کے پاس نہیں لایا کرتے تھے اسے بخاری نے روایت کیا اور ابوداؤد میں ہے کہ ان چیزوں سے پانچواں حصہ بھی نہیں نکالا جاتا تھا اس کو ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۳۲۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْجَارُودِ وَالْحَاكِمُ۔

اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کی جنگ میں ہم کو کھانے کی چیزیں بھی اتنی ملتی تھیں فوج کا ہر سپاہی اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے کھانے کیلئے لے لیا کرتا تھا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔ ابن جارود اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۳۲۷۔ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرِجَالُهُ لَا بَأْسَ بِهِمْ

اور رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ غنیمت کے گھوڑوں پر سوار نہ ہو کہ ان کو لاغر کر کے واپس لے آئے اور نہ کوئی کپڑا پہنے کہ پرانا ہو جائے تو اسے واپس کر دے اس کو ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی سب کے سب اچھے ہیں۔

۱۳۲۸۔ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

اور ابی عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمانوں میں سے ہر ایک آدمی تمام مسلمانوں کی طرف

اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت بعض لوگوں کو بطور انعام بھی کچھ دے دیا کرتے تھے ۱۲ کھانے پینے کی چیزوں میں خمس نہیں ہوتا، کھانے کی چیزیں لے کیلئے ہیں رجم کرنے کیلئے نہیں) ہر فوجی تقسیم سے پہلے بھی لے سکتا ہے اور اس پر کوئی پابندی نہیں ۱۲ غنیمت کے کپڑوں اور گھوڑوں کو میدان جنگ ضرورت کے وقت استعمال کیا جا سکتا ہے مدینہ میں استعمال کرنا منع ہے۔ بعض نے منع کی طور پر بھی استعمال کرنے کیلئے بھی سپہ سالار کی اجازت کو شرط قرار دیا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

غنیمت کے حصہ کے علاوہ انعام کے طور پر بھی کچھ عنایت فرمادیا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔

۱۳۲۵۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمَا الْخُمُسُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ ہم کو جہاد میں شہد اور انگور بھی مل جاتے تھے ہم ان کو کھالیا کرتے تھے اور اٹھا کر آپ کے پاس نہیں لایا کرتے تھے اسے بخاری نے روایت کیا اور ابوداؤد میں ہے کہ ان چیزوں سے پانچواں حصہ بھی نہیں نکالا جاتا تھا اس کو ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۳۲۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ. أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْجَارُودِ وَالْحَاكِمُ۔

اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کی جنگ میں ہم کو کھانے کی چیزیں بھی اتنی ملیں فوج کا ہر سپاہی اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے کھانے کیلئے لے لیا کرتا تھا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔ ابن جارود اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۳۲۷۔ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ. أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرِجَالُهُ لَا بَأْسَ بِهِمْ

اور رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے غنیمت کے گھوڑوں پر سوار نہ ہو کہ ان کو لاغر کر کے واپس لے آئے اور نہ کوئی کپڑا پہنے کہ پرانا ہو جائے تو اسے واپس کر دے اس کو ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی سب کے سب اچھے ہیں۔

۱۳۲۸۔ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

اور ابی عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمانوں میں سے ہر ایک آدمی تمام مسلمانوں کیطرف

اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت بعض لوگوں کو بطور انعام بھی کچھ دے دیا کرتے تھے ۱۲ سلفہ کھانے پینے کی چیزوں میں خمس نہیں ہوتا کھانے کی چیزیں کیلئے ہیں رجم کرنے کیلئے نہیں) ہر فوجی تقسیم سے پہلے بھی لے سکتا ہے اور اس پر کوئی پابندی نہیں ۱۲ سلفہ غنیمت کے کپڑوں اور گھوڑوں کو میدان جنگ میں بھی وقت استعمال کیا جا سکتا ہے بعد میں استعمال کرنا منع ہے بعض نے وقتی طور پر بھی استعمال کرنے کیلئے بھی سپہ سالار کی اجازت کو شرط قرار دیا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضُهُمْ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَفِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ۔

سے امن دے سکتا ہے اس کو ابن ابی شیبہ اور احمدؒ نے روایت کیا، اور اس کی سند ضعیف ہے[1]۔

۱۳۲۹- وَلِلطَّبَالِسِيِّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ۔

اور طیالسی میں عمرو بن عاص کی حدیث میں ہے کہ مسلمانوں میں سے ادنیٰ سا آدمی بھی پناہ دے سکتا ہے۔

۱۳۳۰- وَفِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ زَادَ ابْنُ مَاجَهْ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ۔

اور صحیحین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں کا عہد ایک ہے ان میں سے ادنیٰ آدمی کے عہد کو بھی پورا کیا جائیگا۔ ابن ماجہ نے ایک اور طریق سے یہ لفظ بھی روایت کئے ہیں کہ ایک دور دراز مقام کا مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے

۱۳۳۱- وَفِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ هَانِئٍ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ۔

اور صحیحین میں ام ہانی کی حدیث میں ہے کہ جسکو تو نے پناہ دی اس کو ہم نے پناہ دی۔

۱۳۳۲- وَعَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ إِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کو عرب کے جزیرہ سے نکال دوں گا اور مسلمانوں کے علاوہ یہاں کوئی نہ رہنے دے گا۔ اسے مسلمؒ نے روایت کیا۔

۱۳۳۳- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً

اور انہی سے روایت ہے کہ بنی نضیر کا مال فے کا مال تھا جس پر مسلمانوں نے اپنے اونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے تھے۔ یہ مال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص کر دیا گیا تھا۔ آپ اس میں سے اپنی بیویوں

[1] اس حدیث کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ مختلف فیہ ہے۔ لیکن اس کی تائید اور شواہد سے بھی ہوتی ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کافروں میں سے کسی کو مسلمانوں کا امان دینا صرف امام ہی کا کام نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے ہر آدمی خواہ عورت ہو یا مرد خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اور خواہ امیر ہو یا غریب ایک معمولی سپاہی ہو یا سپہ سالار امان دینے کے حق رکھتا ہے اور اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو امان دیدے تو اسکو پورا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے ایک معمولی آدمی کی امان کو اعلیٰ وقت بھی نہیں توڑ سکتا ۱۲ [2] وہ جزیرۃ العرب جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو نکالنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ حجیوز کے محل کے مطابق صرف حجاز کا علاقہ ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ عرب میں دو دین نہ رہیں بلکہ صرف ایک ہی دین اسلام باقی رہ جائے آپکی اس آرزو پر حکم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پورا کیا اور اپنے زمانہ خلافت میں یہودیوں اور عیسائیوں اور مشرکوں کو عرب کے جزیرہ سے نکال دیا۔ یمن کا علاقہ بالاتفاق عرب ہی میں شمار ہوتا ہے اور بالاتفاق اس میں غیر مسلم کا داخلہ جائز ہے ۱۲ منہ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

سو سال بھر کا خرچ دے دیا کرتے تھے اور جو باقی بچ رہتا اس کو مسلمانوں کی فوجی تیاری اور گھوڑوں اور ہتھیاروں میں صرف کر دیتے۔

۱۳۲۴۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا فَقَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفَةً وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرِجَالُهُ لَا بَأْسَ بِهِمْ۔

اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم کو وہاں سے غنیمت ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک حصہ ہم میں تقسیم کر دیا اور باقی بیت المال میں داخل کر دیا۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی اچھے ہیں۔

۱۳۲۵۔ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الرُّسُلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو میں عہد توڑتا ہوں اور نہ میں قاصدوں کو قید کرتا ہوں۔ اس کو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۳۲۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا فَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بستی میں تم پہنچو اور وہاں قیام کرو تو وہاں کی غنیمت تمہاری ہے اور جو بستی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمان ہو تو پانچواں حصہ اللہ اور اسکے رسول کا ہے پھر وہ بھی تمہیں لوگوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

نوٹ: نضیر یہودیوں کا ایک بہت بڑا قبیلہ تھا۔ ان کا محاصرہ کیا گیا۔ بالآخر اپنے مال چھوڑ کر جلاوطنی ہو گئے۔ غنیمت وہ مال ہے جو مسلمان فوج کر حاصل کریں اور فتح ہے جو لشکر لڑائی کا تھ آ جائے۔ فے میں فوجیوں کا بحیثیت فوجی کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس کی تقسیم نبی صلعم اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء بحکم خداوند تعالیٰ اہل مصالح پر فرماتے۔ نبی صلعم کے گھر کے اخراجات۔ آپ کے قرابتداروں کا روزینہ یتیم، مسکین اور مسافروں کے اخراجات اگر کچھ باقی بچتا تو اس سے گھوڑے اور ہتھیار خریدتے اس سے معلوم ہوا کہ بطور انعام کسی فوجی کو کچھ دے دینا جائز ہے اس کی بحث پہلے گزر چکی ہے۔ ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ جنگی معاہدے توڑنے والوں کا قول گو گواہ کیا جائے نہیں۔ قصہ یہ ہوا کہ ابو رافع رضی اللہ عنہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی) قبل از اسلام کفار کی طرف سے آپ کے پاس ایلچی بنکر آئے تھے دیکھتے ہی مسلمان ہو گئے۔ عرض کی کہ اللہ اب میرا دل واپس جانے کو نہیں چاہتا آپ مجھ کو رکھ لیں تو سہی آپ نے یہ ارشاد فرمائے ۱۲ سے پہلی بستی سے وہ بستی مراد ہے جہاں لڑائی ہو اس میں جو مجاہدین کا دوسرے مسلمانوں کے برابر ہے اور دوسری بستی سے مراد وہ ہے جہاں لڑائی ہو اس میں پانچواں حصہ نکال کر باقی فوجیوں میں تقسیم ہو گا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِسْلَامُ
عْلُوْا وَلَا يُعْلٰى اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسلام ہمیشہ بلند رہتا ہے۔ کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ اس کو دارقطنی نے روایت کیا۔

۱۳۴۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ
سُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا
يَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ
طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام نہ کہا کرو اور جب تم کو رستہ میں مل جائے تو ان کو تنگ راستہ سے گزارو۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۳۵۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ اَنَّ
لنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ
ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَفِيْهِ هٰذَا مَا صَالَحَ
لَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلٰى
ضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَأْمَنُ فِيْهَا النَّاسُ
يَكُفُّ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اَصْلُهٗ فِي الْبُخَارِيِّ۔

اور مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال نکلے پھر ساری حدیث لمبی بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ جو محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح میں طے کیا کہ دس سال تک مسلمانوں میں اور قریش میں جنگ نہیں ہوگی۔ اس مدت میں لوگ امن سے رہیں اور ایک دوسرے پر دست درازی نہ کریں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور اس کا اصل بخاری میں بھی ہے۔

۱۳۶۔ وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ بَعْضَهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ
نِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْهِ اَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ
لَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُّمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا
كْتُبْ لَهٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ اَنَّهٗ مَنْ
هَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا
ِنْهُمْ فَسَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا۔

اور مسلم نے اس حدیث کے بعض حصے کو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ جو شخص تم میں سے ہمارے پاس آجائیگا ہم اسکو واپس نہیں بھیجیں گے اور جو مسلمان ہوکر تمہارے پاس چلا جائیگا تم اسے ہمارے پاس بھیجو گے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ یہ شرط قبول کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جو شخص ہم سے چلا جائے اللہ اسکو ہم سے دور کرے اور جو شخص ان سے ہمارے پاس آئیگا اللہ تو اسکے کسی نہ کسی طرح کی مخلصی کی صورت پیدا کریگا

۱۳۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

اس حدیث کو ہدنہ کی تمہید کے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ صلح میں اگر بفرض محال کوئی شرط بظاہر مسلمانوں کے مفاد کے خلاف بھی معلوم ہو تو گھبرانا نہ چاہیئے اللہ تعالیٰ ہم کو صبر عطا کرے گا ۱۲ ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم کو پہلے خود سلام نہ کہنا چاہیئے اور اگر راستے میں ملاقات ہو جائے تو ان کے لیے راستہ نہ چھوڑنا چاہیئے یہی مذہب ہے ۱۲ ۔ یہ صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے اس سے مسلمانوں اور کافروں کی صلح کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مصالحت میں اگر مصلحت دیکھے تو اسے عوام کی ناپسندیدگی یا ناراضگی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اس صلح کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو کافر مسلمان ہو کر مدینہ چلا جائے گا اسکو واپس کردیں گے۔ لیکن آنحضرت صلعم نے عورتوں کو واپس نہیں کیا ۱۲ منہ ۔

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْلَامُ يَعْلُوْا وَلَا يُعْلٰى اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسلام ہمیشہ بلند رہتا ہے کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ اس کو دارقطنی نے روایت کیا۔

۱۳۴۱۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام نہ کہا کرو اور جب تم کو رستہ میں مل جائے تو ان کو تنگ راستہ سے گزارو۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۳۴۲۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَفِيْهِ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَأْمَنُ فِيْهَا النَّاسُ وَيَكُفُّ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَصْلُهٗ فِي الْبُخَارِيِّ۔

اور مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال نکلے پھر ساری حدیث بڑی لمبی بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ جو محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح میں طے کیا کہ دس سال تک مسلمانوں میں اور قریش میں جنگ نہیں ہوگی۔ اس مدت میں لوگ امن سے رہیں اور ایک دوسرے پر دست درازی نہ کریں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور اس کا اصل بخاری میں بھی ہے۔

۱۳۴۳۔ وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ بَعْضَهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْهِ اَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُّمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا اَنَكْتُبُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ اَنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ فَسَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا۔

اور مسلم نے اس حدیث کے بعض حصے کو انس سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ جو شخص تم میں سے ہمارے پاس آجائیگا ہم اسکو واپس نہیں بھیجیں گے اور جو مسلمان ہوکر تمہارے پاس چلا جائیگا تم اسے ہمارے پاس بھیجو گے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ یہ شرط قبول کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جو شخص ہم سے چلا جائے اللہ اسکو ہم سے دور کرے اور جو شخص ان سے ہمارے پاس آئیگا اللہ خود اس کیلئے کوئی خلصی کی صورت پیدا کریگا

۱۳۴۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

۱؎ اس حدیث کو ہدنہ کی تمہید کے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ صلح میں اگر بفرض محال کوئی شرط بظاہر مسلمانوں کے مفاد کے خلاف بھی معلوم ہو تو گھبرانا نہ چاہیئے اللہ ہمیشہ اسلام کو سربلند کرے گا ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم کو پہلے خود سلام نہ کہنا چاہیئے اور اگر راستے میں ملاقات ہو جائے تو ان کے لیے راستہ نہ چھوڑنا چاہیئے مجبور کا یہی مذہب ہے ۱۲ ۳؎ یہ صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے اس سے مسلمانوں اور کافروں کی صلح کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مصالحت میں اگر امیر مصلحت دیکھے تو اسے عوام کی پسندیدگی یا ناراضگی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اس صلح کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو کافر مسلمان ہو کر مدینہ چلا جائے گا اسکو مسلمان واپس کردیں گے لیکن آنحضرت صلعم نے عورتوں کو واپس نہیں کیا ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

روایت کرتے ہیں کہ جو شخص عہد والے کافر کو قتل کرے گا وہ کبھی جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور اس کی خوشبو خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آئے گی۔ اس کو بخاریؒ نے روایت کیا۔

بَابُ السَّبْقِ وَالرَّمْيِ

گھوڑدوڑ اور تیراندازی کا بیان

۱۳۴۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَابَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَمِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک تیار شدہ گھوڑوں کو دوڑ کرائی اور جو تیار نہیں تھے ان کو ثنیہ سے لیکر بنی زریق کی مسجد تک دوڑایا۔ اور ابن عمر بھی ان میں تھے جنہوں نے گھوڑے دوڑائے۔ متفق علیہ۔ بخاری میں اتنا زیادہ ہے کہ سفیان نے کہا حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے۔ اور ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک صرف ایک میل کا فاصلہ ہے۔

۱۳۴۶۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ گھوڑوں کو دوڑایا اور نوجوان گھوڑوں کو

سلہ معاہدہ کافر ہے جو غیر مسلم علاقہ کا باشندہ ہو اور غیر مسلم حکومت میں سکونت رکھتا ہو اور امن لے کر اسلامی حکومت میں آیا ہوا ہو۔ اسی حدیث میں معاہد کے قاتل کیلیے بڑی سخت وعید ہے کہ وہ کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔ حالانکہ اہل اسلام میں مسلمان کے قاتل کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا یا آخر کو بخشا جائے گا۔ یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک لحاظ سے معاہد کا قتل مسلمان کے قتل سے زیادہ سنگین ہے اس لیے کہ مسلمان کا قتل ایک انفرادی معاملہ ہے اور معاہد کا قتل قومی معاملہ ہے کہ اس سے ساری مسلمان قوم بدنام ہوگی اور معاہد کا قتل سب کے نزدیک حرام ہے ۱۲ منہ

سے معلوم ہوا کہ گھوڑوں کو دوڑانا اور تیراندازی کرنا جائز ہے۔ لیکن گھوڑے کی طاقت کا اور عمر کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیئے عام گھوڑے کو ایک میل دوڑانا کوئی بڑا کام نہیں اور تیار شدہ گھوڑے کے لیے پانچ میل کی دوڑ کوئی زیادہ نہیں۔ ضمر وہ گھوڑا ہے جو تیار شدہ ہو۔ اس کی صورت یہ ہوتی کہ چالیس دن گھوڑے کو باندھ کر خوب موٹا تازہ کرتے ہیں۔ ہر روز خوراک بڑھاتے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اس کو اندازاً باندھ دیتے ہیں اور چالیس دن تک بتدریج اس کی خوراک کم کرتے جاتے ہیں۔ اس سے گھوڑے کا جسم بہت سخت ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

کی حد میں فرق رکھا۔ اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۳۴۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ نَصْلٍ أَوْ حَافِرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہار اور دوڑ صرف اونٹ دوڑ یا تیر اندازی یا گھوڑ دوڑ میں ہے اسکو احمد اور تینوں نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۳۴۸۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَإِنْ أَمِنَ فَهُوَ قِمَارٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو گھوڑوں میں تیسرا گھوڑا اپنا داخل کر دے اگر اس کو ان کے آگے بڑھنے کا یقین نہ ہو تو اسمیں کوئی حرج نہیں اور اگر اسے یقین ہو تو وہ جوا ہے اس احمد اور ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۱۳۴۹۔ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ (الْآيَةَ) أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل اور آپ نے فرمایا کہ قوت تیراندازی کا نام ہے تین بار اسے دُہرایا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا۔

۱؎ خف سے مراد اونٹ اور حافر سے مراد گھوڑا ہے مطلب یہ ہے کہ نہ انکو دوڑانا جوا ہے اور نہ ان پر انعام دینا لینا منع ہے بشرطیکہ انعام کی شرط یکطرفہ نہ ہو اگر دونوں طرف سے انعام دینے لینے کی شرط ہو تو وہ جوا ہے ہاں اگر کوئی تیسرا آدمی انعام کی شرط دونوں طرف کرے تو یہ جائز ہے ۱۲ ۲؎ گھوڑے دوڑانے کا مقصد یہ ہے کہ گھوڑے کی دوڑ کا امتحان کیا جائے اور انعام اس پر ایک عارضی چیز ہے اگر شرط کی یہ نوعیت ہو کہ اگر تیرا گھوڑا آگے بڑھ جائے تو میں تجھے اپنا گھوڑا یا مثلاً بیس روپے دے دوں گا ورنہ تو مجھے اپنا گھوڑا یا بیس روپیہ دے دینا یہ بالاتفاق حرام ہے اور اگر صرف اتنا ہو کہ اگر تیرا گھوڑا بڑھ جائے تو میں تجھے اتنی رقم دے دوں گا یہ جائز ہے یا کوئی تیسرا آدمی کہے کہ جو بڑھ جائے گا میں اسے اتنا انعام دونگا یہ بھی جائز ہے اگر کسی گھوڑے کے متعلق معلوم ہو کہ وہ آگے بڑھ جائے گا تو صرف انعام کی خاطر اسے دوڑانا جائز نہیں ہے ۱۲ ۳؎ تیراندازی اس زمانہ میں جنگ کی انتہائی آج نئے آلات جنگ کی استعمال سیکھنا قوت میں شامل ہے۔ مثلاً بندوق چلانا گولہ باری کرنا، ہوائی جہازوں کو چلانا، ٹینک چلانا وغیرہ اور انکی باقاعدہ مشق کرتے رہنا عبادت میں شامل ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

خورد و نوش

۱۳۵۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہر پھاڑنے والا درندہ حرام ہے اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۳۵۱۔ وَأَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِلَفْظِ نَهَى وَزَادَ كُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

اور مسلم نے اس حدیث کو ابن عباس سے ان لفظوں سے روایت کیا کہ ہر ایک پنجہ سے توڑ کر کھانے والا پرندہ بھی حرام ہے۔

۱۳۵۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي لَفْظٍ لِلْبُخَارِيِّ وَرَخَّصَ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت کے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت دے دی متفق علیہ بخاری کے ایک لفظ یہ کہ رخصت دیدی۔

۱۳۵۳۔ وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر سات لڑائیاں لڑیں ان میں ہم نے ٹڈی کا استعمال کیا۔ متفق علیہ۔

۱۳۵۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ الْأَرْنَبِ قَالَ: فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انس رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے قصہ میں روایت ہے کہ اس نے خرگوش کو ذبح کیا اور اسکی ایک ران نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجی آپ نے قبول کرلی۔ متفق علیہ

---

۱ اس حدیث میں ایک جامع علامت حرکت کی بیان کی گئی ہے کہ ہر پھاڑنے والا درندہ چوپایہ یعنے گوشت خور حرام ہے اور اور پرندوں میں سے ہر وہ پرندہ جو پنجے میں پکڑ کر کھاتا ہو حرام ہے ۱۲ ۲ جنگلی گدھا (گورخر یا زیبرا) حرام نہیں ہے پالتو گدھا حرام ہے امام مالک اس کو جائز سمجھتے ہیں شاید ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ تنزیہی ہے باقی سب کے نزدیک حلال ہے اور امام صاحب اسے مکروہ اس لئے قرار دیتے ہیں کہ اگر گھوڑے کو ذبح کر کے کھانے کا عام دستور ہو گیا تو جنگ کے لئے گھوڑے ملنے مشکل ہو جائیں گے صاحبین کے نزدیک گھوڑے کا گوشت حلال ہے اور فتوے اسی پر ہے ۱۲ ۳ اس باب میں کچھ جانوروں کے نام بنام حلال یا حرام بیان کئے گئے ہیں انہی میں سے ٹڈی بالاتفاق حلال ہے خواہ مردہ ہو یا زندہ ۱۲

۵ خرگوش جمہور کے نزدیک حلال ہے۔ عبداللہ بن عمر، عکرمہ، ابن ابی لیلیٰ نے اس کو مکروہ کہا ہے رافعی نے امام ابو حنیفہؒ سے اسکی حرمت نقل کی ہے لیکن اس قول کی صحت اللہ بہتر جانے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۵۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں[1] کے مارنے سے منع فرمایا ہے چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد، چڑیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا۔

۱۳۵۶۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلضَّبُعُ صَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابن ابی عمار سے روایت ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا بجو کا شکار جائز ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس نے کہا ہاں۔ اس کو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور بخاری اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۳۵۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْقُنْفُذِ فَقَالَ (قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) الْاٰيَةَ۔ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهٗ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهَا خَبِيْثَةٌ مِّنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے خارپشت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما آخر آیت تک ایک بوڑھا اس کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا کہ میں نے ابوہریرہؓ سے یہ کہتے سنا ہے کہ اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ خبیث جانوروں میں سے ایک جانور ہے تو ابن عمر نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تو یہ حرام ہے اسے احمد اور ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا

۱۳۵۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے جانوروں کے

---

[1] نملہ (چیونٹی) سے مراد وہ چیونٹا ہے کہ لمبی ٹانگوں والا ہوتا ہے اور بڑا تیز دوڑتا ہے وہ چونکہ کاٹتا نہیں اس لئے اس کو مارنا منع ہے اور مچھر امام شافعی کے نزدیک حلال ہے باقی سب کے نزدیک حرام ہے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بجو حلال ہے امام شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور جمہور کے نزدیک حرام ہے بجو کو حرام کہنے کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ یہ آدمی کا گوشت بڑے شوق سے کھاتا ہے اور اسی لئے قبروں کو کھودتا ہے ۱۲ [3] اس حدیث کی سند اس لئے ضعیف ہے کہ اس میں ایک راوی مجہول ہے اس حدیث کے اور بھی طرق ہیں جو سب کے سب ضعیف ہیں صرف اس حدیث کے ضعف کی وجہ سے بعض نے خارپشت کو حلال کہا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْبَزَّارُ وَاَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

گوشت اور دودھ سے منع فرمایا ہے اسے نسائی کے سوا چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن کہا۔

۱۳۵۹۔ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قِصَّةِ الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ فَاَكَلَ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو قتادہؓ سے جنگلی گدھے کے قصہ میں روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اس سے کھایا۔ متفق علیہ۔

۱۳۶۰۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑے کو ذبح کر کے کھایا تھا۔ متفق علیہ۔

۱۳۶۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ کا گوشت کھایا گیا۔ متفق علیہ۔

۱۳۶۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضِّفْدَعِ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ فَنَهٰى عَنْ قَتْلِهَا اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَاَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اور عبدالرحمٰن بن عثمان قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حکیم (طبیب) نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے گوشت کو بطور دوا استعمال کرنے کے لیے پوچھا تو آپ نے اس کے مارنے سے منع فرمایا اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

بَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

شکار اور ذبیحہ کا بیان

۱۳۶۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص

لہ حلالہ گندگی خور جانور کو کہتے ہیں خواہ وہ اونٹنی ہو یا گائے بکری اور اسی طرح خواہ نر ہو یا مادہ۔ حلالہ کے گوشت اور دودھ میں نفرت سے اختلاف رہا ہے بعض اس کو جائز کہتے ہیں اور بعض ناجائز۔ حلالہ اس وقت جانور کو کہا جاتا ہے جبکہ اسکی اکثر خوراک انسانی گندگی ہو اور اگر زیادہ خوراک اس کی حلال ہو تو وہ حلالہ نہیں ہے ۱۲ سہ ترمذی نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بھی گھوڑے کا گوشت کھایا ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اس سے پہلے ایک ایک حدیث گھوڑے کی حلت کے متعلق گذر چکی ہے ان تمام حدیثوں سے معلوم ہوا کہ گھوڑا حلال ہے ۱۲ سہ اس کو فارسی میں سو سمار کہتے ہیں بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس کو نہ کھانا چاہئے آنحضرت صلعم نے خود اسے نہیں کھایا لیکن صحابہ نے آپ کے سامنے آپ کے دسترخوان پر بیٹھ کر اسکو کھایا آپ کو بھی دعوت دی گئی اور آپ نے اسکو کھانے سے انکار کر دیا لیکن کھانیوالوں کو منع نہ فرمایا علماء نے اسکو مکروہ تنزیہی لکھا ہے پنجابی میں اسے سانڈہ کہتے ہیں ۱۲ سہ اس سے معلوم ہوا کہ مینڈک کا گوشت حرام ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتُقِصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

جانوروں کی رکھوالی یا شکار یا کھیتی کی حفاظت کے سوا شوقیہ کتا رکھے اس کے اجر[1] سے ہر دن ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہتا ہے۔ متفق علیہ۔

۱۳۶۴۔ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کتا چھوڑے تو اس پر بسم اللہ[2] پڑھ لیا کر اگر وہ تیرے لئے شکار روک دے اور تو اسے زندہ پکڑ لے تو اس کو ذبح کر لے اگر شکار تجھے مردہ حالت میں ملے اور کتے نے اسکو نہ کھایا ہو تو تو اس کو کھا لے اور اگر تیرے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شامل ہو چکا ہو اور شکار مر گیا ہو تو اسکو نہ کھا کیونکہ تجھ کو پتہ نہیں ان میں سے کس کتے نے اسکو قتل کیا اور اگر تو اپنا تیر چھوڑے تو بسم اللہ پڑھ۔ پھر اگر شکار تیری نظروں سے غائب ہو جائے اور اس میں تیرے تیر کے سوا اور کوئی زخم نہ ہو تو تو اسکو کھا لے اور اگر پانی میں ڈوب کر مر گیا ہو تو نہ کھا متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۳۶۵۔ وَعَنْ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

اور عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر[3] کے شکار کے متعلق

---

[1] رکھوالی یا شکار کے علاوہ بے ضرورت شوقیہ کتا پالنا یا رکھنا منع ہے یہ نہی تنزیہی ہے یا تحریمی اسمیں علماء کا اختلاف ہے رکھوالی میں مکان یا مویشیوں کی رکھوالی تو سب کے نزدیک مسلم ہے لیکن کھیتی کی رکھوالی میں اختلاف ہے عبداللہ بن عمر اس کے قائل نہیں تھے اور ابو ہریرہ قائل تھے۔ جمہور نے ابو ہریرہؓ کے قول کو تسلیم کیا ہے ۱۲ [2] شکار اگر کسب یا منافع یا کھانے کے لئے کیا جائے تو جائز ہے اور محض شوقیہ شکار کرنا مکروہ ہے۔ شکار کتے سے کیا جائے یا اور شکاری جانوروں سے سب حلال ہے اس کی دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ بسم اللہ پڑھ کر کتے کو خود چھوڑا جائے دوسرا یہ کہ کتا تعلیم یافتہ ہو۔ پھر اگر کتا خود اس میں سے کھا لے تو شکار حرام ورنہ حلال یہ بھی خیال رہے کہ اگر کتے کے دانت کے زخم سے جانور مرے تو حلال ہے اور اگر کتے کے جسم کی ضرب سے مرے تو حرام ہے اگر جانور آدمی کے پہنچنے تک زندہ ہو تو پھر اس کو ذبح کرنا بھی شرط ہے اور اگر مر چکا ہو تو جائز ہے ۱۲ [3] شکار میں ایک اصول یہ ہے کہ اگر کسی چیز کی تیزی سے زخمی ہو کر خون نکلنے سے مرے تو وہ بھی جائز ہے اور اگر کسی چیز کی ضرب سے مرے تو وہ حرام ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

پوچھا آپ نے فرمایا اگر وہ تیر کی تیزی سے مرا تو کھا اگر تیر کی مار سے مرا ہو اور اس میں بدبو پیدا ہو چکی ہو تو نہ کھا اس کو بخاری نے روایت کیا۔

۱۳۶۶۔ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

اور ابو ثعلبہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب تو اپنے تیر کے ساتھ شکار کرے اور تیر تیری نظر سے غائب ہو جائے تو جب تک بدبودار نہ ہو اسکو کھا لے اسکو مسلم نے روایت کیا۔

۱۳۶۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کچھ آدمی ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ وہ گوشت کس طرح کا ہوتا ہے آپ نے فرمایا تم اس پر اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۳۶۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ نہ یہ کر شکار کر سکتا ہے اور نہ دشمن کو دور کر سکتا ہے بلکہ یہ یا کسی کا دانت توڑے گا یا آنکھ پھوڑے گا متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۳۶۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاندار چیز کو نشانہ مت بناؤ اسے مسلم نے روایت کیا۔

---

۱ اگر جانور کا تیر سے شکار کیا جائے اور جانور نظروں سے غائب ہو جائے تو اگر وہ پانی میں گرا ہوا مردہ ملے تو حرام ہے اگر جیتا ہو تو اسے ذبح کر لیا جائے اور اگر خشکی پر مرا ہوا ملے تو اگر اس پر تیر کے زخم کے علاوہ اور کوئی زخم نہ ہو تو حلال ہے اور اگر اور کوئی زخم بھی ہو تو حرام ہے اور حلت کا سوال اس وقت تک ہے کہ بدبودار نہ ہوا ہو اگر بدبودار ہو چکا ہو تو قطعاً حرام ہے ۱۲ ۲ اس حدیث سے یہ اصول معلوم ہوا کہ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو جائے کہ یہ چیز حرام ہے محض شبہات کی بنا پر اسے حرام نہیں کہا جا سکتا جبکہ وہ چیز مسلمان کے پاس ہو ۱۲ ۳ یہاں کنکر سے مراد چھوٹی کنکریاں ہیں کہ ان سے نقصان ہی نقصان ہے نامزد کوئی نہیں آئندہ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جیتے جانور کو نشانہ بنا کر اس پر مشق ستم کرنا حرام ہے کہ اس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۷۰۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری کو ذبح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے اسکے کھانے کا حکم دیدیا اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۳۷۱۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دانت[1] اور ناخن کے سوا ہر وہ چیز جس سے خون نکل سکے وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے دانت ایک ہڈی ہے اور ناخن یہ حبشیوں کی چھری ہے متفق علیہ۔

۱۳۷۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ مِنَ الدَّوَابِّ شَيْءٌ صَبْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی جانور کو باندھ کر نشانہ بنا کر نہ مارو[2] اس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

۱۳۷۳۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ فَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو احسان کرنے کا حکم فرمایا ہے جب تم کسی کو قتل کرنے لگو تو احسان کرو اور جب ذبح کرنے لگو تو ذبح بھی اچھے طریقہ سے کرو اپنی چھری کو تیز کر لو اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ[3] اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۳۷۴۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ماں کے ذبح

---

[1] دوسری حدیث میں ہے کہ یہ پتھر نکیلا تھا اس سے خون نکل گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا ذبیحہ حلال ہے بشرطیکہ عورت مسلمان ہو اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ عورت کا ذبیحہ جائز ہے آزاد ہو یا غلام چھوٹی ہو یا بڑی طہر میں ہو یا حیض میں اور اسی طرح اس بچے کا ذبیحہ بھی حلال ہے جو تکبیر پڑھ کر ذبح کرے ۱۲ [2] دانت اور ناخن اور ہڈی کے علاوہ ہر تیز چیز سے جس سے خون بہ جائے ذبح کرنا جائز ہے ۱۲ [3] صبر کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ بھوکا پیاسا رکھ کر مارنا اور دوسرا یہ کہ کسی چیز کو باندھ کر نشانہ بنا کر مشق کر کے اسے چھلنی کر کے مار دینا اور یہ دونوں حرام ہیں ۱۲ [4] یعنی اگر کسی کو سزائے موت بھی دینا ہو تو اسے کسی ایسے طریقہ سے مارا جائے کہ اسے کم از کم تکلیف ہو اور اس کی جان جلد نکل سکے یہاں یہی مراد ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

کرنے سے بچہ خود بخود ذبح ہو جاتا ہے اسکو احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۳۷۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ يَكْفِيهِ اسْمُهُ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ حِينَ يَذْبَحُ فَلْيُسَمِّ ثُمَّ لِيَأْكُلْ أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَوَّى رُوَاتَهُ وَفِي حِفْظِهِ ضُعْفٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ سِنَانٍ وَهُوَ صَدُوقٌ ضَعِيفُ الْحِفْظِ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا ذبیحہ میں نام ہی کافی ہے اگر کوئی شخص ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول جائے تو کھانے کے وقت بسم اللہ کہہ لے اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کے ایک راوی کے حافظہ میں ضعف ہے اور اسکی سند میں محمد بن یزید بن سنان ایک راوی ہے ہیں لیکن حافظہ کمزور ہے

۱۳۷۶۔ وَأَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ۔

اس حدیث کو عبدالرزاق نے صحیح سند سے ابن عباس سے موقوفاً روایت کیا۔

۱۳۷۷۔ وَلَهُ شَاهِدٌ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ بِلَفْظِ ذَبِيحَةُ الْمُسْلِمِ حَلَالٌ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَمْ يَذْكُرْ رِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ۔

اور اس کا ایک شاہد ابوداؤد کی مراسیل میں بھی ہے اسکے یہ لفظ ہیں کہ مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ اس پر بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے اسکے راوی ثقہ ہیں۔

بَابُ الْأَضَاحِيِّ

قربانی کا بیان

۱۳۷۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

لہ اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے لیکن ان کی روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں مجالد ضعیف راوی ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر مادہ ذبیحہ کے پیٹ سے مردہ بچہ نکل آئے تو اس کا حکم ذبیحہ کے گوشت کا حکم ہے یعنے حلال ہے امام شافعی، احمد، سفیان ثوری حنفیہ میں سے حسن بن زیادہ، ابو یوسف اور امام محمد کا یہی مذہب ہے امام مالک کے نزدیک اگر بچہ کی خلقت پوری ہو چکی ہو اور اس کے جسم پر بال اگ آئے ہوں تو جائز ہے ورنہ نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کا کھانا جائز نہیں اور اگر بچہ جاندار ہو تو بالاتفاق اسے ذبح کیا جائیگا ۱۲ سے اگر مسلمان عمداً نکیہ چھوڑ دے تو وہ ذبیحہ حلال نہیں اگر بھولے سے رہ جائے تو بالاتفاق اس کا کھانا درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں ۱۲ سے قربانی کی دو قسمیں ہیں ایک ہدی اور دوسری اضحیہ ہدی وہ قربانی ہے جو حاجی لوگ حج کے مناسک میں منیٰ میں ذبح کرتے ہیں اور اضحیہ وہ قربانی ہے جو عام لوگ ساری دنیا میں عید کے روز یا ایام التشریق میں ذبح کرتے ہیں اور اضحیہ جمہور کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک قربانی کرنا واجب ہے چنانچہ اسی کے قائل ہیں حنفیہ کے نزدیک قربانی کا حکم اس آدمی کے لئے ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہے دوسرا اگر قربانی کرے تو اسکو ثواب ہے نہ کرے تو گناہ نہیں۔ ان صفات والی قربانی بہتر ہے لیکن یہ صفتیں قربانی کے لئے شرط نہیں ہیں اسے اضحیہ اس لیئے کہا جاتا ہے کہ یہ ضحیٰ کے وقت ذبح کی جاتی ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَفِي لَفْظٍ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَفِي لَفْظٍ سَمِينَيْنِ وَلِأَبِي عَوَانَةَ فِي صَحِيحِهِ ثَمِينَيْنِ بِالْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ السِّينِ وَفِي لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ وَيَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دو سینگ دار سیاہ چشم مینڈھے قربانی کیا کرتے تھے آپ ان پر اللہ کا نام بھی لیتے اور تکبیر بھی کہتے اور انکے پہلوؤں پر اپنا پاؤں رکھ دیتے اور ایک لفظ یہ ہیں کہ انکو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے اور ایک لفظ یہ ہیں کہ وہ موٹے مینڈھے ہوتے اور ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں س کے بدلے ث مثلثہ روایت کیا ہے جسکے معنی ہیں قیمتی اور مسلم کے ایک لفظ یہ ہیں کہ آپ کہتے بسم اللہ اللہ اکبر۔

۱۳۷۹۔ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَهُ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ

اور مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کے یہ لفظ ہیں کہ آپ نے سینگ دار مینڈھے جن کا سینہ پاؤں اور آنکھیں سیاہ ہوں اسکے لانے کا حکم دیا جب وہ لایا گیا تو اسکو قربانی کرنے لگے اور فرمایا عائشہ مجھ کو چھری تیز کر دینا تو حضرت عائشہ نے ایسا ہی کر دیا پھر چھری لیکر مینڈھے کو لٹایا پھر ذبح کیا اور فرمایا اللہ کے نام سے اے اللہ اس قربانی کو محمد اور آل محمد اور امت محمد سے قبول فرما اور قربانی کر دیا۔

۱۳۸۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَرَجَّحَهُمَا الْأَئِمَّةُ غَيْرُهُ وَقْفَهُ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو توفیق ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں بھی نہ آئے اس کو احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور دوسرے اماموں نے اس کو موقوف فرمایا۔

۱۳۸۱۔ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

اور جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کی عید میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ ایک بکری ذبح ہو چکی ہے آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کی ہے

---

۵۱ حنفیہ نے اسی حدیث سے استدلال کر کے قربانی کو واجب کہا ہے آج کل کچھ گمراہ لوگ ایسے بھی پیدا ہو چکے ہیں جو قربانی کے منکر ہیں آج تک اہل اسلام میں سے اس کا انکار کسی نے نہیں کیا تھا اور احادیث میں اس کی بہت ترغیب دلائی گئی ہے ۱۲ ۵۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی جائے تو اس سے قربانی کا ثواب نہیں ہوتا البتہ عام صدقہ کا ثواب ہو جاتا ہے اور یہ ابتداء وقت ہے اس کی انتہا میں اختلاف ہے حافظ ابن کثیرؒ نے اس پر سیر حاصل (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وہ اور قربانی کرے جس نے اب تک نہیں کی وہ اب اللہ کے نام پر ذبح کرے متفق علیہ۔

۱۳۸۲۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الضَّحَايَا: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَبِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ

اور براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ میں فرمایا کہ چار جانور[1] قربانی میں جائز نہیں جو جانور صاف یک چشم ہو۔ جو جانور صاف بیمار نظر آرہا ہو جو جانور صاف لنگڑا ہو اور وہ جانور جو بہت بوڑھا ہو چکا ہو۔ اس کو احمد اور چاروں نے روایت کیا۔ ترمذی اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۳۸۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ تَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودانت[2] والے سے کم کا جانور قربانی میں ذبح نہ کرو اگر اسکا ملنا مشکل ہو تو ایک سال کا بھیڑ یا دنبہ کھیر ابھی ذبح کر سکتے ہو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا

۱۳۸۴۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَلَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ قربانی[3] خریدتے وقت جانور کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیا کرو اور یک چشم جانور اور جس کے کان کا اگلا یا پچھلا حصہ کٹ کر لٹکا ہوا ہو جس کا کان درمیان سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) بحث کی ہے اور ترجیح اس قول کو دی ہے کہ قربانی کے چار دن ہیں عید کا روز اور اس کے بعد تین روز یعنی پورے ایام التشریق لیکن چوتھے دن عصر سے پہلے پہلے قربانی ذبح کر لینی چاہیئے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] بیمار، لنگڑا، کانا اور کمزور جانور قربانی میں جائز نہیں۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ دوسرے عیوب کو بھی انہی پر قیاس کر لینا چاہیئے اور جو عیوب ان سے بڑھ کر ہیں ان میں قربانی بالاولیٰ جائز نہیں ہوگی مثلاً کوئی جانور بالکل ہی اندھا ہو یا کسی کا پاؤں بالکل ہی کٹا ہوا ہو ۱۲ [2] مسنہ وہ جانور ہے جس کے دو دانت نکل آئے ہوں اور یہ مختلف اجناس میں مختلف عمر میں نکلتے ہیں۔ دنبہ بکری بھیڑ جب ایک سال کا ہو جائے اور دوسرے میں لگ جائے تو مسنہ ہو جاتا ہے۔ گائے بھینس دو سال کے ہو کر تیسرے میں لگ جائے تو مسنہ ہو جاتے ہیں اور اونٹ چھٹے سال میں جا کر عموماً مسنہ ہوتا ہے۔ امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ حدیث استحباب پر محمول ہے۔ بھیڑ بکری اور دنبہ سے جذع وہ ہے جو ابھی پہلے سال میں ہو اور جذع دو شرطوں سے جائز ہے ایک یہ کہ مسنہ نہ ملے دوسری یہ کہ جذع خوب موٹا تازہ ہو اور دیکھنے میں مسنہ کے برابر ہو ۱۲ [3] کٹے ہوئے یا پھٹے ہوئے کان کی قربانی جائز نہیں اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگ والی۔ سینگ اور کان میں اصل یہ ہے کہ اگر نصف سے زیادہ کٹا یا پھٹا ہوا ہو تو وہ ناجائز ہے اور اگر نصف سے کم ہو تو جائز ہے بالکل سینگ پیدائشی طور پر نہ ہونا عیب نہیں، پیدا ہو کر ٹوٹ جانا عیب ہے اگر نصف سے زیادہ قائم ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا شَرْقَاءَ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

پھٹا ہوا ہو قربانی میں ذبح نہ کیا کرو اس کو احمد، ترمذی ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۳۸۵۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَقْسِمَ لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا عَلَى الْمَسَاكِينِ وَلَا أُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کا انتظام سپرد فرمایا تھا اور حکم دیا کہ میں اس کا گوشت اور چمڑا اور پالان مسکینوں پر تقسیم کر دوں[1] اور قصاب کی اجرت اس میں سے ادا نہ کروں۔ متفق علیہ۔

۱۳۸۶۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم نے حدیبیہ کے سال اونٹ اور گائے سات[2] سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کیئے تھے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

بَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

۱۳۸۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَعَبْدُ الْحَقِّ لَكِنْ رَجَّحَ أَبُو حَاتِمٍ إِرْسَالَهُ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حسین کا ایک[3] ایک مینڈھے سے عقیقہ کیا اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ابن خذیمہ، ابن جارود اور عبدالحق نے صحیح کہا لیکن ابو حاتم نے اس کے مرسل ہونے کو ترجیح دی۔

---

[1] قربانی کے جانور کی کھال، اون اور گوشت سب صدقہ کر دینا چاہیئے۔ قربانی کے گوشت میں سے قربانی کرنے والا خود بھی کھا سکتا ہے اس کی کھال استعمال کر سکتا ہے لیکن بیچ نہیں سکتا قصاب کو اجرت میں قربانی کا گوشت دینا حرام ہے بعض لوگ قصاب کو اجرت دیتے ہی نہیں یہ بھی منع ہے اگر قصاب خوشی سے دے لے تو جائز ہے ۱۲ [2] ایک بکری ایک گھر والوں سے کافی ہے خواہ اس گھر کے بیس آدمی ہوں چنانچہ ترمذی اور ابو داؤد میں اس کی صاف وضاحت ہے جمہور کا یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک بکری، بھیڑ یا دنبہ ایک آدمی کی طرف سے ہوتا ہے لیکن یہ غلط ہے آپ کے اس قول پر کسی نے فتویٰ نہیں دیا گائے، بھینس اور اونٹ میں سات گھر شامل ہو سکتے ہیں نفلی یا فرضی قربانی کا اس میں کوئی فرق ہیں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ سات سے کم شریک نہ ہوں اگر ایک آدمی ہی کر دے تو بھی صحیح ہے ۱۲ [3] عقیقہ سنت ہے اگلی حدیث میں ہے کہ لڑکے کے لئے دو بکریاں ذبح کی جائیں اور اس میں ہے کہ ایک ایک بکری ذبح کی اس وقت دو دو بکریاں میسر نہ آسکیں۔ ورنہ سنت یہی ہے کہ دو دو بکریاں ہوں۔ عقیقہ میں جانور نر ہو یا مادہ اس میں کوئی فرق نہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۸۸۔ وَأَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ نَحْوَهُ۔

اور ابن حبان نے انسؓ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۳۸۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يُعَقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

اور عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ لڑکے کی طرف سے دو کفایت کرنیوالی بکریوں کا عقیقہ کیا جائے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کا اس کو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

۱۳۹۰۔ وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ۔

اور احمد اور چاروں نے ام کرز کعبیہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۳۹۱۔ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض رہن ہوتا ہے۔ ساتویں دن اس کا عقیقہ بھی کیا جائے سر بھی منڈایا جائے اور نام بھی رکھا جائے اس کو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا۔

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

قسموں اور نذروں کا بیان

۱۳۹۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ

اور ابن عمرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں اپنے باپ کی قسم اٹھاتے سنا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر فرمایا اللہ نے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع[1] فرمایا ہے اگر قسم ضروری ہو تو اللہ

---

[1] عقیقہ میں اگر بکری کی بجائے گائے ذبح کر دی جائے تو بھی صحیح ہے۔ پیدائش کے دن بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے ساتویں روز بچے کا عقیقہ بھی کیا جائے نام بھی رکھا جائے اور اس کی حجامت بھی کرائی جائے اور بالوں سے چاندی تول کر صدقہ کر دی جائے تلخیص میں اسی طرح مروی ہے ۱۲ [2] عربوں میں دستور تھا کہ اپنے باپ دادا کے نام کی قسمیں کھایا کرتے تھے اسی طرح حضرت عمر نے بھی قسم کھائی تو آپ نے منع کر دیا اللہ کے نام کے سوا کسی کی قسم نہ کھانی چاہیئے کئی آدمی کہہ دیتے ہیں مجھے تیری قسم تیرے سر کی قسم مجھے رسول کی قسم۔ حسین کی قسم یہ سب ناجائز ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَالِنَا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْلِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کی قسم اٹھاؤ ورنہ خاموش رہو۔ متفق علیہ۔

۱۳۹۳۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهٰتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ۔

ابوداؤد اور نسائی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اپنے ماں باپ اور بتوں کی قسم نہ اٹھایا کرو۔ اور خدا کی قسم بھی تب اٹھاؤ جب تم سچے ہو۔

۱۳۹۴۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ایسی چیز پر اٹھایا کرو کہ جس کو تمہارا ساتھی بھی مان لے۔

۱۳۹۵۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ اَخْرَجَهُمَا مُسْلِمٌ۔

اور ایک روایت ہے کہ قسم قسم اٹھوانے والے کی نیت پر موقوف ہے ان دونوں حدیثوں کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۳۹۶۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ لَفْظٍ لِلْبُخَارِيِّ فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ ثُمَّ اْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَاِسْنَادُهُمَا

اور عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو کسی کام پر قسم کھائے اور اسکے غیر کو اس سے بہتر معلوم کرے تو اپنی قسم کا کفارہ دے کر وہ بہتر کام کر لو۔ متفق علیہ اور بخاری کے لفظ یہ ہیں کہ جو بہتر کام ہے وہ کر اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ پہلے اپنی قسم کا کفارہ دے پھر بہتر کام کر ان دونوں حدیثوں کی سند صحیح ہے۔

۱۳۹۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاتے وقت انشاء اللہ کہہ لے اس پر قسم توڑنے کا کفارہ واجب نہیں اس کو

لہ اس حدیث کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ قسم اس معاملہ پر یا اس وقت کھاؤ کہ تمہارا دشمن بھی اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے دوسرا مطلب یہ ہے کہ اگر مدعی، مدعی علیہ سے قسم کا مطالبہ کرے تو جس معاملہ پر وہ تجھ سے قسم لے رہا ہے قسم اسی کے متعلق سمجھی جائے گی یہ نہیں کہ قسم کھانیوالا توریہ کرے بظاہر وہ کسی اور کام کی قسم اٹھائے اور نیت میں کچھ اور رکھے اور اگر قسم دینے والا خود بخود قسم کھائے تو اسے اپنی نیت کا اختیار ہے ۱۲ سے قسم کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا انکو کپڑے دے یا تین روزے رکھے ۱۲ سے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قسم کی اللہ کی مشیت کے ساتھ مقید کرنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی بشرطیکہ انشاء اللہ کو قسم سے متصل ہی کہہ دے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۲۹۸۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرز قسم تھا دلوں کے بدلنے والے کی قسم اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۲۹۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْكَبَائِرُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَفِيهِ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قَالَ الَّتِي يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کون کون سے ہیں پھر اس نے ساری حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے جھوٹی قسم اور میں نے پوچھا جھوٹی قسم کونسی ہے آپ نے فرمایا جس سے کسی مسلمان آدمی کا مال باطل طریق سے کھایا جائے اس کو بخاری نے روایت کیا۔

۱۴۰۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ) قَالَتْ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللهِ وَبَلَى وَاللهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مَرْفُوعًا۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عائشہ نے اللہ کے اس قول کے متعلق (لا یؤاخذکم اللہ باللغو) کہا ہے کہ یہ اس طرح ہے کہ آدمی کہے کہ ہاں اللہ کی قسم نہیں اللہ کی قسم اس کو بخاری نے روایت کیا اور ابو داؤد نے مرفوعاً بیان کیا۔

۱۴۰۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ننانوے نام

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف اللہ کے اسم ذات ہی سے قسم نہیں اٹھائی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات سے بھی قسم کھانی جائز ہے خواہ وہ صفت ذاتی ہو جیسے علم یا قدرت اور خواہ صفت فعلی ہو جیسا کہ قہر اور غلبہ اس چیز میں اختلاف ہے کہ کونسی صفت سے قسم منعقد ہوتی ہے اور کس پر کفارہ پڑتا ہے اس میں صحیح ہے کہ ہر اس صفت سے قسم منعقد ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی مشارکت جزئی یا اضافی رکھنے والا نہ ہو ۱۲ سے یمین غموس وہ جھوٹی قسم ہے جس سے آدمی کسی کا ناجائز مال کھا جائے اور اگر مال کا معاملہ نہ ہو تو وہ قسم یمین فاجر کہلاتی ہے یمین غموس کا کفارہ نہیں اس کا کفارہ صرف یہ ہے کہ آدمی دوسرے کا حق ادا کرے اور توبہ کرے ۱۲ سے ایسی قسمیں جو تکیہ کلام کے طور پر منہ سے نکل جائیں نہ یہ قسمیں شمار ہوتی ہیں اور نہ ان پر کفارہ ہے ایسی یہ عادت بری ہے اسے چھوڑنا چاہیئے ۱۲ سے ان کے علاوہ اور بھی نام ہیں بعض نام اضافی ہیں لیکن یہ نام اللہ تعالیٰ کے دوسرے اضافی ناموں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تِسْعِيْنَ إِسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَاقَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ الْأَسْمَاءَ وَالتَّحْقِيْقُ أَنَّ سَرْدَهَا إِدْرَاجٌ مِنْ بَعْضِ الرُّوَاةِ

ہیں جو شخص ان کو یاد کریگا وہ جنت میں داخل ہوگا متفق علیہ ترمذی اور ابن حبان نے سارے نام گنے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان ناموں کا بیان کرنا راوی کی طرف سے اندراج ہے۔

۱۴۰۲۔ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ بَلَغَ فِي الثَّنَاءِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ کوئی نیکی کی جائے اور وہ اس کرنیوالے کو کہے کہ اللہ تجھے جزائے خیر دے تو اس نے اس کا پورا شکریہ[1] ادا کر دیا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۴۰۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نذر ماننے سے منع[2] فرمایا اور فرمایا کہ اس سے کوئی بھلائی نہیں ہوتا۔ ہاں صرف بخیل کا مال اس طریقہ سے نکل جاتا ہے۔ متفق علیہ۔

۱۴۰۴۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْهِ إِذَا لَمْ يُسَمِّ وَصَحَّحَهُ۔

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ[3] ہے اسکو مسلم نے روایت کیا اور ترمذی میں اتنا زیادہ ہے کہ جب نذر معین نہ کی ہو۔ اور اسے صحیح کہا۔

۱۴۰۵۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اور ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً

---

[1] اس حدیث کو یہاں بیان کرنے سے مقصد یہ ہے کہ کسی کا احسان قبول کرنا نذر کی طرح اپنے اوپر ایک بوجھ رکھنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ احسان کرنیوالے کے ساتھ احسان کرنا چاہئے اگر نہ ہو سکے تو کم از کم اس کے حق میں دعا خیر ہی کر دے اور شکریہ ادا کرے ۱۲ [2] نذر ممنوعہ کی صورت یہ ہے کہ مثلاً آدمی کہے اگر میرا مریض تندرست ہو گیا تو میں اتنا صدقہ کروں گا گویا کہ وہ صدقہ خالص اللہ کے لئے نہیں دیتا بلکہ اس کا عوض لینا چاہتا ہے بخیل کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ بلا معاوضہ کوئی بھلائی نہیں کرتا اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ نذر سے کوئی تقدیر نہیں بدل جاتی یہ اس نذر کا حال ہے جو اللہ کے نام کی مانی جائے قیاس کرو کہ وہ نذر جو کسی قبر پر مانی جائے اور عقیدہ یہ ہو کر قبر والا اس سے میری تقدیر بدل دے گا تکلیف دور ہو جائے گی اور نفع ہو گا کیا وہ نذر حرام نہ ہو گی ۱۲ [3] اگر نذر مطلق ہو مثلاً کہے کہ میں اللہ کی نذر مانتا ہوں تو اس میں قسم کا کفارہ ہے اور اگر نذر معین ہو اور اسکے پورا کرنے کی طاقت بھی ہو تو اسی کو پورا کرنا واجب ہے اور اگر طاقت نہ ہو تو اسکا کفارہ بھی قسم کا کفارہ ہے اور اگر گناہ یا اللہ کی نافرمانی کی نذر ہو تو اسمیں بعض کے نزدیک کوئی کفارہ نہیں اور بعض کے نزدیک قسم کا کفارہ ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا مَنْ نَّذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ اِلَّا اَنَّ الْحُفَّاظَ رَجَّحُوْا وَقْفَهُ۔

روایت ہے جو شخص کوئی نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص گناہ کی یا کسی ایسی چیز کی نذر مانے جس کی اسے طاقت نہیں اس کا کفارہ بھی قسم کا کفارہ کے برابر ہے اس کی سند صحیح ہے لیکن حفاظ حدیث نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے۔

۱۴۰۶۔ وَلِلْبُخَارِيِّ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ۔

اور بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کو پورا نہ کرے۔

۱۴۰۷۔ وَلِمُسْلِمٍ مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ اَنْ لَّا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ۔

اور مسلم میں عمرانؓ کی حدیث میں ہے کہ گناہ کی نذر کو پورا نہ کرنا چاہیئے۔

۱۴۰۸۔ وَعُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ حَافِيَةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

اور عقبہ بن عامر کی روایت میں ہے کہ میری ہمشیرہ نے ننگے پاؤں بیت اللہ تک جانے کی نذر[1] مانی تھی کہنے لگی جاکر اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو تو میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کبھی پیدل چلے اور کبھی سوار بھی ہو لے۔ متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۴۰۹۔ وَلِاَحْمَدَ وَالْاَرْبَعَةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا مُرْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ۔

اور احمد اور چاروں میں یہ لفظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیری ہمشیرہ کو تکلیف دیکر کیا کریگا اسے چاہیئے کہ چادر اوڑھ لے اور سوار ہو جائے اور تین دن کے روزے رکھ لے۔

۱۴۱۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعدؓ بن عبادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ماں کی ایک نذر کے متعلق پوچھا جو کہ پوری کرنے سے پہلے فوت ہوگئی

[1] اس سے معلوم ہوا کہ اگر پیدل یا ننگے پاؤں بیت اللہ جانے کی نذر مانی جائے تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اگر اس میں پیدل چل کر جانے کی طاقت ہو تو اس کو سوار ہونے کی اجازت نہیں۔ احمد کی روایت کو بیہقی نے صحیح نہیں کہا کیونکہ اس کی سند میں اختلاف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر معصیت میں بھی کفارہ ہے ۱۲ [2] اس میں نذر کی وضاحت نہیں دوسری حدیث میں ہے کہ غلام آزاد کرنے کی نذر تھی اس سے معلوم ہوا کہ حقوق واجبہ مالیہ کو پورا کرنا میت کے ورثاء کے ذمہ واجب ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تھی آپ نے فرمایا تو اس کیطرف سے پوری کر لے۔ متفق علیہ

۱۴۱۱- وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْحَرَ اِبِلًا بِبَوَانَةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ «هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ يُعْبَدُ؟» قَالَ «لَا» قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ فَقَالَ لَا فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَهُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ۔

اور ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نذر مانی تھی کہ میں مقام بوانہ میں ایک اونٹ ذبح کروں گا اس نے آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اس جگہ کوئی کافروں کا بت تو نہیں تھا جس کی وہ پوجا کرتے ہوں اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا وہاں ان کا کوئی میلہ تو نہیں لگا کرتا تھا اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کر اس لیے کہ وہ نذر پوری کرنا منع ہے جس میں اللہ کی نافرمانی ہو یا قطع رحمی ہو اور نہ وہ نذر پوری کرنا ضروری ہے جو آدمی کے اختیار سے باہر ہو اس کو ابوداؤد اور طبرانی نے روایت کیا یہ لفظ طبرانی کے ہیں اور سند صحیح ہے

۱۴۱۲- وَلَهٗ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ كُرْدَمٍ عِنْدَ اَحْمَدَ۔

اور اس کا ایک شاہد احمد میں کردم کی حدیث سے بھی ہے۔

۱۴۱۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ «فَشَاْنُكَ اِذًا» رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ نے آپ کے ہاتھ پر مکہ فتح کر دیا تو بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا، آپ نے فرمایا اسی مقام پر نماز پڑھ لو اس نے پھر دوبارہ پوچھا تو آپ نے فرمایا اسی جگہ پڑھ لو پھر اس نے تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ نے فرمایا تیری مرضی اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۴۱۴- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

لہ بوانہ شام کے علاقہ میں ایک مقام ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مقام معین میں آدمی کسی کام کی نذر مانے تو اگر اس مقام میں کافروں کی کوئی خاص رسم شرک کرنے کی اعانت ہوتی ہو یا وہاں ان کی کوئی خاص عید یا میلہ نہ لگتا ہو تو اس مقام میں اس نذر کو پورا کرنا جائز ہے ضروری نہیں اگلی حدیث سے ان کی صراحت ہوتی ہے۔ قطع رحمی کی نذر مثلاً آدمی کہے کہ میں اپنے بھائی سے کبھی نہ بولوں گا یا فلاں ملک کی نذر مثلاً آدمی کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں زید کے غلام کو آزاد کر دوں گا۔ یہ نذر پوری کرنی ضروری نہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ سوائے تین مسجدوں کے کسی جگہ کی زیارت کے لیے سفر نہ کیا جائے۔ ایک مسجد حرام دوسری مسجد اقصیٰ، تیسری مسجد میری۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

۱۴۱۵۔ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَیْلَةً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ فَاعْتَكَفَ لَیْلَةً۔

اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی، کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ متفق علیہ اور بخاری کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ نے ایک رات اعتکاف کیا۔

كِتَابُ الْقَضَاءِ

فیصلہ جات

۱۴۱۶۔ عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ: اِثْنَانِ فِی النَّارِ وَوَاحِدٌ فِی الْجَنَّةِ رَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِهٖ فَهُوَ

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاکمان عدالت کی تین قسمیں[۱] ہیں۔ دو دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنت میں وہ آدمی جو حق کو پہچان کر اس کے مطابق فیصلہ کرے وہ جنت

[۱] جمہور کا مذہب یہ ہے کہ کافر کی نذر منعقد نہیں ہوتی یہ حدیث ان پر حجت ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قائل ہیں اس سے اور کی حدیث میں ایک بہت بڑے اصول کی طرف اشارہ کیا گیا۔ سے وہ یہ کہ اگر کسی مقام خاص میں کوئی عبادت کرنے کی نذر مانی جائے تو اس مقام کے برابر یا اس سے افضل میں عبادت کو ادا کر لینے سے وہ نذر پوری ہو جاتی ہے اور اس سے کمتر مقام میں وہ نذر پوری نہ ہوگی۔ اور اگر مسجد نبوی میں یا مسجد حرام میں پڑھ لے تو وہ پوری ہو جائے گی، اسی طرح مسجد نبوی کی نذر بیت المقدس میں تو پوری نہ ہوگی اور مسجد حرام میں پوری ہو جائے گی۔ اور مسجد حرام کی نذر مسجد نبوی یا مسجد بیت المقدس میں پوری نہ ہوگی۔ اس کو لازمی طور پر مسجد حرام میں ہی پورا کرنا ہوگا۔ ۱۲ [۲] اس حدیث میں دو معانی بیان کی گئی ہیں ایک یہ کہ حق کو نہ جاننے والا اور حق کو جان کر اس پر عمل نہ کرنے والا دونوں برابر کے دوزخی ہیں۔ یعنی علم بلا عمل کی کوئی قیمت نہیں دوسری یہ کہ ہر مجتہد سے غلطی کا امکان ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ تقسیم ہی نہ ہوتی ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَلَمْ يَقْضِ بِهِ وَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ لَمْ يَعْرِفِ الْحَقَّ فَقَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

میں جائے گا اور وہ آدمی جو حق کو پہچانے پھر اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے اور فیصلہ میں ظلم کرے وہ دوزخ میں جائیگا اور ایک وہ آدمی جو حق کو پہچانتا ہی نہیں اور جاہل ہونے کے باوجود لوگوں کے فیصلے کرتا ہے وہ بھی جہنم میں جائیگا۔ اسکو چاروں نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۴۱۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِّيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔[1] اس کو احمد اور چاروں نے روایت کیا۔ اور ابن خزیمہؒ اور ابن حبانؒ نے صحیح کہا۔

۱۴۱۸۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم لوگ حکومت کی حرص کرو گے اور وہ جلدی قیامت کے دن ندامت بن جائے گی۔ یہ دودھ دینے اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن دودھ چھڑاتی بہت بری طرح ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۴۱۹۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ

اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ جب کوئی حاکم فیصلہ کرتے وقت پوری کوشش کرے[2] اور اسکا فیصلہ بھی

---

[1] اس حدیث سے حاکمان عدالت پر سختی کا اندازہ کرنا چاہیئے کہ اگر وہ نیک ہے تو دنیا میں حق فیصلہ کی تلاش کی محنت اور آخرت میں پھر بھی سختی حساب کی مصیبت کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ قاضی عادل کو قیامت کے روز بلایا جائے گا اور اس سے حساب اس سختی سے لیا جائے گا کہ وہ کہے گا کہ کاش میں نے کبھی دو آدمیوں میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا اور اگر قاضی ظالم رشوت خور ہوگا تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے ۱۲ [2] دوسری حدیث میں ہے کہ حکومت دنیا میں ملامت ہے اور حکومت سے ہٹتے ہی ندامت ہے اور آخرت کو عذاب ہے۔ حکومت جب ہاتھ میں ہو عزت اور دولت ملتی ہو اور حکم چلتا ہو اور لوگ ماتحت ہوں تو یہ بڑی اچھی معلوم ہوتی ہے اور جب حساب کتاب کی سختی شروع ہوگی تو اس وقت بری معلوم ہوگی۔ یہ حدیث ایک بہت بڑا اصل ہے کہ آدمی کو امارت اور ولایت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ علمائے سلف اسی لیے اس سے ڈرتے تھے امام ابوحنیفہ کو منصور نے محکمہ قضا سپرد کرنا چاہا لیکن آپ نے انکار کر دیا اور اسی طرح امام شافعی کو مامون نے قاضی بنانا چاہا تو آپ نے بھی انکار کر دیا۔ ۱۲ [3] یہ محض اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ غلطی اجتہاد پر بھی ثواب دیتا ہے اور یہ ثواب صرف عالم ہی کو ملتا ہے جاہل اگر خطا کرے تو اسکو ایک بھی اجر نہیں ملتا ۱۲ منہ ٭ ٭ ٭

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

صحیح ہو تو اسکو دو گنا اجر ملتا ہے اور جب فیصلہ کرتے وقت اپنی طرف سے کوشش کرے لیکن اسکا فیصلہ غلط ہو جائے تو اسکو بھی ایک اجر ملتا ہے۔ متفق علیہ

۱۴۲۰۔ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ کہ کوئی شخص غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کا فیصلہ نہ کرے۔ (متفق علیہ)

۱۴۲۱۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِیْ كَيْفَ تَقْضِیْ قَالَ عَلِیٌّ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهٗ وَقَوَّاهُ ابْنُ الْمَدِيْنِیِّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تیرے پاس دو آدمی مقدمہ لے کر آئیں تو دونوں کے بیان سننے سے پہلے فیصلہ نہ کر اس سے تجھے فیصلہ کرنے میں بڑی آسانی ہو جائے گی۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی طرح فیصلے کرتا رہا۔ اس کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا اور ابن مدینی نے قوی کہا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۴۲۲۔ وَلَهٗ شَاهِدٌ عِنْدَ الْحَاكِمِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

اور اس کا ایک شاہد حاکم میں ابن عباس رضی کی حدیث بھی ہے۔

۱۴۲۳۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے پاس اپنے فیصلے لیکر آتے ہو اور بعض آدمی تم میں سے اپنے دلائل کو بڑی خوبی سے بیان کر سکتے ہیں اگر میں اس کے دلائل سن کر اسکا فیصلہ

لہ حاکم اگر غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے کیونکہ اس وقت وہ ضرور غیر حق کی طرف تجاوز کر جائے گا۔ یہ نہی تحریمی ہے اور اگر حاکم غصہ کی حالت میں فیصلہ کر دے تو کیا وہ فیصلہ نافذ ہوگا یا نہیں بعض اسے نافذ سمجھتے ہیں اور بعض عدم کے قائل ہیں پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال پیش کرتے ہیں کہ آپ نے غضب کی حالت میں زبیر کے حق میں فیصلہ کر دیا لیکن یہ مثال صحیح نہیں کیونکہ آپ رضا اور غضب دونوں حالتوں میں معصوم ہیں اور دوسرے معلوم نہیں نیز عقلی طور پر بھی عدم نفوذ ہی معلوم ہوتا ہے قاضی کو اگر محکمہ قضا سے معطل کر دیا جائے تو اس کے حکم کی کوئی قیمت نہیں اسی طرح شریعت نے تا اختتام غصہ قاضی کو فیصلہ کرنے سے معطل کر رکھا ہے ۱۲ اسد اس سے معلوم ہوا کہ صرف مدعی کے دعوی پر فیصلہ کرنا غلط ہے تاوقتیکہ مدعی علیہ جواب ہی نہ کرے اور اگر مدعی علیہ خاموش رہے یا جواب دہی سے انکار کر دے یا حاضر عدالت نہ ہو تو قاضی کو فیصلہ کرنے کا حق ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَسْمَعُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کروں اور اس فیصلے کے مطابق میں کسی مسلمان کو کسی کا کوئی حق دیدوں تو وہ اس کے لیے آگ کا ٹکڑا ہے۔ متفق علیہ

۱۴۲۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَيْفَ تُقَدِّسُ اُمَّةٌ لَا يُؤْخَذُ مِنْ شَدِيْدِهِمْ لِضَعِيْفِهِمْ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ وہ امت کس طرح پاک ہو سکتی ہے جس میں قوی سے ضعیف کا حق نہ دلوایا جا سکے اس کو ابن حبان نے روایت کیا۔

۱۴۲۵۔۱۴۲۶۔ وَلَهٗ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ عِنْدَ الْبَزَّارِ وَآخَرُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ۔

اور اس کی ایک شاہد بزار میں بریدہ کی حدیث اور دوسری ابن ماجہ میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے۔

۱۴۲۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُدْعٰى بِالْقَاضِيْ الْعَادِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ مَا يَتَمَنّٰى اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ عُمْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَلَفْظُهٗ فِيْ تَمْرَةٍ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن انصاف کرنے والے حاکم کو بلایا جائے گا تو اس پر بھی اتنی سختی ہوگی کہ وہ چاہے گا کہ کاش میں نے دنیا میں کبھی دو آدمیوں کا فیصلہ نہ کیا ہوتا اس کو ابن حبان نے روایت کیا اور بیہقی کے یہ لفظ ہیں کہ کبھی ایک کھجور کا بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔

۱۴۲۸۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جو عورت کو حاکم بنائے اس کو بخاریؒ نے روایت کیا

لہ اس سے دو باتیں بڑی اہم معلوم ہوئیں ایک یہ کہ قضاء قاضی اگر حق کے خلاف ہو تو وہ عنداللہ نافذ نہیں ہوگی اور اس غلط فیصلہ کا بھر قیامت کو فیصلہ ہوگا اور دوسری یہ کہ آنحضرت صلعم غیب دان نہیں تھے کہ غیب دان ہوتے تو یوں نہ فرماتے ۱۲ سہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طاقتور سے کمزور کا حق دلانا فرض ہے اور اگر کسی امت کے حاکم لوگ ہیں سے انصافی اور ظلم ہو تو ساری قوم مجرم ہے کیونکہ قوم ہی حاکموں کا انتخاب کرتی ہے اسے غلط ووٹ دینے کی سزا ضرور ملے گی ۱۲ منہ

سہ یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمائے تھے جبکہ ایرانیوں نے کسریٰ کی بیٹی کو تخت پر بٹھا کر اپنا بادشاہ بنا لیا۔ امور عامہ میں سے کسی محکمہ میں عورت کو حاکم بنایا جا سکتا ہے یا نہیں، حدود اور قصاص کے مقدمات پر بالاتفاق عورت کو حاکم نہیں بنایا جا سکتا باقی باقی معاملات میں حنفیہ کے نزدیک جائز ہے باقی کے نزدیک نہیں۔ اور اسی طرح بچوں کی حکومت بھی صدہا خرابیوں کا باعث ہے۔ چنانچہ مسند احمد میں ہے ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ بچوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگو ۱۲ منہ ؛ ؛

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۲۹۔ وَعَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ الْاَزْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَلَّاہُ اللّٰہُ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاحْتَجَبَ عَنْ حَاجَتِہِمْ وَفَقْرِہِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰہُ دُوْنَ حَاجَتِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

اور ابو مریم ازدی رضی اللہ عنہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی کسی قوم کا حاکم بنا دے اور وہ غریبوں اور حاجتمندوں کی حاجت روائی نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ بھی اس کی حاجت روائی نہ کرے گا۔[1] اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔

۱۴۳۰۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ فِی الْحُکْمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَۃُ وَحَسَّنَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت[2] کی ہے۔ اس کو احمد اور چاروں نے روایت کیا ترمذی نے حسن کہا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۴۳۱۔ وَلَہٗ شَاھِدٌ مِّنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو عِنْدَ الْاَرْبَعَۃِ اِلَّا النَّسَائِیَّ۔

اس کا ایک شاہد عبداللہ بن عمرو کی نسائی کے سوا چاروں میں روایت بھی ہے

۱۴۳۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَیْنِ یُقْعَدَانِ بَیْنَ یَدَیِ الْحَاکِمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ۔

اور عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں حاکم کے سامنے[3] بیٹھا کریں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

بَابُ الشَّھَادَاتِ

گواہیوں کا بیان

۱۴۳۳۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُھَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بہترین گواہ کی خبر نہ دوں وہ وہ

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو دروازہ پر دربان مقرر کرنا منع ہے اور اسی طرح عدالت کا دروازہ بند کرنا بھی حرام ہے تاکہ ہر وقت ہر شخص خواہ امیر ہو یا غریب عدالت میں بغیر کسی روک ٹوک کے پہنچ سکے ۱۲ [2] رشوت لینے والے اور دینے والے دونوں ملعون ہیں اور اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ آدمی اپنا جائز حق حاصل کرنے کے لیے رشوت دے یہ لینے والے کو حرام ہے اور دینے والے کو نہیں اور دوسری یہ کہ اپنے حق سے زائد کسی کا حق لینے کے لیے رشوت دے یہ دونوں کے لیے حرام ہے ۱۲ [3] اس میں دو باتوں کی تعلیم ہے ایک یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ میں مساوی سلوک کیا جائے کسی کی رعایت نہ ہو اور دوسری یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ حاکم کے سامنے بیٹھ کر بیان دیں کھڑے ہو کر بیان نہ دیں کیونکہ آدمی کو صرف خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرنا چاہیئے۔ اور جو حاکم خود تکبر سے لوگوں کو اپنے سامنے کھڑا کرے وہ دوزخی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ هُوَ الَّذِي يَأْتِي بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وہ شخص ہے جو گواہی مانگنے سے پہلے گواہی ادا کرے[1] اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۴۳۴۔ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَكُونُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ پھر کچھ قومیں ہوں گی جو بغیر گواہی طلب کرنے گے گواہی دیں گے اور خیانت کریں گی امانتدار نہ ہوں گی اور مانیں گی اور پوری نہ کریں گی۔ اور ان میں موٹاپا بہت زیادہ بڑھ جائیگا (متفق علیہ)

۱۴۳۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَلَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ۔

اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیانت کرنے والے مرد اور عورت اور دشمن کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، اور جو شخص کسی کی عیالداری میں ہو اس کی گواہی اس کے اپنے خاندان کے لیے جائز نہیں[2]۔ اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

۱۴۳۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَ

اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ شہری کے حق میں دیہاتی کی گواہی جائز نہیں[3]۔ اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

---

[1] زید بن خالد اور عمران بن حصین کی حدیثوں میں ایک ہی قسم کے لوگوں کو بیان کیا گیا ہے۔ ان میں پہلے کی مدح فرمائی ہے اور دوسرے کی مذمت ان میں فرق یہ ہے کہ پہلے لوگ حق اللہ کے لیے صحیح گواہی جا کر دیں تاکہ انصاف ہو وہ اس بات کا انتظار نہیں کرتے کہ مظلوم جب تک ہماری منت سماجت نہ کرے ہم گواہی دیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو خواہ مخواہ معتبر بننے کے لیے اور اس لیے کہ پہلے ایک بنیاد جھوٹ کی قائم کر لیں تاکہ مقدمہ اسی روش پر چلے جا کر خود گواہی دے دیتے ہیں۔ یہ بدترین گواہی ہیں ۱۲ [2] خیانت کرنے والے اور دشمن اور رشتہ دار کے حق میں گواہی اس لیے قبول نہیں کہ ان میں غالب گمان یہی ہے کہ افراط تفریط کریں گے اور اسی طرح روٹی کھانے والے کی شہادت روٹی کھلانے والے کے حق میں قبول نہیں کہ اس میں بھی رعایت کا امکان ہے۔ گواہ منصف اور ہر دو فریق سے بے تعلق ہونا چاہیئے ۱۲ [3] اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ چونکہ خانہ بدوشوں کو شہریوں اور دیہاتیوں کے حالات کا علم نہیں ہوتا اور شہریوں کو شہر والوں کے مقدمہ کا سارا پس منظر معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے شہری کی شہری کے حق میں شہادت قبول ہے اور خانہ بدوش کی نہیں اور اگر خانہ بدوش حالات سے پورا واقف ہو تو اس کی شہادت بھی قبول ہے۔ بشرطیکہ عادل ہو ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَابْنُ مَاجَةَ۔

روایت کیا۔

۱۴۳۷۔ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَطَبَ فَقَالَ: اِنَّ اُنَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاْخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خطبہ دیا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں پر مواخذہ وحی کے ذریعہ ہوا کرتا تھا۔ اور اب ہم جو تمہارے عمل دیکھیں گے ان کے ساتھ تم سے سلوک کریں گے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔

۱۴۳۸۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَدَّ شَهَادَةَ الزُّوْرِ فِيْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ۔

اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جھوٹی شہادت کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا۔ متفق علیہ۔ یہ ٹکڑا ایک لمبی حدیث کا ہے۔

۱۴۳۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِرَجُلٍ "تَرَى الشَّمْسَ؟" قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "عَلٰى مِثْلِهَا فَاشْهَدْ اَوْ دَعْ" اَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ فَاَخْطَاَ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فرمایا تھا تو سورج دیکھتا ہے اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اس طرح کی روشن شہادت ہو تو بیان کر ورنہ چھوڑ دے اسکو ابن عدی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔ اور حاکم نے اس کو صحیح کہا لیکن یہ غلط ہے۔

۱۴۴۰۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور شہادت پر فیصلہ فرمایا۔ اس کو مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور کہا کہ

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فیصلہ جات ظاہر صورت حال پر کئے جائیں گے اور اگر کوئی خلاف حقیقت بیان کرے گا تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ قاضی عدالت اس سے بری الذمہ ہے ۱۲ سلہ جھوٹی شہادت کبیرہ گناہوں میں سے بھی کبیرہ گناہ ہے۔ حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جھوٹی شہادت جس سے کسی دوسرے کا مال باطل سے لے لیا جائے ۱۲ سلہ اس حدیث کی سند میں محمد بن سلیمان بن مسمول ضعیف ہے لیکن اس کے شواہدات اور بھی ہے بہر حال اس کا مطلب یہ ہے کہ شہادت اسی وقت دی جائے جبکہ اس کے متعلق یقینی طور پر معلوم ہو محض قیاس یا سنی سنائی باتوں پر شہادت نہیں دینی چاہیئے۔ اگر شہادت فعلی ہو تو اس کے متعلق لازم ہے کہ اسکو دیکھا ہو اور اگر قولی ہو تو اس میں ضروری ہے کہ وہ لفظ اس نے اور کہنے والے کو دیکھا ہو ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر دو گواہ میسر نہ ہو سکیں تو ایک گواہ کے قائم مقام مدعی کی قسم ہوگی اور اگر کوئی گواہ نہ ہو تو مدعی کی قسم کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اس صورت میں قسم مدعا علیہ پر ہوگی ۱۲ منہ ٭ ٭ ٭

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَيِّدٌ۔

اس کی سند اچھی ہے۔

۱۴۴۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مِثْلُهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے جسے ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے روایت کیا۔ اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

بَابُ الدَّعْوٰی وَالْبَيِّنَاتِ

دعویٰ اور دلیل کا بیان

۱۴۴۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مدعی کو اس کے دعوے کے مطابق دیدی مل جائے تو لوگوں کو جانیں اور مال محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ قسم مدعا علیہ پر ہے۔

(متفق علیہ)

۱۴۴۳۔ وَلِلْبَيْهَقِیِّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ اَلْبَيِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰی مَنْ اَنْكَرَ۔

اور بیہقی میں صحیح سند سے روایت ہے کہ گواہی مہیا کرنا مدعی کا کام ہے اور قسم مدعا علیہ پر ہے۔

۱۴۴۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِی الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم پر قسم کو پیش کیا وہ سارے قسم دینے کو تیار ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ ان کی قسم کے لیے قرعہ ڈالا جائے کہ کون قسم دے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱؎ یہ قضا کا ایک بڑا اصول ہے کہ مدعی اپنے دعویٰ کو دلائل سے ثابت کرے گواہ مہیا کرے یا مدعا علیہ اس کے بیان کی تصدیق کر دے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو مدعا علیہ دعویٰ کے انکار کے دلائل پیش کر دے اور وہ نہ کر سکے تو مدعی علیہ قسم دے دے جمہور کا یہی مذہب ہے صرف قتل مشتبہ کا ایک مقدمہ ایسا ہے کہ اس میں اگر قسم تک نوبت پہنچے تو مدعا علیہ پچاس مختلف لوگوں کی قسمیں پیش کرے اگر وہ نہ کر سکے یا مدعی کو اس کی قسموں کا اعتبار نہ ہو تو خود قسم دے کر دیت لے لے ۱۲ منہ ۲؎ اگر مقدمہ کی نوعیت یہ ہو کہ دونوں فریق مدعی ہوں اور دونوں آپس میں مدعی علیہ یعنی یقینی طور پر تہ چل سکے کہ مدعی کون ہے اور مدعا علیہ کون تو اس صورت میں دونوں کو قسم دینے کا حق پہنچتا ہے۔ اگر کوئی ان میں سے قسم سے انکار کر دے تو دوسرا قسم دے کر مال لے لے گا اور اگر دونوں تیار ہو جائیں تو اس صورت میں قرعہ ڈالا جائے گا۔ جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ قسم دے کر مال اٹھا لے اور یہ اس صورت میں ہے کہ کسی کے پاس کوئی شہادت نہ ہو۔ اگر کسی کے پاس کوئی شہادت ہو تو پھر قسم دینے کا حق اسی کا ہے کاتبہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۴۵۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْحَارِثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَہُ رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ "وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِنْ اَرَاکٍ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

اور ابو امامہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کا حق جھوٹی قسم اٹھا کر کھا جائے اس پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ واجب کر دی اور جنت حرام کر دی ایک آدمی کہنے لگا کہ اگرچہ وہ چیز تھوڑی سی ہو تو پھر بھی آپ نے فرمایا کہ پیلو کے درخت کے ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۴۴۶۔ وَعَنِ الْاَشْعَثِ ابْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَقْتَطِعُ بِھَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ ھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال اڑا لے وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔ متفق علیہ۔

۱۴۴۷۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا فِیْ دَابَّۃٍ وَلَیْسَ لِوَاحِدٍ مِنْھُمْ بَیِّنَۃٌ فَقَضٰی بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا نِصْفَیْنِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ۔

اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی ایک جانور کا جھگڑا لے کر آئے ان میں سے کسی کے پاس بھی دلیل نہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جانور ان کو نصف نصف دیدیا۔ اسے احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور یہ لفظ نسائی کے ہیں اور اس کی سند اچھی ہے

۱۴۴۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِنْبَرِیْ ھٰذَا بِیَمِیْنِ اٰثِمَۃٍ تَبَوَّاَ مَقْعَدَہٗ مِنَ

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے اس منبر پر کھڑا ہو کر جھوٹی قسم اٹھائے اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیا۔ اسے

لہ یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے کہ جھوٹی قسم کھا کر اگر کوئی شخص کسی کی معمولی سی چیز بھی لے لے یا اپنے اوپر سے قسم کھا کر کسی کا حق زائل کر دے تو اس کیلئے جنت حرام ہے اگلی حدیث اسی کی تفسیر ہے ۱۲ سہ اگر کسی چیز کے دو مدعی ہوں۔ ان میں سے قسم دینے کو کوئی بھی تیار نہ ہو اور شہادت بھی کسی کے پاس نہ ہو یا دونوں شہادتیں پیش کر دیں غرض کہ دونوں کی حیثیت مساوی ہو تو پھر جس کا قبضہ ہو اس کو تنازع فیہ چیز دیدی جائے گی۔ اور اگر کسی کے قبضہ میں نہ ہو یا دونوں کا قبضہ مساوی ہو تو پھر اس کو نصف نصف کر دیا جائے گا۔ یہ ایک اونٹنی کا مقدمہ تھا جس کی مہار دونوں نے تھام رکھی تھی ۱۲ سہ اس سے معلوم ہوا کہ زمان اور مکان کی حیثیت سے گناہ اور سزا میں کمی بیشی ہوتی ہے مدینہ منورہ میں منبر پر اور مکہ مکرمہ میں رکن اور مقام کے درمیان اور ان کے علاوہ مقامات میں مسجد جامع اور زمانہ میں سے جمعہ کی رات یا دن اور اس کے علاوہ اوقات میں بعد العصر کا وقت ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

احمد، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۴۴۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جن سے اللہ قیامت کو کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا، اور ان کے لیے بڑی سخت سزا ہوگی۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس جنگل میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور مسافر کو نہ دے اور ایک وہ آدمی جو عصر کے بعد، جھوٹی قسم کھا کر اپنے مال کو بیچے کہ میں نے اتنے کو خریدا ہے اور خریدار اسکو سچا سمجھ لے اور ایک وہ آدمی جو دنیا کے لیے امام کی بیعت کرے۔ اگر اسے کچھ دیدے تو وفادار رہے اور اگر نہ دے تو بیعت توڑ دے۔ متفق علیہ۔

۱۴۵۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي نَاقَةٍ: فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نَتَجَتْ هٰذِهِ النَّاقَةُ عِنْدِي وَأَقَامَا بَيِّنَةً فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ هِيَ فِي يَدِهِ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی ایک اونٹنی کا جھگڑا لے کر آئے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ یہ میرے گھر میں پیدا ہوئی ہے اور دونوں نے دلائل بھی پیش کئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹنی جس کے ہاتھ میں تھی اسی کو دے دی۔

۱۴۵۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْيَمِينَ عَلٰى طَالِبِ الْحَقِّ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِمَا ضُعْفٌ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم[1] نے مدعی پر قسم ڈال دی۔ ان دونوں حدیثوں کو دارقطنی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

---

[1] ایک اور حدیث میں یہ آدمی بھی شمار کئے گئے ہیں۔ بوڑھا زانی، جھوٹ بولنے والا بادشاہ، غریب متکبر۔ اور احسان کر کے جتانے والا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان کا حال بہ نسبت اور مجرموں کے بہت برا ہوگا۔ اور انپر اللہ کا عذاب اور غضب نازل ہوگا۔ اور عصر کے وقت کی تخصیص اسی لیے ہے کہ اس وقت رات اور دن کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں ۱۲ [2] جابر کی حدیث کو بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور اس میں کوئی ضعف نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عدم شہادت کی صورت میں یا مساوی شہادت کی صورت میں کسی چیز پر مدعی کیلئے تبصہ و ترجیح ہو سکتا ہے۔ اور ابن عمر کی حدیث میں محمد بن مسروق الحق بن فرات سے روایت کرتا ہے ان میں سے محمد تو غیر معروف ہے اور الحق مختلف فیہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر مدعی علیہ عدم ثبوت یا عدم ثبوت کی[2]

---

[2] صورت میں قسم اٹھانے سے بھی انکار کر دے تو اسی صورت میں مدعی قسم دے کر چیز متنازعہ فیہ لے سکتا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۵۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خوش خوش میرے گھر آئے۔ آپ کا چہرہ چمک رہا تھا فرمانے لگے کہ تمہیں معلوم ہے کہ مجزز[1] مدلجی نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر کہا کہ ان کے قدم باپ بیٹے کے قدم ہیں۔ (متفق علیہ)

كِتَابُ الْعِتْقِ

آزادی

۱۴۵۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کردے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو اس کے ہر عضو کے بدلے آگ سے آزاد کردے گا۔ متفق علیہ۔

۱۴۵۴۔ وَلِلتِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ

اور ترمذی میں ابوامامہ کی حدیث میں ہے کہ جو مسلمان دو مسلمان لونڈیوں کو آزاد کردیگا تو وہ اسکے ہر فرج کا آزاد ہونیکا سبب بن جائیگی۔

۱۴۵۵۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ

اور ابوداؤد میں کعب بن مرۃ کی حدیث میں ہے کہ جو مسلمان عورت کسی مسلمان لونڈی کو آزاد کردے تو وہ اس کے جہنم سے آزاد ہونے کا سبب بنیگی۔

۱۴۵۶۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ

ابوالذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین عمل کون سا ہے؟

---

[1] مجزز بن عبد مناف بن کنانہ کی اولاد میں قبیلہ بنو مدلج، مدلج بن عبد مناف بن کنانہ کی اولاد ہیں۔ قصہ یہ ہوا کہ نبی صلعم کے مولیٰ حضرت زید بن حارثہ سفید رنگ تھے اور ان کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سیاہ رنگ، اسی بنا پر بعض لوگوں نے ان کے نسب میں طعن کرنا شروع کیا۔ مجزز مدلجی نے ان دونوں کو لیٹے ہوئے دیکھا ان کے سر کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور قدم ننگے تھے قدموں کو دیکھ کر اس نے یہ لفظ کہے تو آپ خوش ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ فیصلہ جات میں قیافہ سے بھی مدد لینی درست ہے ۱۲ اور اسی حدیث سے غلام آزاد کرنے کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے چونکہ اس حدیث میں مومن غلام کو کوئی قید نہیں رکھی گئی اس لیے جمہور نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ اجر ہر غلام کے آزاد کرنے سے مل جاتا ہے خواہ غلام مومن ہو یا کافر اور اگر غلام مومن ہو تو اس کا اجر اس سے زیادہ ملے گا۔ غلام آزاد کرنے میں سوائے قتل عمد مسلمان کے جس کے ورثاء غیر مسلم ہوں کہیں مسلمان غلام کی شرط نہیں ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ قُلْتُ فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کے رستہ میں جہاد کرنا میں نے کہا کہ کون سا غلام آزاد کرنا بہتر ہے آپ نے فرمایا کہ قیمت کا مہنگا اور مالک کا پیارا۔ متفق علیہ۔

۱۴۵۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهٗ حِصَصَهُمْ وَعُتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شرکہ غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کردے اور اس کے پاس غلام کی قیمت جتنا مال ہو تو انصاف سے غلام کی قیمت مقرر کرکے دوسرے شرکا کو ان کے حصوں کی قیمت ادا کردے گا اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہوگا۔ ورنہ جتنا آزاد ہوگیا ہوگیا۔ متفق علیہ۔

۱۴۵۸۔ وَلَهُمَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ وَاسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ وَقِيْلَ اِنَّ السِّعَايَةَ مُدْرَجَةٌ فِي الْخَبَرِ۔

اور بخاری مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ورنہ اس کی قیمت مقرر کی جائے گی اور غلام سے محنت کرائی جائیں گی کہا جاتا ہے کہ محنت کا لفظ راوی کا کلام ہے۔

۱۴۵۹۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹا اپنے باپ کا حق صرف اس صورت میں ادا کرسکتا ہے کہ غلام باپ کو خرید کر آزاد کردے اسے مسلم نے روایت کیا۔

لہ اس حدیث میں دوسری وجہ فضیلت کا بیان ہے۔ پہلی فضیلت یہ ہے کہ غلام مومن ہو اور دوسری یہ کہ قیمت میں جو زیادہ مہنگا ہو اس کے آزاد کرنے کا زیادہ ثواب ہے بہ نسبت سستے غلام کے تیسری وجہ فضیلت یہ ہے کہ جتنا غلام نفیس ہوگا اتنا ہی اس کا اجر زیادہ ہوگا اور نفیس کا مطلب سمجھ میں آسکتا ہے یہ دونوں چیزیں گویا لازم ملزوم ہیں جو زیادہ بہا ہوگا وہ زیادہ نفیس ہوگا ۱۲ سلہ اس حدیث کے یہ الفاظ کہ وہ ورنہ جتنا آزاد ہوگیا ہوگیا۔ مختلف فیہ ہیں کہ آیا یہ نافع کا کلام ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ مالک کی حدیث میں ان الفاظ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ابوہریرہ کی حدیث میں غلام سے کوشش کرائی جائے گی، کے الفاظ میں بھی یہی اشکال ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ان الفاظ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جس غلام کا بعض حصہ آزاد ہو جائے اس کی حیثیت مکاتب غلام کی ہو جاتی ہے اسے بیچ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محض مالک ہونے سے باپ آزاد نہ ہو جائے گا بلکہ وہ بھی بیٹے کے آزاد کرنے سے آزاد ہوگا اور اس میں باپ کی کوئی خصوصیت بھی نہیں بلکہ اگر ماں ہو تو بھی یہی کیفیت ہوگی۔ اس حدیث سے ماں باپ کے حق کا اگر پتہ چلتا ہے۔ تو دوسری طرف غلام آزاد کرنے کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۶۰۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَرَجَّحَ جَمْعٌ مِنَ الْحُفَّاظِ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ۔

اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی قرابتدار کا مالک ہو جائے تو وہ غلام آزاد ہے۔ اسے احمد اور چاروں نے روایت کیا اور محدثین کی ایک جماعت نے اس کو موقوف کہا۔

۱۴۶۱۔ وَعَنْ عِمْرَانَ أَنَّ ابْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمَالِيكَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت چھ غلام آزاد کر دیئے اور ان کے سوا اس کا کوئی مال نہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور دو دو کی تین ٹولیاں بنا کر ان میں قرعہ ڈالا اور ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام بنا لیا اور آزاد کرنے والے کے حق میں کوئی سخت کلمہ بھی کہا۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۴۶۲۔ وَعَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدِمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ۔

اور سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ کا غلام تھا آپ نے مجھے کہا کہ میں تجھے اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرے جبتک کہ تو زندہ ہے اسے احمد اور ابو داؤد، نسائی اور حاکم نے روایت کیا۔

۱۴۶۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولا اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ متفق علیہ یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔

لہ یہ حدیث گو موقوف ہے مگر اس کے بعض طرق مرفوع بھی ہیں جن کو ابن قطان اور ابن حزم نے صحیح کہا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جن متعلقہ اقارب کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا ان میں غلامی اور آقائی کا تعلق بھی نہیں رہ سکتا اگر عورت مملوکہ ہو تو پھر تو کوئی اشکال نہیں رہتا اور اگر مملوک مرد ہو تو محرم کا پتہ اس طرح کیا جاتا کیا کہ اگر ان دونوں مردوں میں سے ایک عورت ہوتی تو آپس میں نکاح نہ ہو سکتا ۱۲ سلہ اس سے معلوم ہوا کہ ہدیہ کا صدقہ وصیت کا درجہ رکھتا ہے اور بیمار آدمی ایک تہائی سے زیادہ وقف یا ہبہ نہیں کر سکتا اسکے متعلق سخت کلمہ یہ کہا تھا کہ اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں اسے مسلمانوں کی قبرستان دفن نہ ہونے دیتا ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آزاد کرتے وقت بھی خدمت کی شرط کر لینا درست ہے اور وجہ ثبوت یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے اس شرط کو برقرار رکھا باطل نہ فرمایا ۱۲ سلہ اس سے معلوم ہوا کہ ولا اسی کی ہے جو آزاد کرے اسکا ہبہ کرنا یا بیع کرنا درست نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ آزادی ایک اضافی چیز ہے جو دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہو سکتی۔ ولا آزاد شدہ غلام کے ترکے کو کہتے ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۶۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ" رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاَصْلُهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولا نسب کی طرح ایک جزو ہے اسے نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اسے شافعی نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا اور اس کا اصل صحیحین میں ہے۔

بَابُ الْمُدَبَّرِ وَالْمُكَاتَبِ وَاُمِّ الْوَلَدِ

مدبر، مکاتب اور ام ولد کا بیان

۱۴۶۵۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ" فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ لَفْظٍ لِلْبُخَارِيِّ: فَاحْتَاجَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ وَكَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَبَاعَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ وَقَالَ "اقْضِ دَيْنَكَ"۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے مرتے وقت ایک غلام کو آزاد کر دیا[1] اور اس کے سوا اس کا کوئی مال نہ تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے تو نعیم بن عبداللہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید کیا۔ متفق علیہ اور بخاری کے لفظ یہ ہیں کہ وہ محتاج ہو گیا تھا اور نسائی میں ہے کہ اس پر قرضہ تھا آپ نے اس کو آٹھ سو درہم میں بیچ دیا اور فرمایا کہ اپنا قرضہ پورا کر لے۔

۱۴۶۶۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ کتابت کی رقم سے اس کے ذمہ ایک درہم بھی باقی ہو[2]

---

[1] مدبر وہ غلام ہے جسے مالک کہے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ اس حدیث کے کئی طریق ہیں اور الفاظ بھی مختلف ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام یا لونڈی کو مدبر کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ بیماری میں نہ ہو جبکہ اس کے پاس اس کے سوا کوئی مال نہ ہو اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ ہاں اختلاف یہ ہے کہ مدبر کی آزادی سارے ترکہ سے مشترکہ طور پر تسلیم کی جائے گی یا ثلث سے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ ثلث سے شمار ہوگی۔ مدبر کی بیع جائز نہیں ہاں اگر مذکورہ بالا حدیث کی صورت ہو تو اس کو بیچنا جائز ہے ۱۲ [2] اس حدیث کے کئی طرق ہیں ان سب میں کلام ہے لیکن چونکہ وہ ایک دوسری کی تائید کرتے ہیں اس لیے اسے صحیح کہا گیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر مکاتب کتابت کی رقم ادا نہ کر سکے تو اس کیلئے غلامی کے احکام رہیں گے۔ اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ اس سے ایک اور چیز کا بھی پتہ چلتا ہے وہ یہ کہ غلام اپنی کمائی کا مالک ہوتا ہے یہ نہیں کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا مکاتب وہ لونڈی یا غلام ہے جو مالک کو معاہدہ کر لے کہ میں اتنی رقم تم کو دیدوں گا تم مجھ کو آزاد کر دو یہ معاہدہ کتابت کہلاتا ہے ایسے معاہدہ والا مکاتب ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَصْلُهُ عِنْدَ أَحْمَدَ وَالثَّلَاثَةِ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اس کو ابوداؤد نے سند حسن سے روایت کیا اور اس کا مضمون چاروں میں بھی ہے اور حاکم نے اسے صحیح کہا۔

۱۴۶۷۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّيهِ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی عورت کے مکاتب غلام کے پاس کتابت کا رقم ہو تو وہ اس سے پردہ کرے[1] اسے احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا۔

۱۴۶۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْ دِيَةِ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْ دِيَةِ الْعَبْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکاتب جتنا آزاد ہے اتنی آزادی دیت ادا کرے گا اور جتنا غلام ہے اتنی غلام کی۔ اسے احمد اور نسائی اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

۱۴۶۹۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عمرو بن حارث جویریہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بھائی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کوئی درہم دینار، غلام، لونڈی اور کوئی چیز اپنی سفید خچر اور ہتھیاروں کے سوا نہ چھوڑی تھی اور ایک زمین تھی جسے صدقہ کر دیا تھا[2]۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۴۷۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا أَمَةٍ وَلَدَتْ

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لونڈی اپنے مالک کا بچہ جن لے

---

[1] غلام سے اس کی مالکہ شرعاً پردہ نہیں کرتی کہ وہ مالکہ کے لیے نیچے کے قائم مقام ہے اگر لکاتب کے پاس زر کتابت ادا کرنے کی رقم ہو جائے تو مالکہ کو اس سے پردہ کر دینا چاہیئے۔ یہ امر استحباب کے لیے ہے کیونکہ اوپر کی حدیث میں ہے کہ مکاتب جبتک ساری رقم ادا نہ کرلے وہ غلام ہی شمار ہوگا

[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت حضرت ماریہ قبطیہ حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ موجود تھیں اور یہ آنحضرت صلعم کی لونڈی تھیں بلکہ یہ اولاد تھیں آنحضرت صلعم کے انتقال سے آزاد ہو گئیں۔ اس حدیث کو یہاں بیان کرنے کا صرف یہی مقصد ہے کہ ام ولد مالک کی موت پر آزاد ہو جاتی ہے ام ولد وہ لونڈی ہے جو اپنے مالک کا بچہ جن لے۔ ابن عباس کی حدیث کو بطور تفسیر پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ خود ضعیف ہے اور ضعیف حدیث احکام میں حجت نہیں ہوتی اس لیے بطور حکم تو اس حدیث کو بیان کیا اور اس کی تفسیر ابن عباس رضی کی حدیث سے کر دی جو کہ ضعیف تھی اور وہ ضعیف یہ ہے کہ اس کی سند میں حسین بن عبداللہ بن عبداللہ بن عباس ضعیف ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ سَيِّدِهَا فَهِيَ حُرَّةٌ بَعْدَ مَوْتِهِ" أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَرَجَّحَ جَمَاعَةٌ وَقْفَهُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تو وہ مالک کی موت کے بعد آزاد ہو جاتی ہے اسے ابن ماجہ اور حاکم نے ضعیف سند سے روایت کیا اور ایک جماعت نے اس کے عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے۔

۱۴۷۱۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ غَارِمًا فِي عُسْرَتِهِ أَوْ مُكَاتَبًا فِي رَقَبَتِهِ أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجاہد فی سبیل اللہ کی مدد کرے یا کسی مقروض کی تنگی کے دنوں میں یا کسی مکاتب کی آزاد کرانے میں تو اللہ اس کو اس دن سایہ عطا کریگا جبکہ اس کے سایے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اسے احمد نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

كِتَابُ الْجَامِعِ

متفرقات

بَابُ الْأَدَبِ

ادب کا بیان

۱۴۷۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، جب تو اسے ملے تو اس کو سلام کہہ اور جب تجھے بلائے تو اسکے پاس جا اور جب تجھ سے مشورہ لے تو اسے صحیح مشورہ دے اور جب چھینک مار کر الحمد للہ کہے تو اسے جواب دے اور جب بیمار ہو تو اسکی بیمار پرسی کر اور جب فوت ہو جائے تو اسکا جنازہ پڑھ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۴۷۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

لہ امام نسائی نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے لیکن اس کا حکم مرفوع ہی کا ہے کیونکہ باب التفسیر میں ہر موقوف حدیث مرفوع شمار کی جاتی ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کی مدد کرنے کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ سب سے پہلے امداد مکاتب کے مالک سمجھا جاتا ہے کہ طے شدہ قیمت کا جو تہائی حصہ شریعت مکاتب کو مالک کیطرف سے معاف کر دیتی ہے اور مالک اس کا تقاضا نہیں کر سکتا ۱۲ سے ایک حدیث میں ہے کہ جب وہ تجھے معاملہ پر قسم اٹھوائے تو حق چھوڑنے کی صورت میں قسم دے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ حقوق ادا کرنا واجب ہے بعض نے ان کو فرض کفایہ کہا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ اپنے سے غریب کو دیکھو اور اپنے سے امیر کو نہ دیکھو کیونکہ اس سے تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔ متفق علیہ۔

۱۴۷۴۔ وَعَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ نیکی اچھے خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو اسے لوگوں سے چھپانا چاہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۴۷۵۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو دو علیحدہ ہو کر مشورہ نہ کریں جب تک کہ کوئی اور بھی نہ آ جائے۔ اس لیے کہ اس سے تیسرے کو رنج پہنچے گا۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۴۷۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھے اگر جگہ نہ ہو تو حلقہ وسیع کر لو تاکہ جگہ مکمل جائے۔ متفق علیہ۔

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو ہمیشہ اپنی حالت کا قیاس غریب کی حالت سے کرنا چاہیئے کہ اس سے طبیعت میں زہد پیدا ہوتا ہے اور اپنے سے زیادہ مالدار کو دیکھنے سے حرص بڑھتی ہے اور اس سے ہر وقت طبیعت میں ایک قلق اور جلن پیدا ہوتی رہتی ہے ۱۲

۲؎ حسن خلق یہ ہے کہ آدمی لوگوں سے محبت سے پیش آئے اور ان کی تکلیف پر صبر کرے گناہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن کے متعلق صراحت شریعت میں ممانعت موجود ہے ان سے پرہیز کرنا فرض ہے اور دوسرے وہ جن کی ممانعت تو موجود نہیں لیکن انسانی فطرت ان پر ملامت کرتی ہے ان سے بچنا بہتر ہے اور پرہیزگاری کا اعلیٰ مقام ہے۔ حدیث میں اسی کو بیان کیا گیا ہے ۱۲ ۳؎ بعض نے اس حدیث کو منسوخ کہا ہے لیکن نسخ کی دلیل کوئی نہیں ہے۔ اس حدیث سے انسانی جذبات کا احترام ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام نہ کیا جائے جس سے کسی کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے ۱۲ منہ ۴؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی مباح جگہ پر مسجد یا کسی اور جگہ سے عبادت یا اور کسی کام کے لیے قبضہ کر لے تو وہی اس کا حقدار ہے اور جب وہاں سے اٹھ جائے تو اس پر اس کا کوئی حق نہیں رہتا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۷۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کھانا کھائے تو انگلیاں چاٹنے یا چٹوانے سے پہلے ہاتھ رومال سے صاف نہ کرے[1] (متفق علیہ)

۱۴۷۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُسَلِّمِ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ "وَالرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ"

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوٹا بڑے کو اور راہ چلتا بیٹھے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام[2] کہا کریں۔ متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سوار پیدل کو سلام کہا کرے۔

۱۴۷۹۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوْا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جماعت میں سے ہر ایک آدمی سلام کہہ دے تو کافی ہے اور جماعت سے ایک آدمی جواب دیدے تو کافی ہے[3] اسے احمد اور بیہقی نے روایت کیا

۱۴۸۰۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُمْ إِلٰى أَضْيَقِهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کو پہلے سلام نہ کہا کرو[4] اور جب تم ان کو رستے میں ملو تو ان کو تنگ رستہ سے گزارو اسے مسلم نے روایت کیا۔

---

[1] اس کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ تم کو معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا فرض نہیں ہے۔ صرف تولیہ یا رومال سے صاف کر دینا بھی کافی ہے ۱۲

[2] دوسری حدیث میں ہے کہ سوار پیادہ کو سلام کہے اور راہ چلتا کھڑے کو اگر دونوں جا رہے ہوں تو جو پہلے سلام کہے وہ بہتر ہے۔ علماء کا اتفاق ہے کہ یہ امر وجوب کے لیے نہیں انتخاب کے لیے ہے ۱۲ [3] اس حدیث کی سند میں سعید بن خالد خزاعی مدنی ضعیف ہے ابتداء سلام سنت کفایہ ہے اور اسی طرح جواب بھی سنت کفایہ ہے۔ اگر کوئی ایک کہہ دے تو سب سے فرض ادا ہو جائے گا ۱۲ منہ

[4] اکثر سلف کا یہی مذہب ہے کہ غیر مسلم کو پہلے سلام نہ کہا جائے اگر وہ سلام کہے تو اسے جواب دیا جائے لیکن بعض نے ضرورت کے وقت ابتداء سلام کی اجازت دی ہے۔ تنگ رستہ سے گذارنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے لیے راستہ نہ چھوڑو اور اگر بھیڑ زیادہ ہو تو مسلمان کو پہلے راستہ دیا جائے اور غیر مسلم کو بعد میں ۱۲ منہ اللھم اغفر لکاتبہ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۸۱۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ لَهُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی تم میں سے چھینک مارے تو الحمد للہ کہے، اور سننے والا اس کو یرحمک اللہ کہے اور وہ اس کے جواب میں یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۴۸۲۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر پانی نہ پیا کرو۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۴۸۳۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا يُنْتَعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جوتا پہنو تو دائیں پاؤں سے پہنو اور جب اتارو تو پہلے بائیں پاؤں سے اتارو یعنی دائیں میں جوتا پہلے پہنو اور بعد میں اتارو۔ (متفق علیہ)

۱۴۸۴۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جوتا پہن کر کوئی نہ چلا کرے یا دونوں پہن لو یا دونوں اتار دو۔ (متفق علیہ)

۱۴۸۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تکبر سے تہبند لٹکا کر چلے اللہ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ متفق علیہ۔

ف۱ یہ چھینک تک جواب دیا جانے بعد میں جواب نہ دے ایک حدیث میں اس کی کیفیت اس طرح ہے کہ الحمد للہ علی کل حال اس حدیث کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے ۱۲ منہ

ف۲ کھڑے ہو کر پانی پینے کی نہی نہی تحریمی نہیں نہی تنزیہی ہے۔ جمہور کا یہی مذہب ہے ۱۲ ف۳ اس حدیث کے متعلق پہلے بیان کیا جا چکا ہے اصول یہ ہے کہ ہر عزت والا کام دائیں جانب سے شروع کیا جائے اور ہر ذلت والا کام بائیں جانب سے مثلاً جوتا پہننا یا کنگھی کرنا یا وضو کرنا دائیں جانب سے اور جوتا اتارنا استنجا کرنا وغیرہ بائیں جانب سے شروع کیا جائے ۱۲ ف۴ یہ نہی بھی تحریمی نہیں تنزیہی ہے کیونکہ اس سے آدمی برا معلوم ہوتا ہے ۱۲ ف۵ اس سے وہ آدمی مستثنیٰ ہے جسکا تہبند غفلت میں نیچے لٹک گیا ہو جسکا پیٹ بڑا ہو اور تہبند تھام نہ رہ سکتا ہو گو یہ وعید تکبر کے ساتھ مشروط ہے لیکن بغیر تکبر بھی تہبند لٹکانا منع ہے اور یہ حکم مرد کے لئے ہے ۱۲

ف۶ عورتوں کے لیے نہیں ان کو حکم ہے کہ کم از کم ایک بالشت تہبند لٹکا کر چلیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۸۶ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ.

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو ہاتھ سے پیئے۔ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا[1] ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۴۸۷ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ وَاشْرَبْ وَالْبَسْ وَتَصَدَّقْ فِيْ غَيْرِ سَرَفٍ وَّلَا مَخِيْلَةٍ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ.

اور عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھا، پی اور پہن اور صدقہ کر جس میں اسراف اور فخر[2] نہ ہو۔ اسے ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا اور بخاری نے معلق کہا۔

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

۱۴۸۸ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَأَنْ يُّنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لمبی عمر اور فراخ رزق کا طالب ہو وہ صلہ رحمی[3] کرے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۴۸۹ - وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ يَعْنِيْ قَاطِعَ رَحِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنیوالا جنت میں نہ جائے گا[4]۔ متفق علیہ۔

---

[1] دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی چیز کسی کو دو تو دائیں ہاتھ سے دو اور جب پکڑو تو ہاتھ سے پکڑو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا حرام ہے جمہور کا یہی مذہب ہے ۱۲ [2] یہ حدیث قرآن مجید کی آیت کی تفسیر ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حلال چیزوں میں بھی اسراف منع ہے تو حرام چیزوں میں مال خرچ کرنا کب جائز ہوگا اسراف یہ ہے کہ اگر آدمی حد سے زیادہ خرچ کرے ۱۲ [3] یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے آگے پیچھے نہیں ہوتا تو صلہ رحمی سے عمر کیسے بڑھ جاتی ہے اس میں نسبت اضافی ہے جو عمر اللہ کے علم میں ہے اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی اور جو ملک الموت کے علم میں ہے۔ اس میں کمی بیشی ہو جاتی ہے گویا اسے تقدیر معلق کا علم دیا جاتا ہے تقدیر مبرم کا نہیں مثلاً اسے بتایا جاتا ہے کہ اگر فلاں شخص صلہ رحمی کریگا تو اس کی عمر سو سال ہوگی ورنہ ساٹھ سال ۱۲ [4] صلہ رحمی کی حد کیا ہے اور رحم میں کون کون آدمی شامل ہیں؟ حد یہ ہے کہ قریب کا ۱۲ منہ حق دار کی وجہ سے زائل نہ ہو اور رحم میں صرف وارث شامل ہیں جن سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ بعض نے رحم میں دور کے ورثا کو بھی شامل کیا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۹۰۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر ماں باپ کی نافرمانی اور لڑکیوں کا زندہ دفن کرنا اور نہ دینا اور مانگنا حرام کیا ہے اور زیادہ باتیں کرنا اور گداگری اور مال ضائع کرنے کو اللہ برا سمجھتا ہے۔ متفق علیہ۔

۱۴۹۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَى اللّٰهِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطُ اللّٰهِ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ" اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال باپ کی رضامندی میں اللہ کی رضامندی ہے اور ماں باپ کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی[1] ہے اسے ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۴۹۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خدا کی قسم جب تک آدمی ہمسائے کے لیے وہی کچھ نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے مسلمان[2] نہیں ہوتا۔ متفق علیہ۔

۱۴۹۳۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ" قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ[3] کونسا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ شرک کرے میں نے کہا پھر کونسا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو روزی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل کر دے میں نے کہا پھر آپ نے

---

[1] اس سے ماں باپ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ اس کی شرح پہلے گذر چکی ہے ۱۲ [2] وہ ناراضگی جس سے اللہ ناراض ہو جاتا ہو یا ماں باپ کی وہ نافرمانی جسے اللہ نے حرام کیا ہے کونسی ہے؟ اس کیلئے کوئی کلیہ قاعدہ نہیں جو سلوک عام لوگوں میں ذلت کا سلوک شمار ہوتا ہے اس سے ناراضگی اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے اور جب تک ماں باپ شریعت کے مخالف حکم نہ دیں ان کی نافرمانی جرم ہے ۱۲ [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمسایہ کا مہمت بڑا حق ہے کیوں کہ اسے ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے ۱۲ [4] اس حدیث کو یہاں ہمسائے کے حقوق کے اثبات میں بیان کیا گیا ہے۔ اس حدیث سے یہ اصول معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ اختلاف مفاسد کے لحاظ سے آپس میں تفاوت رکھتے ہیں عام زنا بھی حرام ہے لیکن ہمسایہ کی بیوی سے زنا سنگین جرم ہے اور اسی طرح نیکیاں بھی اختلاف منافع کی بنا پر آپس میں متفاوت ہوتی ہیں ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَزَانِي بِحَلِيلَةِ جَارِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فرمایا کہ تو ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے متفق علیہ

۱۴۹۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ" قِيلَ: وَهَلْ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ "نَعَمْ" "يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے کہا گیا کہ کیا کوئی کبھی ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس طرح کہ آدمی کسی کے ماں باپ کو گالی دے اور وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے۔ متفق علیہ۔

۱۴۹۵۔ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ ناراض رکھے جب آپس میں ملیں تو یہ منہ ادھر کرلے وہ ادھر کرلے اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کہے۔ متفق علیہ

۱۴۹۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ" أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے اسے بخاری نے روایت کیا

۱۴۹۷۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ"

اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نیکی کو معمولی نہ سمجھو خواہ کسی کو خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔

۱؎ اس حدیث سے یہ اصول معلوم ہوا کہ حرام چیز کے اسباب بھی حرام ہوتے ہیں۔ اگر اسباب کو عمل میں لاتے وقت مسبب کی نیت نہ ہو تو بھی ان کا کرنا جرم ہے ۱۲ ۲؎ اگر ناراضگی کا باعث ذاتی معاملات ہوں تو اس میں تین دن سے زیادہ ناراض رہنا جائز نہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو پہلے سلام کہے گا وہ جنت میں جائے گا لیکن اگر بنا ناراضگی دینی معاملہ ہو تو اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں بلکہ دینی ناراضگی عین ایمان ہے۔ اس سے ناراضگی کی نمود و حد بھی معلوم ہوئی کہ آپس میں ایک دوسرے سے کلام ترک کرے اگر اس حد تک ناراضگی ہو تو وہ تین دن سے مقید نہیں ہے ۱۲ ۳؎ اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ صرف مال ہی نہیں ہوتا بلکہ ہر نیکی صدقہ ہے ۱۲ ۴؎ خندہ پیشانی بظاہر معمولی بات معلوم ہوتی ہے لیکن ہے بڑے درجہ کی چیز اس مضمون کی اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن میں خندہ پیشانی کی ترغیب دی گئی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۹۸۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ" أَخْرَجَهُمَا مُسْلِمٌ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سٹیو پکاؤ تو پانی زیادہ ڈال لیا کرو[1] اور اس سے ہمسائے کو بھی دیدیا کرو اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۴۹۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ" أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کی مصیبت[2] دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبت دور کرے گا جو کسی غریب سے اچھا سلوک کرے گا تو اللہ اس کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اچھا سلوک کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا تو اللہ اس کی پردہ پوشی دنیا اور آخرت میں کرے گا اور جبتک بندہ کسی آدمی کے کام میں رہے اللہ اس کے کام میں رہتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۰۰۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ" أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیکی کا کام بتائے اس کو بھی نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے[3] اسے مسلم نے روایت کیا

۱۵۰۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو تم سے اللہ کا نام لیکر پناہ مانگے اس کو پناہ دیدو اور جو اللہ کے نام سے مانگے اسکو دو اور جو تم سے نیکی

---

[1] یہ حکم اگر ہمسایہ غریب ہو تو وجوب کیلئے ہے اور اگر امیر ہو تو استحباب کے لیے ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ جب بھی میرے پاس جبرائیل آئے مجھے ہمسائے کے حق کی تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ شاید ہمسایہ کو وارث بنا دیا جائے گا ۱۲ [2] اس حدیث سے مسلمان کی امداد کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے ۱۲ [3] یہ بھی دلالت عام ہے کہ خیر پر ادلہ ہو یا دینی اور پھر اس لحاظ سے بھی عام ہے کہ دلالت قولی ہو یا فعلی یا تحریری اور اس لحاظ سے بھی عام ہے کہ علم شریعت کی دلالت ہو یا اور علوم نافعہ کی[4] خواہ دلالت خیر کافر کو ہو یا مسلمان کی خواہ پہلے سکوا سکا علم ہو یا نہ ہو ۱۲ [4] ابوداؤد اور نسائی میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اس کیلئے اتنی دعا نہ کرو کہ تم کو یقین ہو جائے کہ تم نے اسکا بدلہ ادا کر دیا۔ ایک حدیث میں جو کہ کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے ہے کہ جب دشمن تم سے اللہ کے نام کی پناہ مانگے تو اسے پناہ دو۔ ظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے تطبیق یہ ہے کہ قومی پناہ یا صلیبی جنگ میں پناہ اللہ کے نام نہ دی جائے کیونکہ اس سے ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے اور بصورت عدم الیفا غیر اقوام میں مسلمان قوم کی بدنامی ہوتی ہے اور اگر انفرادی پناہ کا معاملہ ہو تو اس میں اللہ کو نام کی عزت رکھنی لازم ہے اور ما اللہ سے مانگا سے اگر کوئی مانگے تو اس کو کچھ نہ کچھ دینا واجب ہے لیکن مانگنے والے کو اللہ کا واسطہ نہ دینا چاہیئے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

کرے اس کو بدلہ دے اگر نہ ہو سکے تو اس کے لیے دعا کرو اسے بیہقی نے روایت کیا۔

بَابُ الزُّهْدِ وَالْوَرَعِ

زہد اور تقویٰ کا بیان

۱۵۰۲۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ: كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور نعمان نے اپنی انگلیاں کانوں کی طرف جھکائیں کہ حلال[1] ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے جو شبہات سے بچا اس نے اپنا دین اور عزت بچالی اور جو شبہات میں پڑ گیا حرام میں مبتلا ہو گیا جیسا کہ چرواہا کہ چراگاہ کے گرد و پیش چراتا ہو کبھی ہو سکتا ہے چراگاہ میں بھی چلے جاتے ہیں ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے حرام چیزیں اللہ کی چراگاہ ہیں سن لو جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے سن لو وہ ٹکڑا دل ہے متفق علیہ۔

۱۵۰۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیسے اور کپڑے کا بندہ ہلاک ہو جائے اگر اسے کچھ ملے تو راضی رہتا ہے اور اگر نہ ملے تو ناراض ہو جاتا ہے[1] اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۵۰۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر

---

[1] اس حدیث کے مبہم سے طرق ہیں اور یہ حدیث اصول اسلام سے ہے۔ شبہات وہ چیزیں ہیں جن کے دلائل دونوں طرف برابر ہوں اور اس بناء پر علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ بدن کی اصلاح اور بگاڑ کو دل سے کے بگاڑ اور اصلاح پر موقوف کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ دل سارے بدن کا امیر ہے بادشاہ برا ہو تو رعیت بھی بری ہوتی ہے اور اگر نیک ہو تو رعیت بھی نیک ہو جاتی ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عقل کا مقام دل ہے دماغ نہیں ۱۲ سنہ فضیلۃ کا ترجمہ کپڑا بھی ہے اس سے مراد وہ لیں آدمی ہے اگر اسے کچھ ملتا رہے تو اللہ پر بھی راضی رہتا ہے اور اپنے اوپر بھی اور اگر نہ ملے تو خدا پر بھی ناراض رہتا ہے اور خود بھی جلتا رہتا ہے ۱۲ منہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِسَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

فرمایا کہ دنیا میں اس طرح گذارہ کر کہ تو کوئی پردیسی ہے یا راہ چلتا مسافر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ جب شام ہو تو صبح کی امید نہ رکھ اور جب صبح ہو تو شام کی توقع نہ رکھ اور اپنی صحت میں بیماری کا سامان کر اور زندگی میں موت کی تیاری کر اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۵۰۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا اے بیٹا تو اللہ کو یاد رکھ اللہ تجھ یاد رکھے گا۔ تو اللہ کو یاد رکھے تو تو ہر وقت اللہ کو سامنے پائے گا اور جب تو کچھ مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب مدد چاہے تو اللہ سے لے اس کو ترمذی نے روایت کر کے حسن صحیح کہا۔

۱۵۰۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۵۰۷۔ وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ

اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جس سے مجھے اللہ بھی دوست رکھے اور لوگ بھی، آپ نے فرمایا کہ دنیا سے بے نیاز ہو جا اللہ تجھے دوست رکھے گا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگ

لہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی طرف مائل نہ ہو اور اس میں سے اتنا بھی حاصل کرے جو اس کی ضروریات کے لیے کافی ہو اور زیادہ چیزیں اٹھانے کو بار سمجھے، جیسا کہ مسافر کی کیفیت ہوتی ہے ۱۲ سہ تشبہ کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ کام مذہبی شعار ہو اور اسے دینی حق بھی سمجھے اس صورت میں تو وہ آدمی بالاتفاق انہی میں سے قیامت کو شمار ہوگا اور اگر مذہبی شعار نہ ہو اور انہی کے حق یا ماحق ہونے کا اعتقاد بھی نہ ہو تو اس صورت میں اختلاف ہے بہتر یہ ہے کہ اس سے بھی پرہیز کی جائے ۱۲

سہ اللہ کو یاد رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے حدود اور اوامر و نواہی کا خیال رکھے اللہ کا یاد رکھنا یہ ہے کہ بندہ کو دونوں جہاں کی مصیبتوں سے بچائے حدیث میں کمال توحید کی تعلیم دی گئی ہے۔ حدیث اس طرح ہے کہ ساری دنیا مل کر بھی تیرا کچھ بگاڑ سکتی ہے اور نہ سنوار سکتی ہے جو اللہ چاہے گا وہی ہو گا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُحِبُّكَ النَّاسُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ وَسَنَدُهُ حَسَنٌ۔

لوگ بھی تجھے پسند کریں گے اس کو ابن ماجہ وغیرہ نے سند حسن سے روایت کیا۔

۱۵۰۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ پرہیزگار بے نیاز گمنام آدمی کو پسند کرتا ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۰۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَسَنٌ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا اسلام اسی وقت اچھا ہوتا ہے جبکہ وہ ضرورت چیزوں کو چھوڑ دے اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔

۱۵۱۰۔ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يَكْرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مَلَأَ ابْنُ آدَمَ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ" أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ۔

اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بدترین برتن جسے آدمی بھرتا ہے پیٹ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔

۱۵۱۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ" أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَسَنَدُهُ قَوِيٌّ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سارے ہی بنی آدم گنہگار ہیں لیکن بہتر گنہگار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے قوی سند سے روایت کیا۔

۱۵۱۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

لہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کے لیے صحیح نسخہ یہ ہے کہ آدمی دنیا اور دنیا والوں سے بے نیاز ہو جائے نبی صلعم نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ طمع چھوڑ دو اور لوگوں سے مایوس ہو جاؤ یہ فقر ہے اخرجہ البیہقی ۱۲ سے اللہ کی محبت یہ ہے کہ آدمی کا بھلا کرے اور ہدایت دے تقی وہ ہے جو حرام سے بچ جائے اور فضول سے باز رہے۔ غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہو اور خفی سے مراد ترک ریا ہے ۱۲ سے یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے جب آدمی کا ایمان ہوگا کہ اللہ میرے ہر قول فعل کو جانتا ہے تو وہ ہر بے ضرورت کام کو چھوڑ دے گا ۱۲ سے اس سے معلوم ہوا کہ کھانے کی توسیع بہت بری ہے یہ کئی دینی اور دنیاوی مفاسد کی بنیاد ہے۔ ابن ماجہ کی روایت ہے کہ کھاتے وقت ایک ثلث روٹی سے پر کرلو اور ایک ثلث پانی سے اور ایک ثلث سانس کے لیے خالی رہنے دو ۱۲ سے اس حدیث سے سارے بنی آدم کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن انبیاء علیہم السلام اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اس سے توبہ کے مقام رفیع کا پتہ چلتا ہے۔ آدمی کے گناہ سے اللہ تعالیٰ اتنا ناراض نہیں ہوتے جتنا کہ توبہ کرنے سے خوش ہوتے ہیں صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اگر آدمی گناہ کر کے توبہ کرنا چھوڑ دے تو اللہ اس دنیا کو ختم کر دیں اور ان لوگوں کو لا کر آباد کریں جو گناہ کر کے توبہ کریں ۱۲ منہ ۔۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّمْتُ حِکْمَۃٌ وَقَلِیْلٌ فَاعِلُہٗ۔ اَخْرَجَہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الشُّعَبِ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ وَصَحَّحَ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ مِنْ قَوْلِ لُقْمَانَ الْحَکِیْمِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاموشی عقلمندی ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں اسکو بیہقی نے شعب میں ضعیف سند سے روایت کیا اور صحیح یہ ہے کہ یہ لقمان کا قول ہے۔ موقوف

بَابُ التَّرْهِيْبِ مِنْ مَسَاوِئِ الْاَخْلَاقِ

برے اخلاق سے ڈرانے کا بیان

۱۵۱۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد سے بچو حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے کہ جیسے آگ خشک لکڑیوں کو اسکو ابوداؤد نے روایت کیا۔

۱۵۱۴۔ وَلِابْنِ مَاجَۃَ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ نَحْوُہٗ۔

اور ابن ماجہ میں انس رضی کی حدیث بھی اسیطرح ہے۔

۱۵۱۵۔ وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہادر وہ نہیں جو مقابل کو گرا لے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (متفق علیہ)

۱۵۱۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن کر چھا جائے گا۔ متفق علیہ۔

لہ فضول کلام سے منع کرنے میں بہت سی احادیث مروی ہیں ایک حدیث میں ہے کہ آدمی یا اچھی بات کرے یا خاموش رہے ایک حدیث میں ہے کہ جو خاموش رہا اس نے نجات پالی ۱۲ سکہ حسد یہ ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے اور اپنے لیے اس کی آرزو کرے یہ حرام ہے اور اگر آدمی خود کسی نعمت کا طالب ہو لیکن دوسرے سے اس کا زوال نہ چاہتا ہو تو اس کو غبطہ کہتے ہیں اگر یہ دینی کام میں ہو تو بہت اچھا ہے۔ اور اگر دنیاوی کام میں ہو تو معاف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسد کبیرہ گناہ ہے کیونکہ نیکیوں کو باطل کرنے والا ہے اور نیکیوں کو باطل کرنا کبیرہ گناہ ہی کرتے ہیں ۱۲ سکہ اس حدیث سے عفو اور درگذر کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ آدمی غصہ کے وقت انتقامی کارروائی نہ کرے اور اپنے آپ کو قابو میں رکھے ۱۲ سکہ ظلمت ظلم ہی مشتق ہے۔ ظلم یہی ہوتا ہے کہ حق پر پردہ ڈال دیا جائے اور حق نظر آئے قیامت کے دن اسی کی ظاہری شکل اندھیرا ہوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظلم حرام ہے خواہ ظلم کسی کی جان پر ہو یا عزت پر یا مال پر اسی سے یہ ہے کہ مال حاصل کرنے کی حرص ہو اور مال خرچ کرنے سے بخل ہو ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۱۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ" أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم سے بچو کہ ظلم سے قیامت میں اندھیرے چھا جائیں گے اور بخیلی سے بچو کہ پہلے لوگ اسی سے تباہ ہوئے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۱۸۔ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ: الرِّيَاءُ" أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

اور محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہاری طرف سے سب سے بڑا خوف چھوٹے شرک یعنی ریا کا ہے۔ اسے احمد نے سند حسن سے روایت کیا۔

۱۵۱۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب وہ بولتا ہے تو جھوٹ کہتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے اور امانت میں خیانت کرتا ہے۔ متفق علیہ

۱۵۲۰۔ وَلَهُمَا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: "وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ"

اور بخاری مسلم میں عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں ہے کہ جب لڑتا ہے تو گالی بکتا ہے۔

۱۵۲۱۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور قتل کرنا کفر ہے متفق علیہ۔

ف۱ ریا یہ ہے کہ آدمی طاعات بجالائے اور معصیت اور نافرمانی سے پرہیز بھی کرے لیکن اسکا مقصد یہ ہو کہ غیر اللہ کو خوش کرے یا کوئی دنیاوی غرض حاصل کرے اس کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ لوگوں کو دکھا کر کوئی کام کرے اور دوسرا یہ کہ اگر کسی نے دیکھا ہو تو خود لوگوں کو بتادے کہ میں نے یہ کام کیا ہے اسے سمعہ کہتے ہیں اور پہلی کو ریا اور یہ دونوں قسمیں حرام ہیں۔ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ نے اسکی بہت مذمت فرمائی ہے اور یہ منافق کی علامت ہے اس سے کوئی نیک کام قبول نہیں ہوتا ۱۲ ف۲ صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر یہ وہ نماز بھی پڑھتا ہو اور روزے بھی رکھتا ہو اور یہ دعویٰ بھی کرتا ہو کہ میں مسلمان ہوں نفاق دو طرح کا ہے عملی اور اعتقادی۔ عملی نفاق تو یہی ہے جسکا تذکرہ اسی حدیث میں کیا گیا ہے اور اعتقادی نفاق یہ ہے کہ آدمی دل میں کفر کو چھپائے رکھے اور ایمان کو ظاہر کرے۔ اعتقادی نفاق کفر ہے بھی بدتر عیاب تر ہے اور عملی نفاق کبیرہ گناہوں میں سے ہے جسکی بخشش کی کبھی نہ کبھی توقع ہے ۱۲ ف۳ فسق یہ ہے کہ آدمی اللہ کی اطاعت سے باہر نکل جائے چونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو گالی دینے کو ملتے فرمایا ہے اور گالی دینے والا اسی حکم سے جب باہر نکل گیا تو ناحق ہو گیا اگر کوئی شخص مسلمان کا قتل جائز سمجھتا ہو اور اسلام کی وجہ سے ۱۲ ف۴ تو اس کے حقیقی کفر کی وجہ سے ہے اور اگر یہ نہ ہو تو پھر یہ کفر کی طرح ہے ۱۲

محدث لائبریری مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۲۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکوک اور شبہات[1] سے بچو کہ شک بہت بڑا جھوٹ ہے۔ متفق علیہ۔

۱۵۲۳۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْتَرْعِیْهُ اللّٰهُ رَعِیَّةً یَمُوْتُ یَوْمَ یَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِیَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جسکو اللہ حکومت دے اور وہ رعیت پر ظلم کرے۔ تو اللہ اس پر موت کے بعد جنت حرام کر دے گا۔ (متفق علیہ)

۱۵۲۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْهِ" اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی جو حاکم میری امت پر سختی کرے تو اسپر سختی کرنا۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۲۵۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے مارنے لگے تو چہرہ پر نہ مارے[2]۔ متفق علیہ۔

۱۵۲۶۔ وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ "اَوْصِنِیْ" قَالَ "لَا تَغْضَبْ" فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ "لَا تَغْضَبْ" اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے آپنے فرمایا کہ غصہ نہ کیا کر آپنے اسکو کئی بار دہرایا اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۵۲۷۔ وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے مال میں

---

[1] یہاں ظن سے علماء نے تہمت مراد لی ہے یا اس کا مطلب یہ ہے کہ ظن کا دوسرا نام تہمت ہے اور تہمت کبیرہ گناہ ہے ۱۲ [2] غش نصیحت اور خیر خواہی کی ضد ہے اس سے معلوم ہوا کہ غش کبیرہ گناہ ہے کیونکہ جنت کا حرام ہونا سوائے کبیرہ گناہ کے نہیں ہوتا اس میں حاکموں کو تعلیم دی گئی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں اس میں ظالم حاکموں کیلئے وعید ہے ۱۲ [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدود جاری کرتے وقت منہ پر نہ مارا جائے اور دوسری حدیث میں پیٹ، پیٹھ اور سر پر مارنے سے بھی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ ان جگہوں پر مارنے سے یا مر جانے کا خطرہ ہے یا زندگی بیکار ہو جانے کا ۱۲ [4] یہ حدیث بڑی جامع ہے اس میں دین اور دنیا کی بھلائیاں جمع کر دی گئی ہیں اس لیے کہ غصہ کی وجہ سے آدمی خود نرم دل سے محروم ہوتا ہے تو دوسری طرف لوگ نا جائز ایذاؤں میں مبتلا ہو جاتے ہیں گویا یہ جرم دو گونہ جرم ہے لازمی بھی متعدی بھی ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

بغیر حق کے دست اندازی کرتے ہیں قیامت کو ان کیلئے جہنم ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۵۲۸۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ "يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا" أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی روایت کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے بندو میں نے اپنے لیے بھی ظلم حرام کر رکھا ہے اور ظلم تمہیں بھی حرام ہے تم ظلم نہ کیا کرو۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۲۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟" قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ "ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ" قِيلَ: "أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ" قَالَ "إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ" أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانیں آپ نے فرمایا کہ غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اس کو برا لگے ذکر کرے کسی نے کہا اگر وہ صحیح ہو تو بھی غیبت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہی تو غیبت ہے۔ اگر جھوٹ ہو تو وہ بہتان ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۳۰۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ: لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں حسد کرو اور قیمتیں نہ بڑھایا کرو دشمنی نہ کیا کرو غیبت نہ کیا کرو اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرا کرو کسی کے سودے پر سودا نہ کیا کرو اور اللہ کے نیک بندے بھائی بھائی بن جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسکو ذلیل کرے اور نہ اسے جھٹلائے اور نہ حقیر جانے اور تقویٰ اسجگہ ہے آپ نے تین دفعہ سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے مسلمان پر مسلمان کا مال، خون، عزت،

سلہ اس سے دلیل ہے کہ بیت المال کے مال میں خلیفہ وقت بھی ناجائز خورد برد نہیں کر سکتا یہ بھی کبیرہ گناہ ہے ۱۲ سلہ اللہ تعالیٰ نے ظلم کے لیے کوئی نجات کی صورت نہیں رکھی قرآن مجید میں ہے وقد خاب من حمل ظلما ۱۲ سلہ اس حدیث کو بہت سے صحابہ نے روایت کیا ہے اور اس کے بہت سے طرق ہیں۔ غیبت کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ یہ کبیرہ گناہوں سے ہے ۱۲ منہ ؛

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِرْضُهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حرام ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۳۱۔ وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ «اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ» أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ۔

اور قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے کہ یا الٰہی مجھ کو بُرے اخلاق، بداعمال، خواہشوں اور بیماریوں سے بچائے رکھ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا۔ اور حاکم نے صحیح کہا اور یہ لفظ اسی کے ہیں۔

۱۵۳۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کر، ہنسی ٹھٹھا نہ کر اور اس سے ایسا وعدہ نہ کر جسے تو پورا نہ کر سکے۔ اس کو ترمذی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۱۵۳۳۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ» أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي سَنَدِهِ ضَعْفٌ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں دو خصلتیں کبھی نہیں ہوتیں بخیلی اور بدخلقی۔ اسے ترمذی نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۱۵۳۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ»

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو گالی بکنے والوں کا سارا گناہ ابتدا کرنے والوں پر ہوتا ہے جبتک مظلوم زیادتی

---

۱۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کا بغض مسلمان کے متعلق حرام ہے اور اس میں کمی بیشی اس لحاظ سے ہوتی ہے کہ جس کا بغض دل میں رکھا ہے اس کا اللہ کے نزدیک کیا مرتبہ ہے جتنا اس کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بڑا ہوگا اتنا ہی بغض کا گناہ سنگین ہوگا۔ اس سے ان لوگوں کے گناہ کا اندازہ کرنا چاہیئے جو اپنے سینہ میں صحابہ کا بغض رکھنے میں تدابیر رواکا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو ۱۲ ۲ ابوداؤد اور نسائی کی حدیث میں یہ لفظ بھی ہیں اللھم انی اعوذبک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق۔ اخلاق انسان کے وہ اوصاف ہیں جیسے وہ دوسرے لوگوں سے معاملہ کرتا ہے جیسے سخاوت یا علم یہ اچھے اخلاق کی مثال ہے اور بخل اور غضب بُرے اخلاق کی ۱۲ ۳ وہ بدخلق کے متعلق تو پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ سخاوت کی علت ہے حدیث میں ہے کہ جب کوئی قوم گمراہ ہو جاتی ہے تو اس میں جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے کہ بدترین انسان اللہ کے نزدیک جھگڑالو آدمی ہے ۱۲ منہ

۴ دوسری حدیث میں ہے کہ بخیلی اور ایمان ایک دل میں اکٹھے نہیں رہ سکتے اسی طرح بدخلق کے متعلق بھی آیا ہے ۱۲ ۵ اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ بدی کا بدلہ لینا جائز ہے دوسرا یہ کہ اس سارے جھگڑے فساد کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے جبتک کہ دوسرا آدمی زیادتی نہ کرے لیکن اس کے باوجود معاف کر دینا بہتر ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

ذکر کرے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۳۵۔ وَعَنْ أَبِي صِرْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا ضَارَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ شَاقَّ مُسْلِمًا شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ" أَخْرَجَهُ أَبُو سَعِيدٍ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ۔

اور ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کو تکلیف دے اللہ اسے تکلیف دے گا[1] اور جو مسلمان پر سختی کرے اللہ اس پر سختی کرے گا اسے ابو سعید الترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔

۱۵۳۶۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ" أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بکواس کرنے والے بکواسی آدمی کو پسند نہیں کرتا اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

۱۵۳۷۔ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ" وَحَسَّنَهُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَرَجَّحَ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقْفَهُ۔

اور ترمذی میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ مومن طعنہ کرنیوالا لعنتیں پانے والا، گالی بکنے والا اور بکواسی نہیں ہوتا۔ ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح کہا اور دارقطنی نے اس کے موقوف[2] ہونے کو ترجیح دی۔

۱۵۳۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو گالی[3] نہ دیا کرو کہ انہوں نے جو کیا تھا اس کو پہنچ گئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۵۳۹۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چغل خور جنت[4] میں نہیں جائے گا

متفق علیہ

۱۵۴۰۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسلم کی حدیث میں ہے کہ یا الٰہی جو میری امت پر سختی کرے تو اس پر سختی کر اس حدیث میں دلیل ہے کہ جو شخص ظلم اور زیادتی سے مسلمان کیساتھ جھگڑا کرے اس پر اللہ تعالیٰ مشقت نازل فرماتا ہے۔ اس حدیث میں مسلمان کو تکلیف دینے سے ڈرایا گیا ہے اگرچہ وہ تکلیف معمولی ہی کیوں نہ ہو ۱۲ سلفی [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی بکنا اور لعنت ڈالنا مسلمان کا کام نہیں ہاں جس پر اللہ اور رسول نے لعنت کی ہو اس پر لعنت کرنا جائز ہے اس کے علاوہ کسی معین شخص پر لعنت جائز نہیں ۱۲ سلفی [3] کتاب الجنائز میں اس کے متعلق بحث ہو چکی ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ مردوں کے پیچھے نہ پڑا کرو مرنے کے بعد، انکی کو چھوڑ دیا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مردے کو گالی دینا حرام ہے ۱۲ سلفی [4] حافظ منذری نے کہا ہے کہ امت نے اجماع کیا ہے کہ چغل خوری حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں سے ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ" اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غضب کو روک لیا کرے گا اللہ اس سے اپنا عذاب روک لیگا اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

۱۵۴۱ - وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عِنْدَ ابْنِ اَبِي الدُّنْيَا۔

اور اس کا ایک شاہد ابن عمر رضی کی حدیث سے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

۱۵۴۲ - وَعَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا سَيِّئُ مَلَكَةٍ" اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دغاباز، بخیل اور بدخلق جنت میں نہ جائے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا۔

۱۵۴۳ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَسَمَّعَ حَدِيْثَ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" يَعْنِي الرَّصَاصَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چھپ کر لوگوں کی باتیں سنے بشرطیکہ وہ اسے سنانا نہ چاہے تو قیامت کو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۵۴۴ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "طُوْبٰى لِمَنْ شَغَلَهُ عَيْبُهُ عَنْ عُيُوْبِ النَّاسِ" اَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مبارک ہے وہ آدمی جو لوگوں کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنے عیب دیکھے اسے بزار نے سند حسن سے روایت کیا۔

۱۵۴۵ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

سلہ اس حدیث کے کئی طرق ہیں طبرانی کی روایت میں ہے کہ جو اپنے غضب کو روک لے گا اللہ اس سے عذاب کو روک لیگا اور جو اپنی زبان کو روک لیگا اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ ابو درداء کی روایت کے یہ لفظ ہیں کہ غضب کو روک لے تو تیرے لیے جنت ہے۔ ان احادیث سے غضب کو روکنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ کبیرہ گناہوں کے مقابل یہ بڑی نیکیوں سے ہے ۱۲ سلہ دوسری حدیث میں ہے کہ جب کسی کے پاس کوئی سوالی آئے تو اسے دو باتوں میں اختیار ہے کہ جو چاہے انتخاب کر لے یا سوالی کی حاجت روائی یا معذرت اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔ یہاں بدخلقی سے وہ بدخلقی مراد ہے جو آدمی اپنے خاوند اور لوگوں سے کرے۔ ویسے عام بدخلقی بھی کبیرہ گناہ ہے ۱۲ سلہ امام بخاری نے سعید مقبری سے روایت کیا ہے کہ ایک دفعہ ان کی کسی سے باتیں کر رہے تھے میں بھی پاس جا کھڑا ہوا تو آپ نے میرے سینے میں تھپڑ مارا اور کہا کہ دو آدمی جب باتیں کر رہے ہوں تو ان کی باتیں نہ سنا کرو یہ منع ہے ۱۲ سلہ ادب مفرد میں ابن عباس کی روایت میں ہے کہ جب تو کسی کا عیب دیکھے تو اپنے عیب بھی یاد کر ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَاظَمَ فِيْ نَفْسِهٖ وَاخْتَالَ فِيْ مَشْيَتِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ" اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھے اور فخری چال چلے اللہ اس کو غضب ناک حالت میں ملے گا۔[1] اسے حاکم نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۵۴۶۔ وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ" اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ۔

اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلد بازی شیطانی[2] کام ہے اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا

۱۵۴۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلشُّؤْمُ سُوْءُ الْخُلُقِ" اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ ضَعْفٌ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدبختی بدخلقی[3] ہے اسے احمد نے ضعیف سند سے روایت کیا۔

۱۵۴۸۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرنے والوں کو قیامت کے روز شہادت اور شفاعت[4] کا درجہ نہ ملے گا اسے مسلم نے روایت کیا

۱۵۴۹۔ وَعَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ" وَاَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَسَنَدُهٗ مُنْقَطِعٌ۔

اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو کسی گناہ کی عار دلائے گا تو خود وہ کام کر کے مریگا اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا اور اسکی سند منقطع ہے۔

۱۵۵۰۔ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور بہز بن حکیم باپ کے ذریعہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ تکبر حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ جس کے دل میں تکبر کا ذرہ بھی ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا ۱۲

[2] مسلم میں ابن عباس کی روایت میں ہے کہ حوصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج کو فرمایا تھا کہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ پسند کرتا ہے حوصلہ اور بردباری اگر نیا کام ہو تو اس میں جلدی کرنا چاہئے دوسرے کاموں میں خوب سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیے ۱۲ [3] یعنی ہر برائی یا مصیبت انسان کو بدخلقی سے پیش آتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اکثر خوئے خلقی یا بدخلقی اکتسابی چیزیں ہیں ۱۲

[4] اس حدیث سے یہ استنباط کیا جا سکتا ہے کہ لعنت کرنے والے کو اپیلی یا ناقد مناکر نہ بھیجا جائے ۱۲ [5] اس سے معلوم ہوا کہ مجرد عیب کا ذکر بھی گناہ ہے اگر اس کو کسی طرف منسوب کر کے کہا جائے اور اگر برا لاست عیب دار کو عیب یاد دلائے اور اسے عار دلانا مقصد ہو تو یہ دوسرا جرم ہے۔ حدیث میں ہے کہ کسی کو جوابی طور پر عیب یاد نہ دلاؤ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهُ ثُمَّ وَيْلٌ لَّهُ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

ہنسانے کیلئے جھوٹی باتیں بنا کر سنائے اس پر افسوس ہے تین مرتبہ آپ نے ہر بار ایسا ہی فرمایا اسے تینوں نے روایت کیا، اسکی سند قوی ہے۔

۱۵۵۱ - وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَفَّارَةُ مَنِ اغْتَبْتَهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُ. رَوَاهُ الْحَارِثُ ابْنُ أَبِي أُسَامَةَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ.

اور انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آدمی اگر کسی کی غیبت کرے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ اس کیلئے بخشش مانگے اسے اسامہ بن حارث نے ضعیف سند سے روایت کیا

۱۵۵۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ.

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے برا آدمی اللہ کے نزدیک جھگڑالو آدمی ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ

اچھے اخلاق کی ترغیب کا بیان

۱۵۵۳ - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ سچ بولا کرو کہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف اور جب آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہے اور جھوٹ کی تلاش کرے تو اللہ کے نزدیک وہ کذاب لکھا جاتا ہے۔ متفق علیہ

۱۵۵۴ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظن سے بچو کہ ظن بدترین

سلہ جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے اور نفاق کی علامت ہے اسی لیے یہ جھوٹ علی الخصوص بہت برا ہے کہ اس سے اپنا کوئی دنیاوی فائدہ بھی نہ ہو اور آخرت بھی خراب کرلی۔ ۱۲ سلہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ اگر کسی کی غیبت کرے تو اس سے معافی مانگے اور اگر نہ ملے تو ان کے حق میں استغفار کرے حضرت حذیفہ نے آنحضرت سے کہا تھا کہ میں اپنے گھر والوں سے ناراض ہو کر آتا ہوں میں کیا کروں آپ نے فرمایا کہ ان کے لیے استغفار کیا کر ۱۲ سلہ اس حدیث کی تشریح پہلے بیان ہو چکی ہے ۱۲ سلہ اس حدیث میں سچائی کی عظمت اور شان کا ذکر ہے کہ اس کا آخری نتیجہ جنت ہے اور جھوٹ کی برائی کا تذکرہ بھی ہے اور بتایا ہے کہ اس کا آخری نتیجہ دوزخ ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

جھوٹ ہے۔ متفق علیہ

۱۵۵۵۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ" قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ: "فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ" قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ: "غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں پر نہ بیٹھا کرو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا راستوں پر بیٹھنا ضروری ہے کہ ہمیں کئی باتیں کرنا پڑتی ہیں تو آپ نے فرمایا اگر ایسا ہی ضروری ہے تو رستے کا حق ادا کرو لوگوں نے کہا کہ اس کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا۔ تکلیف نہ دینا۔ سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم دینا۔ اور بری باتوں سے روکنا۔ متفق علیہ۔

۱۵۵۶۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جس کا بھلا کرنا چاہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۵۵۷۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا شَيْءٌ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ" أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے خلق سے زیادہ کوئی چیز ترازو میں وزنی نہیں۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے صحیح کہا۔

۱۵۵۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لہ راستوں پر بیٹھنے کے حق یہاں پانچ بیان ہوئے ہیں، دوسری حدیثوں میں اور بھی آئے ہیں، مثلاً مسافر کو راستہ بتلانا، چھینک والے کا جواب دینا وغیرہا

ن حق ہیں۔ غض البصر کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں کو نہ دیکھو، اور بھی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالو ۱۲ سہ حلال حرام کی معرفت اور اسلام کے قواعد کے

ام فقہ ہے۔ اس سے فقہ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ موجودہ اختلافات کے طوفان اس سے مراد نہیں جن کی جھول بھلیوں سے آدمی نکل نہیں سکتے ۱۲

ہ پوری حدیث میں بھی خاموشی بھی بیان کی گئی ہے۔ ابو ذر کی حدیث میں ہے کہ اے ابو ذر قولی خاموشی اور حسن خلق اختیار کر مجھے اللہ کی قسم

ات کے عمل میں اس سے زیادہ بہتر کوئی عمل نہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔ متفق علیہ

۱۵۵۹۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰى "إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ"۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی نبوت سے لوگوں کو یہ کلام ہے کہ جب تو شرم نہ کرے تو جو چاہے کر۔ اس کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

۱۵۶۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ فَإِنَّ "لَوْ" تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقت ور مومن اللہ کو کمزور مومن سے زیادہ پیارا ہے۔ اور ویسے سب اچھے ہیں۔ نفع مند چیزوں کی حرص کر اللہ سے مدد مانگ اور عاجز نہ بن اور اگر کوئی مصیبت بن جائے تو اس طرح نہ کہہ کہ اگر میں اس طرح کرتا تو اس طرح ہو جاتا، بلکہ یوں کہہ کہ جو اللہ نے چاہا وہی ہو گیا۔ اور لفظ اگر "شیطان کا دروازہ کھولتا ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۶۱۔ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَوْحٰى إِلَيَّ

اور عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی فرمائی ہے کہ تواضع کرو یہاں تک

لہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شرافت اور شرم وحیا آدمی کو گناہ کرنے سے روک دیتے ہیں کہ لوگوں کو اس کی خبر ہوگی تو کیا کہیں گے تو گویا یوں کہو کہ جو برائیاں حیا کی وجہ سے نہ ہو سکیں وہ اسلام کا حصہ حیا سے تیار ہوا اسی لیے اس خاص شاخ کا ذکر فرمایا ۱۲ سہ یعنی پہلی شریعتیں گو منسوخ ہو گئی ہیں لیکن ان کی یہ بات منسوخ نہیں ہوئی، حیا ہی تو ایک روک ہے اگر حیا نکل جائے تو گویا نفس امارہ کو کھلی چھٹی مل گئی کہ جو چاہے کرے ۱۲ سہ مومن قوی کا مطلب کیا ہے؟ یہاں ظاہری طاقت مراد نہیں، بلکہ اعمال اخروی کے لیے مضبوط ارادے کا آدمی مراد ہے اس حدیث میں "اگر" کا لفظ استعمال کرنے کی ممانعت آئی ہے اور بعض حدیثوں میں اس کے استعمال کی صورت بھی نظر آتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ اگر "اگر" کو تقدیر کا معارض بنائے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اگر اس طرح میں کرتا تو یقیناً اسی طرح ہوتا، اس عقیدہ سے اس کا استعمال حرام ہے اور اگر عقیدہ یہ ہو کہ وہی ہونا تھا جو ہو چکا اور وہی ہوگا جو تقدیر میں ہے تو اس صورت میں لفظ "اگر" استعمال کرنا منع نہیں ہے ۱۲ منہ ❊ ❊ ❊

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ" اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

کہ کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور کوئی کسی پر فخر نہ کرے[1] اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۶۲۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ بِالْغَيْبِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ۔

اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے صفائی بیان کرے اللہ قیامت کے دن اس کے چہرے کو آگ سے بچائے گا[2] اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔

۱۵۶۳۔ وَلِاَحْمَدَ مِنْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ نَحْوُهُ۔

اور مسند احمد میں اسماء بنت یزید کی حدیث بھی اسی طرح ہے۔

۱۵۶۴۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى" اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال کبھی کم نہیں ہوتا[3] اور معافی دینے سے ہمیشہ آدمی کی عزت بڑھتی ہے اور تواضع سے آدمی بلند مرتبہ ہوتا ہے اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۶۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ" اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! سلام[4] زیادہ کہا کرو، صلہ رحمی کرو، کھانا کھلاؤ، لوگ سوتے ہوں تو تم نماز پڑھو، اور اللہ کی جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ، اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

---

[1] ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بغاوت اور فخر و بڑائی جرم ہیں جن کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی ملے گی اب اندازہ کرو کہ تواضع نہ کرنے سے یہ دونوں چیزیں طبیعت میں پیدا ہوتی ہیں ۱۲ [2] اگر کوئی آدمی کسی کے پاس کسی کی غیبت کرنے لگے تو اسے چاہیئے کہ اسے روک دے اگر ہو سکے تو اس کی نیکیاں اور خوبیاں اس کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کرے ۱۲ [3] اس حدیث کو تینوں صفتوں کو اچھے اخلاق (اچھے اخلاق کی جڑ) کا لقب دیا گیا ہے۔ اس میں صدقہ، عفو اور تواضع کی تعلیم دی گئی ہے ۱۲ [4] اس طرح کی اور بھی کئی حدیثیں ہیں کہ یہ افعال جنت میں داخل ہونے کے اسباب ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۶۶- وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ" ثَلَاثًا. قُلْنَا: لِمَنْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ" أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ.

اور تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا کہ دین[1] خیر خواہی کا نام ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کس کی خیر خواہی آپ نے فرمایا اللہ کی اور اس کی کتاب کی اور اس کے رسول کی اور امرائے مسلمین کی اور عام لوگوں کی اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۶۷- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ" أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ.

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ آدمی جنت میں اللہ کے ڈر اور حسن خلق سے جائیں گے اس کو ترمذی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۵۶۸- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّكُمْ لَا تَسَعُوْنَ النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ لِيَسَعْهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ الْوَجْهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ" أَخْرَجَهُ أَبُوْ يَعْلَى وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ.

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو مال سے خوش نہیں کر سکو گے ان کو خندہ پیشانی اور حسن خلق سے خوش کرو اس کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا۔ اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۵۶۹- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ أَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ" أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے مومن بھائی کے لیے شیشہ[2] ہے۔ اس کو ابوداؤد نے سند حسن سے روایت کیا۔

۱۵۷۰- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

---

[1] اس حدیث کو مدار اسلام سمجھنا چاہیئے یہ بڑی تشریح طلب ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں۔ اللہ کی خیر خواہی اللہ پر ایمان لانا، ترک نہ کرنا، اسی کی اطاعت کرنا ہے کتاب کی خیر خواہی یہ ہے کہ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا جائے اس کے اوامر کی تعمیل کی جائے اور نواہی سے رکا جائے۔ نبی کی خیر خواہی اس کی تصدیق کرنا اور اس کی سنت کی پیروی کرنا ہے۔ ائمہ مسلمین کی خیر خواہی انکی حق میں اطاعت کرنا اور ان کی مدد کرنا ہے اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ انکی مصلحت ان کو سمجھائی جائے انکو تکلیف نہ دی جائے ۱۲ [2] حسن خلق خندہ پیشانی کا دوسرا نام ہے اور تقویٰ اوامر کو بجا لانا اور نواہی سے اجتناب کرنا ہے اس سے تقویٰ اور حسن خلق کی شان کا پتہ چلتا ہے ۱۲ [3] یہ حدیث گویا پہلی حدیث کی شرح ہے ۱۲ [4] شیشہ میں دیکھ کر آدمی اپنے حسن و قبح کو معلوم کر لیتا ہے اسی طرح مسلمان دوسرے مسلمان کو اس کے عیوب اس کو بتا دے کہ وہ ان کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور لوگوں کا محبوب بن جائے تو گویا یہ عام لوگوں کی خیر خواہی میں ہی شامل ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يُسَمِّ الصَّحَابِيَّ۔

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومن جو لوگوں میں رہتا اور ان کی تکلیف پر صبر کرتا ہے اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں سے الگ رہتا اور ان کی تکلیف پر صبر نہیں کرتا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے سند حسن سے روایت کیا اور یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے لیکن اس میں صحابی کا نام نہیں ہے

۱۵۷۱۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ" رَوَاهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا الٰہی جس طرح تو نے مجھے اچھی صورت دی ہے اچھا خلق بھی عطا فرما اسے احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا

بَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ

ذکر اور دعائیں!

۱۵۷۲۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: "اَنَا مَعَ عَبْدِيْ مَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ" اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جبتک میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے نام سے ہلتے رہیں میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا اور بخاری نے معلق بیان کیا۔

۱۵۷۳۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ

اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کو اللہ کے ذکر سے زیادہ نجات دینے والا کوئی عمل نہیں اسے ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے سند حسن سے

۱۵۷۱ مخالطت یا عزلت میں سے کون بہتر ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ امام غزالیؒ نے احیاء میں ان کے متعلق کافی بحث کی ہے اصل یہ ہے کہ حالات کے اختلاف سے یہ ایک دوسرے سے بہتر ہیں ۱۲ ۱۵۷۲ قطبہ بن مالک کی روایت سے اسی مضمون کی ایک حدیث پہلے گذر چکی ہے جس کے یہ الفاظ تھے کہ یا الٰہی مجھے بد اخلاقی سے بچا الخ اس کے تحت میں اس کے متعلق لکھا گیا ہے ۱۲ ۱۵۷۳ اس مضمون کی بہت سی حدیثیں صحابہ کرام سے مختلف الفاظ میں منقول ہیں جن سے ذکر کی بے شمار فضیلت ثابت ہوتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

روایت کیا۔

۱۵۷۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اس کو فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اور اللہ ذکر اللہ فرشتوں میں کرتے ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۷۵۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَسَنٌ۔

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کرے یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے تو اس کو قیامت کے روز اس مجلس پر افسوس ہوگا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۷۶۔ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دس دفعہ یہ کلمہ کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسے اسمٰعیل کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ متفق علیہ۔

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اکٹھے بیٹھ کر اللہ کا ذکر بھی ہے۔ صرف تخلیہ میں ذکر الٰہی کرنا ضروری نہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے وہ بھی ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور ذکر کی مجلسوں میں شامل ہوتے ہیں ۱۲ ۲؎ دوسری حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ پھر اگر میں چاہوں تو ان کو معاف کر دوں اگر چاہوں تو ان کو سزا دوں اور ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا واجب ہے کیونکہ عذاب کا وقوع یا عذاب کی دھمکی واجب ہی کے ترک سے وابستہ ہے ۱۲ ۳؎ معلوم ہونا چاہیئے کہ اس حدیث میں بھی اور دوسری حدیثوں میں بھی جو اس قسم کے الفاظ آتے ہیں کہ جو یہ کام کرے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے یا اسے اتنا بڑا اجر ملے گا۔ ان کے مطلب میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ اجر اس آدمی کو ملتا ہے جو اسے عمیشہ ادا کرے بعض کہتے ہیں کہ اس میں مداومت تو شرط نہیں البتہ اجتناب عن الکبائر ضروری ہے (باقی بر صفحہ ۴۵۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۷۷ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو دفعہ یہ کلمہ کہے اللہ پاک ہے اور اسی کی تعریف ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ متفق علیہ۔

۱۵۷۸ - وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمَ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ.

اور جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیرے بعد چار کلمے کہے ہیں کہ اگر تیرے آج کے سارے ذکر سے ان کا وزن کیا جائے تو برابر ہوں اللہ پاک ہے اسی کی تعریف ہے اس کی مخلوق کے برابر اس کے نفس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر سے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۷۹ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمہ باقی رہنے والی نیکیوں سے ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ پاک ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ ساری تعریفیں اللہ کی ہیں اللہ کی توفیق کے بغیر نہ بدی سے رکا جا سکتا ہے نہ نیکی کیجا سکتی ہے اسے نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا

وحاشیہ بقیہ صفحہ ۴۵۸) یعنی ان سے صغیرہ گناہ بخشے جاتے ہیں کبیرے نہیں بعض نے کہا ہے کہ ان میں صغیرے کبیرے کی بحث ہی نہیں یہ صرف اہل فضل کا حق بتایا گیا ہے عام لوگوں کو برا جو نہیں ملتا جو کہ ہر وقت شہوات نفسانی میں مبتلا رہتے ہیں۔ بہر حال صغیرے گناہ ہر نیکی سے معاف ہوتے رہتے ہیں بعد کبیرے بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور حقوق العباد ادا کرنے سے ہی بچا چھوڑتے ہیں۔ ویسے خلاصی کی کوئی صورت نہیں ۱۲ (حاشیہ صفحہ ماضی) ۱ھ اسی سے ان کلمات کی بہت بڑی فضیلت معلوم ہوتی ہے ۲ھ ساری حدیث اسطرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جویریہ کو وظیفہ میں مشغول چھوڑ کر نماز کو چلے گئے چاشت کے وقت واپس آئے ابھی تک حضرت جویریہ اسی طرح مشغول تھیں پھر آپ نے یہ الفاظ فرمائے اس حدیث میں ان کلمات کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کہنے والے کیلئے تکرار الفاظ کا ثواب بھی مذکور ہو جاتا ہے ۱۲ ۳ھ چند عمل شریعت میں ایسے بھی ہیں کہ انکے عامل کو مرنے کے بعد بھی انکا ثواب برابر پہنچتا رہتا ہے اور یہ عمل زناء عامہ کے کاموں میں خلوائی پنساری بنوانا، مدرسہ کھلوانا یا مسجد بنوانا یا کوئی سرائے خانہ وغیرہ لیکن بعض اعمال زناء عامہ کے علاوہ بھی ایسے ہیں جنکا مرنے کے بعد بھی برابر اجر ملتا رہتا ہے انہی میں سے یہ پانچ کلمے بھی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۸۰۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ.

اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار کلمے اللہ کو بہت پیارے ہیں جو بھی پہلے پڑھا جائے اس میں کوئی حرج نہیں سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۸۱۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلِلنَّسَائِيِّ "لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ".

اور ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے عبداللہ بن قیس کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتادوں وہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ متفق علیہ اور نسائی میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ کے سوا کہیں پناہ نہیں۔

۱۵۸۲۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ" رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ عبادت دعا ہی کا نام ہے اسے چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا۔

۱۵۸۳۔ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ مَرْفُوعًا بِلَفْظِ "الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ".

اور ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

۱۵۸۴۔ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ رَفَعَهُ "لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ" وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

اور اس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ دعا سے بڑھ کر اللہ کو کوئی چیز پیاری نہیں۔ اسے کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۵۸۰ یہ وہی کلمے ہیں جن کا ذکر پہلی حدیث میں ہو چکا ہے اور انفرادی طور پر یہ چاروں کلمے قرآن مجید میں ہیں ۱۲ سنہ ۱۵۸۱ یعنی جس طرح نفیس چیزوں کو آدمی چھپا کر رکھتا ہے اسی طرح پونکہ ان کا اجر بھی نفیس ہے اس لیے اسے چھپا کر رکھا گیا ہے ۱۲ سنہ ۱۵۸۲ طبرانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ بعض اوقات آسمان سے کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور آدمی اسی وقت اتفاقاً دعا مانگ رہا ہوتا ہے تو فضائے آسمانی میں وہ مصیبت اور دعا آپس میں لپٹ جاتی ہیں یعنی دعا مصیبت کو روک لیتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو ضرور قبول کر لیتا ہے پھر اگر جلد سے دنیا میں دے دیتا ہے اور چاہے تو آخرت کے لیے اس کا ذخیرہ اس کو عنایت فرما دیتا ہے ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۸۵۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ لَا یُرَدُّ" اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَغَیْرُہُ وَصَحَّحَہُ ابْنُ حِبَّانَ وَغَیْرُہُ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اللہ تکبیر کے درمیان دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ اسے نسائی وغیرہ نے روایت کیا اور ابن حبان وغیرہ نے صحیح کہا۔

۱۵۸۶۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا" اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ۔

اور سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار بڑا شرم والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے خالی ہاتھ لوٹاتے شرم آتی ہے نسائی کے سوا اسے چاروں نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۵۸۷۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَدَّ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَرُدَّھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَہٗ شَوَاھِدُ مِنْھَا۔

اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے تو ان کو منہ پر مل کر نیچے نہ کرتے تھے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا۔ اور اس کے اور بھی شواہد ہیں جن میں سے۔

۱۵۸۸۔ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عِنْدَ اَبِیْ دَاؤُدَ وَغَیْرِہٖ وَمَجْمُوْعُھَا یَقْضِیْ بِاَنَّہٗ حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ابوداؤد والی حدیث بھی ہے اور ان کا مجموعہ تقاضا کرتا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۸۹۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر

سلہ اذان کے باب میں یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے اس سے معلوم ہوا کہ بعض وقت بڑی قیمت رکھتے ہیں جیسا کہ نصف رات سے صبح تک کا وقت لوگوں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم اذان اور تکبیر کے درمیان کیا مانگا کریں تو آپ نے فرمایا کہ اللہ سے دین اور دنیا کی عافیت مانگو ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا سنت ہے اور انس کی حدیث میں جو نہ دیکھنے کی نفی ہے تو اس سے مطلق رفع یدین کی نفی مراد نہیں بلکہ یہ استسقاء کی طرح مبالغہ کی نفی مراد ہے ۱۲ سلہ اس حدیث کی سند میں حماد بن عیسیٰ جہنی ضعیف ہے لیکن اس کے اور بہت سے شواہد ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعا مانگنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو منہ پر ملنا چاہیئے وجہ یہ ہے کہ دعا میں ہاتھ اللہ کی رحمت سے بھر جاتے ہیں اس رحمت الٰہی کو چہرہ پر ملا جاتا ہے ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً. أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

زیادہ درود پڑھے گا وہ قیامت کو میرے زیادہ نزدیک[1] ہوگا۔ اسے کو ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۵۹۰۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدالاستغفار[2] یہ ہے کہ اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا غلام ہوں، میں تیرے عہد اور وعدے پر حسب طاقت قائم ہوں میں اپنی بداعمالیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری نعمتوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، تو میرے گناہوں کو معاف فرما تیرے سوا کوئی معافی دینے والا نہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

۱۵۹۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو صبح و شام کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین اور دنیا اور اہل اور مال میں عافیت چاہتا ہوں اے اللہ میری ستر پوشی فرما اور میرے ڈر کو دور کر دے

---

[1] جاننا چاہئے کہ درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رحمت کی دعا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ صلوٰۃ امت نے درود شریف کے متعلق اپنے اپنے تجربات بیان کئے ہیں اکثر نے یہی کہا ہے کہ ہمیں جو کچھ ملا ہے اسی سے ملا ہے۔ لا الہ الا اللہ کے ذکر کے بعد بہترین وظیفہ درود شریف ہے۔

[2] چونکہ اس استغفار میں توبہ کے تمام معانی کو جمع کر لیا گیا ہے اس لیے اس کا نام سیدالاستغفار رکھا گیا یا ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جو شخص یہ استغفار پڑھے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ تو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ میدان جنگ سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔

[3] دین کی سلامتی گناہوں سے بچنا، اہل کی سلامتی معاشرت ہے اور مال کی سلامتی یہ کہ آفات ظاہری اور باطنی سے محفوظ رہے۔ اس حدیث میں شش جہات سے اللہ کی پناہ لی ہے کیونکہ آدمی ہر چہار جانب سے اپنے دشمن شیاطین الانس والجن میں برزخت گھرا ہوا ہے۔ خصوصاً نیچے کی جانب سے آنے والے عذاب سے پناہ مانگی گئی ہے۔ جب بیرونی طور پر لوگوں کی آنکھوں کے سامنے کوئی تکلیف پہنچ ہی ہو تو کم از کم دوسرے آدمی ہمدردی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ انتہائی بدقسمت ہے وہ آدمی جسے تکلیف بھی ہو اور اسے کوئی جاننا بھی نہ ہو ۱۲ منہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ وَاحْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ" اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور میری آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں اور اوپر سے حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں، کہ نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔ اسے نسائی اور ابن ماجہ رح نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۵۹۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ" اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہونے سے[1] اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور ناگہاں تیرے عذاب کے آجانے سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۹۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ" رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں قرضہ اور دشمن کے غلبہ اور دشمن کی خوشی سے تیری پناہ لیتا ہوں[2]۔ اسے نسائی نے روایت کیا۔ اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۵۹۴۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ کہتے سنا کہ اے اللہ میں تجھے اس وسیلہ سے دعا کرتا ہوں، کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے بے نیاز ہے نہ تیری اولاد ہے اور نہ تیرے ماں باپ اور نہ تیرا کوئی شریک تو آپ نے فرمایا کہ اس نے اللہ کے اس نام

[1] نعمتیں گناہوں سے ختم ہو جاتی ہیں تو گویا دوسرے الفاظ میں یہ دعا اس طرح مانگی جا رہی ہے کہ یا الٰہی ہم اپنے برے عملوں سے تیری پناہ لیتے ہیں یہ دعا امت کی تعلیم کے لیے ہے ورنہ آپ کے کون سے گناہ تھے ۱۲ [2] قرضے کا غلبہ یہ ہے کہ آدمی اس کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو سکے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ بندہ قرض ادا کرنے کی نیت ہی توڑ دے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ضرور اس کو قرضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے ۱۲ دشمن کا غلبہ یہ ہے کہ آدمی ظالم اور غاصب سے اپنا انتقام بھی نہ لے سکے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰى وَإِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ" رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

سے دعا کی ہے کہ اگر اس کے وسیلہ سے مانگا جائے تو دیتا ہے اور دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اسے چاروں نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا۔

۱۵۹۵۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ" وَإِذَا أَمْسٰى قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ "وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ" أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو فرمایا کرتے تھے اے اللہ ہم نے تیرے ساتھ صبح اور شام کی اور تیرے ساتھ ہی ہماری زندگی اور موت ہے اور اٹھ کر تیرے پاس جانا ہے اور شام کو بھی اسی طرح کہتے اور فرماتے تیرے پاس لوٹ کر جانا ہے اسے چاروں نے روایت کیا۔

۱۵۹۶۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی۔ کہ اے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے ہم کو بچا لے

(متفق علیہ)

۱۵۹۷۔ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَ

اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے گناہ میری جہالت میری زیادتیاں

۱؎ سوال طلب حاجات کا نام ہے اور دعا اس سے عام ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کا سوال کرنے وقت انہی الفاظ سے سوال کرے کہ ان کو شرف قبول عطا ہو چکا ہے امام سندی نے کہا ہے کہ اس باب میں اس سے بڑھ کر اچھی سند والی کوئی حدیث نہیں ۱۲ ۲؎ نیند اور موت کا بڑا گہرا تعلق ہے آدمی جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو گویا موت سے زندگی پا لیتا ہے اسی لیے شام کے ذکر میں مصیر کے بجائے منشور کہا کیونکہ نیند کا وقت ہے اور صبح جو اٹھنے کا وقت ہے اس میں اسی مناسبت سے ایک النشور کے لفظ ہیں ۱۲ ۳؎ دنیا کی بھلائی میں نیک عمل نیک اولاد وسیع رزق، نافع علم سب آجاتے ہیں اور آخرت کی بھلائی میں سب سے بہتر دخول جنت ہے اور اس کے توابع مثلاً گھبراہٹ سے امن وغیرہ اور حساب کی آسانی اور جہنم کے عذاب سے نجات ہو کیونکہ جہنم ہی کا نتیجہ ہوگا اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہؓ کی آئندہ حدیث اسی کی تفسیر ہے ۱۲ ۴؎ اس دعا کو آنحضرت ﷺ سے پہلے پڑھتے تھے یا اسلام کے حاصل یہ ہوا کہ آپ کبھی اس کو دعا میں پڑھ لیتے اور کبھی بعد سلام پڑھتے اسی حدیث کو لیغفر لک اللہ ما تقدم وما تاخر علی آیت سے ملا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ امتثال امر کے لیے ایسی دعائیں پڑھا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے چونکہ حکم دیا ہے کہ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا۔

۵؎ تو آپ اسی کی تعمیل میں ایسی دعائیں مانگتے ورنہ آپ معصوم تھے ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما دے اے اللہ میرے جانے بوجھے میرے ہنسی کے میرے بھول چوک کے اور میرے دیدہ دانستہ کے سارے گناہ معاف فرما اے اللہ میرے پہلے اور پچھلے میرے پوشیدہ اور ظاہر اور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے گناہ بخشدے تو ہی پہلے اور تو ہی پیچھے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ متفق علیہ۔

۱۵۹۸ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ «اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ» أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے دین کو سنوار دے جس میں میرا بچاؤ ہے اور میری دنیا بھی بنا دے جس میں میری گذر ہے اور میری آخرت درست کر دے جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو نیکیوں کا سبب بنا اور موت کو ہر برائی سے نجات کا باعث اسے مسلم نے روایت کیا۔

۱۵۹۹ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي عِلْمًا يَنْفَعُنِي» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھے میرے علم سے نفع عطا فرما اور مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع دے اور مجھے نفع والا علم دے اسے نسائی اور حاکم نے روایت کیا۔

۱۶۰۰ - وَلِلتِّرْمِذِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ

اور ترمذی میں ابوہریرہؓ کی حدیث بھی اسی طرح ہے اور اس کے آخر میں ہے اور مجھے زیادہ علم دے ہر حالت میں اللہ کی تعریف ہے میں دوزخیوں کے

۱؎ اس حدیث میں دونوں جہاں کی بھلائیاں طلب کی گئی ہیں۔ اس میں موت کی دعا کرنا نہیں ہے بلکہ صرف آرزو ہے کہ جب موت آئے تو میرے لیے راحت اور آرام کا باعث ہو ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نافع کی التجا کرنا چاہیے اور بے نفع علم سے اللہ کی پناہ مانگنا چاہیے اور علم بے نفع وہ ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔ ابوہریرہؓ کی حدیث میں ہے کہ اگر آدمی سات دفعہ دوزخ سے پناہ مانگے تو خود دوزخ بھی اس کے لیے اللہ سے دعا کرتا ہے کہ یا الٰہی تیرا فلاں بندہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اسے مجھ سے بچا ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ" وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

حال سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ اور اس کی سند اچھی ہے

۱۶۰۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءَ "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا" أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا سکھائی تھی اے اللہ میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی جلدی کی یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے نہیں جانتا مانگتا ہوں اور ہر طرح کی برائی، جلدی کی یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے نہیں جانتا سے تیری پناہ لیتا ہوں اے اللہ میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی نے مانگی تھی۔ اور ہر اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی نے پناہ مانگی تھی۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت اور اس کا وسیلہ نیک عمل اور قول مانگتا ہوں، اور دوزخ اور اس کا وسیلہ بد قول اور عمل سے تیری پناہ لیتا ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ میری ہر تقدیر کو میرے لیے بہتر بنا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا۔

۱۶۰۲۔ وَأَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ

اور بخاری مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں اللہ کو بڑے پیارے۔ پڑھنے میں بڑے

صلے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کو اس حدیث پر ختم فرمایا ہے۔ ان کی متابعت میں بہت سے مصنفین اور مولفین نے اپنی کتب کو اسی حدیث پر ختم کیا ہے۔ اس حدیث سے میزان کا ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں بصراحت مذکور ہے۔ اس چیز میں اختلاف ہے۔ کہ موزون کیا چیز ہوگی اور اس کی کیا کیفیت ہوگی۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ نامۂ اعمال تولے جائیں گے لیکن ترجیح اس بات کو ہے کہ ہر عمل کی ایک خاص صورت ہے اور اسی شکل میں عمل بذات خود تولا جائے گا۔ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کا پتہ چلتا ہے کہ تھوڑے تھوڑے اعمال پر بہت زیادہ اجر عطا فرماتا ہے۔ حقیقت میں اللہ کی رحمت بہانہ جو ہے۔ چھوٹے چھوٹے اور بہانے بہانے سے ہی انسانوں کو بخشدیا جاتا ہے۔ اے میرے غفور الرحیم مالک اس بندہ پر تقصیر کی بخشش کے لیے غیب سے سامان مہیا فرما اور اس کو اپنی رحمت سے قبول فرما۔ آمین یا رب العالمین۔ اللھم اغفر لکاتبہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى الرَّحْمَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔	آسان۔ تول کے بڑے بھاری۔ وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (اللہ پاک ہے اسی کی تعریف ہے اللہ بہت بڑا ہے)

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

مترجم و محشی!

اَحْقَرُ الْعِبَادِ مُحَمَّد سُلَيْمَان الْكِيلَانِي عُفِيَ عَنْهُ وَعَنْ وَالِدَيْهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاِعْلَام

لِاَسْمَآءِ الرِّجَالِ الَّذِیْنَ ذَکَرَھُمْ فِیْ

بُلُوْغُ الْمَرَام

مُرتّبہ

اَحْقَرُ الْعِبَاد: حکیم محمد یوسف خادم، عُفِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

سنت پورہ (گوجراں والہ)

مؤرخہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۶۳ء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو اسحاق ۔ آپ کا اسم گرامی عمرو بن عبداللہ ہے۔ سبیعی ہمدانی کوفی ہیں۔ حضرت علی اور ابن عباس اور دیگر صحابہؓ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم کی صحبت سے بھی فائدہ اٹھایا۔ ان سے اعمش، شعبہ، ثوری روایت کرتے ہیں۔ کثیر الروایت اور مشہور تابعی ہیں۔ خلافت عثمانی کے دوسرے سال پیدا ہوئے اور ۱۲۹ھ میں وفات پائی۔

حضرت ابو اُمامہ باہلیؓ ۔ آپ کا اسم گرامی صُدَی بن عجلان ہے۔ مصر میں کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ پھر حمص تشریف لے گئے اور وہیں ۸۶ھ میں بعمر ۹۰ سال اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے۔ آپ شام میں فوت ہونے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے آخری صحابی ہیں۔ کثیر الروایت ہیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

صُدَی۔ صاد کی پیش اور دال کی زیر اور ی پر شد

حضرت ابو اُمامہ حارثیؓ ۔ آپ کے والد ماجد کا نام ثعلبہ بن حارثہ حارث بن خزرج ہے حارثی انصاری ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ اکثر کے نزدیک ایاس بن ثعلبہ بعض کے نزدیک عبداللہ یا ثعلبہ بن سہیل یا ابن عبدالرحمٰن ہے۔ حضرت ابو بردہ بن نیار کے بھائی ہیں۔ ان کی احادیث کو امام مسلم اور اصحاب سنن نے روایت کیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبداللہ بن عطیہ بن عبداللہ بن انیس جہنی روایت کرتے ہیں۔ امام حاکم بیان فرماتے ہیں۔ کہ ابو امامہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر کے لیے نکلے تو حضور نے بوجہ ان کی والدہ کے جو بیمار تھیں واپس کر دیا۔ جب گھر پہنچے تو آنے سے پہلے ان کی والدہ وفات پا چکی تھیں۔ نماز جنازہ پڑھائی اور تجہیز و تکفین کی۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی (اصابہ)

حضرت ابو اُمامہ بن سہل رضؓ ۔ بن حنیف انصاری مدنی ہیں۔ عہد رسالت مآب میں ولادت ہوئی۔ لیکن آپ سے مرسل روایات بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ، عثمانؓ، ابو ہریرہؓ ابن عباسؓ وغیرہم سے بھی سماع کیا۔ آپ سے آپ کے بیٹے محمد و سہل۔ امام زہری اور یحییٰ انصاری روایت کرتے ہیں ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

حضرت ابو امیہ مخزومیؓ ۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ آپ سے ابو المنذر مولیٰ ابو ذر رضؓ نے حدیث روایت کی ہے تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ابو ایوبؓ ۔ آپ کا اسم گرامی خالد بن زید ہے۔ انصاری اور خزرجی ہیں۔ مدینہ طیبہ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر تشریف لے گئے تو انہی کے ہاں نزول اجلال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔ حضرت علی رضؓ کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور قسطنطنیہ میں ۵۰ھ میں وفات پائی۔

حضرت ابوبردہ رضؓ۔ آپ کا اسم گرامی ہانی بن نیار ہے۔ عقبہ ثانیہ میں دوسرے ستر نفوس کے ہمراہ حاضر ہوئے غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ حضرت براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ آپ کی اولاد نہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں وفات پائی۔ حضرت علیؓ کے ہمراہ جملہ لڑائیوں میں شرکت کی آپ سے حضرت جابر اور حضرت براء روایت کرتے ہیں۔

نوٹ: ہانی۔ نون کی زیر۔ بعدہ ہمزہ نیار نون کی زیر و تخفیف یار۔

حضرت ابوبردہ رضؓ (تابعی) آپ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کے فرزند دل بند ہیں۔ جلیل القدر تابعی ہیں۔ ان کا شمار ان جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے جو کثرت روایت حدیث میں مشہور ہیں۔ اپنے والد ماجد حضرت موسیٰؓ و حضرت علیؓ سے سماع کیا قاضی شریح کے بعد منصب قضا پر فائز ہوئے حجاج بن یوسف نے ان کو معزول کر دیا۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ابوبرزہ رضؓ۔ آپ کا نام فضالہ بن عبید ہے۔ اسلمی ہیں اور قدیم الاسلام ہیں فتح مکہ کے دن انہوں نے عبداللہ بن حنظل کو قتل کیا تھا۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے بصرہ میں قیام فرمایا۔ پھر خراسان کی جنگ میں شامل ہوئے اور مقام مرو میں ۶۰ھ میں وفات پائی۔

حضرت ابوبکرہؓ۔ آپ کا اسم گرامی اور سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عبداللہ بن عثمان ابوقحافہ (دق کی پیش) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ ساتویں پشت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شجرۂ نسب میں جا ملتے ہیں۔ آپ کا لقب عتیق ہے۔ کیوں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جو شخص نار جہنم سے آزاد شدہ آدمی کو دیکھنا چاہے تو وہ حضرت ابوبکرہؓ کو دیکھ لے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے زمانہ جاہلیت اور اسلام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوئے۔ آدمیوں میں سب سے پہلے اسلام لائے آپ اور ان کے والد ماجد اور بیٹے دولتے شرف صحابیت سے بہرہ ور ہوئے۔ یہ شرف صحابہؓ میں کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ سنہ عام الفیل کے دو سال چار ماہ بعد پیدا ہوئے اور ۱۲ جمادی الاخری بروز منگل ۵۱ھ میں بعمر ۶۳ سال مغرب اور عشاء کے درمیان وفات پائی۔ ان کو ان کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس نے غسل دیا۔ اور نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ مدت خلافت ۲ سال ۶ ماہ ہے۔ بلند قسمتی کی انتہا یہ ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روضہ نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف استراحت فرمائیں اور جس طرح کہ زندگی میں صحبت نبوی سے ہمکنار رہے اسی طرح سفر آخرت میں بھی حضور کے ہمراہ ہیں۔ ع

"ایں سعادت قسمت شہباز و شاہیں کردہ اند"

ان سے صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیرہ نے روایت کی ہے۔ قلیل الروایت ہیں۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمان۔ مخزومی ہیں۔ ان کا نام اور کنیت ایک ہی ہے جلیل القدر تابعی ہیں۔ حضرت عائشہ رضہ اور حضرت ابوہریرہ رضہ سے سماع کیا اور ان سے شعبی اور زہری نے۔ ولید بن عبدالملک کی خلافت میں وفات پائی۔

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔ آپ کا نام اور کنیت ایک ہی ہے۔ تابعی ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی طرف سے مدینہ منورہ کے مجسٹریٹ مقرر ہوئے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ابی بکرۃ رضہ۔ آپ کا نام نفیع ہے۔ حضور کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ بصرہ میں قیام فرمایا اور وہیں ۵۱ھ یا ۵۲ھ میں راہی ملک بقا ہوئے۔ ان سے خلق کثیر نے روایت کی ہے۔ نفیع۔ ن پر پیش۔ ف پر زبر اور ی پر سکون۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضہ۔ اسی کنیت سے مشہور ہیں۔ آپ کا نام ناسی جرہم بن ناشب ہے۔ قضاعہ قبیلہ کے ایک فرد خشین بن نمیر کی طرف نسبت ہے۔ حضور کے دست اقدس پر بیعت رضوان سے مشرف ہوئے۔ حضور نے ان کو قوم کی طرف مبلغ بنا کر بھیجا۔ ان کی مساعی جمیلہ سے ساری قوم نے دعوت اسلام کو قبول کیا۔ شام میں سکونت پذیر ہوئے اور وہیں ۷۵ھ میں راہی ملک بقا ہوئے۔ جرہم۔ جیم اور ھ کی پیش سے۔

حضرت ابوجحیفہ رضہ۔ یہ آپ کی کنیت ہے اور نام وہیب بن عبداللہ ہے۔ عامری ہیں۔ اصاغر صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ کوفہ میں قیام فرمایا۔ ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے تھے کہ جناب مصطفےٰ اپنے مالک حقیقی کو جا ملے لیکن ان کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سماع ثابت ہے۔ کوفہ میں ۷۴ھ میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے عون اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

جُحَیفہ۔ جیم کی پیش اور ح کی زبر اور ف کے ساتھ۔

حضرت ابوجہیم بن حارث رضہ ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عبداللہ بن حارث بن صمۃ۔ انصاری ہیں۔ جُہَیم۔ جیم کی پیش۔ ح کی زبر اور ی کی سکون۔ صمۃ۔ صاد کی زیر اور میم کی شد۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو جہم رضؓ آپ کا نام عامر بن حذیفہ ہے۔ عدی قرشی ہیں۔ کنیت ہی مشہور ہیں۔ یہ وہی ہیں۔ جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے انجانیہ یعنی چادر طلب کی تھی۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ابو جعفر الباقر رضؓ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے محمد بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب۔ ابو جعفر آپ کی کنیت مبارکہ ہے ۵۶ھ میں ولادت ہوئی۔ اور ۱۱۷ھ میں بعمر ۶۳ سال مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں سپرد خاک کیے گئے۔

حضرت ابو حذیفہ رضؓ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ۔ آپ کے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا ہے۔ کہ مہشم۔ بعض نے ہشیم۔ بعض نے ہاشم فضلاء صحابہ سے ہیں۔ غزوۂ بدر۔ احد اور دیگر غزوات میں شامل ہوئے خلافت صدیقی میں یمامہ کی لڑائی میں بعمر ۵۳ سال شہید ہوئے۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضؓ آپ کا نام عبد الرحمٰن بن سعد ہے۔ انصاری خزرجی اور ساعدی ہیں آپ کی کنیت آپ کے نام پر غالب آگئی ان سے جماعت کثیرہ نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضؓ کی امارت کے آخری دنوں میں وفات پائی۔

حضرت ابو الدرداء رضؓ آپ کا نام عویمر بن عامر ہے۔ انصاری اور خزرجی ہیں۔ کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ درداء آپ کی دختر نیک اختر تھیں۔ اسی وجہ سے ابو الدرداء کہلائے۔ فقیہ، عالم، حکیم تھے۔ متاخر الاسلام میں شام میں سکونت پذیر ہوئے۔ دمشق میں ۳۲ھ میں وفات پائی۔

حضرت ابو ذر رضؓ آپ کا اسم گرامی جندب بن جنادہ ہے۔ مشاہیر صحابہ سے ہیں۔ قبیلہ غفار سے ہیں۔ بہت بڑے زاہد اور متقی اور درویش صفت تھے سرمایہ داری کے بہت بڑے مخالف تھے۔ مکہ معظمہ میں ہی نور توحید سے منور ہوئے کہتے ہیں۔ ان کا مسلمان ہونے میں پانچواں نمبر ہے۔ مسلمان ہو کر اپنی قوم غفار میں چلے گئے۔ یہاں تک کہ غزوۂ خندق کے بعد مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک چیونٹی روٹی پر چڑھ گئی تو اس کو دیکھ کر فرمانے لگے۔ اے چیونٹی اس وقت روٹی تو لینے سے روٹی کا وزن نہیں بڑھتا لیکن بروز قیامت اگر تیرے وزن جتنی نیکی بھی ہو گی۔ تو وہ نامۂ اعمال میں تولی جاوے گی اور وزن میں بڑھ جاوے گی۔ اسی وجہ سے ان کی کنیت ابو ذر پڑ گئی۔ مقام ربذہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ یہاں تک کہ وہاں ہی ۳۲ھ میں خلافت عثمانی میں وفات پائی۔ بعثت نبوی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قبل بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ ان سے صحابہ اور تابعین کے جم غفیر نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو رافع رضہ آپ کے اسم گرامی میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسلم کہا۔ بعض نے ابراہیم اور بعض نے ہرمز۔ آپ کی کنیت آپ کے نام پر غالب آگئی۔ قبطی ہیں۔ قبل از غزوہ بدر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ پہلے حضرت عباسؓ کے غلام تھے۔ بعدہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلعم کی خدمت کے لیے ہبہ کر دیا۔ انہی نے حضرت عباسؓ کے اسلام لانے کی خوشخبری آنحضرت کو سنائی۔ اسی خوشی میں آنحضرت نے آپ کو آزاد فرمایا۔ لہٰذا آپ آنحضرت کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ شہادت حضرت عثمانؓ سے چند یوم پیشتر وفات پائی۔ امام سیوطی فرماتے ہیں۔ خلافت حضرت علیؓ میں وفات پائی۔ آپ سے خلق کثیر نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو رمثہ رضہ۔ آپ کے نام میں اختلاف ہے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ ابو رمثہ رفاعہ بن یثربی التیمی امراء القیس بن زید بن مناۃ بن تیم کی اولاد میں سے ہیں۔ کہا گیا ہے آپ کا نام حمارہ بن یثربی ہے۔ آپ اپنے والد کے ہمراہ آستانہ نبوی پر حاضر ہوئے۔ آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے ایاد بن لقیط روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو الزبیر رضہ۔ آپ کا اسم گرامی محمد بن اسلم یا محمد بن مسلم ہے۔ مکی ہیں۔ حکیم بن حزام کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مکہ معظمہ کے طبقہ ثانیہ کے تابعین میں سے ہیں۔ جابر بن عبداللہ سے سماع کیا ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔ جماعت کثیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو سعید رضہ۔ آپ کا اسم گرامی سعد بن مالک ہے۔ انصاری خدری ہیں۔ کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ حافظ حدیث اور کثیر الروایت وعالم و فاضل تھے۔ ان سے صحابہؓ اور تابعینؒ کی بہت بڑی جماعت نے روایت کی ہے ۷۴ھ میں بعمر ۸۴ سال مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ اور جنت البقیع کے مبارک مقام میں آخری آرام گاہ حاصل کی۔ خدری۔ خ کی پیش اور دال کی سکون۔ انصار کے ایک قبیلہ خدرہ کی طرف نسبت ہے۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمان

آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمان بن عوف۔ زہری اور قرشی ہیں۔ مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ سے ہیں مشاہیر تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کا نام اور کنیت ایک ہی ہے۔ کثیر الحدیث ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ و ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے سماع کیا۔ اور ان سے زہری۔ یحییٰ بن کثیر شعبی وغیرہم نے روایت کی ہے ۹۴ھ یا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴ھ یا ۷۳ھ میں بعمر ۷۲ سال وفات پائی

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ۔ آپ کا اسم گرامی صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ہے اموی قرشی ہیں۔ سنہ عام الفیل سے دس سال پیشتر پیدا ہوئے۔ رؤسا اور اشراف قریش سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن جب آپ کو عسکر اسلام نے پکڑ لیا اور حضرت عباسؓ نے پناہ دے کر خدمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کر دیا تو مسلمان ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جبہ پہن لیا۔ آپ مولفۃ القلوب سے ہیں۔ حنین میں حاضر ہوئے تو حضور صلے آپ کو ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی مال غنیمت سے عطا فرمائی۔ غزوۂ طائف میں آپ کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ غزوۂ یرموک تک اسی طرح رہے یہاں تک کہ دوسری آنکھ پر پتھر لگنے سے بالکل نابینا ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں ۳۴ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع کی گود میں سلا لئے گئے۔ آپ سے عبداللہ بن عباسؓ نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو سمح رضی اللہ عنہ۔ آپ کا اسم گرامی ایاد (ہمزہ کی زیر) ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدامین سے ہیں۔ کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی

حضرت ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ۔ آپ کا اسم گرامی خویلد بن عمرو ہے۔ کعبی۔ عدوی خزاعی ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے مدینہ منورہ میں ۶۸ھ میں وفات پائی۔ آپ کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ آپ سے جماعت کثیرہ نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ۔ آپ کا نام مالک بن قیس مازنی ہے۔ کہا گیا ہے۔ قیس بن مالک کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں شامل ہوئے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ صرمہ۔ صاد کی زیر سے۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ۔ آپ کا اسم گرامی عامر بن واثلہ ہے۔ لیثی اور کنانی ہیں۔ آپ کی کنیت آپ کے نام پر غالب آگئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کی آٹھ بہاریں دیکھیں مکہ معظمہ میں ۱۰۳ھ میں وفات پائی روئے زمین کے آخری صحابہ سے ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری کے بھائی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ کہا گیا ہے۔ ہانی بن قیس۔ یا عبدالرحمٰن یا عبادہ یا عبید۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ ان کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ عامر بن عبداللہ بن جراح فہری قرشی ہیں۔ عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو امین ہذہ الامۃ کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ زیور اسلام کے ساتھ آراستہ ہوئے۔ احد کے دن چٹان کی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمے رہے۔ خود کے وہ دو حلقے جو چہرۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کھب گئے تھے۔ انہوں نے اپنے دانتوں سے نکالے جن کی وجہ سے سامنے کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے۔ ۱۸ھ میں طاعون عمواس کے زمانہ میں بعمر ۵۸ سال وفات پائی حضرت معاذ بن جبل نے نماز جنازہ پڑھائی اور یہاں میں مدفون ہوئے۔ ان سے صحابہؓ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو عمیر بن انس بن مالک رضؓ آپ کا نام عبداللہ کہے۔ اپنی انصارہ پھوپھیوں سے روایت کرتے ہیں۔ اصاغر تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ اپنے والد ماجد حضرت انس کے بعد طویل زمانہ زندگی گذاری۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ابو عیاش زرقی رضؓ آپ کا نام زید بن صامت ہے انصاری اور زرقی ہیں قریباً ۷۴ھ میں وفات پائی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضؓ ۔ یہ آپ کی کنیت مبارکہ ہے اور اسم گرامی حارث بن ربعی ہے۔ انصاری ہیں۔ حضور کے شہسواروں میں سے یہ بھی ایک شہسوار تھے۔ مدینہ منورہ میں ۵۴ھ میں بعمر ۷۰ سال وفات پائی۔ بعض کا کہنا ہے کہ حضرت علی کی خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔ اور حضرت علیؓ کے ہمراہ سب غزوات میں شریک ہوئے ان کی کنیت ان کے نام پر غالب آگئی۔ ربعی راء کی زیر۔ اور ب کی سکون۔ اور عین کی زیر سے ہے۔

حضرت ابو القمیس رضؓ ۔ تی کی پیش۔ آپ کا نام وائل بن افلح ہے۔ بعض نے جعد کہا ہے ابن عبدالبر فرماتے ہیں۔ ہم آپ کو صرف ایک حدیث میں پہچانتے ہیں زیادہ تذکرہ معلوم نہیں ہو سکا۔

حضرت ابو قلابہ رضؓ ۔ آپ کا اسم گرامی عبداللہ بن زید الجرمی ہے۔ مشہور و معروف تابعی ہیں حضرت انس سے سماع کیا۔ اور آپ سے خلق کثیر نے استفادہ کیا۔ امام سختیانی فرماتے ہیں واللہ ابو قلابہ بڑے عقلمند۔ سریع الفہم فقہاء سے ہیں۔ آپ کو عہدۂ قضاء کی پیش کش کی گئی۔ انکار کر دیا۔ اسی ڈر کی وجہ سے راہ فرار اختیار کر کے مقام وادی میں سکونت پذیر ہوئے ۱۰۴ھ میں شام میں وفات پائی۔ نوٹ:۔ قلابہ۔ قاف کی زیر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لام کی تخفیف۔ جو ہمی جیم اور راء کی زبر سے۔

حضرت ابو محذورہؓ۔ آپ کا اسم گرامی سمرہ بن معین یا سمرہ بن اوس یا سمرہ بن معبر ہے۔ فتح مکہ کے دن یہی موذن تھے۔ ساری زندگی مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔ اور وہاں ہی ۵۹ھ میں وفات پائی۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

حضرت ابو مرثد غنویؓ۔ آپ کا اسم گرامی کناز بن حصین ہے۔ بعض کا خیال ہے مرثد بن ابی مرثد نام تھا۔ کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ یہ اور ان کے فرزند ارجمند جناب مرثد غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ اکابر صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے حضرت امیر حمزہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے واثلہ بن الاسقع اور عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں۔ حضورؐ کی زندگی ہی میں غزوہ رجیع میں ۳ھ میں وفات پائی۔

کناز۔ کاف کی زبر۔ نون کی شد اور زائے کے ساتھ۔

حضرت ابو مریم ازدیؓ۔ آپ کا نام عمرو بن مرہ جہنی ہے اور ازدی بھی کہا گیا ہے۔ اکثر غزوات میں شریک ہوئے۔ شام میں قیام کیا۔ خلافت معاویہ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو مسعودؓ۔ آپ کا اسم گرامی عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ہے۔ انصاری ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے۔ جمہور اہل علم و اہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہو سکے۔ آپ کی نسبت بدری اس لیے مشہور ہے کہ بدر کے پانی پر ٹھہرے اسی وجہ سے بدری مشہور ہو گئے۔ کوفہ میں قیام کیا اور حضرت علیؓ کی خلافت میں کوفہ ہی میں وفات پائی۔ بعض نے کہا ہے۔ کہ ۴۱ھ یا ۴۲ھ میں فوت ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے بشیر اور ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰؓ۔ آپ کا اسم گرامی عبداللہ بن قیس ہے۔ اشعری ہیں۔ مکہ معظمہ میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ہجرت حبشہ کی۔ پھر اہل کشتی کے ہمراہ اس وقت واپس تشریف لائے۔ جب حضورؐ خیبر میں قیام فرما تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو ۱۷ھ میں حاکم بصرہ مقرر فرمایا اور شہر اہواز کو فتح کیا۔ خلافت عثمانی کے شروع میں بصرہ ہی میں قیام فرمایا پھر وہاں سے معزول ہو کر کوفہ کے حاکم ہوئے۔ حضرت عثمان کی شہادت تک کوفہ ہی میں رہے۔ پھر تحکیم کے بعد مکہ معظمہ واپس لوٹ آئے۔ اور مکہ شریف ہی میں ۴۴ھ میں وفات پائی۔

حضرت ابو واقد اللیثیؓ۔ آپ کا اسم گرامی حارث بن عوف ہے۔ قبیلہ لیث سے ہونے کی وجہ سے لیثی مشہور ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ مکہ معظمہ میں ایک سال تک مجاورت کی اور وہیں ۶۸ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بعمر شصت سال وفات پائی۔ اور مقام نیغ میں مدفون ہوئے۔

حضرت ابوہریرہؓ آپ کے نام میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن بن صخر ہے۔ خیبر کے سال مسلمان ہوئے اور غزوۂ خیبر میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ کثیر الحدیث ہیں۔ آپ کے فضائل و محامد بے شمار ہیں۔ مدینہ طیبہ میں ۵۸ھ میں بعمر ۷۸ سال وفات پائی۔

حضرت ابو ہندؓ آپ کا نام حضرت ایاس ہے۔ بنی بیاضہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ حجام تھے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگیاں لگائی تھیں۔ صغار صحابہ میں شامل ہیں حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ و حضرت جابر سے سماع کیا۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ براہ راست رسول اللہ صلعم سے روایت نہیں کی۔

حضرت ابن بجینہؓ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ عبداللہ بن مالک بن قشب ازدی۔ جلیل القدر تابعی ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بجینہ بنت حارث بن مطلب ہے۔ والدہ کے نام سے ہی مشہور ہیں حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت میں ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں وفات پائی۔ قشب۔ ق کی زیر اور شین کی سکون اور پ کے ساتھ۔

حضرت ابن عباسؓ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام لبابہ بنت حارث تھا۔ جو کہ حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہمشیرہ تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت مبارک کے وقت آپ کی عمر مبارک ۱۳ سال تھی۔ امت کے چنے ہوئے افراد سے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حکمت، فقہ اور تاویل کی دعا فرمائی تھی۔ ترجمان القرآن اور حبر الامت کے لقب سے مشہور ہیں۔ دو دفعہ حضرت جبریل امین علیہ السلام کو دیکھا۔ حضرت مسروق تابعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ نہایت خوبصورت اور شکیل تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ کی موجودگی میں ان سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ آخری عمر میں نابینا ہو گئے۔ مقام طائف میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت میں بعمر ۷۱ سال وفات پائی۔ ان سے بہت سے صحابہ کرام اور تابعین عظام نے روایت کی ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ آپ کا اسم گرامی عبداللہ اور کنیت مبارکہ ابو عبدالرحمٰن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدامان خاص اور صاحب سر تھے۔ سفر میں جناب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور کفش مبارک اور وضو کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی ان کے سپرد ہوتا۔ حبشہ کی طرف بھی ہجرت کی۔ غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت سے سرفراز فرمایا۔ ابن ام عبد کے لقب سے ملقب ہوئے۔ آپ سیرت، خصلت اور چال، ڈھال میں سید الثقلین صلعم کے مشابہ تھے۔ مدینہ منورہ میں ۳۲ھ میں بعمر ۶۰ سال وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

حضرت ابنۃ الجون رضؓ۔ آپ کے نام میں اختلاف ہے۔ قصہ یوں ہے کہ نعمان بن ابو الجون کندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ عرب کی حسین و جمیل جوانوں میں سے ایک بیوہ ابنۃ الجون کا نکاح آپ سے کردوں جو کہ پہلے اپنے چچازاد بھائی کے نکاح میں تھیں۔ اور وہ مر گیا ہے۔ آپ کا کیا ارادہ ہے۔ آپ نے قبول فرمالیا۔ نعمان نے کہا کہ میرے ساتھ کوئی آدمی بھیجئے جو اسے لے آئے۔ آنحضرت نے ابو اسید ساعدی رضؓ کو بھیجا۔ وہ اپنے ہمراہ لے آئے اور بنی ساعدہ میں ان کو ٹھہرایا۔ آنحضور اس وقت بنی عمرو بن عوف میں تشریف فرما تھے۔ آپ کو خبر کی گئی۔ آپ نے ابنۃ الجون سے نکاح کر لیا۔ ابنۃ الجون کو صاحب جمال دیکھ کر کسی نے ان کو کہا کہ جب حضورؐ کے ہاں جاؤ تو کہنا اعوذ باللہ منک، کیونکہ یہ بات حضور صلعم کو بہت پسند ہے۔ چنانچہ ابنۃ الجون نے دھوکہ میں آکر یوں ہی کہہ دیا یہ واقعہ ماہ ربیع الاول ۹ھ کا ہے۔ باقی قصہ حدیث میں مشہور ہے۔

حضرت افلح رضؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد فرمودہ غلام ہیں۔ کہا گیا ہے کہ حضرت ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ سے حبیب مکی روایت کرتے ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت اسامہ بن زید رضؓ۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے اسامہ بن زید بن حارثہ قضاعی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام برکت کنیت ام ایمن ہے۔ آپ حضور کی دایہ بھی تھیں۔ آپ کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب کی آزاد کردہ لونڈی تھیں۔ حضرت اسامہ حضور کے آزاد کردہ غلام زید کے بیٹے تھے آپ کے والد ماجد حضرت زید بھی حضور کے محبوب اور آزاد کردہ غلام تھے۔ حضور کی رحلت کے وقت آپ کی عمر بیس سال تھی۔ وادی القریٰ میں نزول فرمایا۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد وفات پائی۔ بعض کا قول ہے ۵۴ھ میں وفات پائی۔ ابن عبدالبر کا قول ہے کہ یہی میرے نزدیک صحیح ہے۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضؓ۔ آپ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کی ہمشیرہ ہیں اور عمر میں ان سے دس سال بڑی تھیں۔ مکہ معظمہ میں ہی زیور اسلام سے آراستہ ہوئیں۔ کہا گیا ہے۔ کہ ان سے پہلے ۱۷ آدمی مسلمان ہو چکے تھے۔ آپ حضرت عبداللہ بن الزبیر کی والدہ ماجدہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن الزبیر کی شہادت کے دس دن بعد بعمر ۷۰ سال اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ۔ آپ حضرت جعفر بن ابوطالب کی بیوی ہیں۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے غزوۂ موتہ میں شہید ہو جانے کے بعد ان سے صدیق اکبر نے نکاح کیا۔ وفات صدیق اکبر کے بعد حضرت علی کے عقد میں آئیں۔ حضرت علی سے ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام یحییٰ رکھا گیا۔ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی وہاں ان کے ہاں حضرت جعفر سے تین لڑکے محمد، عبداللہ، عون پیدا ہوئے۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ ان سے بڑے بڑے صحابہؓ نے روایت کی ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت اسماء بنت یزید ۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ اسماء بنت یزید بن السکن بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن الحارث آپ انصاریہ اوسیہ اشہلیہ ہیں۔ اور آپ کی کنیت ام سلمہ ہے۔ ان کو خطیبۃ النساء کہا جاتا تھا۔ ان سے ان کے بھتیجے محمود بن عمرو الانصاری اور مہاجر بن ابی مسلم اور شہر بن حوشب روایت کرتے ہیں۔ غزوۂ یرموک میں شامل ہو کر خیمہ کی چوبوں سے نو رومیوں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد طویل زمانہ زندہ رہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ اشعث بن قیس بن معدیکرب آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ کندی ہیں۔ قبیلہ کندہ کے رئیس اعظم تھے۔ ۹ھ میں بصورت وفد حاضر ہوئے۔ جاہلیت میں بھی رئیس تھے۔ اور اسلام میں بھی بارعب تھے۔ وفات آنحضور کے بعد مرتد ہو گئے پھر خلافت صدیقی میں توبہ کر کے داخل اسلام ہوئے کوفہ میں قیام کیا۔ ۴۰ھ میں کوفہ ہی میں وفات پائی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت امام حسن بن حضرت علی نے پڑھائی۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ ۔ آپ کا نام عبدالرحمٰن بن ابی عمار ہے۔ مکی ہیں۔ ابوزرعہ اور نسائی نے ان کی توثیق کی ہے۔ کثرت عبادت کی وجہ سے قس مشہور ہوئے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت اکیدر دومۃ الجندل ۔ آپ کا نام اکیدر بن عبدالملک ہے۔ دومۃ الجندل کے لقب سے مشہور ہیں۔ نوٹ :۔ اکیدر۔ ہمزہ کی پیش۔ دومۃ الجندل۔ د کی پیش۔ نیز ایک مقام کا نام ہے جو کہ شام و حجاز کے درمیان واقع ہے۔ سبل السلام میں لمبا واقعہ مذکور ہے۔

حضرت امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا ۔ آپ کے والد کا نام ابوالعاص تھا۔ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم کی دختر نیک اختر تھیں۔ فاطمہ رضی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی نے حضرت امامہ سے نکاح کیا۔ حضرت فاطمہؓ نے وفات کے وقت وصیت کی تھی کہ میرے بعد امامہ سے نکاح کرنا۔ حضرت زبیر بن عوام نے حضرت امامہ بنت زینب کا نکاح حضرت علی سے پڑھا۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت امرأۃ ثابت بن قیسؓ حضرت امام بخاری عکرمہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کا نام جمیلہ تھا۔ اور حضرت امام بیہقی مرسل طریقہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کا نام زینب بنت عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ واللہ اعلم۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ام حبیبہؓ ۔ ام المومنین ہیں۔ آپ کا اسم گرامی رملہ بنت ابوسفیان بن صخر بن حرب ہے آپ کی والدہ ماجدہ کا نام صفیہ بنت ابوالعاص ہے جو کہ حضرت عثمان بن عفان کی پھوپھی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے نکاح کرنے کے وقت میں اور مقام نکاح میں اختلاف ہے کہتے ہیں کہ ان کا نکاح زمین حبشہ میں پڑھا گیا اور نجاشی نے نکاح پڑھایا اور حق مہر چار سو دینار یا چار ہزار درہم نجاشی شاہ حبشہ نے اپنی گرہ سے ادا کیا۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حبشہ سے لانے کے لیے حضرت شرجیل بن حسنہ کو بھیجا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیبہ میں نکاح کیا۔ اور حضرت عثمان بن عفان نے نکاح کا خطبہ پڑھا۔ مدینہ طیبہ میں ۴۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے جماعت کثیرہ نے روایت کی ہے۔

حضرت ام سلمہؓ ۔ آپ کا اسم گرامی ہند بنت ابی امیہ ہے۔ پہلے آپ عبدالاسد ابوسلمہؓ کی زوجیت میں تھیں۔ ۳ھ میں ابوسلمہ کی وفات کے بعد جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ابھی ماہ شوال کے چند دن باقی تھے۔ ان کو اپنے حرموں میں شامل کر لیا۔ مدینہ منورہ میں ۶۲ھ میں بعمر ۸۴ سال وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ ان سے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہؓ و زینب بنت ام سلمہ و عمر بن ام سلمہ و ابن المسیب نے روایت کی ہے۔ اور دیگر صحابہؓ اور تابعین رحمہ نے بھی۔

حضرت ام سلیمؓ ۔ بنت ملحان۔ ان کے نام میں اختلاف ہے کہا گیا ہے سہیلہ، رملہ، ملیکہ، غمیصہ، رمیصاء، مالک بن نضر کے نکاح میں تھیں جو کہ حضرت انس کے والد ہیں۔ مالک کے قتل ہو جانے کے بعد اسلام میں داخل ہوئیں۔ حضرت ابوطلحہ نے ان سے نکاح کا ارادہ کیا۔ ابوطلحہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے ابوطلحہ سے کہا۔ مسلمان ہو جایئے پھر نکاح کروں گی۔ اور تمہارا مسلمان ہونا ہی حق مہر میں شمار کر لوں گی۔ چنانچہ ابوطلحہ مسلمان ہو گئے، اور ان سے نکاح کر لیا۔ ان سے خلق کثیر نے روایت کی ہے۔ تاریخ وفات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہیں ہو سکی۔ ہجان۔ میم کی زیر، لام کی سکون اور ح کے ساتھ۔ ان کے ساتھ جس یتیم کا ذکر ہے اس کا نام عمرو ہے۔

حضرت ام عطیہؓ۔ آپ کا اسم گرامی نسیبہ بنت کعب ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے نسیبہ بنت الحارث۔ انصاریہ ہیں۔ بہت بڑی صحابیات میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ حضورؐ کے دست اقدس پر بیعت کی اور اکثر غزوات میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی تیمارداری ان کے سپرد ہوتی۔

نسیبہ۔ نون کی پیش اور سین کی زبر اور یاء کی سکون اور ب کی زبر کے ساتھ۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ام کرزؓ۔ کعبیہ، خزاعیہ مکیہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کرتی ہیں۔ ان سے عطاء و مجاہد وغیرہما روایت کرتے ہیں ان کی حدیث عقیقہ میں ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ کُرز۔ کاف کی پیش اور راء کی سکون اور زاء کے ساتھ۔

حضرت ام ورقہ بنت نوفل۔ الاسدیہ والانصاریہ۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث بن عویمر بن نوفل الانصاریہ اسدیہ۔ جد اعلیٰ کی طرف نسبت ہے۔ ابوداؤد میں روایت ہے کہ حضور جب غزوۂ بدر کے لیے تیار ہوئے تو حضرت ام ورقہ فرمانے لگیں یا رسول اللہ مجھے بھی اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں بھی آپ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہو کر بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گی۔ شائد کہ مجھے بھی مولائے کریم شہادت سے نوازیں۔ محبوب رب الارض والسموات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر ہی میں ٹھہرو۔ تمہیں اللہ تعالیٰ گھر ہی میں شہادت نصیب فرمائیں گے۔ اسی بنا پر ان کا نام شہیدہ مشہور ہو گیا۔ اپنے گھر میں قرآن پاک کی تلاوت فرمایا کرتی تھیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ کہ یا رسول اللہ کیا میں اپنے گھر میں موذن نہ رکھ لوں۔ جو اذان دیا کرے۔ آپ نے اجازت فرما دی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت۔ کہ انہوں نے ایک غلام اور لونڈی کو مدبر کیا ہوا تھا۔ ان دونوں نے ان کو رات کے اندھیرے میں غافل پا کر چادر میں اچھی طرح باندھ کر چل دیئے یہ دم گھٹ جانے کی وجہ سے فوت ہو گئیں۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عمرؓ فرمانے لگے کیا وجہ ہے کہ رات خالہ ام ورقہ کے قرآن پاک تلاوت فرمانے کی آواز بالکل نہیں سنائی دی۔ حضرت عمر نے ان کو گھر کے صحن میں تلاش کیا مگر نہ پایا۔ پھر مکان کے اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ مکان کے ایک گوشہ میں گٹھڑی بندھی ہوئی پائی گئیں۔ حضرت عمر فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ تم گھر میں رہو۔ اپنے گھر ہی میں شہادت پاؤ گی۔ پھر حضرت عمرؓ مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر چڑھ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خبر کو بیان کیا اور فرمایا کہ کھوج لگا کر ام ورقہ کے قاتلوں کی تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ تلاش کرنے پر وہ غلام اور لونڈی پکڑے گئے۔ اور گرفتار کر کے عدالت فاروقی میں پیش کئے گئے حضرت عمرؓ نے ان دونوں سے بیان لیا تو دونوں نے فاروقی رعب دیکھ کر اقرار جرم کر لیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم ہی ام ورقہ کے قاتل ہیں۔ حضرت عمرؓ کی عدالت عالیہ سے ان کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے غلام اور لونڈی کو تختۂ دار پر لٹکا کر سزائے موت دی گئی۔

حضرت ام ہانیؓ آپ ابو طالب کی دختر نیک اختر ہیں۔ آپ کے نام میں اختلاف ہے بعض نے ہند۔ بعض نے فاختہ کہا۔ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ سے حضرت علی اور ابن عباس اور خلق کثیر نے روایت کی ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ام ہشام بنت حارثہؓ بن نعمان انصاریہ ہیں۔ بیعت الرضوان سے مشرف ہوئیں ان سے حبیب بن عبدالرحمٰن بن سیاف روایت کرتے ہیں۔

تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت انس بن مالکؓ آپ کی کنیت مبارکہ ابو حمزہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں سے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ انس بن مالک بن النضر الخزرجی۔ آپ دس برس کے تھے۔ جب سرکار دو عالم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم بنت ملحان نے ان کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم بنا دیا۔ خلافت فاروقی میں تبلیغ احکام کے لیے بصرہ تشریف لے گئے۔ اور وہیں ۹۱ھ میں بعمر ۱۰۳ سال وفات پائی۔ ان کے لیے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے برکت فرمائی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ان کے باغ کو سال میں دو دفعہ پھل لگتا۔ اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد ایک سو تیس تک پہنچ گئی۔

حضرت ابی بن عمارہؓ مدنی صحابی ہیں مصر میں سکونت پذیر ہوئے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ابی بن کعبؓ الاکبر۔ انصاری الخزرجی ہیں۔ کاتب وحی تھے۔ قرآن پاک کے حافظوں اور ان فقہاء سے تھے جو عہد رسالت میں عہدۂ افتاء پر مقرر ہوئے۔ ان کی کنیت حضورؐ نے ابو المنذر رکھی۔ اور حضرت عمرؓ نے ابو الطفیل۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سید الانصار کے خطاب سے نوازا۔ اور حضرت عمرؓ نے سید المسلمین کہہ کر پکارا۔ خلافت فاروقی میں ۱۹ھ میں وفات پائی۔ ان سے خلق کثیر نے روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احیاء عرب ۔ یعنی عرب کے وہ قبائل جن پر حضورؐ نے بد دُعا کی تھی ۔ اور وہ رعل ۔ ذکوان ۔ بنو لحیان تھے ۔ ان ظالموں نے حضورؐ کے ان چنے ہوئے صحابہ کو شہید کیا ۔ جو ان میں تبلیغ اسلام کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے اسی ناراضگی کی وجہ سے حضورؐ نے ان پر بد دُعا کی ۔

حضرت براء بن عازب ۔ آپ کی کنیت ابو عمارہ ہے ۔ راء کی پیش اور میم کی تخفیف اوسی انصاری اور حارثی ہیں ۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے ۔ براء بن عازب بن عازب بن حارث سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شمولیت کی ۔ کوفہ میں قیام کیا ۔ اور ۲۴ھ میں شہر رے کو فتح کیا ۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل و صفین اور نہروان میں شامل ہوئے ۔ حضرت مصعب بن عمیر کے زمانہ میں کوفہ میں وفات پائی ۔ خلق کثیر نے ان سے روایت کی ہے ۔

حضرت بروع بنت واشق ۔ ب ۔ کی زیر راء کی سکون ۔ واؤ کی زبر ۔ عین مہملہ ۔ واشق واؤ پر زبر ۔ پھر الف پھر شین اور قاف ۔ حضرت مقعل بن سنان رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھیں تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی ۔

حضرت بریدہؓ ۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ یا ابو سہل ہے ۔ باپ کا نام حصیب ہے ۔ اسلمی ہیں ۔ غزوۂ بدر سے قبل اسلام میں داخل ہوئے ۔ یزید بن معاویہ کے دور حکومت میں ۶۳ھ یا ۶۴ھ میں مقام مرو میں وفات پائی ۔ بیعت الرضوان سے مشرف ہوئے ۔ پہلے مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا ۔ پھر بصرہ میں رہائش اختیار کی ۔ پھر خراسان چلے گئے ۔ ان سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے حصیب ۔ حصب کی تصغیر ہے ۔

حضرت بریرہؓ ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی آزاد کردہ لونڈی ہیں ۔ اور حضرت عائشہؓ ۔ حضرت ابن عباس ۔ اور عروہ بن الزبیر سے روایت کرتی ہیں ۔ تاریخ وفات میں معلوم نہیں ہو سکی ۔

حضرت بسرہ بنت صفوان ۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے ۔ بسرہ بنت صفوان بن نوفل ۔ قرشیہ اور اسدیہ ہیں ۔ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی ہیں ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں ۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی ۔

حضرت بشیر بن سعد ۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج انصاری بدری ہیں ۔ کہا گیا ہے کہ انصار میں سب سے پہلے شخص یہ تھے جنہوں نے حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی ۔ ۱۲ھ خلافت صدیقی میں خالد بن ولید کے ہمراہ عین التمر میں شہید ہو گئے ۔

حضرت بلالؓ ۔ ان کے والد کا نام رباح تھا ۔ حبش کے رہنے والے ہیں ۔ ان کا تذکرہ زبان زد عوام ہے بنی جمح کے غلام تھے ۔ مسلمان ہوئے تو مشرکوں نے سخت ایذائیں دیں حضرت صدیق رضؓ نے انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرید کر آزاد کر دیا۔ حضورؐ کی ملازمت اختیار کر لی۔ حضورؐ نے انہیں مؤذن مقرر فرمایا۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضورؐ نے ان کے اور ابو عبیدہ کے درمیان مواخات کی۔ شام میں قیام فرمایا اور دمشق میں ۲۰ھ میں بعمر ۶۳ سال وفات پائی۔ اور باب صغیر میں مدفون ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حلب میں مدفون ہوئے اور باب الاربعین میں مدفون ہوئے۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت بلال بن حارث۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ بلال بن حارث بن عاصم بن سعید بن قرہ بن خلادہ بن ثعلبہ بن ثور۔ اور آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ مزنی میں ۵ھ میں بصورت وفد حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے فتح مکہ کے دن قبیلہ مزینہ کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ مقام عقیق کی جاگیر حضورؐ نے ان کو عطا فرمائی۔ مدینہ منورہ کے قریب مقام کیا اور ۶۰ھ میں بعمر ۸۰ سال وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے حارث روایت کرتے ہیں۔

حضرت بہز بن حکیم۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ قشیری۔ بصری اور تابعی ہیں۔ علماء نے اس سے احتجاج کرنے میں اختلاف ہے۔ عن ابیہ عن جدہ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ان سے تخریج نہیں کی۔ ابو حاتم فرماتے ہیں۔ ان کی حدیث لکھی جا سکتی ہے لیکن قابل حجت نہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

تمیم الداری۔ ان کے والد کا نام اوس الداری ہے پہلے عیسائی تھے۔ ۹ھ میں مشرف باسلام ہوئے ایک رکعت میں قرآن پاک ختم کر دیتے کئی کئی دفعہ بار بار ایک آیت ہی دہرا کر صبح کر دیتے۔ محمد بن منکدر فرماتے ہیں ایک رات میں حضرت تمیم داری ایسے سوئے کہ تہجد کے لیے نہ اٹھ سکے یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر سال بھر ایسا قیام کیا کہ ساری رات نہ سوئے۔ اپنے نفس کو ایک دن غافل ہونے کی سال بھر ساری رات جاگ کر سزا دی۔ اللہ اکبر مدینہ منورہ کو مسکن بنایا پھر حضرت عثمان کی شہادت کے بعد شام میں منتقل ہو گئے اور اپنی موت تک وہاں ہی قیام فرمایا یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مسجد میں چراغ روشن کیا۔ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث دجال روایت کی ہے۔ اور حضرت انس، شہر بن حوشب و عبداللہ بن وہب و قبیصہ بن ذویب وغیرہم نے بھی روایت کی ہے۔

حضرت ثابت بن ضحاک۔ آپ کی کنیت ابو زید ہے۔ انصاری اور اشہلی خزرجی ہیں۔ ۶ھ میں بیعت الرضوان کی۔ فتنہ ابن الزبیر میں وفات پائی۔ آپ سے ابو قلابہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

حضرت ثابت بن قیس بن شماس۔ خزرجی اور انصاری ہیں۔ غزوہ بدر و دیگر غزوات میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انصار کے خطیب تھے۔ آنحضرت صلعم نے آپ کو جنت کی بشارت دی تھی۔ اکابر صحابہؓ سے ہیں۔ ۱۲ھ میں یمامہ کے دن مسیلمہ کذاب سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

حضرت ثمامہ بن اثال۔ اہل یمامہ کے سردار ہیں۔ گرفتار ہو کر آئے تو حضور نے ان کی بیڑیاں کھول دیں گئے اور نہا کر اور کپڑے دھو کر پھر حاضر دربار نبوت ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔ تاریخ کی کتابوں میں انکا لمبا چوڑا ذکر ہے ان سے ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں۔ ثمامہ۔ ث کی پیش اور دونوں میم کی تخفیف۔ اثال۔ ہمزہ کی پیش اور ث کی تخفیف۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ثوبانؓ۔ آپ کے والد ماجد کا نام بجدد ہے۔ اور آپ کی کنیت مبارکہ ابو عبدالرحمٰن ہے۔ حضور کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ سفر اور حضر میں حضورؐ کے ساتھ رہے۔ جب حضورؐ کی وفات مبارک ہوئی شام کو تشریف لے گئے پھر رملہ میں قیام پذیر ہوئے۔ پھر حمص کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف فرمایا۔ اور وہیں ہی ۵۴ھ میں رحلت فرمائی ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ بجدد۔ ب کی پیش اور جیم ساکن۔

حضرت جابرؓ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ انصاری اور سلمی ہیں۔ والد ماجد کا نام عبداللہ ہے۔ مشاہیر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں کثیر الروایت ہیں۔ اٹھارہ غزوات میں شریک ہوئے شام اور مصر بھی تشریف لائے۔ آخری عمر میں بینائی سے محروم ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں ۷۴ھ میں بعمر ۹۴ سال خلافت عبدالملک میں رحلت فرمائی۔ مدینہ منورہ میں فوت ہونے والے صحابہ میں سے آخری صحابی ہیں۔ ان سے جم غفیر نے روایت کی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ عامری ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کی ہمشیرہ کے بیٹے ہیں۔ کوفہ میں نزول فرمایا اور وہاں ہی ۷۳ھ میں یا ۷۴ھ میں وفات پائی

حضرت جبیر بن معظمؓ۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ قرشی اور نوفلی ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے۔ مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہوئے اور وہاں ہی ۵۴ھ یا ۵۷ھ یا ۵۹ھ میں وفات پائی انساب قریش کے بہت بڑے عالم تھے۔ ان سے جماعت کثیرہ نے روایت کی ہے۔

حضرت جذامہ بنت وہب۔ مکہ معظمہ میں مشرف باسلام ہوئیں۔ حضرت عکاشہ بن محصن کی مادری بہن ہیں۔ حضور کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئیں اور ہجرت بھی کی حضرت انیس بن قتادہ کی زوجہ ہیں ان سے حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت جریر بجلیؓ۔ آپ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے جریر بن عبداللہ بن جابر بن مالک بن نضرہ بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن خزیمہ بن حرب بن علی البجلی۔ آپ کی کنیت ابو عمرو یا ابو عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ان کے اسلام لانے کے وقت میں بہت اختلاف ہے طبرانی اوسط میں حسین بن عمیر العمی کے طریق سے بیان کیا ہے کہ حضرت جریر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں حاضر دربار نبوت ہوا۔ حضور نے پوچھا۔ کیسے آنا ہوا تو میں نے کہا اسلام کی محبت کھینچ لائی ہے یہ سنکر حضور نے اپنی چادر مبارک بچھادی اور فرمایا اذا اتاکم کریم قوم فاکرموا۔ یعنی جب تمہارے پاس کسی قوم کا رئیس آئے تو اس کی عزت کرو۔ لیکن اس واقعہ میں نظر ہے۔ ابن عبدالبر نے جزم کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چالیس روز قبل مسلمان ہوئے۔ لیکن یہ بھی غلط ہے کیونکہ صحیحین میں ان سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ان کو حجۃ الوداع میں لوگوں کو چپ کرانے کے لیے مقرر کیا تھا۔ واقدی کا بیان ہے کہ سنہ ۱۰ھ میں، بصورت وفد حاضر ہوئے اور اس کے بعد حضورؐ نے ان کو ذی الخلصہ کا بت گرانے کے لیے بھیجا ہے پھر یہ اسی سال حجۃ الوداع میں آکر شریک ہوئے۔ لیکن یہ بات بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ کیونکہ حضرت جریر فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ان کو فرمایا تھا کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے اور نجاشی سنہ ۹ھ سے قبل فوت ہوئے۔ یہ واقعہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ حضرت جریر سنہ ۹ھ سے پہلے اسلام لائے آپ بڑے حسین وجمیل تھے۔ حضرت عمرؓ یوسف ہذہ الامۃ کہہ کر بلایا کرتے تھے۔ خلافت فاروقی میں عراق کی جنگوں میں شریک ہوئے پھر کوفہ میں قیام کیا۔ حضرت علی نے ان کو حضرت معاویہ کی طرف ایلچی بنا کر بھیجا تھا۔ پھر انہوں نے دونوں فریقوں سے کنارہ کشی کرلی۔ اور قرقیسیا میں سکونت پذیر ہوئے سنہ ۵۱ھ یا سنہ ۵۴ھ میں وہاں ہی وفات پائی ان سے حضرت انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں (اصابہ)

حضرت جعفرؓ۔ آپ کا سلسلۂ نسب اسطرح ہے۔ جعفر بن ابوطالب الہاشمی۔ حضرت علیؓ کے بھائی ہیں۔ حضرت علی سے عمر میں دس سال بڑے تھے۔ ذوالجناحین اور طیار ان کا لقب ہے قدیم الاسلام ہیں۔ ان سے پہلے دس آدمی مسلمان ہوچکے تھے۔ خلق اور خلق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے تھے۔ سنہ ۸ھ میں بعمر ۴۱ سال غزوۂ موتہ میں شہید ہوگئے۔ جب تلاش کرکے دیکھے گئے تو ان کے جسد مبارک پر تیروں تلواروں کے ۹۰ زخم پائے گئے۔

حضرت جندب بن سفیان۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بجلی علقمی العمی ہیں پہلے کوفہ میں رہے پھر بصرہ سے بھی نکل گئے۔ فتنہ ابن الزبیر کے چار سال بعد وفات پائی۔

حضرت جویریہؓ۔ آپ ام المومنین حضرت جویریہ بنت الحارث ہیں سنہ ۵ھ میں غزوہ بنی مصطلق یعنی غزوۃ المریسیع میں جنگی اسیر ہوکر آئیں۔ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔ حضرت ثابت بن قیس نے ان سے مکاتبت کر لی۔ تو محبوب خدا اشرف الانبیاء نے ان کا زر کتابت ادا کر کے اور آزاد کر کے نکاح کر لیا۔ ان کا نام برہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ رکھا۔ ماہ ربیع الاول ۵۶ھ میں بعمر ۶۵ سال وفات پائی۔ ان سے ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر و جابر نے روایت کی ہے۔

حضرت حبیب بن مسلمہؓ۔ قرشی اور فہری ف کی زیر ہیں۔ آپ کا اسم گرامی عبدالرحمن ہے۔ رومیوں سے کثرت میل جول کی وجہ سے آپ کو حبیب الروم کہا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو اعمال جزیرہ۔ آرمینیہ اور آزربائیجان کا حاکم مقرر کیا۔ ۴۲ھ شام یا آرمینیہ میں وفات پائی آپ سے ابن ابی ملیکہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

حضرت حجاج بن عمروؓ۔ انصاری مازنی ہیں اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی حدیث حجازیوں کے ہاں ہے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت حذیفہ بن یمان۔ آپ کے والد کا نام حسیل ہے اور لقب یمان۔ باپ اور بیٹا دونوں جلیل القدر ہیں۔ صحابی ہیں غزوۂ احد میں شریک ہوئے ابو عبداللہ العبسی (عبس کی زبراوری کی جزم) آپ کی کنیت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب سر ہیں۔ ان سے حضرت عمرؓ اور حضرت علی اور حضرت ابو درداء اور بہت سے دیگر صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہے۔ مدائن میں ۳۵ھ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چالیس رات بعد وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

حضرت حسانؓ۔ آپ کی کنیت ابوالولید ہے اور والد کا نام ثابت انصاری اور خزرجی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر اور نعت خواں تھے۔ اور ابو عبیدہ کہتے ہیں۔ عرب نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ اہل بدر کے شاعروں میں حضرت حسان سب سے بڑھ کر شاعر تھے۔ ان سے حضرت عمرؓ اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہؓ نے روایت کی ہے خلافت علیؓ میں ۴۰ھ سے قبل بعمر ۱۲۰ سال وفات پائی۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کی ساٹھ سالہ زندگی زمانہ جاہلیت میں گزری اور ساٹھ سال اسلام میں۔ ان کے خیال میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔

حضرت حسن بن علیؓ۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ امام حسن بن علی بن ابوطالب۔ آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ سید شباب اہل الجنۃ یعنی جوانان جنت کے سردار ہیں۔ ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے باپ حضرت علی اور اپنے ماموں حضرت ہند سے ۱۳ احادیث روایت کیں۔ ان سے ان کے بیٹے حسن بن حسن اور ابوہریرہ وابوالجوزاء وربیعہ وابو وائل و ابن سیرین اور جماعت کثیرہ نے روایت کی ہے حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد ان کے ہاتھ پر چالیس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار نفوس نے بیعت کی۔ لیکن آپ ۱۵ جمادی الاول ۱۱۴ھ میں خلافت سے دستبردار ہو گئے اور خلافت کا کام حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان کے سپرد کر دیا آپ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں ۱۱۲ھ یا ۱۱۳ھ یا ۱۱۴ھ میں وفات پائی۔

حضرت حسن بصریؒ۔ آپ کی کنیت مبارکہ ابو سعید ہے۔ والد ماجد کا اسم گرامی ابوالحسن یسار ہے۔ زید بن ثابت کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ مدینہ منورہ میں جب حضرت عمر کی خلافت کے دو سال باقی تھے۔ پیدا ہوئے۔ حضرت عمر نے اپنے دست مبارک سے تحنیک (گھٹی) کی۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں جب کبھی آپ کی والدہ کسی کام میں مشغول ہوتیں۔ آپ بھوک سے بلکتے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی چھاتی سے لگا کر بہلاتیں والدہ فارغ ہو کر دودھ پلاتیں لوگ کہتے تھے کہ حسن بصری کو جو علم و فضل زہد و تقویٰ نصیب ہوا ہے۔ وہ اسی برکت سے ہے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد بصرہ تشریف لے گئے حضرت عثمان کو دیکھا یہ بھی کہا گیا ہے کہ بصرہ میں حضرت علی سے ملاقات نہ ہو سکی کیونکہ جب حضرت علی بصرہ تشریف لائے تو آپ وادی القریٰ میں تھے البتہ مدینہ منورہ میں ملاقات ہوئی۔ بڑے بڑے اکابر صحابہ مثلاً ابو موسیٰ۔ انس بن مالک۔ ابن عباس وغیرہم سے سماع کیا۔ نیز آپ سے تابعین تبع تابعین کی جماعت کثیرہ نے روایت کی ہے۔ اپنے وقت کے علم و عمل۔ زہد و ورع۔ عبادت و ریاضت میں امام تھے ماہ رجب ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

حضرت حفصہؓ۔ آپ ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے۔ پہلے خنیس بن حذافہ سہمی کے عقد میں تھیں۔ انہیں کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ غزوۂ بدر کے بعد خنیس وفات پا گئے۔ بعدہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان کو آپ کے نکاح کے لیے کہا۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کی خواہش فرمائی حضرت عمرؓ نے ۳ھ میں آنحضور صلعم سے آپ کا نکاح کر دیا بعض گھریلو معاملات کی بنا پر ایک طلاق دے دی۔ آسمان سے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان سے رجوع فرما لیں۔ کیونکہ یہ صوامہ اور قوامہ ہیں اور جنت میں بھی آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ شعبان ۴۵ھ میں بعمر ۶۰ سال وفات پائی۔ صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

حضرت حکم بن حزن۔ آپ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے حکم بن حزن یعنی بنی کلفہ بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ۔ بنی تمیم۔ کلفی ہیں۔ امام بخاری قدس سرہ کا یہی قول ہے۔ ان کی احادیث کو امام ابو داؤد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے جب محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم اس لئے آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لئے دعائے خیر فرمایئے۔ حضور نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ عام الفتح کو مسلمان ہوئے۔ بعض کا خیال ہے یوم الیمامہ سے پہلے اسلام لائے تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ (اصابہ و الاستیعاب)

حضرت حکیم بن حزام ۔ آپ کی کنیت ابو خالد ہے۔ قرشی اور اسدی ہیں۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بھتیجے ہیں عام الفیل سے تیرہ برس قبل خانہ کعبہ میں تولد ہوئے۔ زمانہ جاہلیت اور اسلام میں اشراف قریش میں سے تھے۔ فتح مکہ کے دن قلب کو نور اسلام منور کیا۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ عالم و فاضل و متقی تھے۔ جاہلیت میں ایک سو غلاموں کو آزاد کیا اور سو اونٹوں پر سواری کی۔ ایک دفعہ اپنے گھر کو حضرت معاویہؓ کے ہاتھ ساٹھ ہزار درہم سے بیچ کر ساری رقم راہ خدا میں خرچ کر دی۔ غزوۂ بدر میں مشرکین مکہ کے ساتھ تھے۔ لیکن قتل ہونے سے بچ گئے۔ مسلمان ہونے کے بعد جب قسم کھایا کرتے تو فرماتے مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے بدر کے دن نجات دی۔ مدینہ منورہ میں اپنے گھر ہی میں ۵۴ھ میں بعمر ۱۲۰ سال وفات پائی۔ ساٹھ سال جہالت میں گذارے اور ساٹھ سال اسلام میں ان سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور ابن سیرین نے روایت کی ہے۔

حضرت حکیم بن معاویہ بن حیدہ ۔ قشیری اور اعرابی ہیں جن الحدیث ہیں۔ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے بہز نے سماع کیا ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ حیدہ ح کی زیر۔ ی کی سکون۔ دال کی زبر۔

حضرت حمران ؓ ۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام ابان ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کو حضرت خالد بن ولید کسی جنگ میں قیدی بنا کر لائے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ ۷۵ھ میں وفات پائی۔

حضرت حمزہ بن عمرو ۔ اسلمی ہیں۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ آپ کی کنیت ابو صالح ہے ۶۱ھ میں بعمر ۸۰ سال وفات پائی۔

حضرت حمل بن نابغہ ۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ حمل بن مالک بن نابغہ بن جابر بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کثیر بن ہند بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ الہذلی۔ آپ کی کنیت ابو فضلہ ہے۔ بصرہ میں قیام کیا۔ وہاں ہی ان کا گھر ہے۔ خلافت فاروقی تک زندہ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبیلہ ہذیل کے صدقات کا حاکم بنایا تھا تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت حمنہ بنت جحش ۔ آپ ام المومنین حضرت زینب کی ہمشیرہ ہیں۔ قبیلہ اسد سے ہیں پہلے حضرت مصعب بن عمیر کے عقد میں تھیں۔ حضرت مصعب بن عمیر کے غزوہ احد میں شہید ہو جانے کے بعد طلحہ بن عبید اللہ نے نکاح کیا۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت حنظلہ بن قیس ؓ ۔ انصاری زرقی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ مدینہ منورہ کے ثقہ تابعین سے ہیں۔ نافع بن خدیج سے سماع کیا۔ اور ان سے یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت حویصہؓ۔ آپ کے والد کا نام مسعود بن کعب ہے۔ انصاری حارثی ہیں۔ حضرت محیصہ کے برادر اکرم یعنی بڑے بھائی ہیں۔ حضرت محیصہ کے بعد داخل اسلام ہوئے۔ غزوہ احد، خندق اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ سے محمد بن سہل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حویصہ۔ ح کی پیش۔ واو کی زبر یا کی شد و زیر اور صاد مہملہ۔

حضرت عمارجہ بن حذافہؓ۔ قرشی عدوی ہیں۔ قریش کے شہسواروں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ مشہور ہے کہ ہزار سوار کے برابر تھے۔ اہل مصر میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کو عمر بن بکیر خارجی اس نے رات میں جس رات میں حضرت علی ۴۰ھ میں شہید ہوئے ہیں حضرت عمرو بن عاص سمجھ کر شہید کر دیا۔ عمرو بن بکیر خارجی ان تین آدمیوں میں سے تھا جنہوں نے حضرت علی اور حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص کے شہید کرنے کے لیے مشورہ اور اتفاق کیا تھا۔ تقدیر کا عجوبہ ہے کہ حضرت علیؓ شہید کر دیئے گئے اور حضرت معاویہؓ و عمرو بن العاص بال بال بچ گئے۔ یہ عمرو بن بکیر خارجی بھی ۴۰ھ میں قتل ہو گیا۔ چاہ کندہ راچاہ در پیش۔

حضرت خالد بن ولیدؓ۔ قرشی مخزومی ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی لبابۃ الصغریٰ ہے۔ جو کہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کی ہمشیرہ تھیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو "سیف من سیوف اللہ" کے خطاب سے سرفراز کیا۔ ۲۱ھ میں وفات پائی۔ آپ سے ابن عباسؓ اور آپ کے خالہ کے بیٹے علقمہ اور جبیر بن نفیر روایت کرتے ہیں۔

حضرت خالد بن عرفطہ۔ صحابی ہیں۔ آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ سعد بن ابی وقاص نے آپکو قادسیہ کی لڑائی میں سپہ سالار مقرر کیا۔ ۶۰ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ آپ سے ابو عثمان نہدی۔ عبداللہ بن یسار اور آپ کے آزاد کردہ غلام حضرت مسلم روایت کرتے ہیں۔

عرفطہ۔ عین کی پیش راء کی سکون ف کی پیش اور طا سے۔

حضرت خالد بن معدان۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ جلیل القدر تابعی ہیں۔ شامی اور کلاعی ہیں۔ حمص کے رہنے والے تھے۔ ستر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے علم کا استفادہ کیا۔ شامیوں کی ثقہ جماعت میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ مقام طرسوس میں ۱۰۴ھ میں وفات پائی۔

معدان۔ میم کی زبر۔ عین کی سکون۔ دال کی تخفیف سے۔

حضرت خزیمہ بن ثابت۔ آپ کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ انصاری اور اوسی ہیں۔ ذی الشہادتین سے مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر اور بعد کے غزوات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شامل ہوئے۔ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ جب حضرت عمار بن یاسر شہید ہوئے تو یہ اپنی تلوار کو برہنہ کر کے اس قدر لڑے کہ جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ وعمارہ اور جابر بن عبداللہ نے روایت کی۔

خزیمہ:۔ خ کی زبر اور ز کی زیر۔

عمارہ:۔ عین کی پیش سے۔

حضرت خلاد بن سائب۔ خزرجی ہیں۔ خلافت ولید کے زمانہ میں وفات پائی۔ اپنے باپ حضرت سائب اور حضرت زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حبان بن واسع وغیرہ نے روایت کی ہے۔

حضرت خولۃ الانصاریہ۔ ان کا نام خولۃ بنت ثامر الانصاریہ ہے۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں ہے ان سے نعمان بن ابی عیاش الزرقی روایت کرتے ہیں کہا گیا ہے۔ ان کا نام خولۃ بنت قیس بن بنی مالک النجاریہ ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ دو ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ذوالیدین۔ قبیلہ بنی سلیم سے ہیں۔ آپ کا اسم گرامی خباب بن عمرو ہے۔ حجازی صحابی ہیں جس نماز میں حضورؐ سے سہو ہو گیا تھا۔ اس میں شامل تھے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ خباب:۔ خ کی زیر اور ب کی سکون اور ب کے ساتھ۔

حضرت رافع بن خدیج۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ یا ابو خدیج ہے۔ حارثی اور انصاری ہیں غزوۂ احد میں آپ کو تیر کا سخت نشانہ لگا۔ زمانہ عبدالملک بن مروان کی حکومت تک زندہ رہے۔ لیکن تیر کا زخم مندمل نہ ہو سکا اسی صدمہ جانکاہ کی وجہ سے ۷۳ھ یا ۷۴ھ میں بعمر ۸۶ سال مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے متعلق فرمایا۔ کہ میں قیامت کو تیری شہادت دوں گا خلق کثیر نے ان سے روایت کی۔

خدیج:۔ خ کی زبر اور دال کی زیر اور جیم کے ساتھ۔

حضرت ربیع بنت النضر۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ ربیع بنت النضر بن ضمضم بن زید بن حرام۔ انصاریہ ہیں۔ اور حضرت انس بن نضر کی ہمشیرہ ہیں۔ اور حضرت انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ اور آپ بنی عدی بن النجار کے خاندان سے ہیں۔ اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ حضرت حارثہ کی وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ ارشاد فرمایئے کہ اگر حارثہ جنت میں ہیں تو صبر کروں اور بارگاہ خداوندی سے ثواب کی امید رکھوں ورنہ رو رو کر جگر کو ٹھنڈا کر لوں۔ مادر دکھی دل کی پیاس بجھالوں۔ سرور کائنات نے فرمایا کہ انہ اصاب الفردوس۔ وہ سیدھے جنت الفردوس میں چلے گئے ہیں۔ یہ سنکر صبر کیا۔ ان کے ہاتھ سے ایک آدمی کے مر جانے کا قصہ بھی احادیث کی کتابوں میں مروی ہے۔ جسکا کچھ حصہ بلوغ المرام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الجنایات میں ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہوسکی (اصابہ)

حضرت ربیع بن سبرۃ ۔ آپ کے دادا کا نام معبد ہے۔ جہنی و مدنی ہیں۔ یعنی جہینہ بن زید کی طرف نسبت ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہوسکی۔

حضرت ربیعہ بن مالک ۔ یا ربیعہ بن کعب آپ کی کنیت ابو فراس ہے۔ اسلمی اور اہل صفہ سے ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ حضور کی سفر اور حضر کی خدمت کی سعادت ان کے حصہ میں آئی۔ ۶۳ھ میں وفات پائی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت رفاعہ بن رافع ۔ آپ کی کنیت ابو معاذ ہے۔ زرقی اور انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر اور احد و دیگر غزوات میں شامل ہوئے۔ حضرت علی رضؓ کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں بھی شرکت کی۔ حضرت امیر معاویہ کی امارت کے اوائل ہی میں وفات پائی۔ ان سے ان کے دو بیٹے عبید اور معاذ اور ان کے بھتیجے یحییٰ بن خلاد روایت کرتے ہیں۔

حضرت رکانہ ۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبد المطلب قرشی ہیں۔ زبردست پہلوان تھے۔ آپ کی حدیث، حجازیوں میں ہے۔ حضرت عثمان کے زمانہ تک بقید حیات رہے کہا گیا ہے۔ ۴۳ھ میں وفات پائی۔ رکانہ ر کی پیش اور کاف کی تخفیف اور نون کے ساتھ۔

حضرت رویفع بن ثابت رضؓ ۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ رویفع بن ثابت بن سکن انصاری ہیں۔ بنی مالک بن النجار سے ہے۔ آپ کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ نے آپ کو ۴۴ھ میں طرابلس الغربیہ کا حاکم بنایا مقام برکہ میں وفات پائی۔ وقیل بالشام۔ آپ سے حنش بن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

حنش ح کی زبر اور نون کی زبر اور شین کے ساتھ۔ رویفع۔ رافع کی تصغیر ہے۔

حضرت زیاد بن حارث صدائی حضورؐ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کی۔ اور حضورؐ کے سامنے ہی اذان دی۔ صداء قبیلہ سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ صدائی، صاد کی پیش اور دال کی تخفیف۔

حضرت زیاد سلمی ۔ ان سے ضمام بن اسمٰعیل روایت کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث مراسیل میں بیان کی ہے۔ اس سے زیادہ تذکرہ معلوم نہیں ہو سکا۔ اور نہ تاریخ وفات معلوم ہوسکی۔

حضرت زید بن ارقم رضؓ ۔ آپ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے۔ زید بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان انصاری خزرجی۔ آپ کی کنیت ابو عمرو یا ابو عامر یا ابو سعید یا ابو حمزہ ہے۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ کوفہ ہی میں قیام پذیر رہے۔ اور وہاں ہی عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں جب مختار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفہ کا حاکم تھا۔ ۶۶ھ میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

حضرت زید بن ثابت ۔ انصاری اور کاتب وحی ہیں۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ ان کی عمر گیارہ برس کی تھی۔ علم وراثت کے ماہر صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ خلافت صدیقی میں انہوں نے ہی قرآن پاک کو جمع کر کے لکھا۔ اور خلافت عثمانی میں مصحف سے نقل کیا۔ مدینہ منورہ میں ۴۵ھ میں بعمر ۵۶ سال وفات پائی۔ ان سے خلق کثیر نے روایت کی ہے۔

حضرت زید بن خالدؓ ۔ جہنی ہیں۔ کوفہ میں قیام فرمایا۔ اور وہاں ہی ۷۸ھ میں بعمر ۸۵ سال وفات پائی۔ ان سے عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں۔

حضرت سائب بن یزید ۔ آپ کی کنیت ابو یزید ہے۔ کندی ہیں۔ ۲ھ میں پیدا ہوئے۔ حجۃ الوداع میں سات برس کی عمر میں اپنے والد حضرت یزید کے ہمراہ ہو کر حاضر ہو کر شرف زیارت سے مشرف ہوئے۔ ۹۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے زہری اور محمد بن یوسف نے روایت کی ہے۔

حضرت سائب مخزومی ۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ سائب بن حزن بن ابو وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم مخزومی ہیں۔ سعد بن مسیب کے چچا ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ میں دیکھا۔ مصعب فرماتے ہیں۔ سائب عبدالرحمٰن۔ ابو معبد یہ تینوں مادری بھائی ہیں۔ انکی والدہ کا نام ام الحارث بنت سعید بن ابو قیس عامریہ ہیں۔ ان سے صرف حضرت مسیب روایت کرتے ہیں۔ ابو سعد نے حزن کی اولاد میں حکیم بن حزن کو بھی شامل کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن، داخل اسلام ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے لیکن ابن سعد نے سائب کا ذکر نہیں کیا۔

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

(اصابہ)

حضرت سالم ۔ شجرہ نسب اس طرح ہے سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ قرشی عدوی مدنی ہیں جلیل القدر تابعین سے ہیں۔ مدینہ منورہ کے فقہا سبعہ سے ہیں۔ مدینہ منورہ میں ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔

حضرت سالم مولی ابی حذیفہ ۔ آپ کا اسم گرامی سالم بن معقل ہے۔ ابو حذیفہ بن عقبہ بن ربیعہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اصطخر کے فارسیوں میں سے ہیں اخیار رواۃ اور قراء صحابہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے افضل الموالی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرآن پاک کا علم چار آدمیوں سے حاصل کرو۔ عبداللہ بن مسعود ابن ام عبد۔ ابی بن کعب۔ سالم بن معقل (مولی ابو حذیفہ) اور معاذ بن جبل سے۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ سے ثابت بن قیس اور ابن عمرو غیرہما نے روایت کی ہے تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی ۔ آپ جہنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ سے ہیں۔ مدینہ منورہ کو مسکن بنایا۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ربیع روایت کرتے ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ بسرہ۔ بسین کی زبر اور ب کی سکون۔

حضرت سبیعہؓ حارث کی دختر ہیں۔ اسلمیہ ہیں۔ سعد بن خولہؓ کے عقد میں تھیں۔ جو کہ حجۃ الوداع میں مکہ معظمہ میں وفات پا گئے۔ سبیعہ کی حدیث اہل کوفہ کے ہاں ہے۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت سراقہ بن مالکؓ۔ آپ کے دادا کا نام جعشم ہے۔ مدلجی کنانی ہیں۔ مقام قدید کی اقامت اختیار کی۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ شاعر تھے ۲۴ھ میں وفات پائی۔ رضؓ

حضرت سرہؓ بنت نبہان۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں۔ اور غنویہ ہیں۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے اور حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن ان سے روایت کرتے ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔ آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے اور آپ کے باپ کا نام مالک بن وہیب ہے۔ قرشی اور زہری ہیں۔ عشرہ مبشرہ کی سعادت اور نوید جانفزا سے بہرہ ور ہیں سترہ برس کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے اور اسی وجہ سے قدیم الاسلام ہیں۔ خود بیان کرتے ہیں۔ کہ مسلمان ہونے والوں میں میرا تیسرا نمبر ہے اور فرماتے ہیں سب سے پہلے میں نے راہ خدا میں تیر چلایا۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ حضور نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی کہ اے مالک ارض و سما ان کا تیر نشانہ پر لگا اور ان کی دعا کو قبول فرما۔ حضورؐ نے ان کے لیے اور حضرت زبیر کیلئے فرمایا تھا۔ فداک ابی وامی۔ ان دونوں کے سوا یہ شرف کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ مقام عقیق کے قریب اپنے محل میں ۵۵ھ میں بعمر ۸۰ سال کے لگ بھگ وفات پائی اور نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی۔ جو ان دنوں مدینہ طیبہ کے حاکم تھے جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ عشرہ مبشرہ میں سے فوت ہونے والے صحابہ میں یہ فوت ہونے میں آخری صحابی ہیں۔ خلافت فاروقی اور خلافت عثمانی میں کوفہ کے گورنر رہے۔ صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت سعد بن معاذ انصاری اشہلی ہیں۔ عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے درمیان مدینہ میں اسلام لائے۔ ان کے اسلام لانے سے بنو عبدالاشہل مسلمان ہو گئے۔ ان کا گھر انصار میں پہلا گھر ہے جس نے اسلام قبول کیا۔ اپنی قوم میں رئیس شریف تھے حضور نے ان کا لقب سید الانصار رکھا اکابر اور اجلہ صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ احد میں ثابت قدم رہے۔ غزوہ خندق میں ان کی رگ اکحل میں تیر پیوست ہو گیا۔ جس کا خون نہ تھمنے کی وجہ سے ذیقعد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸ھ میں بعمر ۳۷ سال وفات پائی۔ ان سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ ۔ آپ کی کنیت ابو ثابت ہے۔ انصاری ساعدی خزرجی ہیں۔ انصار کے سرداروں اور جو بدریوں سے ہیں انصار میں آپ کی سیادت ریاست تھی اور قوم میں آپکا سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے خلافت فاروقی ۱۵ھ میں حوران میں وفات پائی آپکی وفات اسطرح ہوئی کہ اپنے غسل خانہ میں مردہ پائے گئے کسی کو آپ کی موت کا علم نہ ہو سکا۔ یہانتک کہ ہاتف غیبی نے آواز دی اور کہا

کہا جاتا ہے کہ آپ کو کسی جن نے شہید کر دیا۔

حضرت سعید بن جبیرؒ ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ اسدی کوفی ہیں۔ آپ کو حجاج بن یوسف ثقفی نے ماہ شعبان ۹۵ھ میں بعمر ۴۹ سال شہید کیا اور حجاج بن یوسف بھی ماہ رمضان یا ماہ شوال یا چھ ماہ بعد مرگیا۔ ان کے بعد حجاج بن یوسف پھر کسی کو شہید نہ کر سکا۔ بعض کا کہنا ہے کہ صرف پندرہ راتیں حضرت جبیر کے بعد زندہ رہا۔ پورا قصہ کتب تواریخ میں موجود ہے حضرت سعید واسط عراق میں دفن کیے گئے وہاں آپکی قبر زیارتگاہ عوام وخواص ہے۔ ابن عباس ابن مسعود ابن عمر ابن الزبیر اور حضرت انس سے سماع کیا۔ آپ سے عمرو بن دینار اور ایوب روایت کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن زید ۔ آپ کی کنیت ابو الاعور ہے۔ عدوی قرشی ہیں۔ عشرہ بشرہ میں سے ہیں اور قدیم الاسلام ہیں۔ غزوۂ بدر کے سوا باقی تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمر کی ہمشیرہ فاطمہ انہیں کے نکاح میں تھیں۔ یہی بات حضرت عمر کے اسلام کا سبب بنی۔ مقام عقیق میں ۵۱ھ میں بعمر ۷۰ سال وفات پائی اور مدینہ طیبہ میں لا کر جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

حضرت سعید بن سعد ۔ آپ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے کہ سعید بن سعد بن عبادہ انصاری کہا گیا ہے کہ آپ کو صحبت نبوی کا فخر حاصل ہے اپنے والد حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں آپ سے آپکے بیٹے شرحبیل اور ابو امامہ بن سہل روایت کرتے ہیں۔ واقدی کہتے ہیں کہ آپ کی صحبت صحیح ہے حضرت علی کی طرف سے یمن کے حاکم رہے تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

سعید بن طارق الاشجعی ۔ آپ کے والد کا نام طارق بن اشیم ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے طارق بن اشیم کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے بلوغ المرام کے نسخوں میں سعید ہے۔ اصل میں سعد ہے اور حضرت سعد کی کنیت ابو مالک ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ (الاصابہ)

حضرت سعید بن مسیب ۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ قرشی مخزومی مدنی ہیں سید التابعین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ خلافت فاروقی کے دو سال گذرے تھے جب پیدا ہوئے حدیث، فقہ، زہد، عبادت، تقویٰ پرہیز گاری میں گوئے سبقت لے گئے فاروق اعظم کے قضایا اور حضرت ابوہریرہ کی احادیث کے ماہرین کاملین سے تھے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کثیرہ سے اکتساب فیض کیا۔ حضرت امام مکحول فرماتے ہیں کہ میں نے روئے زمین کا کونہ کونہ چھان مارا لیکن ابن المسیب جیسا عالم و فاضل میری آنکھوں نے نہیں دیکھا حضرت سعید بن مسیب خود فرماتے ہیں۔ کہ میں نے چالیس حج کئے ہیں سنہ ۹۳ھ میں یہ علم و عمل کا سورج غروب ہوگیا۔ ان سے امام زہری اور تابعین کی جماعت کثیرہ نے روایت کی ہے۔

حضرت سفینہؓ آنحضرتؐ کے یا حضرت ام سلمہ کے آزاد فرمودہ غلام ہیں۔ حضرت ام المومنین ام سلمہ نے آزاد کرتے وقت یہ شرط کی تھی کہ جبتک زندہ رہو سرکار دو عالم کی خدمت کرتے رہنا سفینہ آپ کا لقب ہے سرکار دو عالم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ چند آدمی تھک گئے تو انہوں نے آپ پر ہلواریں، ڈھالیں اور نیزے وغیرہ ڈال دیئے آپ نے بہت سا سامان اٹھالیا حضورؐ نے مسکرا کر فرمایا۔ انت سفینہ تم ایک کشتی ہو آپ کے نام میں اختلاف ہے کسی نے رباح کہا کسی نے مہران کسی نے رومان۔ آپ بدری ہیں یا فارسی۔ آپ کے بیٹے عبدالرحمٰن، محمد اور زیاد کثیر روایت کرتے ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہوسکی۔

حضرت سفیان ثوریؒ آپ کے والد کا نام سعید ہے۔ کوفی ہیں۔ فقہ، اجتہاد، حدیث، زہد عبادت، ورع اور ثقاہت میں امام المسلمین ہیں حجۃ اللہ علی الخلق ہیں۔ علم حدیث کی آپ تک پہنچ کر انتہا ہو جاتی ہے قطب الاسلام اور مجتہدین کے امام ہیں۔ لوگوں نے آپ کی دیانت، امانت، صداقت ثقاہت، زہادت، ورع، تقویٰ و پرہیز گاری پر اجماع کیا ہے۔ سنہ ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئے خلق کثیر سے سماع کیا آپ سے معمر اوزاعی و ابن جریج، مالک، شعبہ، ابن عیینہ، فضیل بن عیاض اور خلق کثیر نے روایت کی ہے۔ سنہ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں یہ آفتاب عالمتاب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے غروب ہوگیا۔ اسی طرح سفیان بن عیینہ جو کہ ہلال قبیلہ کے آزاد کردہ غلام تھے ۱۵ شعبان سنہ ۱۰۷ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ بھی امام عالم زاہد و پرہیز گار تھے۔ آپ کی ثقاہت حدیث پر بھی امت کا اجماع ہے۔ امام زہری اور خلق کثیر نے سماع کیا۔ آپ سے اعمش، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد اور خلق کثیر نے روایت کی ہے۔ اہل العلم کا کہنا ہے کہ اگر امام مالک اور سفیان بن عیینہ حجاز میں نہ ہوتے تو حجاز کا علم ختم ہو جاتا ماہ رجب کی یکم تاریخ سنہ ۱۹۸ھ میں یہ ماہتاب درخشندہ مکہ معظمہ کے مقام حجون میں چھپ گیا کہتے ہیں کہ انہوں نے ستر حج کئے۔

حضرت سلمان فارسیؓ۔ فارس کی سرزمین اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے حضور کے آزاد کردہ غلام ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اصفہان کے علاقہ میں ایک بستی جس کا نام حی تھا کے رہنے والے ہیں۔ دین حق کی طلب میں سرگرداں رہے پہلے عیسائیت کو اپنایا اور بہت سی تکالیف برداشت کیں۔ پھر عرب کی ایک قوم نے ان کو قیدی بنا کر یہودیوں کے ہاتھ بیچ دیا۔ یہودیت کی چھان بین کی لیکن تشنہ دل کی پیاس نہ بجھی کہتے ہیں دس بارہ دفعہ بکتے بکاتے مدینہ منورہ پہنچے۔ جب حضور مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو چہرہ انور اور مہر نبوت کو دیکھ کر مشرف باسلام ہوئے۔ کسی سے سنا تھا کہ حضور صدقہ نہیں کھائیں گے۔ ہدیہ قبول فرمائیں گے۔ آزمایا تو درست نکلا۔ حضور نے اہل بیت کے خطاب سے سرفراز دیا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن پر جنت عاشق ہے۔ انکے فضائل و محامد بے شمار ہیں۔ مدائن میں ۳۵ھ میں بعمر ۲۵۰ یا ۳۵۰ سال وفات پائی۔

حضرت سلمہ بن صخر۔ انصاری و بیاضی ہیں کہا گیا ہے کہ آپ کا نام سلیمان ہے آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کر کے پھر جماع کر لیا تھا۔ کثیر البکا تھے یعنی خوف الٰہی سے بکثرت رویا کرتے تھے آپ سے سلمان بن یسار اور ابن المسیب نے روایت کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ سلمہ بن صخر سے جو ظہار کی روایت مروی ہے صحیح نہیں ہے۔

حضرت سلمہ بن المحبق۔ میم کی پیش۔ ح کی زبر اور ب کی شد اور زیر یا زبر۔ آپ کی کنیت ابو سنان ہے۔ اور آپ کے والد ماجد کا نام صخر بن عتبہ ہذلی تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت سلمہ بن الاکوع۔ آپ کی کنیت ابو مسلم ہے اسلمی اور مدنی ہیں۔ بیعت الرضوان سے مشرف ہوئے۔ بہت بہادر تھے۔ مدینہ طیبہ میں ۷۳ھ میں بعمر ۸۰ سال وفات پائی۔

حضرت سلیمان بن بریدہ۔ اسلمی ہیں اپنے باپ اور حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے علقمہ وغیرہ ۱۱۵ھ میں وفات پائی

حضرت سلیمان بن عامر۔ یا سلمان بن عامر ضبی ہیں۔ آپ کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ راویان صحابہ میں آپ کے سوا کوئی ضبی نہیں تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت سلیمان بن یسار۔ جلیل القدر تابعی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو ایوب ہے ام المومنین رضی اللہ عنہا حضرت میمونہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کا بھائی عطاء ابن یسار اہل مدینہ سے ہے۔ بڑے فقیہ، عالم فاضل ثقہ اور عابد و پرہیزگار تھے اور فقہاء سبعہ میں سے ایک آپ بھی ہیں ۱۰۷ھ میں بعمر ۷۳ سال وفات پائی ان کی حدیث میں جو یہ الفاظ آئے ہیں قال کان فلاں سے مراد عمرو بن سلمہ ہیں جو مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ۔ آپ فزاری ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصار کے حلیف تھے۔ کثیر الروایت اور حافظ حدیث ہیں۔ بصرہ میں ۹۰ھ کے آخر میں وفات پائی۔

حضرت سہل بن حنیف۔ انصاری اوسی ہیں غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں حاضر ہوئے احد کے دن ثابت قدم رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی کے مصاحبین میں رہے۔ حضرت علی نے پہلے ان کو مدینہ منورہ کا حاکم بنایا پھر فارس کا۔ کوفہ میں ۳۸ھ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے ابو امامہ روایت کرتے ہیں۔

حضرت سہل بن سعدؓ۔ آپ کی کنیت ابو العباس ہے۔ آپ کا پہلا نام حزن تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سہل رکھا انصاری اور ساعدی ہیں انکی عمر پندرہ سال کی تھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی کو چھوڑ کر رفیق اعلیٰ میں تشریف لے گئے مدینہ طیبہ میں ۸۸ھ یا ۹۱ھ میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ میں فوت ہونیوالے صحابہ میں سے یہ آخری صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عباس اور امام زہری اور ابو حازم روایت کرتے ہیں۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے بعض نے کہا ہے ابو عمارہ ہے یا ابو عبد الرحمٰن سلسلۂ نسب اس طرح ہے سہل بن ابی حثمہ عبد اللہ بن ساعدہ بن عامر انصاری اوسی مدنی ہیں۔ ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اصاغر صحابہ سے ہیں۔ کوفہ کو مسکن بنایا۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ مصعب بن عمیر کے ایام میں یا خلافت معاویہ میں وفات پائی۔ ان سے عروہ اور نافع بن جبیر روایت کرتے ہیں۔

حضرت سہیمہؓ۔ عمر مزینہ کی دختر ہیں۔ رکانہ بن عبد یزید کی زوجہ ہیں۔ آپ کا ذکر باب طلاق میں آچکا ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ سہیمہ سین کی پیشی اور ہا کی زبر کے ساتھ۔

حضرت سہلہ بنت سہیل۔ سلسلۂ نسب اس طرح ہے سہلہ بنت سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ قرشیہ عامریہ ہیں۔ اور قدیم الاسلام ہیں اپنے خاوند حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ کے ساتھ ہجرت کی۔ وہاں حبشہ میں ان کے بطن سے محمد بن ابی حذیفہ پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام فاطمہ بنت عبد العزیٰ بن ابو قیس ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت سودہ بنت زمعہ۔ ام المومنین ہیں قدیم الاسلام ہیں۔ پہلے سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں۔ جب وہ مر گیا تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی وفات کے بعد اور حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنے سے پہلے آپ سے نکاح کیا۔ مدینہ منورہ ہجرت کی۔ جب آپ ضعیف العمر ہو گئیں اور نبی صلعم نے آپکو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو کہنے لگیں حضور ایسا نہ کیجئے مجھے اپنے جوار رحمت میں رہنے دیجئے تاکہ میں اپنی بقیہ زندگی آپ کے قدموں میں گذار دوں۔ اسی لیے انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو سپرد کر دی۔ ماہ شوال ۵۴ھ میں وفات پائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شبرمہ۔ شین کی پیش اور ب کی سکون۔ اور را کی پیش۔ غیر منسوب صحابی ہیں ان کا ذکر نیابت حج میں آتا ہے جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی ہی میں وفات پائی۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ۔ آپ کی کنیت ابو یعلی ہے۔ آپ انصاری ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں۔ آپ کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ بیت المقدس میں نزول فرمایا ۵۸ھ میں بعمر ۷۵ سال شام میں ہی وفات پائی۔ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ حضرت شداد علم اور حلم کے زیور سے آراستہ تھے۔

حضرت شریک بن الحماء۔ سحماء آپ کی والدہ کا نام ہے۔ اسی نام سے مشہور ہیں۔ آپ کے والد کا نام عبدہ بن مغیث ہے۔ آپ کا ذکر کتاب اللعان میں آتا ہے اور بلوغ المرام میں باب حد القذف میں آیا ہے آپ وہی ہیں جن کو ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی سے تہمت لگائی تھی۔ اپنے والد کے ہمراہ غزوہ احد میں حاضر ہوئے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت شعبیؒ۔ آپ کا اکرم گرامی عامر بن شرجیل بن عبداللہ الشعبی ہے۔ ہمدانی کوفی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ مشاہیر و اکابر تابعین سے ہیں خلافت فاروقی میں ولادت پائی۔ فرماتے ہیں۔ میں نے ڈیڑھ صد صحابہ کرام سے ملاقات کی فرماتے ہیں میں نے کبھی لکھا نہیں بلکہ احادیث کو حفظ و نوک زبان کیا ہے۔ ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اپنے زمانہ کے اجل عالم تھے۔ اور حضرت شعبی اپنے زمانہ کے مایۂ ناز عالم تھے۔ اور امام ثوری اپنے زمانہ کے بحر ناپیدا کنار تھے۔ امام زہری کا کہنا ہے کہ علماء صرف چار ہیں۔ ابن المسیب مدینہ میں۔ شعبی کوفہ میں حضرت حسن بصرہ میں۔ اور مکحول شام میں ۱۰۴ھ میں بعمر ۸۲ سال وفات پائی حضرت عبداللہ بن عمر گزرے تو حضرت شعبی مغازی بیان کر رہے تھے۔ عبداللہ بن عمر نے فرمایا۔ میں نے ساری قوم کو دیکھا لیکن یہ مجھ سے بھی علم میں بڑھے ہوئے ہیں۔

حضرت صالح بن خوات۔ انصاری اور مدنی ہیں۔ مشاہیر تابعین سے ہیں اپنے والد بزرگوار حضرت خوات اور سہل بن ابی حثمہ سے سماع کیا۔ ان سے یزید بن رومان وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث اہل مدینہ کے پاس ہے

خوات :۔ خ کی زبر اور واؤ کی شد اور ت کے ساتھ۔

تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت صخر بن عیلہ۔ آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے آپ کی حدیث بھی اہل کوفہ کے پاس ہے آپ سے عثمان بن ابی حازم نے روایت کی ہے۔ اور یہ آپ کے پوتے تھے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت صعب بن جثامہ۔ لیثی ہیں۔ ودان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابواء میں قیام فرمایا۔ ان کی حدیث حجازیوں میں ہے عبداللہ بن عباس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں خلافت صدیقی میں وفات فرمائی۔

جثامہ۔ جیم کی زبر اور ث پر شد۔

حضرت صفوان بن امیہ۔ بن خلف الجمحی القرشی ہیں۔ اور آپ کی کنیت ابووہب ہے فتح مکہ کے دن بھاگ گئے عمیر بن وہب اور ان کے بیٹے وہب بن عمیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صفوان بن امیہ کے لیے امان طلب کی۔ حضورؐ نے امان دے دی اور عمیر بن وہب اور وہب بن عمیر کو بطور نشانی اپنی چادر مبارک بھی مرحمت فرمائی۔ حالت کفر ہی میں غزوۂ حنین اور غزوہ طائف میں شریک ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مال غنیمت سے بہت سا حصہ عطا فرمایا۔ صفوان بن امیہ نے کہا اللہ کی قسم اچھا برتاؤ نبی کے سوا کوئی اور شخص نہیں کر سکتا۔ پس اسی دن مسلمان ہو گئے اور مکہ معظمہ میں قیام کیا۔ پھر مدینہ طیبہ پہنچے۔ اور حضرت عباس کے ہاں ٹھہرے۔ حضرت عباس نے حضورؐ صلعم سے اس بات کا ذکر کیا تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ لا ہجرت بعد الفتح۔ ان کی بیوی ان کے مسلمان ہونے سے ایک ماہ پہلے مسلمان ہو چکی تھی۔ پہلا نکاح ہی برقرار رکھا گیا۔ مکہ معظمہ میں ۴۲ھ میں وفات پائی۔

حضرت صفوان بن عسّال۔ مرادی ہیں۔ کوفہ کو مسکن بنایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت میں وفات پائی۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے صفیہ بنت شیبہ بن عثمان بن ابوطلحہ العبدری عبدالدار قبیلہ سے ہیں۔ ان کے والد اور دادا کلید بردار کعبہ تھے۔ اس لیے ان کو حجبی کہتے ہیں۔ ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے میں اختلاف ہے امام ابن حزم فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض نہیں ہو سکیں اس بنا پر تابعیہ ہیں۔ ان سے میمون بن مہران وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

حضرت صمّاء بنت بسر۔ مازنیہ اور صحابیہ ہیں۔ کہا گیا ہے کہ صماء ان کا لقب ہے اور نام بہیہ تھا۔ ان سے ان کے بھائی عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت صہیبؓ۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام سنان ہے اور عبداللہ بن جدعان تیمی کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اور آپ کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ ارض موصل میں وجلہ اور فرات کے درمیان آپ کے ڈیرے تھے۔ رومیوں نے جب وہاں لوٹ مچائی تو آپ بچے تھے رومی ان کو اغوا کر کے اور قیدی بنا کر روم لے گئے اور وہاں جا کر رومیوں سے قبیلہ کلب نے انکو خرید لیا۔ پھر قبیلہ کلب والے ان کو مکہ معظمہ میں لا کر عبداللہ بن جدعان تیمی کے ہاتھوں بیچ دیا۔ عبداللہ بن جدعان نے انکو آزاد کر دیا۔ اور یہ عبداللہ بن جدعان کی موت تک اسکے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاس سے ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ جب روئیوں میں رہ کر بڑے ہو گئے تو وہاں سے بھاگ کر اور مکہ معظمہ میں آکر عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے قدیم الاسلام ہیں۔ لکھا ہے کہ آپ اور عمار بن یاسر ایک ہی دن میں اکٹھے مسلمان ہوئے۔ جب حضور صلعم دارارقم میں تشریف فرما تھے مسلمان ہو کر بڑے بڑے مصائب خندہ پیشانی سے جھیلے۔ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں ہی قیام فرمایا مدینہ منورہ میں ۳۸ھ میں بعمر ۹۰ سال وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان سے جماعت کثیرہ نے روایت کیے۔

جدعان۔ جیم کی پیش اور دال کی سکون سے۔

حضرت ضباعہ بنت الزبیر۔ سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ ضباعہ بنت الزبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بنت عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مقداد بن عمرو نے ان سے نکاح کیا ان کے بطن سے عبداللہ اور کریمہ پیدا ہوئیں ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ضحاک بن فیروز الدیلمی۔ تابعی ہیں ان کی حدیث مصریوں میں ہے۔ والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ دیلم۔ دال کی زبر۔ دیلم کی طرف نسبت ہے جو مشہور پہاڑ ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ضمرہ بن حبیب۔ تابعین سے ہیں اور حمصی ہیں حضرت شداد بن اوس سے روایت کرتے ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت طارق بن سوید۔ صحبت نبوی سے مہرور ہیں۔ آپ کی حدیث بیان المسکر میں آتی ہے آپ سے علقمہ بن وائل روایت کرتے ہیں تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت طارق بن شہاب بن عبد شمس الاحمسی۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے بجلی اور کوفی ہیں۔ زمانہ جاہلیت پایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف زیارت کی ہے۔ سماع نہیں ہوا۔ خلافت صدیقی اور خلافت فاروقی میں ۳۳ جنگیں لڑیں ۸۳ھ میں وفات پائی

حضرت طارق المحاربی۔ آپ طارق بن عبداللہ المحاربی ہیں۔ (محاربی۔ میم کی پیش اور حاء مہملہ سے) آپ سے جامع بن شداد اور ربعی بن حراش روایت کرتے ہیں۔ حراش۔ ح کی زبر اور را کی تخفیف اور شین معجمہ ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت طاؤس۔ کیسان کے فرزند رشید ہیں۔ خولانی، ہمدانی یمانی ہیں۔ فارسی النسل ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام زہری اور دیگر عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے طاؤس ایسا انسان نہیں دیکھا وہ علم و عمل میں بلند مرتبہ پر فائز تھے۔ مکہ معظمہ میں ۱۰۶ھ میں وفات پائی

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف۔ زہری اور قرشی ہیں۔ مشاہیر تابعین سے ہیں۔ ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ جود وسخا میں زبان زد خلائق تھے اپنے چچا عبدالرحمٰن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں بسنہ ۹۹ھ میں وفات پائی۔

حضرت طلحہ بن مصرف عن ابیہ عن جدہ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور اکابر تابعین سے ہیں بسنہ ۱۱۲ھ میں وفات پائی اور ان کے والد مصرف مجہول الحال ہیں اور ان کا دادا کعب بن عمرو الیمامی الہمدانی ہے بعض نے انکو کعب بن عمر (ضم العین) بھی کہا ہے لیکن کعب بن عمرو ہی صحیح ہے اور ان کا شجرۂ نسب اسطرح ہے کعب بن عمرو بن حجدب بن معاویہ بن سعد بن حارث بن ذہل بن سلفہ بن دئل بن جشم بن ایام بن ہمدان۔ کوفہ میں قیام فرمایا صحبت نبوی سے مشرف ہیں بعض نے ان کی صحبت کا انکار کیا ہے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہوسکی (الاستیعاب)

حضرت طلق بن علی۔ آپ کی کنیت ابو علی ہے۔ حنفی اور یمامی ہیں۔ آپ کو طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے حضرت قیس روایت کرتے ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہوسکی۔

حضرت عائذ بن عمرو المزنی۔ آپکا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عائذ بن عمرو بن ہلال بن عبید بن یزید المزنی۔ آپ کی کنیت ابو ہبیرہ ہے بیعت الرضوان سے مشرف ہوئے بصرہ میں قیام فرمایا عبیداللہ بن زیاد کے عہد حکومت میں وفات پائی (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ آپ صدیق اکبر کی دختر نیک اختر ہیں۔ ام المومنین سے ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ام رومان ہے بنت عامر بن عویمر۔ آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں ماہ شوال سنہ ۱ نبوی ہجرت سے تین سال پہلے نکاح کیا۔ آپ کی عمر شریف ابھی اٹھارہ سال کی تھی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو داغ مفارقت دے کر واصل بحق ہوگئے مرض الوفات کے ایام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے گھر میں گزارے۔ آپ بڑی فقیہہ، عالمہ، فاضلہ، فصیحہ، اور کثیر الروایت تھیں۔ ایام عرب کے حالات کی واقف اور اشعار جاہلیت کی حافظہ تھیں۔ ان سے صحابہ کرام کی جماعت کثیر نے روایت کی ہے۔ مدینہ منورہ میں سنہ ۵۸ھ یا سنہ ۵۹ھ میں، ۱۷ رمضان المبارک کو وفات پائی۔ آپ کا ارشاد تھا۔ کہ مجھے رات کو دفنایا جائے چنانچہ آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے آپ کی تدفین رات کو کی گئی۔ نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ نے پڑھائی۔

حضرت عاصم بن عدی۔ مدنی۔ عجلانی۔ قضائی ہیں حلیف الانصار ہیں۔ غزوہ احد اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ وہی ہیں جنکا بدر میں حصہ نکالا گیا لیکن بدر میں شامل نہ ہوسکے۔ سنہ ۴۵ھ میں بعمر ۱۲۰ سال وفات پائی۔ ان سے انکا بیٹا براح اور سہل بن سعد اور امام شعبی روایت کرتے ہیں۔

حضرت عاصم بن عمرؓ۔ آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ آپکا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عاصم بن عمر بن خطاب عدوی قرشی ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو سال بعد پیدا ہوئے۔ نہایت خوبصورت۔ وجیہ فاضل و شاعر تھے۔ عمر بن عبدالعزیز کے والد کی طرف سے دادے ہیں نشر ہیں اپنے برادر حضرت عبداللہ بن عمر کی وفات سے چار سال قبل فوت ہوئے۔

حضرت عامر بن ربیعہ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ العنزی ہے۔ دو ہجرتیں کیں۔ غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں شامل ہوئے۔ قدیم الاسلام ہیں ۳۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے

حضرت عامر بن عبداللہ بن الزبیر۔ آپ تابعی ہیں۔ اپنے والد ماجد عبداللہ بن الزبیر سے اور دیگر صحابہ کرام سے سماع کیا۔ ۱۲۴ھ میں وفات پائی۔

حضرت عبادہ بن صامت۔ آپ کی کنیت ابوالولید ہے۔ انصاری۔ سالمی خزرجی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقیبوں سے تھے۔ عقبہ اولیٰ و ثانیہ و ثالثہ میں حاضر ہوئے۔ غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں شمولیت فرمائی۔ حضرت عمر نے انکو اپنی خلافت میں شام کا مجسٹریٹ اور معلم بنایا۔ کچھ عرصہ حمص میں قیام فرمایا۔ پھر فلسطین چلے گئے۔ مقام رملہ یا بیت المقدس میں ۳۴ھ میں بعمر ۷۲ سال وفات پائی۔ ان سے ایک سو اکاسی (۱۸۱) احادیث مروی ہیں جن میں سے چھ احادیث بخاری و مسلم نے اتفاق کیا ہے اور دو احادیث میں امام بخاری منفرد ہوئے ہیں اور اسی طرح امام مسلم بھی ان سے انکے بیٹے ولید اور محمود الربیع و جبیر بن نفیر اور ابوادریس خولانی اور صحابہ و تابعین کی جماعت کثیرہ نے روایت کی ہے۔ عہد رسالت مآب میں قرآن عزیز کو جمع کیا۔

حضرت عبداللہ بن الزبیر۔ ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ اسدی قرشی ہیں۔ انکی کنیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور نام عبداللہ رکھا۔ کیونکہ ان کی والدہ کی طرف دادے ابوبکر صدیق ہیں۔ اسی نسبت سے حضور نے ابوبکر کنیت اور عبداللہ نام رکھا۔ مدینہ میں مہاجرین میں سب سے پہلے بچے پیدا ہوئے حضرت ابوبکر نے ان کے کانوں میں اذان دی۔ مقام قبا میں پیدا ہوئے تو ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر ان کو لے کر حضور کے پاس آئیں۔ حضور نے چند کھجوریں منگا کر ان کو چبا کر ان کو تحنیک کردی (گھٹی) سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لب مبارکہ تھی۔ پھر ان کیلئے دعا فرمائی۔ ان کے چہرہ اور داڑھی کے بال نہ تھے۔ (یعنی کھوے تھے) کثیر الصوم والصلوٰۃ تھے۔ شجیم، وجیہ رعب دار تھے۔ حق کو قبول کرنے والے اور صلہ رحم تھے۔ ان میں وہ خصائل حمیدہ تھے۔ جو کسی اور میں نہیں تھے۔ ان کا والد ماجد حواری رسول تھا۔ انکی والدہ اسماء بنت الصدیق ان کا دادا صدیق اکبر انکی دادی صفیہ جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں ان کی خالہ حضرت ام المومنین عائشہ۔ ۸ سال کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۱۷ جمادی الآخر روز منگلوار ۷۳ھ میں مکہ میں حجاج بن یوسف نے انکو صلیب پر لٹکا دیا۔ ۷۴ھ میں انکے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی۔ مبایعین میں حجازی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یمنی، عراقی، خراسانی شامل تھے۔ آٹھ حج کئے۔ ان سے خلق کثیر نے روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام۔ آپ کی کنیت ابو یوسف ہے۔ اسرائیلی ہیں کیونکہ حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کے خاندان سے تھے۔ بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ ان کے لیے بھی حضورؐ نے جنت کی خوشخبری دی۔ بہت بڑے عالم تھے۔ مدینہ منورہ میں ۴۳ھ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے یوسف اور محمد وغیرہما نے روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ۔ حضرت صدیق اکبر کے فرزند ارجمند ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ طائف میں شریک ہوئے۔ وہاں ابو محجن ثقفی نے ان کو تیر کا نشانہ بنایا۔ زخم کاری تھا۔ جانبر نہ ہو سکے۔ ماہ شوال ۱۱ھ میں خلافت صدیقی کے اوائل ہی میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ۔ مشاہیر تابعین سے ہیں۔ مرو کے مجسٹریٹ تھے۔ اپنے باپ اور دیگر صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابن سہل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مرو ہی میں وفات پائی۔ کثیر الحدیث ہیں ان کے والد ماجد حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی ہیں غزوۂ بدر سے پہلے اسلام لائے لیکن غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ بیعت الرضوان سے بھی مشرف ہوئے۔ پہلے مدینہ طیبہ کو مسکن بنایا پھر بصرہ منتقل ہو گئے پھر خراسان چلے گئے۔ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں مقام مرو میں ۶۳ھ میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن زید۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے عبداللہ بن زید بن عبد ربہ انصاری اور خزرجی ہیں۔ بیعت العقبہ اور غزوۂ بدر و دیگر غزوات میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ یہ وہی جلیل القدر صحابی ہیں جنہوں نے ۱ھ میں اذان کے کلمات طیبات سیکھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے اور مدینہ طیبہ ہی میں ۳۲ھ میں بعمر ۶۴ سال وفات پائی۔ ان کے والد حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحبت نبوی سے مشرف ہیں۔ ان کے بیٹے محمد اور سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلیٰ نے روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصمؓ۔ انصاری اور مازنی ہیں۔ بعض وجوہات کی بنا پر جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ غزوۂ احد میں شامل ہو کر داد شجاعت دی۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے وحشی بن حرب کے ساتھ مل کر مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ ایام حرہ ۶۳ھ میں شہید ہو گئے ان سے عباد بن تمیم نے اور حضرت ابن المسیب نے روایت کی ہے

حضرت عبداللہ بن زمعہ۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن عبدالمطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشی اور اسدی ہیں۔ مشاہیر صحابہ سے ہیں۔ آپ کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے آپ سے عروہ بن زبیر وغیرہ ہی روایت کرتے ہیں تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی۔ آپ کے باپ کا نام علقمہ بن خالد ہے۔ اسلمی ہیں۔ صلح حدیبیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور غزوہ خیبر اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے حضورؐ کی وفات تک مدینہ منورہ ہی میں قیام فرمایا۔ پھر کوفہ چلے گئے ۵۸ھ میں کوفہ ہی میں وفات پائی۔ آپ کوفہ میں فوت ہونے والے صحابہ میں سے آخری صحابی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص۔ سہمی اور قرشی ہیں۔ اپنے باپ حضرت عمرو بن عاص سے پہلے مسلمان ہوئے۔ ان کے باپ حضرت عمرو بن عاص ان سے عمر سے ۱۳ برس بڑے تھے۔ عالم اور حافظ تھے ان کا سنہ وفات اور مقام وفات میں بہت اختلاف ہے۔ علی اختلاف الروایات ماہ ذی الحجہ ۶۳ھ یا ۶۵ھ میں طائف میں یا مصر میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن السعدی۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ سعدی کی نسبت میں کئی اقوال ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ بنی سعد میں دودھ پی کر پلے اس لیے سعدی کہا گیا۔ بعض کا خیال ہے کہ دادا کی طرف نسبت ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ ساعدی ہیں۔ ابو داؤد میں اس طرح ہے۔ اردن میں قیام کیا ۵۴ھ شام میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن سہل۔ انصاری حارثی ہیں عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں اور محیصہ کے بھتیجے ہیں۔ آپ ہی خیبر میں مقتول ہوئے۔ آپ کا ذکر قسامت میں آتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ۔ آپکی کنیت ابو عمران ہے۔ قراء سبعہ سے ہیں۔ تابعین کے طبقہ ثانیہ سے ہیں۔ ۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۸ھ میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ۔ عنزی ہیں۔ (عین کی زبر نون ساکن اور زا) لیکن ان کی نسبت میں اختلاف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت مبارکہ کے وقت چار سال یا پانچ سال کے تھے ۸۵ھ یا ۹۰ھ میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن جعفر۔ بن ابو طالب قرشی ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے۔ سرزمین حبشہ میں پیدا ہوئے۔ بڑے سخی، ہنس مکھ، بردبار اور گناہ سے بچنے والے تھے۔ عوام میں "بحر الجود" (سخاوت کا سمندر) کے نام سے مشہور تھے۔ مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں بعمر ۹۰ سال وفات پائی۔ خلق کثیر نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن خباب بن الارت۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن الزبیر اور عبداللہ بن الخباب یہ دونوں پہلے بچے ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور حضرت خباب کی کنیت ابو عبداللہ رکھی۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ (الاصابہ)

عبداللہ بن ابی بن سلول۔ رئیس المنافقین ہے سلول خزاعہ قبیلہ کی ایک عورت تھی۔ اس کی موت کا پتہ نہیں چل سکا۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن الخیار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے عبداللہ بن عدی بن الخیار بن عدی بن نوفل بن عبد مناف قرشی نوفلی ہیں علامہ بلاذری نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابواحمد عسکری کتاب التصحیف میں یوں رقمطراز ہیں۔ کہ اس کا اصل نام اس طرح ہے۔ عبداللہ بن عدی بن الحمراء بعض نے ان کو تابعین میں شمار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ عہد رسالت میں پیدا ہوئے۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا ایک لڑکا عبدالعزیز تھا جس کے بیٹے کا نام عبداللہ تھا۔ عبداللہ ۱۳۰ھ میں مسلمہ بن عبدالملک کے زمانہ میں ارض روم کے زمانہ میں شہید کیا گیا۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی (الاصابہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ - آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے عبداللہ بن عمر بن الخطاب۔ اپنے والد ماجد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بچپن کی عمر ہی میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ غزوۂ بدر میں بوجہ صغر سنی شامل نہ ہو سکے۔ اور آپ کے غزوہ احد میں شامل ہونے میں بھی اختلاف ہے۔ سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت فرمائی۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے تھے۔ بڑے عالم، زاہد، متقی اور پرہیز گار تھے۔ مکہ معظمہ میں ۷۳ھ میں بعمر ۸۴ یا ۸۶ سال وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن مغفل - مزنی ہیں اصحاب شجرہ سے ہیں پہلے مدینہ منورہ میں قیام فرمایا پھر بصرہ میں منتقل ہو گئے۔ آپ ان دس آدمیوں سے ہیں جن کو حضرت عمرؓ نے اہل بصرہ کی طرف تبلیغ دین کے لیے بھیجا۔ بصرہ میں ۵۷ھ میں وفات پائی ان سے حسن بصری اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے حضرت حسن بصری فرماتے ہیں بصرہ میں ان سے بڑھ کر کوئی شخص اشرف نہیں دیکھا گیا۔

حضرت عبداللہ بن یزید - خطمی انصاری ہیں ستر سال کی عمر میں صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے۔ ابن الزبیر کے عہد میں کوفہ ہی میں وفات پائی۔ امام شعبی ان کے کاتب تھے۔ ان سے ان کے بیٹے موسیٰ اور ابوبردہ بن ابی موسیٰ وغیرہما نے روایت کی ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزی - خزاعی ہیں نافع بن عبدالحارث کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرت علیؓ نے ان کو خراسان کا حاکم بنایا۔ ان کی اکثر روایات حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابی بن کعب سے ہیں۔ ان سے انکے دونوں بیٹوں سعید اور عبداللہ وغیرہما نے روایت کی ہے کوفہ میں وفات پائی۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ - آپ کی کنیت ابوسعید ہے۔ سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ عبدالرحمن بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس۔ قرشی العبشمی ہیں۔ فتح مکہ کے دن زیور اسلام سے مزین ہوئے۔ سجستان فتح کیا۔ بصرہ میں قیام کیا ۵۰ھ میں بصرہ ہی میں وفات پائی۔

حضرت عبدالرحمن بن سہل - آپ حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن سہل کے بھائی ہیں۔ جن کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ کہا گیا ہے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے صاحب فہم و علم تھے آپ سے سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمانؓ - آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبداللہ تیمی قرشی۔ طلحہ بن عبداللہ کے بھتیجے ہیں کہا گیا ہے آپ نے عہد رسالت مآب صلعم کو پایا۔ لیکن صحبت سے مشرف نہیں ہو سکے فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کو مسلمان ہوئے۔ ابن الزبیر کے ساتھ ایک ہی دن میں دونوں شہید ہو گئے ان سے انکے دونوں بیٹوں اور ابن المنکدر نے روایت کی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے زہری قرشی اور عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ حضرت ابوبکر کے مبارک ہاتھوں پر اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئے حبشہ کی طرف دو ہجرتیں کیں جملہ غزواتِ اسلامیہ میں شریک ہوئے احد کے دن ثابت قدم رہے اور چٹان کی طرح اپنی جگہ سے نہ سرکے غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی امامت میں نماز ادا فرمائی۔ احد کی لڑائی میں بیس زخم پہنچے۔ ایک زخم پاؤں پر پہنچنے کی وجہ سے لنگڑے ہو گئے۔ سنہ عام الفیل کے دس سال بعد صغہ بستی میں تشریف لائے۔ اور ۳۲ھ میں بعمر ۷۲ سال وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کی ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ۔ کوفہ کے تابعین میں سے طبقہ اول میں ان کا شمار ہوتا ہے انصاری ہیں۔ خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے بعض نے کہا ہے وہ جمل میں شہید ہو گئے اور بعض کا خیال ہے بصرہ کی نہر میں ڈوب کر فوت ہو گئے۔ اپنے باپ ابی لیلیٰ اور صحابہ کی کثیر جماعت سے سماع کیا۔ ان سے امام شعبی و مجاہد و ابن سیرین اور دیگر مخلوق نے روایت کی ہے۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث

آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی ہیں اولاً مدینہ منورہ جائے سکونت تھا۔ بعدہٗ دمشق تشریف لے گئے۔ آپ وہی ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ سے کہا تھا۔ کہ مجھے صدقہ جمع کرنے پر عامل بنایا جائے۔ سنہ ۶۳ھ دمشق ہی میں وفات پائی۔ آپ سے عبداللہ بن حارث نے روایت کی ہے۔

حضرت عتاب بن اسید۔ اموی قرشی ہیں فتح مکہ کے دن زیور اسلام سے مزین ہوئے۔ جب سرکار دو عالم نے غزوۂ حنین کے لیے خروج کیا تو عام الفتح میں ان کو حاکم مقرر فرمایا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک تک مکہ معظمہ کے حاکم رہے حضرت ابوبکر نے بھی انکو اسی عہدہ پر رہنے دیا۔ یہاں تک کہ مکہ معظمہ میں سنہ ۱۳ھ میں وفات پائی قدرت کی نیرنگی ہے کہ اسی دن ہی صدیق اکبر نے سفر آخرت اختیار کیا۔ ان سے عمرو بن ابی عقرب نے روایت کی ہے۔ عتاب بن کی زبردست کی شدید

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ کی زبر اور سین کی زیر۔

حضرت عثمان بن عفانؓ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اموی اور قرشی ہیں۔ ابتدائے اسلام ہی میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق کے دست حق پرست پر اس وقت داخل اسلام ہوئے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ حبشہ کی طرف دو دفعہ ہجرت کی۔ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں سیدہ رقیہ اور ام کلثوم کے شوہر نامدار ہیں۔ اسی وجہ سے ذی النورین مشہور ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد زمام خلافت ان کے ہاتھ میں تھی۔ غزوہ بدر میں سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیمار ہونے کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔ جامع القرآن ہیں۔ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ میں ایک بدبخت ازلی سمی اسود تجیبی نے جو کہ مصری تھا شہید کر دیا۔ اور یہ چمکتا ہوا چاند ہفتہ کے روز بعمر ۸۸ سال جنت البقیع میں چھپ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مدت خلافت ۱۲ سال ہے۔

حضرت عثمان بن ابو العاص ثقفی ہیں۔ ۹ھ میں وفد ثقیف جو حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا یہ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۹ سال کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طائف کا حاکم مقرر فرمایا عہد رسالتمآب اور خلافت صدیقی اور دو سال خلافت فاروقی میں طائف ہی کے حاکم رہے۔ پھر حضرت عمر نے ان کو وہاں سے معزول کر کے عمان اور بحرین کا حاکم مقرر کیا۔ بعدہ بصرہ میں سکونت اختیار کی اور بصرہ ہی میں ۵۱ھ میں وفات پائی۔ رحلت مصطفیٰ کے بعد جب ثقفی قبیلہ کے لوگ مرتد ہو گئے تو انہوں نے کہا اے معشر ثقیف تم لوگ سب سے بعد اسلام میں داخل ہوئے۔ اب سب سے پہلے مرتد ہو جاؤ۔ ان کے کہنے سے ثقفی مرتد ہونے سے رک گئے۔ ان سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

حضرت عثمان بن مظعون۔ آپ کی کنیت ابو سائب ہے جمحی قرشی ہیں۔ ان سے پہلے ۱۴ آدمی مسلمان ہو چکے تھے۔ دونوں ہجرتیں کیں۔ اور بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں شراب کو حرام کیا مدینہ منورہ میں مہاجرین میں سب سے پہلے یہی فوت ہوئے ہجرت کو تیس ماہ گذرے تھے اور ماہ شعبان تھا جب وفات پائی۔ حضورؐ نے ان کا وفات کے بعد منہ چوما۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے سائب اور ان کے بھائی قدامہ بن مظعون روایت کرتے ہیں۔

حضرت عثمان بن ابی سلیمان۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ عثمان بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم۔ قرشی مکی ہیں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور عامر بن عبداللہ بن الزبیر وغیرہما سے سماع کیا۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت عدی بن حاتمؓ۔ مشہور سخی مرد حاتم طائی کے فرزند ارجمند ہیں۔ شعبان ۹ھ میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہو کر شرف باریابی حاصل کیا۔ بعد کو فہ میں قیام فرمایا۔ جنگ جمل و صفین و نہروان میں حضرت علی ؓ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ جنگ جمل میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔ کوفہ میں ۱۰۰ھ میں بعمر ۱۲۰ سال وفات پائی۔ بعض کا خیال ہے فرغیسیا میں فوت ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و جبیر بن مطعم سے سماع کیا ان سے ابراہیم بن عبدالرحمٰن و عبید بن مریم المکی و عبداللہ بن ابی ملیکہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت عروہ بن الزبیر ؓ۔ شجرۂ نسب اس طرح ہے۔ عروہ بن الزبیر بن عوام۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ قرشی اور اسدی ہیں۔ اپنے والد ماجد حضرت زبیر اور اپنی والدہ ماجدہ حضرت اسماء بنت الصدیق اور اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ سے سماع کیا اور اکابر صحابہ کا شرف تلمذ حاصل کیا۔ ۲۲ھ میں ولادت پائی۔ اکابر تابعین اور فقہاء سبعہ سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے ہشام اور زہری وغیرہما نے روایت کی ہے۔ امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں "عروہ علم کا بحر ناپیدا کنار ہیں"۔

تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت عروہ بن مضرس۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمر بن عامر الطائی حجۃ الوداع میں شمولیت فرمائی۔ ان کا والد اور دادا اور پردادا خود اپنی قوم کے رئیس و سردار تھے۔ ان سے امام شعبی روایت کرتے ہیں۔ ازدی نے کہا ہے حمید بن منہب بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔ ابو صالح المؤذن فرماتے ہیں حضرت ابن عباس بھی ان کے راوی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں حضرت ابوبکر ؓ نے جب مرتدین کی سرکوبی کے لیے خالد بن ولید کو لشکر دیکر بھیجا، یہ بھی ان میں شامل تھے۔ اور یہ وہی ہیں جن کے ہمراہ حضرت خالد بن ولید نے عیینہ بن حصن کو نطاح کے دن قیدی بنا کر صدیق اکبر کی خدمت میں بھیجا تھا۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ (بکذا رایت فی الاصابہ)

حضرت عروۃ البارقی۔ آپ کے والد کا نام جعد یا ابو الجعد ہے۔ امام ابن المدینی فرماتے ہیں۔ ابو الجعد درست ہے۔ امام رشاطی کا قول ہے کہ انکا سلسلۂ نسب اس طرح ہے عروہ بن عیاض بن ابو الجعد ان کے دادا کی شہرت تھی۔ اس لیے ادھر ہی منسوب ہو گئے۔ شام کو فتح کرنے والے صحابہ میں شامل تھے پھر حضرت عثمان ؓ نے ان کو کوفہ بھیج دیا۔ ان کی حدیث اہل کوفہ میں ہے۔ شبیب بن غرقدہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عروہ بن ابو الجعد کے گھر میں ساٹھ گھوڑے جنگی تیاری کے لیے بندھے ہوئے دیکھے تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی (اصابہ)

حضرت عرفجہ بن شریح۔ بعض کا خیال ہے۔ صریح کہا گیا ہے۔ ابن شریک یا ابن شراحیل یا ابن دریغ۔ اشجعی ہیں۔ کوفہ میں قیام فرمایا۔ انکی حدیث مسلم، ابو داؤد، نسائی میں ہے حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہیں ان سے زیاد بن علاقہ ابو حازم اشجعی، ابو یعقوب عبدی روایت کرتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض نے کندی اور انجعی میں فرق کیا ہے لیکن رئیس المحدثین امام بخاری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ (اصابہ)

حضرت عطیۃ القرظیؓ۔ آپ بنی قریظہ کے اسیروں سے تھے۔ امام ابن عبدالبر نے کہا ہے۔ میں اُنکے والد کے نام سے واقف نہیں ہو سکا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ سے سماع بھی کیا۔ ان سے حضرت مجاہد روایت کرتے ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت عکرمہؓ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ بربری ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ مکہ معظمہ کے فقہاء اور تابعین سے ہیں۔ حضرت ابن عباس، عائشہ، ابوہریرہ، ابو سعید سے سماع کیا۔ ان سے جابر بن یزید، عمرو بن دینار، قتادہ، ایوب اور خلق کثیر نے روایت کی ہے۔ ۱۰۵ھ میں بعمر ۸۰ سال وفات پائی۔ حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا گیا۔ آپ سے بڑھ کر بھی کوئی عالم ہے فرمایا حضرت عکرمہ رحمہ اللہ۔

حضرت عقبہ بن حارث۔ قرشی نوفلی ہیں فتح مکہ کے دن اسلام میں داخل ہوئے۔ ان کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں ان سے ابراہیم بن عبدالرحمٰن وعبید بن مریم وعبداللہ بن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت عقبہ بن عامر۔ آپ کی کنیت ابو عماد یا ابو عامر ہے جہنی ہیں حضرت امیر معاویہ کی طرف سے مصر کے حاکم مقرر ہوئے اور وہاں ہی ۵۸ھ میں وفات پائی۔ صحابہ اور تابعین کے جم غفیر نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت علیؓ۔ خلیفہ چہارم ہیں۔ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے جب اسلام لائے تو آپ کی عمر کتنی تھی اس میں اختلاف ہے بعض کا خیال ہے دس سال بعض کا کہنا ہے پندرہ سال بعض نے کہا سولہ سال وغیر ذلک۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد خلیفہ ہوئے غزوۂ تبوک کے ماسوا باقی سب غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوالحسن والبوتراب ہے۔ خانہ جنگیوں میں ساری زندگی بسر ہوئی۔ آپ کی خلافت میں مختلف فتنے بھرے آخر ۱۷ رمضان المبارک یوم الجمعہ ۴۰ھ میں ایک شقی القلب انسان سمی عبدالرحمٰن بن ملجم المرادی نے کوفہ میں خنجر گھونپ دیا۔ اس کے بعد تین راتیں اس دار فانی میں گزار کر واصل باللہ ہو گئے۔ اس وقت آپکی عمر ۶۳ سال تھی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسینؓ نے آپ کو غسل دیا۔ اور حضرت امام حسن نے نماز جنازہ پڑھائی مدت خلافت ۴ سال ۹ ماہ چند ایام ہے آپ کے بیٹے حضرت امام حسن اور امام حسین اور حضرت محمد و دیگر صحابہؓ و تابعین نے روایت کی ہے

حضرت علی بن حنظلق۔ حنفی اور یمامی ہیں ان سے سالم بن سلام نے روایت کی ہے اہل یمامہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ حضرت امام بخاری کا کہنا ہے کہ طلق بن علی اور علی بن طلق ایک ہی آدمی کے دو نام ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت علقمہ بن وائلؓ۔ حضرت وائل بن حجرؓ کے فرزند ارجمند ہیں۔ حضرمی اور کوفی ہیں پکے ہیں مگر اپنے والد ماجد حضرت وائل سے سماع نہیں کیا۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت علقمہ۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی ابوجحل قیس بن مالک ہے۔ آپ جلیل القدر تابعی ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود کی صحبت سے علم حدیث سے بہرہ ور ہوئے اور حضرت اسود النخعی کے عم محترم ہیں ۶۱ھ میں وفات پائی۔

حضرت عمار بن یاسرؓ۔ عنسی ہیں بنی مخزوم کے حلیف اور آزاد کردہ غلام ہیں۔ اور قدیم الاسلام ہیں۔ مشرکین مکہ نے انکو آگ میں جھلسنے کی تکلیفیں دیں تاکہ یہ اسلام سے روگردان ہو جائیں لیکن یہ ایک پہاڑ ثابت ہوئے جو کہ اپنی جگہ سے نہیں ہلتا انکو جب کبھی آگ کی سزا ہوتی اور حضورؐ پاس سے گزرتے تو فرماتے اصبروا یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ۔ یعنی اے آل یاسر صبر کرو میری اور تمہاری ملاقات جنت میں ہوگی اور حضورؐ دعا فرماتے کہ الٰہی جیسے ابراہیم علیہ السلام پر آگ گلزار ہوئی تھی ان پر بھی گلزار کر دے ان کا والد یاسر اور والدہ حضرت سمیہ بھی زیور اسلام سے آراستہ ہو جائے۔ مہاجرین اول میں شامل ہیں۔ غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں شامل ہوئے۔ حضورؐ نے ان کا نام الطیب المطیب رکھا تھا۔ ۳۷ھ میں جنگ صفین میں بعمر ۹۳ سال شہید ہوئے ان سے حضرت علی و ابن عباس اور دیگر صحابہ نے روایت کی ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ۔ آپ کی کنیت ابو نجید خزاعی کعبی ہے۔ خیبر کے سال اسلام لائے بصرہ میں قیام فرمایا اور وہیں ۵۲ھ میں وفات پائی۔ فضلاء صحابہ سے تھے دونوں باپ اور بیٹا اسلام میں داخل ہوئے ان سے حضرت ابو رجا اور مطرف اور حضرت زرارہ بن ابی اوفی روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرؓ۔ آپ کی کنیت مبارکہ ابو حفص ہے اور لقب فاروق اعظم۔ عدوی قرشی ہیں۔ ۶ نبوی میں جبکہ ان سے پہلے چالیس آدمی مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ بڑے جاہ و جلال اور دبدبہ سے حصار اسلام میں پناہ لی حضرت ابوبکر کے بعد زمام خلافت سنبھالی امیر المومنین کا خطاب سب سے پہلے انہیں کو دیا گیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بدبخت غلام کمی ابولؤلؤ مجوسی نے بروز بدھ ۲۶ تاریخ ماہ ذی الحجہ ۲۳ھ کو عین نماز فجر میں خنجر گھونپ دیا اور دس محرم الحرام ۲۴ھ اتوار کے دن بعمر ۶۳ سال روضہ نبوی میں حضورؐ کی آخری آرام گاہ کے بائیں جانب ابدی نیند سو گئے۔ زہے نصیب کہ آخری وقت میں بھی ہم سفر رسول ہو کر سفر آخرت کی منازل کو طے کر رہے تھے۔

حضرت عمرو بن عاص۔ سہمی قرشی ہیں۔ ۸ھ یا ۹ھ میں مع خالد بن ولید و عثمان بن طلحہ مسلمان ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمان کا گورنر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکون اور عین کے ساتھ

حضرت وائل بن حجر۔ ان کے والد حضر موت کے رہنے والے ایک قبیلہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ وفد کی صورت میں آستانہ نبوت پر پہنچے۔ ان کے آنے سے پہلے نبی آنے فرمایا تھا کہ دور دراز سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے وائل بن حجر آرہے ہیں جب آئے تو حضور نے مرحبا فرمایا اور اپنی چادر پر بٹھایا اور فرمایا اے خدا! وائل اور ان کی اولاد میں برکت عطا فرما اور ان کو حضر موت کا حاکم مقرر فرمایا۔ ان سے ان کے بیٹے علقمہ اور عبدالجبار روایت کرتے ہیں تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت وابصہ بن معبد۔ آپ کی کنیت ابوشداد ہے۔ اوسی اسدی ہیں کوفہ میں نزول فرمایا۔ پھر جزیرہ چلے گئے۔ مقام رقہ میں وفات پائی۔ ان سے زیادبن ابی الجعد روایت کرتے ہیں۔

حضرت ولید بن عقبہ۔ آپ کی کنیت ابووہب ہے۔ حضرت عثمان بن عفان کے مادری بھائی ہیں۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ حضرت عثمان نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ قریش کے امراء سے تھے اور ان کے شعراء میں سے تھے۔ آپ سے ابوموسیٰ ہمدانی روایت کرتے ہیں۔ مقام رقہ میں وفات پائی۔

ولیدۃ سوداء (یعنی ایک حبشن لونڈی) یہ ایک عرب قبیلہ کی لونڈی تھیں۔ قبیلہ والوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ ابھی یہ ان کے ساتھ ہی تھیں کہ قبیلہ کی ایک لڑکی خیمہ سے باہر نکلی جس کے گلے سرخ ہار تھا۔ وہ ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا۔ فوراً چیل آئی اور اس نے گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اس کو اٹھا کر اڑ گئی۔ قبیلہ والوں نے بڑی تلاش کی لیکن ہار نہ مل سکا۔ آخر انہوں نے لونڈی کو متہم کیا کہ وہی چور ہے کہتی ہیں انہوں نے میری تلاشی لینی شروع کی اتنی سخت تلاشی لی کہ میری شرمگاہ تک ٹٹولنے کا ارادہ کر لیا کہتی ہیں کہ میں اسی شش و پنج میں کھڑی تھی کہ اتنے میں اللہ کی قدرت سے وہ چیل دوسری چیلوں کے ساتھ اڑتی ہوئی گزری تو فوراً وہ ہار اس کی چونچ سے نیچے گر پڑا۔ میں ہار کو دیکھ کر مسرت و انبساط میں پھولی نہ سمائی اور خوشی سے اچھل پڑی اور کہا کہ یہ وہی ہار تو ہے جس کی تم لوگ مجھ کو تہمت لگاتے تھے اسکے بعد میری جان کی خلاصی کر دی قبیلہ والوں نے مجھے چھوڑ دیا اور میں سیدھی سرکار دو عالم کے آستانہ پر حاضر ہوئی اور اس ہار کے بدلے میں اسلام کا سنہری اور چمکتا دمکتا ہوا ہار اپنے گلے میں ڈال کر اپنی خوش بختی اور بلند قسمتی پر ناز کرنے لگی۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس نے مسجد میں ایک خیمہ لگا لیا اور مجھ سے راہ و رسم پیدا کر لی جب وہ میرے پاس آیا جایا کرتی تھی تو مندرجہ بالا واقعہ سنا کر یہ شعر گنگنایا کرتی تھی۔

ویوم الوشاح من اعاجیب ربنا ۔۔۔ الا ان من دار الکفر انجانی ۔ یعنی ہار والا دن ہمارے اللہ تعالیٰ کے عجیب و غریب عجائبات میں سے تھا اسکی وجہ سے میں دار الکفر سے نکل کر دار الاسلام میں آگئی۔

حضرت ہلال بن امیہ۔ واقفی انصاری ہیں۔ آپ ان تین حضرات سے ہیں جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر ان کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے انہوں نے ہی اپنی بیوی کو شریک بن لحما کے ساتھ تہمت لگائی تھی آپ سے جابر اور ابن عباس روایت کرتے ہیں۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

حضرت ہند بنت عتبہ۔ آپ کا سلسلہ نسب اسطرح ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ اپنے خاوند ابوسفیان کے اسلام لانے کے بعد حصار اسلام میں داخل ہوئیں۔ آپ کا باپ عتبہ چچا شیبہ اور بھائی ولید بن عتبہ غزوہ بدر میں مارے گئے۔ اس صدمہ سے بہت کبیدہ خاطر ہوئیں جب حضرت حمزہ رضی اللہ کو وحشی بن حرب نے شہید کیا تو بہت خوش ہوئیں حضرت حمزہ کے شکم کو چاک کر کے جگر نکالا اور چبا گئیں اس لیے اوراق تاریخ میں آپ کو جگر خوار کہا جاتا ہے بعدہ وحشی بن حرب کو ہار پہنایا۔ امیر معاویہ کی والدہ ہیں بڑی عقلمند اور فصیح اللسان تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بہمراہی دیگر مستورات بیعت کرنے لگیں تو آنحضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرنا کہنے لگیں یا رسول اللہ ابوسفیان بہت بخیل آدمی ہے۔ آپ نے فرمایا اسے بتا اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے دستور کے مطابق خرچ کر لیا کر پھر حضورؐ نے فرمایا۔ زنا نہ کرنا۔ کہنے لگی جناب کوئی آزاد اور شریف عورت زنا نہیں کرتی پھر آپ نے فرمایا اولاد کو قتل نہ کرنا۔ کہنے لگیں بدر کے روز تو آپ نے سب کو مار دیا۔ اب مارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہم نے بچپن سے ان کی تربیت کی اور جب بڑے ہوئے تو آپ نے قتل کر دیئے۔ بینا ہم صغارا وقتلتہم کبارا۔ خلافت فاروقی میں جب صدیق اکبر کے والد ماجد حضرت ابو قحافہ فوت ہوئے تو آپ بھی اسی دن فوت ہوئیں۔ آپ سے حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں۔

حضرت یزید بن الاسود۔ سوائی قبیلہ سے ہیں اہل طائف میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔ ان سے ان کے بیٹے جابر روایت کرتے ہیں۔

سُوائی۔ سین کی پیش واؤ کی تخفیف اور مدسے۔

حضرت یعلی ابن امیہ تمیمی حنظلی ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام سے مستفیز ہوئے۔ غزوہ حنین اور غزوہ تبوک اور غزوۂ طائف میں شامل ہو کر اعلیٰ بہادری کے جوہر دکھائے اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ جنگ صفین میں ہمراہی حضرت علی شہید ہوئے۔ ان سے صفوان۔ مجاہد۔ عطا وغیرہم نے روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ